

بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ اوّل

تالیف لطیف

سنہ ۱۸۹۱ء

ناظم باکمال ناثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ میں احمد خان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

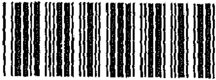
بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ اول

تالیفِ لطیف

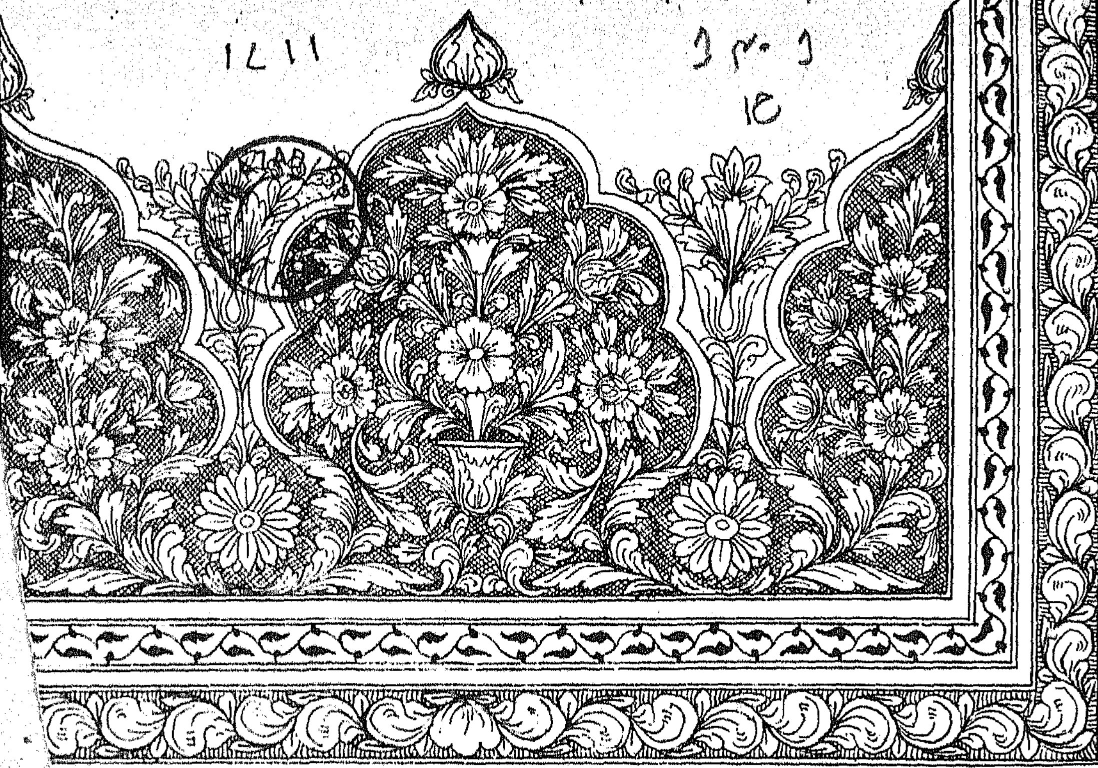
سنہ ۱۸۹۱ء



ناظم کمال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی لکھنوی اُستاد عالیجناب نواب کلب علیخان بہادر

خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع … آگرہ میں احمد خان صوفی کی اہتمام سے طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مین نے ہوش سنبھالا آنکھین کھولین تو یہ دیکھا کہ اچھے اچھے اہلِ زبان اور زباندان سرزمین سخن کے فرمانروا ہین۔ اُ
چھان بِنان کا شوق مجھے بھی ہوا اور اُسی زمانے مین یہ آرزو پیدا ہوئی اور بڑھ بڑھ کر بے چین کرنے لگی کہ اُردو الفاظ کے
لڑی بناؤن۔ اتنے مین لکھنؤ کی سلطنت مٹ گئی اور غدر ہو گیا۔ وطن کی تباہی اور گھر بار کے لٹنے سے چند سے حوا
لیکن اس آرزو کی آگ دل مین سُلگتی رہی۔ یہانتک کہ فردوس مکان نواب محمد یوسف علی خان بہادر
عزت کا خلعت اور اطمینان کا سرمایہ دیا۔ اب مین پھر اپنی تمنا کے سلسلے کو بڑھانے لگا۔ مگر اُس زمانے مین رامپور
فردوس مکان اپنے کلام مین بھی مشورہ فرماتے تھے۔ اور فن شاعری کے مشغلے جو نئی نئی شکلون سے پیش آ
جکڑے ہوئے تھے۔ اتنی مہلت تو مین نہ پا سکا کہ اپنے ارادے کو پورا کرون تاہم کچھ کچھ شغل چلا گیا۔ جب خلد آش
کا عہد آیا تب فرصت کی کمی اور بڑھی۔ لیکن کچھ ہی ہوا یہان وہی دُھن بندھی رہی۔ ۱۸۹۲ء مین علوم کے قدر د
ممالک مغربی وشمالی وچیف کمشنر اودھ نے) نواب خلد آشیان طاب ثراہ سے اُردو کے ایک جامع
مجھے حکم دیا۔ یہان تو یہ تمنا ہی تھی فوراً آنکھ کے لفظ کا ایک نمونہ تیار کیا جسے نواب خلد آشیان نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے امید ہے کہ یہ وزبان کے متعلق مدرسون اور مکتبون مین طلبہ کو مطالعہ کتب مین ماسٹرون اور معلّمون کو درس وتدریس مین شعراکو ضروریات شاعری مین نثّارون کو ... مین غیر زبان دان کو تکمیل زبان مین اور عام طور پر ہر مشتاق زبان کو فائدہ پہنچائے گا۔ کچہریون اور دفترون مین بھی بکارآمد ہوگا غیر ملک ہندوستانیون کے امور خانہ داری اور اُنکے طریقۂ زندگی اُنکے اخلاق اُنکی رسمین اُنکے خیالات وغیرہ وغیرہ کا پتا دیگا جہان اختلاف ہوگا وہان فیصلہ مین مدد دیگا اِسلیے کہ مؤلف نے اپنے معلومات کے علاوہ بہت سے مستند اور لائق لوگون کے تصانیف نظم ونثر مین جو کچھہ متفرق طور پر تھا اُسکو ...ہی یعنی زبان لکھنؤ ودہلی کے مفردات۔ مرکبات۔ جملے۔ مثلین۔ مشہور مقولے۔ محاورے۔ اصطلاحین۔ شانِ مثل۔ کنایات۔ ص...ات۔ استعارات۔ مناسب مقامات پر لوازم وخواص۔ شعرا کے خاص مستعملات۔ الفاظ ومصطلحات قانون۔ کچہری اور اہل دفتر کے خا... پیشہ والون کی خاص اصطلاحین۔ فقرا کی صدائین۔ آزادون کی بولیان ٹھولیان۔ ریختی (عورتون کی زبان) ٹوٹکے جیسے آنکھہ کی پھر... پوٹے پرتنکا یا دھاگا رکھہ لینا۔ عورتون کی رسمین جیسے خدائی رات۔ عورتون کی منتین جیسے آسا کا کاسا۔ عورتونکی خاص قسمین جیسے اپنی آنکھو... دعائین جیسے مانگ کوکھہ سے ٹھنڈی رہو۔ کوسنے جیسے نگوڑے۔ تکیہ کلام جیسے بھئی اللہ۔ طعنہ وفقرے بچون کے ڈرانے اور بہلا... جیسے شادی بی بی آئین۔ چندا ماموں آجا۔ لوریان جیسے آجاری نندیا تو آ کیون نہ جا۔ میرے پیارے کی آنکھون مین گھل مل جا۔ عام کھ...نج۔ لڑکون کے کھیل جیسے آنکھہ مچولا۔ لڑکیون کے کھیل جیسے گڑیان گڈے۔ مسلمانون اور ہندؤنکی شادی غمی کی رسمین جیسے مانجھا۔ تیجا... تیوہار جیسے عید۔ ہولی۔ کہین کہین کتب مذہبی کی ضروری اور کارآمد اصطلاحین۔ مشہور شعرا کے مختصر حالات

(خصوصاً جنکے کلام سے اس لغت مین سند یا مثال دیگئی ہی) آسان اُردو مین اختصار کے ساتھہ لغات کے حقیقی اور مجازی معنون کی تعبیرین - (سوا مثلون
مقولون اور مشہور جملون کے کہ انکو بحیثیت مثل و مقولہ اور جملہ ہونے کے حقیقی معنی سے کوئی تعلق نہین ہوتا) اور انکا محل استعمال جدا جدا پہلوون کے
ساتھہ بلکہ جلد سمجھہ مین آنے کو موقع موقع سے زبان اُردو یا کسی دوسری مانوس زبان مین اُنکے مستعملہ و مروجہ مرادفات اور اُنکے متضاد [illegible] لفظ - تذکیر و تانیث
کی تحقیق (کہ اُردو زبان مین یہہ بھی ایک بہت بڑی بات ہی) واحد و جمع کی حالت مین لغات کے معنی اور محل استعمال کا فرق - بعض [illegible]روف ابجد کا باہم
ایکدوسرے سے بدلنا لفظ لفظ کی تحقیق (کہ کس زبان کا ہی) اشتقاق - مادہ اگلی اور حال کی زبان کا فرق کہ پہلے فصحا کیا بو[illegible] تھے اور اب اسکی
جگہہ کیا بولتے ہین - کہین کہین کسی مشہور شخص یا مشہور چیز کا مختصر حال جیسے فصل - آ - ص - مین آصف پر پہنچکر نواب آصف الدولہ [illegible]ردہ کا مختصر حال یا حرف
تا سے تُربت مین تاج پر پہنچکر تاج محل کا روضہ اور اسیطرح کے بہت سے فائدے کی بکار آمد اور ضروری باتین جہانتک لغت کی شان [illegible] باتین داخل کی گئی ہین

دفعہ - ۱ - ترتیب سے متعلق

اصل لغت کو شروع سطر اور بہت جلی قلم سے اور اُسکے ماتحت اور متعلق لغات کو شروع سطر سے کچھہ جگہہ چھوڑ کر اندک جلی قلم [illegible] لغات کے معنی وغیرہ کو
خفی قلم سے لکھا ہی - اور عبارت حاشیہ بہت ہی خفی قلم سے اس زمانہ کی طرز و پسند کے موافق متن ہی مین خود [illegible] لغات کی ترتیب
حروف تہجی کی ترتیب پر رکھی ہی - مگر اسطرح کہ اصل لغت کے ماتحت اور متعلق جسقدر لغات ہین اُنکو اصل لغت کے ماتحت [illegible] ترتیب باہی پہلے لکھا ہی
تب دوسرا اصل لغت شروع کیا ہی اور ترتیب کامل کا لحاظ انہین اصل لغات مین رکھا ہی یعنی آب اصل لغت ہی اسکے تحت مین آ[illegible] آب ہونا - آب جاتی رہنا
اور آبیاری وغیرہ لکھکر - آبا - آباد - آبرو - وغیرہ اصل لغت اور ماتحت لغات ہر ایک کے ذیل مین لکھے ہین -

ہر لغت کا پہلے مفرد قائم کیا ہی پھر اُسکے مرکبات - اور محاورات وغیرہ بتائے ہین - مثلاً آج کے بعد آج کل - آج کل کر[illegible] دوسرے دن - مقامات
مناسب پر ہر لغت کے صحیح پڑھے جانے کیواسطے اعراب دیدیے ہین اور جہان کہین اعراب سے کام نہین چلا ہی [illegible] کی صورت پیش آئی ہی
وہان اعراب دینے کے علاوہ حتی الوسع اس لغت سے زیادہ معروف الفاظ مین وزن بتادیا ہی مثلاً چُور مُور کے وزن [illegible] کے وزن پر -

دفعہ - ۲ - محاورات سے متعلق

جو محاورہ خاص دلّی یا خاص لکھنؤ کا ہی یا لکھنؤ مین اورطرح اور دلّی مین اُنہین معنون مین اورطرح بولا جاتا ہی وہان [illegible] دلّی مین آب گزرنا
اور لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

جو محاورہ واحد اور جمع دونون حالتون مین معناً متحد ہی اُسکو واحد ہی مین قائم کرکے مثالین دیدی ہین مثلاً [illegible] محاورات مین بحالت
جمع واحد سے معنی مین کمی زیادتی کا فرق ہی وہان واحد جمع کو الگ الگ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ پھوڑنا آنکھ [illegible]

(سابق سفیر ریاست و حال وائس پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی) کے ذریعے سے سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر کے پاس بھیجا۔ جنرل صاحب بہادر نے کہ بڑے مربی اِس لغت کے اُسوقت سے اسوقت تک ہین اور اُنکو اِس لغت کے ساتھ پوری دلچسپی اور سچی ہمدردی بلکہ عشق ہی دوسری جون ۱۸۸۶ء کو میری درخواست کے ساتھ پیش کیا۔ ہز آنر نے نمونے کو بہت پسند فرما کے جو جو ہدایتین کین اور وعدے فرمائے اُنکو بطور یادداشت جنرل صاحب بہادر نے لکھ لیا جنمین سے بعض یہ تھے "یہ درخواست معقول ہی کہ گورنمنٹ بہت سی جلدین اس لغت کی خریدکرے ہم مختلف ریاست ہاے ہندوستان اور بنگال پنجاب بمبئی اور مدراس کے گورنمنٹون سے بھی درخواست اعانت کرینگے اور ہز اکسلنسی ویسرائے سے التجا کر کے اُنکو سرپرست اور مربی اسکا بنائینگے۔ جسقدر روپیہ منشی صاحب اسکی تالیف کے لیے خیال کرتے ہین اس سے کہین زیادہ مہیا ہو جائیگا۔ اول ایک دو ورقہ پروف کے طور پر تیار ہو جائے اور قریب قریب دو سو جلدین اُسکی تمام ہندوستان مین گردش کرائی جائین ایک عمدہ چھاپہ خانہ اسکے واسطے ہو جسقدر تالیف ہوتا جائے اُسکا پروف پہلے چھپوا کے مختلف اضلاع ہندوستان مین مشتہر کیا جائے اور جب اُسپر اعتراض اور حرف گیری ہو لے تو اصلاح اور درستی کے بعد چھاپا جائے" چنانچہ وہی نمونہ جسپر پوری توجہ کی نوبت نہ آئی تھی ۱۸۸۶ء مین چھپوا دیا گیا۔

افسوس یہ بیل منڈھے نہین چڑھنے پائی تھی کہ نواب خلد آشیان مرض الموت مین مبتلا ہو کر دنیا سے رحلت فرما گئے سر آلفرڈ لائل نے بھی ہندوستان کو خیرباد کہا۔ مین سمجھا ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند۔ اُردو کی قسمت ہی مین یہ بدا ہی کہ سنورنے نہ پائے۔ مین اسے کیا کرون اور کوئی کیا کرے۔ ان چوٹون سے میرا دل ٹوٹتا مگر ہمت نہ ٹوٹی اور رہ رہکر تمنا گدگدایا کی۔ مین نے دیکھا کہ اُردو کی بیل پھیلتی چلی جاتی ہی دفتر ونہین بھی زبان اخبار ونہین بھی یہ آن پُرانی شاعری سسک رہی ہی تو کیا ہوا نئی شاعری اُردو کے نئے لباس سے دُلہن بنکر نکلی ہی۔ آخر باسی کڑھی مین اُبال آیا اور مین نے ۱۸۸۸ء مین اس تجربے کے واسطے سفر کیا کہ دیکھون اُردو لغت کیطرف ملک کے خیالات کیسے ہین لکھنؤ فیض آباد اور بنارس ہوتا ہوا پٹنے تک گیا۔ جس سے بات چیت ہوئی اُسنے اپنی تمنا کے اظہار سے میری تمنا کو اور شہ دی۔ خان بہادر شیخ احمد حسین خان مذاق (تعلقہ دار پریانوان۔ اودھ) مولوی حکیم قاضی سید محمد قائم علی رئیس کھیتا سرائے۔ سید محمد مہدی حسن خان شاداب مرحوم (رئیس رسولپور ضلع مظفرپور) ذی فہم اور بلند حوصلہ لوگ قدردانی کرنے والے ملے۔ سفر سے پلٹنے پر عرش آشیان نواب محمد مشتاق علی خان بہادر طاب ثراہ نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری فرمائی کہ مین نے رامپور مین امیر اللغات کا دفتر کھولدیا پروف مشتہر کرنیکی صورت جو سر آلفرڈ لائل کی ہدایت تھی وہ نہین تھی کسیطرح بن نہ پڑی اسلیے کہ سر آلفرڈ لائل کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کام کو سرکاری کام بنا دین مگر اس خیال سے کہ لغت ملک کے لیے ہی مین نے پنج کی تحریرون اور اخبارون کے ذریعے سے تالیف کے اہم مسائل کو ملک کے سامنے پیش کیا جس سے ایسے اچھے نتیجے نکلے جو کبھی کسی مصنف یا مولف کی خود رائی سے نہین نکل سکتے۔ جن لائق لوگون نے اپنی بیش بہا رایون سے مجھے شکر گزار فرمایا اُنہون نے صرف مجھپر احسان نہین کیا بلکہ اپنی زبان اپنے ملک پر بھی احسان کیا۔ زندگی ہی تو آیندہ جو مقدمہ ترتیب دونگا اُسمین دل کھولکر احسان

کرنے والون کا شکریہ ادر ترتیب و تالیف کی مصیبتون کا کچّا چٹھا لکھونگا۔ ؎ ور بمیریم عذر ما بپذیر۔ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

یہ بات میرے بیان کی محتاج نہین ہی کہ کوئی بڑا کام چھیڑا جاتا ہی تو پہلے اُسمین اکثر دقتین پیش آتی ہین۔ سیکڑون کتابونکے ورق اُلٹے اپنے پچھلے سرمایے سے جو سالہاے دراز کا ذخیرہ تھا مدد لی۔ لائق لوگون سے مشورے لیے۔ خاص کمیٹی قائم کرکے بحثین کین۔ ہزار ہا روپے خرچ ہوے تب جاکر دو برس کی جانکاہی مین اس حصے کو مرتب کر پایا جسکو آپ لوگونکی خدمت مین پیش کرتا ہون اسے ملاحظہ فرماکر اب بھی جو کوئی نیک صلاح دیگا مین ہرگز ہٹ دھرمی سے کام نہ لونگا بلکہ شکریے کے ساتھ آیندہ حصون کے لیے اسکو صرف آنکھونکے سامنے نہین بلکہ دماغ کے خزانے مین احتیاط سے رکھونگا۔

اور حصونکی نسبت مجھے صرف اتنا کہدینے کی ضرورت ہی کہ پہلے حصے کی ترتیب اور تالیف کے وقت بہت گتھیان سلجھ گئین اور آسانی کے راستے صاف ہوگئے جتنی دیر پہلے حصے مین ہوئی اتنی دیر اب نہوگی غالباً سال بسال شایع ہونگے۔ مگر ساری ہمت اور سارا حوصلہ قدردانی کے ہاتھ ہی دل ٹوٹے گا تو ہمت کو بیٹھے اور بڑھے گا تو ہمت کے ساتھ۔ اب تک ہمت ان وجوہ سے بندھی ہوئی ہی کہ ایک عالی مرتبہ جلیل الشان حاکم سر آلفرڈ لائل بہادر نے اسکی فرمایش کی تھی اور گورنمنٹ کے التفات کی امیدین ظاہر فرمائی تھین تو ممکن نہین کہ موجودہ لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ پنجاب مدراس بمبئی اور گورنمنٹ آف انڈیا التفات نفرماے اور مدد نہ دے۔ معہذا ایک نامی ریاست مین اسکی بنا پڑی اور بڑے لائق اور نامور رئیس نواب خلد آشیان نے ابتدا اسکی طرف توجہ فرمائی اور اسی ریاست کے دوسرے فراخ حوصلہ رئیس نواب عرش آشیان نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری کی کہ ریاست ہی مین اسکا دفتر قائم ہوکر کام کا آغاز ہوا اور تیسرے عالی ہمم رئیس نواب محمد حامد علیخان بہادر زاد عمرہم و اقبالہم و دام شوکتہم و اجلالہم کے عہد دولت مین یہ پہلا حصہ چھپکر شایع ہوتا ہی تو ضرور امید کو قوت ہی کہ عموماً ہندوستانی ریاستین اور خصوصاً جن کو اس ریاست کے ساتھ برادرانہ اور دوستانہ خصوصیات ہین وہ بیشک اسکو وقعت کی نظر سے دیکھین گی۔ اُنکے درباروں اور کتب خانونمین یہ لغت جگہ پائے گا اور خاص توجہ سے اُنکی قلمرو مین اشاعت پائے گا۔ اور چونکہ یہ کوئی مذہبی تالیف نہین بلکہ صرف زبان کا لغت ہی جسکو ہر مذہب و ملت کا آدمی بہت خوشی اور دلچسپی کے ساتھ دیکھنا پسند کرے گا اسلیے ملک سے بھی پوری پوری قدردانی کی امید ہی۔

اب مین بیان کے سلسلے کو طول دینا نہین چاہتا اور اپنے ہوشیار آقاے ولی نعمت نواب محمد حامد علیخان بہادر بالقابہ کی درازی عمر اور ترقی اقبال کی دعا پر ختم کرتا ہون۔

امیر احمد امیر مینائی لکھنوی

ریاست رامپور۔ رُہیلکھنڈ

فروری سنہ ۹۱ء

معنی آنکھونکو صدمہ پہنچانا۔ آنکھون پر زور دینا (انتظار اور دیدہ ریزی وغیرہ کی جگھہ) بھی ہین اور یہ معنی آنکھہ پھوڑنا کے نہین ہین۔

جن محاورات کے حالت اثبات و نفی ہین ایک ہی معنی رہتے ہین صرف اثبات و نفی کا فرق ہوتا ہی انکو اثبات ہی کے ساتھہ قائم کیا ہی جیسے آباد کرنا۔ آباد ہونا۔ اور جنکے معنی حالت نفی ہین کچھہ گھٹتے بڑہتے یا بدل جاتے ہین اُن کو دونون صورتون سے علیحدہ علیحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ اُٹھا کر دیکھنا۔ متوجہ ہونے کے معنی ہین لکھکر آنکھہ اُٹھا کر نہ دیکھنا بھی لکھا ہی اسلیے کہ اسکے معنی لجانا شرمانا بھی ہین۔ جو محاورات مختلف الالفاظ یا الفاظ کم و بیش کے ساتھہ متحد المعنی ہین انکو علیحدہ علیحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ آنا۔ آنکھہ دُکھنا۔ دماغ ہونا۔ عرش پر دماغ ہونا۔ اور ایسے متحد المعنی محاورات جنکے الفاظ ہین باہم بہت ہی کم فرق ہی انہین ایک ہی صورت سے قائم کر کے اور صورتین اُسکے ذیل مین لکھدی ہین جیسے آئینے مین مُنھہ دیکھو لکھکر اُسکے تحت مین لکھدیا ہی۔ آئینے مین صورت تو دیکھو بھی بولتے ہین۔

جن محاورات کے مصدر اصلی کے ساتھہ کچھہ اور معنی ہین اور مصدر ترکیبی کے ساتھہ کچھہ اور انکو دونون صورتون سے الگ الگ قائم کیا ہی مثلاً آنکھہ بدلنا۔ (متغیر ہونا) آنکھہ بدلجانا۔ (بیمروت ہوجانا)

جو محاورات ضمائر کے محتاج ہوتے ہین یعنی کسی نہ کسی ضمیر غائب یا مخاطب کے ساتھہ انکا استعمال کیا جاتا ہی انکو کسی ایک ضمیر کے ساتھہ لکھکر تفصیل کردی ہی کہ کچھہ اس ضمیر کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھہ بھی استعمال ہی جیسے مُنھہ ہی ملاحظہ ہی۔ انکو آپکا منھہ ہی اور آپکا ملاحظہ ہی قائم کیا ہی اگرچہ تمہارا مُنھہ ہی۔ انکا مُنھہ ہی۔ سب طرح مستعمل ہی اور اسیطرح حسن استعمال پر نظر کر کے بعض وہ محاورات بھی لکھے ہین جو در حقیقت محاورہ در محاورہ ہین جیسے آبرو پہ پانی پھرنا۔ آبرو خاک مین ملنا۔ یہ ظاہر ہی کہ پانی پھرنا۔ خاک مین ملنا خود محاورے ہین مگر اسمین بھی شک نہین ہی کہ آبرو کے ساتھہ زیادہ خوبصورت ہین۔

ہر محاورے کو فعل لازم اور فعل متعدی کے ساتھہ الگ الگ قائم کیا ہی (سوا فعل لازم ہونا کے کہ اسکے ساتھہ اکثر الفاظ کے استعمال مین تعمیم ہی جہان زیادہ حسن پایا ہی وہین قائم کیا ہی) بشرطیکہ دونون طرح مستعمل ہی لیکن جو محاورے لازم اور متعدی معنی دینے مین متحد اللفظ ہین انہین الگ الگ نہین لکھا ہی صرف ایک ہی جگہہ قائم کر کے لازم اور متعدی ہونیکی حالت مین نمبروار معنی بتادیے ہین مثلاً آبرو دینا لازم بھی ہی اور متعدی بھی تو اسے یون لکھا ہی۔ آبرو دینا نمبر ا۔ متعدی۔ مرتبہ بڑہانا۔

نمبر ۲۔ لازم۔ توقیر گنوانا۔

ترتیب کی رو سے اکثر محاورے لازم اور متعدی کے ساتھہ برابر ہی آتے ہین اور دونون جگہہ معنی لکھنا اسقدر قریب قریب بد نما ہی اسلیے لازم یا متعدی جسکے ساتھہ پہلے محاورہ آیا وہان پورے معنی لکھدیے اور اُسکے بعد جس فعل کے ساتھہ آیا اُسپر صرف لازم یا متعدی لکھدیا جیسے آب و تاب بڑہانا۔ حسن و خوبی بڑہانا۔ آب و تاب چڑہنا۔ لازم

دفعہ ۳ - تذکیر و تانیث سے متعلق

جو لغت تذکیر و تانیث کے لحاظ سے دلّی اور لکھنؤ مین یکسان ہی مثال سے اُسکے مذکر یا مؤنث ثابت کرنے کی کوشش نہین کی ہی اور جس لغت کے تذکیر و تانیث مین اختلاف ہی اُسکو قائم تو اُسی صورت سے کیا ہی جس صورت سے لکھنؤ بین ہی مگر ذیل مین مستند شعرا کے کلام سے اس اختلاف کی تفصیل کر دی ہی کہ دلّی مین یون بولتے ہین جیسے موتیا لکھنؤ مین مذکر ہی اور دلّی مین مؤنث اور جس لغت مین باعتبار زمانۂ سابق و حال کے اختلاف ہی وہان تصریح کر کے دونون زبانون کے مستند شعرا کا کلام سند اً دیدیا ہی جیسے سیر کہ متقدمین نے مذکر کہا ہی اور متوسطین اور متاخرین نے مؤنث -

دلّی والون مین جو لغت باہم مختلف فیہ پایا گیا اُسکی صرف تصریح کر دی ہی مثلاً سانس کو ظفر دہلوی نے مؤنث کہا ہی ؎ ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس بھری بھی ہنسنے تو ہو کر بتنگ جان سے بھری - اور داغ دہلوی نے مذکر کہا ہی ؎ اور بیمار غم ہجر مین کیا رکھا ہی - اِک ترے دم کیلیے سانس لگا رکھا ہی -

اور لکھنؤ والون مین جہان یہ صورت پیش آئی ہی وہان سندین دیکر اپنی راے بھی ظاہر کر دی ہی مثلاً خلش کو آتش نے مذکر کہا ہی ؎ بہو تین آنکھین نہین کیکم تجھے او شہسوار - یاد تیری دل سے کہتی ہی خلش مہمیز کا - اور برق نے مؤنث کہا ہی ؎ کم نہین کاہش مژگان سے خلش خارون کی - جادہ صحرا مین نہین باڑہ ہی تلوارون کی - اور مولف کے نزدیک مؤنث ہی تو اپنی راے لکھدی ہی -

دفعہ ۴ - توسیع زبان سے متعلق

بھاکا اور سنسکرت کے وہ عمدہ الفاظ اور محاورات جنہین متاخرین نے ہلکے اور اُوچھے سمجھکر چھوڑ دیا تہا اُنکو بھی اس لغت مین داخل کیا ہی مثلاً چاہیتا یعنی جسکو کوئی چاہے اور پیار کرے - اُبھی اُبھی سانسین لینا جس سے گھبراہٹ پیدا ہو -

جو الفاظ ترکیب کی رو سے غلط ہین مگر بول چال مین کثرت سے آ گئے ہین اور بعض ساتذہ نے ان ترکیبون سے کسی ترکیب کے ساتھ کہا بھی ہی اور زبان کو اُنکا ترک کرنا دشوار ہی جیسے پاندان - سمجھدار - گاڑیبان - برچھی بردار - وغیرہ وغیرہ ان کو بھی داخل لغت کر لیا ہی - اور اُنکے استعمال کی نسبت اپنی راے لکھدی ہی -

وہ انگریزی الفاظ جو اکثر زبانون پر آ گئے ہین اور جنکی ضرورت پائی گئی ہی لغت مین داخل کر لیے ہین مثلاً اسٹیشن - اپیل - کمشنر - پارسل - پمفلٹ - اسٹاف - وغیرہ وغیرہ -

دفعه ۵ - علامات مقررہ

ذیل کی علامتین اُن مقاصد کیواسطے اس لغت مین داخل کی گئی ہین جو اِن علامتون کے سامنے دوسرے خانے مین لکھی ہین۔

علامت	کس بات کی علامت ہے	علامت	کس بات کی علامت ہے
ع	زبان عربی	ق	قطعہ
ف	زبان فارسی	!	افسوس۔ خوشی۔ تعجب وغیرہ (انٹرجکشن)
س	زبان سنسکرت	؟	استفہام
ھ	زبان ہندی	( )	اِن دونون قوسون کے درمیان مین جملہ معترضہ یا کسی امر کی زیادہ تشریح لکھی جاتی ہی (بریکٹ)
ا	زبان اُردو	" "	اسکے درمیان کی عبارت نقل کسیکے قول کی ہوتی ہی یا اور کوئی خصوصیت (اِنورٹڈ کاما)
ت	زبان تُرکی		
—	ختم مطلب وغیرہ (ڈیش)		
٥	شعر	عو	عورتونکی زبان (ریختی)
۶	مصرع	ظث	اختصاص نظم ونثر (نثر سے مراد شاعرانہ خیال کی نثر ہی)

دفعہ ۶ - متفرقات

ہر لفظ کے کُل معنی عام اس سے کہ کسی اضافت یا نسبت سے پیدا ہوتے ہون یا حالت افراد مین جدا جدا نمبر قائم کر کے سب اُسکے ذیل مین لکھدیے ہین مثلاً آب نمبر (۱) عنصر۔ نمبر (۲) عرق جیسے آب تربز۔ نمبر (۳) شراب۔ نمبر (۴) باڑہ جیسے آب جاتی رہنا۔ نمبر (۵) چمک جیسے آب گوہر۔

جو لغات صرف شاعرانہ خیال ادا کرنے مین مستعمل ہین اور روزمرّہ کی بول چال سے اُنکو چندان تعلق نہین اُنکو قائم کر کے ظث بنا دیا ہی جیسے آزار پانا ظث داغ ٥ نہ کھایا تھا کبھی خون جگر ہمنے مگر کھایا۔ نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا۔

اور اسیطرح جو لغت ایسا ہی کہ بعض معنی مین بول چال مین ہی اور بعض مین صرف نظم ونثر کے ساتھہ تخصیص ہی تو ایسے لغت کے وہ معنی بھی ظث کی علامت بنا کر وہین لکھدیے ہین جو مخصوص بہ نظم ونثر ہین مثلاً آب دینا کہ یہ سان پر لگانے اور جلا دینے کے معنون مین تو بول چال مین داخل ہی اور درختونمین پانی دینا کی جگہہ اسکا استعمال شاعری کے ساتھہ تخصیص رکھتا ہی اسلیے اسکو یون لکھدیا ہی۔

آب دینا نمبر (۱) تلوار وغیرہ کو سان پر لگانا۔

نمبر(۲) چمکانا-جلادینا-

نمبر(۳) ظت سینچنا-درختونکو پانی دینا-

جو جمعین ایسی ہین کہ اپنے واحد کے معنون کے علاوہ کچھہ اور معنی بہی رکہتی ہین یا اور کوئی تخصیص پائی گئی ہی انکو علیحدہ قائم کیا ہی جیسے ابواب کہ باب کی جمع ہی جسکے معنی دروازے کے ہین مگر قانونی اصطلاح مین اسکے معنی اُس سوائے رقم کے بہی ہین جو زمیندار لوگ خالص زرمالگذاری کے علاوہ مدرسے وغیرہ کے چندے کی بابت داخل کرتے ہین-

عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جو بول چال مین نہین ہین مگر شاعری مین مستعمل ہین وہ بہی لکھے ہین اور ایسے الفاظ پر ظت لکھدیا ہی جو اس بات کی علامت ہی کہ یہ لفظ زبانون پر نہین ہین مگر نظم و نثر مین مستعمل ہین کیونکہ ایسے الفاظ کے داخل کرنے مین کوئی نقص ظاہر امعلوم نہین ہوتا اور ترک کردینا اولن تو اردو زبان کی موجودہ وسعت کو گہٹانا تہا اسلیے کہ نظم و نثر کو بہی ملا لیجیے تو ہماری اردو مین دہن اور مُنہہ دو لفظ مستعمل ہین اور دہن نکال ڈالا جاتا تو صرف مُنہہ رہجاتا پہر وہ زبان اچھی ہی جسمین ایک ایک بات کے لیے دس دس لفظ موجود ہون یا جسمین ایک ہی لفظ ہو اگر یہ خیال کیا جاے کہ دہن کے لفظ مین اردو نے کوئی تصرف نہین کیا نہ طرز و محل استعمال بدلا اسواسطے اسکو فارسی لغت کے سر چہوڑنا چاہیئے تہا اور اسیطرح ایسے الفاظ عربی ایسے الفاظ بہاکا ایسے الفاظ انگریزی اور ایسے الفاظ ترکی سب اُنہین زبانون کے لغات کے سر چہوڑ دیے جاتے تو **امیر اللُّغات** مین کیا رہجاتا اور وہی شعر صادق آتا ؎ اسی خاطر تو قتل عاشقان سے منع کرتے تہے- اکیلے پہر رہے ہو یوسف بے کاروان ہو کر- اور جسطرح بہاکا اور سنسکرت کا کوئی لغت اردو مین نہین ہی اسیطرح عربی فارسی انگریزی اور ترکی کے لغات بہی اردو زبان مین نہین ہین- دوسرے یہ کہ اگرچہ ہر طبقے کو مثل علما اور اطبا وغیرہ کے اُنکے تمام مصطلحات مین اس لغت سے پورا پورا فائدہ پہنچانا دشوار ہی مگر اسکے ساتہہ ہی یہ کچہہ ضرور نہین ہی کہ شعرا اور نثار بہی پورا پورا فائدہ نہ اُٹہا سکین جنکے کلام کے استقرار پر زیادہ دار و مدار اس لغت کی تالیف کا ہی اور اسیوجہ سے انکو پورا فائدہ پہنچانے مین دقت بہی کم ہے معتمد اللغت دیکھنے کی زیادہ ضرورت دوہی حالتوں مین ہوتی ہی یا ایسا لفظ سامنے آنے پر جس سے واقفیت ہی نہو یا واقفیت ہو اور کسی قسم کا اختلاف یا شک ہو اور یہ دونون صورتین گفتگوے روزمرہ مین کم اور نظم و نثر مین زیادہ پیش آتی ہین تیسرے اسکا ٹہیک اندازہ بہت ہی دشوار ہی کہ خواص مین بہی کون کون سے لفظ کس کس رتبے کے لوگون کی زبان پر ہین اور کون کون سے لفظ نہین ہین کون سے الفاظ داخل زبان سمجہکر لکہے جائین اور کون سے چہوڑ دیے جائین ہیئت اور مماثل کو چہوڑ دون تو مثلاً ایک ذی علم اپنی عبارت مین ان الفاظ کو یون لاتا ہی" جو عربی اور فارسی کے اچہوتے الفاظ ہین اور جنکی ہیئت طرز استعمال طریقۂ تحریر مین اردو نے کسی قسم کا تصرف نہین کیا ہی فارسی زبان بہی اردو کے مماثل ہی " اور دوسرا ہیئت کی جگہہ شکل اور مماثل کی جگہہ مثل لکہتا ہی- ایک ذی علم کے مسدس مین مثلاً دو مصرع ہین ؎ افسوس قوم مین عصبیت نہین رہی- ہم مین کسیطرح کی مزیت نہین رہی- اور دوسرا عصبیت کی جگہہ اپنایت اور مزیت کی جگہہ فضیلت

موزون کرتا ہی اور وزن مین اگر اپنا یت نہ آئیگا تو اس خیال کے ادا کرنے کو قافیے ہی بدل دیگا پہر ان الفاظ مین کون سے لفظ داخل زبان سمجھے جائین ؟

تتمہ گ حصل ا اور عربی لغات مین موجود ہین لیکن اُردو کا طالب پورا فائدہ کبھی نہین اُٹھا سکتا - فارسی اور عربی کے لغت دیکھکر وہ کیونکر اندازہ کریگا

آب - ف - بحالت تذکیر مین مستعمل ہی یا نہین کیونکہ مار اور ثعبان مترادف ہین اور زبانون پر دونون مین سے کوئی نہین ہی البتہ مار چونکہ برابر اُردو کے شعرا

اسکی دو قسمین ہین - نظم و نثر مین جو استعمال کرے جائز اور روا ہی مگر ثعبان بعض شعرا نے کہا تو اُسکو مذاق شاعری سے آشنا متکلف جانتے ہین

(۱) اربع عناصر سے ایک عنصر اُن ہی نہین ہی کہ فارسی اور عربی لغات اُٹھا کے جو لفظ چاہین اپنی نظم و نثر مین داخل کر لین جو لفظ مستند شعرا کا مقبول و مستعمل

خالق کو ترکیب عناصر سے یہی - (۵) پانچوین یہ لغت کی شان کے بالکل خلاف ہی کہ مفردات نہ بتائے جائین اور مرکبات لکھ دیے جائین - دہن اور چشم

(۲) پانی جو دنیا مین پایا جاتا ہی چشم ما روشن دل ما شاد چار چشم چشم بد دور لکھے جائین - چھٹے اُردو زبان مین ایک بہت بڑی چیز تذکیر و تانیث بھی ہی

آب سمندر - ناسخ ؎ خاک ین مگر اُن سے تذکیر و تانیث کا پتا کہان سے چلے گا لفظ بادہ تو طالب اُردو کو فارسی لغت مین ملجائے گا مگر

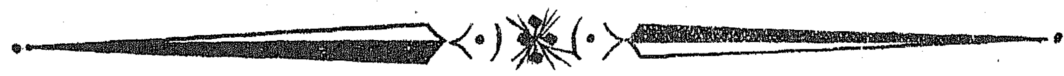
ہر شی کی خدا نے زندگانی آ ن کیجیے کہ صبح زبانون پر ہی اور سحر نظم و نثر مین مستعمل ہی تو سحر کا لکھنا ظ کی علامت کرکے اسوجہ سے اور بھی

صفات ا کے صبح کی جگہہ سحر نہ بول اُٹھین کیونکہ اُنکو تو نظم و نثر مین صبح اور سحر دونون لفظ ملین گے وہ اس امر کی کیونکر تمیز

بدمزہ - فقرہ یہ پانی کچھ

بودار - فقرہ کنوین کے ر دیکھیے کہ زمانہ روز بروز ہندوستان سے فارسی اور عربی کو ہٹاتا جاتا ہی پس مین نے اس مصلحت سے

ایسے الفاظ کو لیلیا ہی کہ کم سے کم اتنا فائدہ تو ضرور ہوگا کہ آگے چلکر نظم کی تاریخ کا پتا چلے گا -



باب الف

ا- مذکر- عربی- فارسی اور اُردو کی الف بے کا پہلا حرف اور ہندی نحو کے پہلے اعراب کی شکل (جیسے क پر الگانے سے का ہوتا ہی) اور علم حساب مین اکائی کے پہلے ہندسے کی صورت ہی- ابجد کے حساب مین اسکا ایک عدد قرار دیا گیا ہی- یہ الف مختلف مقامات پر مختلف کام دیتا ہی-

اُردو مین

نمبر(۱) صیغۂ امر کے آخر مین لانے سے ماضی کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے اُٹھ سے اُٹھا- بیٹھ سے بیٹھا- دیکھ سے دیکھا- سُن سے سُنا- اور کہین حاصل مصدر کے معنی پیدا کر دیتا ہی جیسے جھگڑ سے جھگڑا- رگڑ سے رگڑا- گھس سے گھسا- ریل سے ریلا-

نمبر(۲) کبھی کلمے کے اول مین لانے سے نفی کے معنی دیتا ہی اور یہ الف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہی جیسے اَلگ- اَچھوت- اَمِٹ- اَٹل- اَچل-

نمبر(۳) کبھی تصغیر کے واسطے اسم کے آخر مین آتا ہی اور یہ تصغیر کبھی مفید تحقیر ہوتی ہی اور کبھی پیار کے طور پر استعمال مین آتی ہی، جیسے گلُوا- بٹیا-

نمبر(۴) کبھی تعیین مراتب اعداد کے لیے آتا ہی جیسے پہلا- دوسرا- تیسرا- چوتھا چھٹا- اسجگہہ فارسی مین میم لاتے ہین جیسے دوم- ششم وغیرہ-

نمبر(۵) بعض اسما کے آخر مین بڑے پن کے معنی دیتا ہی- جیسے ٹوکرا- ٹھنا- چرخا-

نمبر(۶) کبھی دو کلمون کے بیچ مین نسبت کیواسطے آتا ہی- جیسے موسلا دھار- بھٹیرپا چال- اور کبھی آخر مین آکر یہی فائدہ دیتا ہی- جیسے اکہرا- دہرا

اور بعض اسمامین الف نسبت کے قبل ہی لاتے ہین اگر اصل اسم مین نہین ہوتی- جیسے اقسام رنگ مین- دودھیا- مونگیا- گ

مانگیا اُن کنکوونکو کہتے ہین جنہین گلہری کی پشت ــ ابواب کہ باب کی جمع ہی

کی صورت بنی ہوتی ہی)   ری کے علاوہ مدرسے

نمبر(۷) ہندی ماؤون کے آخر مین آکر

جیسے نیلا- مَیلا- بھوکا- راجا- سمدیا ہی جواس بات کی علامت ہی

نمبر(۸) فعل لازم مین مختلف متعین ہوتا اور ترک کر دینا اول تو اُردو زبان

علامت مصدر لازم جیسے انکھ ورد ہن نکال ڈالا جاتا تو صرف متعہد

سمجھانا- اور جن مصادر یہ خیال کیا جاسے کہ دہن کے لفظ مین اُردو

ہوجاتا ہی جیسے جاگنا سے طرح ایسے الفاظ عربی ایسے الفاظ بھاکا ایسے

اول مصدر لازم **لغات** مین کیا رہجاتا اور وہی شعر صادق آتا عــ

مصدر کے حرف ماقبل سے پہلے یکے کی لغت اُردو مین نہین ہی

اُبھرنا سے اُبھارنا-

اُردو اور فارسی[ع۵] مین مشترک

نمبر(۹) فارسی مین جب صیغۂ امر کے آخر مین آتا ہی تو اُسکو فاعل بنا دیتا ہی جیسے جو سے جویا- دان سے دانا- توان سے توانا- بین سے بینا- زیب سے زیبا- گو سے گویا- اور اُردو مین کبھی فاعلی معنی پیدا کرتا ہی مگر جب کہ اُس امر سے مقدم کوئی اسم ہو جیسے ہل جُتا- پن بھرا- گھس کھدا- گھٹ بنا-

نمبر(۱۰) کبھی صیغۂ امر کے آخر مین آکر مفعول کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے گوا

ع۵ فارسی اور عربی کے اسمی الف سے بحث کیگئی جو وہان الفاظ مین آیا ہی کہ اُردو مین مستعمل ہین -

پذیرا - (فارسی) ... در - کہا - سنا - دیکھا - لکھا - (اُردو مین) مثلاً تم ہمارا

فصل ا... دیکھا کہتے ہو یا سنا؟ - یہ ورق تو کسی خوشنویس

آب - ف - بحالت تذکیر - بعضے کہتے ہین کہ اس الف نے امر کو ماضی کر دیا ہی

اسکی دو قسمین ہین - ... ل ہوا ہی -

(۱) اربع عناصر سے ایک عنصر ... - مثلاً یہ خط خوانا نہین یعنے پڑہنے کے

خالق کو ترکیب عناصر سے ہی - ...

(۲) پانی جو دنیا مین پایا جاتا ہی ... مال کو مفید ہوتا ہی (فارسی مین)

آب سمندر - ناسخ ... خاک ... - رنگارنگ - مالامال - کشاکش

ہر شی کی خدا نے زندگانی آ... - گوناگون مین الف

صفات ... - مارامار - شپاشپ

آب مزہ - فقرہ یہ پانی کچھہ ... جھماجھم - کھٹاکھٹ -

بودار - فقرہ کنوین مین ...

فارسی مین

نمبر(۱۳) انحصار و استیعاب کے لیئے آتا ہی - جیسے سراپا - لبالب - سراسر -

نمبر(۱۴) ندا کے لیئے آتا ہی - جیسے ناصحا - ساقیا - خداوندا -

نمبر(۱۵) افراط کیواسطے - جیسے خوشا - بسا - بعض اہل تحقیق خوشا مین الف رابطہ تجویز کرتے ہین یعنی خوش است کے معنی دیتا ہی -

نمبر(۱۶) کبھی فتحے کی اشباع سے پیدا ہوتا ہی اور معنی مین اسکو کچھہ دخل نہین ہوتا - جیسے نگون سے نگونسار - پیرہن سے پیراہن - ستمگر سے ستمگار - مردم خور سے مردم خوار - دامن سے دامان -

نمبر(۱۷) کبھی کلمے کی ابتدا مین زائد آتا ہی - جیسے شتر سے اشتر گر سے اگر - اور بعض کی راے ہی کہ اصل اگر ہی اور گر اسکا مخفف ہی

نمبر(۱۸) حسرت و افسوس کی جگہہ آتا ہی - جیسے دردا - دریغا - واحسرتا - واویلا -

عربی مین

نمبر(۱۹) عربی اسماکے بیچ مین آکر واحد کو جمع کر دیتا ہی - جیسے تدبیر سے تدابیر - ترکیب سے تراکیب - مسجد سے مساجد - عنصر سے عناصر اور کبھی بیچ مین اور اول مین دو جگہہ آکر یہی فائدہ دیتا ہی - جیسے لطف سے الطاف حکم سے احکام - وصف سے اوصاف - وہم سے اوہام - اور کبھی اول و آخر مین آتا ہی - جیسے نبی سے انبیا - ولی سے اولیا - تقی سے اتقیا -

نمبر(۲۰) الف رابط جیسے حقا حق ہی کے معنی مین حقا کہ کوئی مثل نہین شاہ زمن کا - اور اس شعر شیخ سعدی علیہ الرحمہ - حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است - رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت - مین بھی یہی معنی ہین حق است کہ با عقوبت دوزخ برابر است الی آخرہ اور بعض محققین اس الف کو الف بدل تنوین کہتے ہین یعنی تجویز کرتے ہین کہ ظاہرا اور اصلا کیطرح یہ الف بھی تنوین کا قائم مقام ہی اس صورت مین حقا بمعنی الحق ہوگا اور یہ جو بعض لوگون کا مشرب ہی کہ حقا اور ربا مین الف قسم کا ہی ٹھیک نہین ہی اور منشا اس خیال کا غالباً یہ ہو کہ حق اور رب یہ الفاظ ایسے ہین کہ انکے ساتھہ قسم کا تعلق ہو سکتا ہی اور ربا مین الف ندا ہی جیسے رحیما کریما مین اور کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ یہ دو لفظ یعنی حقا اور ربا اپنی مثال سے الگ کر دیے جائین اور انمین الف قسمیہ قرار دیا جاے -

نمبر(۲۱) عربی سہ حرفی مادّون کے اول حرف کے بعد آکر مادّے کو اسم فاعل بنا دیتا ہی - جیسے طلب سے طالب - حکم سے حاکم - ظلم سے ظالم -

نمبر(۲۲) عربی سہ حرفی مادّے کے اول آکر اسم فاعل یا صفت مشبہ مین مبالغے اور زیادتی کے معنی پیدا کرتا ہی - جیسے فضل مادّہ - فاضل اسم فاعل - افضل مبالغہ - کرم مادّہ - کریم صفت مشبہ - اکرم مبالغہ -

نمبر(۲۳) الف تنوین جسپر دو زبر ہون - جیسے حبساً - قہراً - آناً فاناً - غالباً -

نمبر(۲۴) عربی مادّے کے آخر حرف سے قبل آکر فاعل کے فعل مین مبالغہ پیدا کرتا ہی - جیسے سَتر سے ستّار - قہر سے قہّار -

نمبر(۲۵) بعض عربی اسما مین کبھی بشکل واو اور کبھی بشکل یا لکھا جاتا ہی مگر الف پڑھا جاتا ہی - جیسے مصطفٰی - مرتضٰی - عقبٰی - مشکوٰۃ - زکوٰۃ - صلوٰۃ - اور بعض جگہ فتحے کے اشباع سے پڑھا جاتا ہی اور نصف الف بطور اشارہ کتابت مین آتا ہی جیسے اللہ - لٰہذا - اسمٰعیل - اسحٰق - رحمٰن -

باب الف ممدودہ (معلی)

آ - نمبر(۱) مد کے ساتھہ پہلا حرف تہجی - ... اگر اصل اسم مین نہین

برہان قاطع اور بہار عجم وغیرہ نے یون ... ابواب کہ باب کی جمع ہی

عدد اسکا لیا جاتا ہی اور بعض مورخین ما ... ری کے علاوہ مد سے

لیے ہین (جیسے اس تاریخ ...)

مین واقع ہوئی الف آ ... مدیا ہی جو اس بات کی علامت ہی

نوشت خامہ کہ آنہ آستا گزارد ... ن ہوتا اور ترک کر دینا اول تو ادوزبا

تاریخ اسکا منشا ہی ناگون ... درد ہت نکال ڈالا جاتا تو صرف منشہ

نمبر(۲) آنا - ... خیال کیا جاسے کہ ذہن کے لفظ مین اردو

قاصد - ... ح ایسے الفاظ عربی ایسے الفاظ بہا کا ایسے

نمبر(۳) ... عات مین کیا جاتا اور یہی شعر صادق آتا ہے

لیئے کیوقت اسی آ کو کہین پڑہا ... نہین ہی

نمبر(۴) سم خبانے کی آواز - گلزار نسیم ہ تہا سم پہ یہ اس پری کا نقشا سب آنکہ ملا کے کہتے تہے آ -

نمبر(۵)[عـ۵] کبوترون کے بلانے کی آواز - میر امانی اسد دہلوی ہ پیام بر کو کبھی اسنے مرحبا نہ کیا - کبوتران حرم مرکے پر ”آ“ نہ کیا ہ کبھی کہتے ہو کہ آ او کبھی کہتے ہو کہ جا - کیا کبوتر کی طرح دیتے ہو پہریان مجہکو -

---

عـ۵ نمبر ۵ اور نمبر ۲ مین الفاظ پر شبہ ہوتا ہی کہ درحقیقت یہ تو وہی صیغہ امر حاضر آنا سے طلب کرنے کے لیے ہی جسکا ذکر نمبر ۲ مین ہوا - جواب اس شبہے کا یہ ہی کہ نمبرہ مین کبوترون کے واسطے اکثر اسکی تخفیف ہی جیسے کہتے کیو اسطے تو ... اور نمبر ... درحقیقت انکی طلب ... صیغہ امر حاضر ہونیکا خیال ہٹانیکو دہوکا دینے کے طور پر ... کہتے ہین - حالانکہ ... پاس موجود ہوتی ہی - انہین وجوہ سے پیش نظر رکہکے یہ نمبر علحدہ رکہے گئے -

نمبر(۲) غائب شی سنگا نیکو بازیگرون کی آوازہ۔

فصل الف ممدودہ مع باے موحدہ

آب۔ ف۔ بحالت تذکیر۔ نمبر(۱) ماء۔ ع۔ جل۔ س۔ پانی۔ ھ۔ واٹر۔ انگریزی

اسکی دو قسمین ہین۔

(۱) اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام۔ جو بسیط ہی۔ ناسخ ؎ تھی غرض خالق کو ترکیب عناصر سے یہی۔ لطف خاک و آتش و آب و ہوا پیدا ہوا۔

(۲) پانی جو دنیا مین پایا جاتا ہی اور غیر بسیط ہی۔ جیسے آب باران۔ آب چاہ۔ آب سمندر۔ ناسخ ؎ خاک پر جو لوٹتے ہین انکو کم رتبہ نہ جان۔ کی ہی ہر شی کی خدا نے زندگانی آب سے۔

صفات آب قسم دوم

بدمزہ۔ فقرہ یہ پانی کچھہ بیمزہ ہی نہین بلکہ بدمزہ ہی۔

بودار۔ فقرہ کنوین مین کیا چیز گر گئی ہی کہ پانی بودار ہوگیا ہی۔

بھاری۔ فقرہ اس کنوین کا پانی بہت بھاری ہی غذا دیر مین ہضم ہوتی ہی۔

بیمزہ۔ فقرہ کھانا تو مزے کا کھلایا مگر پانی بہت بیمزہ تھا۔

تلخ۔ فقرہ کسقدر تلخ پانی ہی کہ پیا نہین جاتا۔

جاری۔ ناسخ ؎ دلیل اسپر ہی کیا جو حکم کرتا ہی نجاست کا۔ کہ مے گردش مین زاہد کم نہین ہی آب جاری سے۔

ع ؎ صرف پانی جو بغیر کسی چیز کیطرف نسبت کیے بولا جاتا ہی اُسکو اگلے حکما بسیط یعنی خالص (نرجل) سمجھتے تھے مگر اب حکماے فرنگ نے عمدہ دلیلون اور بڑے بڑے تجربون سے اسمین یہ ثابت کر دیا کہ اور دو عنصر سے یہ مرکب ہی آکسیجن اور ہائیڈروجن۔ خالص پانی مین رنگ بو اور ذائقہ کچھہ نہین ہوتا مگر خالص پانی دنیا مین نہین ملتا سب سے خالص آب باران اور سب سے کثیف سمندر کا پانی ہی۔

حمیم (گرم)۔ رشک ؎ آب باران ہجر مین ای رشک ہی آب حمیم۔ لو سے فرقت مین زیادہ ہی ہوا برسات کی۔

خوشگوار۔ تسلیم ؎ مے نہین ای نگار پانی ہی۔ پی تو کیا خوشگوار پانی ہی۔

دیرہضم۔ فقرہ کیسا دیرہضم پانی ہی کہ ابتک غذا ویسی رکھی ہی۔

رواں۔ ناسخ ؎ پڑ گیا عکس جو چلنے سے رہا آب رواں۔ تیری صورت سے فقط آئینہ ہی دنگ نہین۔

زلال (نہر اور صاف شیرین)۔ ؎ ای بحر آب و تاب ہی کیا تیری بات مین۔ ہر شعر موج چشمۂ آب زلال ہی۔ ذوق ؎ کیا عجب رحمت باری سے کہ وقت باران ابر مردہ سے بھی ہو قطرہ فشان آب زلال۔

سرد۔ ناسخ ؎ ہین داغ نان گرم تو آنسو ہین آب سرد۔ آسودۂ معاش دل عشقباز ہی۔

شفاف۔ صاف۔ نوازش ؎ وہ شفاف و صاف آب آئینہ رنگ۔ سکندر بھی دیکھے تو ہو عقل دنگ۔

شور۔ مصحفی ؎ آب شور اشک کا آنکھین بھی مری لے دوڑین۔ انکی نتھہ کے جو کبھی ہو گئے گوہر میلے۔

شیرین۔ صبا ؎ خاکساری کا مزہ ہوتا جو ای خسرو تجھے۔ آب شیرین سے دھلاتا کوہکن کے ہاتھہ پاؤن۔

گدلا۔ فقرہ برسات مین تو دریاؤن کا پانی گدلا ہوتا ہی۔

گرم۔ مسرور ؎ دیا پینے کیواسطے آب گرم۔ نہ آئی تجھے میہمان کرکے شرم

مہیب۔ میر ؎ مہیب اور آلودہ خاک آب۔ بعینہ پھٹی آنکھہ تھا ہر حباب

ہاضم۔ فقرہ کیا ہاضم پانی ہی پانی کیا پیا گویا چورن کھالیا۔

صفات بغیر مثال

بستہ ع - پاک باطن - پاک دامن - پاکیزہ گوہر - تازگی بخش - تند - تنک - تیز - تیز رو - حلاوت افزا - حیات بخش - روان بخش - روح افزا - روح بخش - سبک رو - سبک عنان - صاف دل - صافی سرشت - صافی ضمیر - عذوبت آگین - عیش افزا - گوارا - متلاطم - مروارید رنگ - موج زن - ناخوش - نرم رو - نوشین -

تشبیہات آب قسم دوم

آئینہ مصحفی ؎ زہے آب صافی و روشن ضمیر - چمک آئینے کی لطافت مین شیر -

شیر - مثال اوپر گزری -

تشبیہات بغیر مثال

پیر پارسا ع - پیر روشن ضمیر - زرہ - سالک - سیم مذاب - مشیرۂ صبح - صوفی - ہمشیرۂ آب حیات -

آب - نمبر (۲) آنسو جیسے چشم پرآب - رشک ؎ اک سمندر رکا ہی سوتا ایک بحر عرش کا - چشم دریا بار مین ایسا وفور آب ہی -

نمبر (۳) پسینا - جیسے آب خجلت - آب ندامت - قلق ؎ کٹ گیا دلمین فرط غیرت سے - تر ہوا جسم آب خجلت سے -

نمبر (۴) عرق - (افشردہ ہو خواہ کشیدہ) جیسے آب انار - گلاب -

نمبر (۵) ظلت - شیرہ (جسے پانیمین پیسکر نکالتے ہین) ؎ ذوق زیبا ہی جو ہو ریشِ سفید شیخ پر - وسمہ آب بنگ سے مہندی کی گلرنگ سے -

نمبر (۶) پھل کا قدرتی پانی - مثلاً آب تربز - (کہ بغیر نچوڑے تربز مین پایا جاتا ہی)

نمبر (۷) ظلت - شراب ناسخ ؎ آب حیات بنگئی ناسخ شراب صاف جو اُسنے جام آب سے اپنے لگائے ہونٹھ -

صفات آب (شراب) بمعنی شراب

آتش رنگ مومن ؎ ساقیا دے چُکا آب آتش رنگ - گرم و سرد زمانہ سے ہون تنگ -

آتشین - آتش ؎ کیا شکر لذہ آب بقا پیکر اُسے ہنے - جو اس ظلمت سرا مین لتک آب آتشین آیا -

تلخ - آتش ؎ اپنے کہنے سے اِک آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم کو دستے ہین آپ اگر ہان کیجئے - مومن ؎ جھوٹی شراب اپنی مجھے مرتے دم تو دے - یہ آب تلخ شربت قند و نبات ہی -

صفات بغیر مثال

آتش اثر ع - آتش خواص - آتش زادہ - آتش فروز - آتش فشان - آتشگون - آتش لباس - آتش مزاج - آتشناک - آتش نما - آتش نہاد - آذرگون - آذر نما - احمر - ارغوان - ارغوان رنگ - ارغوان فام - ارغوان گون - جان بخش - جانسوز - رنگین - سرخ -

نمبر (۸) ظلت - وہ رقیق مواد جو چھالے یا پھپھولے سے نکلتا ہی - ظفر ؎ آبلون سے پاے مجنون کے جو ٹپکا آب گرم - جلگیا کوئی کوئی خار مغیلان گل گیا -

---

ع ان صفات اور تشبیہات کے اسناد اور امثال کی تلاش کا لحاظ بہنگام مستقر سے کلام نہین کیا گیا - مگر فارسی مین بیشک موجود ہین - چونکہ صفات اور تشبیہات کو زبان سے کوئی خصوصیت نہین ہی اسلیے لکھدیا ہی شعرا کو کہنے مین اختیار ہی جو شعراے اُردو کے کلام مین ابتک نہ آئے ہونگے وہ داخل ترمیم زبان سمجھے جائینگے

ع دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

نمبر(۹) وہ گاڑہا پانی جو کسی اناج کو جوش دیکر چہان لیتے ہین۔ جیسے آب جَو آب گندم (اطبّا کے استعمال مین)

بحالت تانیث۔ نمبر(۱) شفافی۔ صفائی۔ چمک دمک۔ جلا۔ ضیا وزیر ؎ اُٹھی جو موج دم خندہ آب دندان سے۔ بنی ہی چادر آب اُس رخ منور پر

بحر ؎ گردون دون ہی در پی رندو بیو پیاپی۔ ہر ایک قطرہ می موتی کی آب ہوگا

ظفر ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی چمک۔ جاتی رہے ہی آئینے کی زیر زنگ آب

فائدہ۔ شعرا جب آب گہر یا آب تیغ کو مذکر باندہتے ہین تو وہ آب حقیقی سے استعارہ ہوتا ہی اور لوازم آب حقیقی کے ثابت کرتے ہین جیسا کہ بحر کے اس شعر مین گھٹون تک یا گلو تک ہونا آب حقیقی کے لوازم سے ہی۔ ؎ کوچے کٹواتے ہین میرے باڑہ پر ہی آب تیغ۔ آج گھٹون تک ہوا کل تا گلو ہو جائیگا

نمبر(۲) باڑہ۔ دہار۔ کاٹ اور تیزی (جو تلوار وغیرہ مین بجہاؤ سے آتی ہی)

ناسخ ؎ خضر سے کہوا ہی چہوڑو نگا ترے خنجر تلے۔ آب آہن کی حلاوت آب حیوان مین نہین۔ ذوق ؎ کیسے ہی جائیو اے دل شکایت تشنہ کامی کی۔ رہے آب اُسکی جب تک تیغ مین خنجر مین پیکان مین۔

آب آب۔ ظت۔ ف۔ گہلا ہوا نسیم ؎ سینہ کیا شگاف رُلایا اُنہین بھی خوب دہوئین کدورتین جگر آب آب سے۔

آبِ آب کر مر گئے سرہانے دہرا رہا پانی۔ مثل۔ دیس کی بول چال کے خلاف بولنے والے کی نسبت طنز سے بولی جاتی ہی

آب آب کرنا۔ ظت۔ نمبر(۱) شرمندہ اور خفیف کرنا۔ بحر ؎ کیا ہی موتیون کو آب آب دانتون نے۔ کرے گا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ۔ کیف ؎ بت ہین تیرے سامنے خوشرو نہین کر آب آب۔ آتش رخسار سے عطر گل تصویر کہینچ۔

نمبر(۲) گہلا دینا۔ ناصر ؎ جگر ودل کو اپنے بسمل کے۔ رعب قاتل نے آب آب کیا۔

آب آب ہونا۔ ظت۔ نمبر(۱) پانی پانی ہونا۔ اسیر ؎ ہونہ رونے کی رہجاتی خوب رو لیتے۔ یہ آرزو تھی کہ دل آب آب ہو جاتا۔

نمبر(۲) رعب ہیبت یا رحم یا قلق سے نرم اور گداختہ ہونا۔ ناسخ ؎ دل ہی اپنا ہو گیا کیا آگے تیرے آب آب۔ حبب ہوا تیر سے مقابل بنگیا جو آئنہ۔

اسیر ؎ دل ہوا آہن کا میری بیکسی پر آب آب۔ تیغ جب آئی گلے تک موج دریا ہو گئی۔

نمبر(۳) شرم وغیرت یا ننگ وعار سے عرق عرق ہونا۔ پسینے پسینے ہونا رشک ؎

ہمارے رونے نے دونون کی آبرو کہو دی۔ [illegible]

ناسخ ؎

ایسی ہی شرم ابروِ جانان سے آب آب۔ تلوار کچھ مری غزہ ترسے کم نہین۔

ولہ ؎

نرگس مست یار کے آگے۔ ہوئی غیرت سے آب آب شراب

مومن ؎ تشبیہ آئنہ سے جو ہوتا تھا آب آب۔ ملجا خاک مین وہ بدن وا صیبتا

ع ۹ ایک بنیا کمائی کیواسطے کابل گیا وہان فارسی زبان سیکہی۔ گہر آیا تو بیمار پڑا نزع کیوقت پیاس کی شدت مین پانی مانگتا تھا چونکہ فارسی بولنے کی عادت ہو گئی تھی پانی کی جگہ آب آب کہتا تھا گہر والے نہ سمجہے یہانتک کہ پیاسا مر گیا اور پانی سرہانے رکہا رہا اُسکے مرنیکے بعد بیمار دارونکو معلوم ہوا کہ پانی کو فارسی مین آب کہتے ہین اور یہ دو بیتے بنائے گئے۔ دوہا کابل گئے بانیا سیکہے مگل کے بانی آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا رہا پانی کابل گئے مگل بن آئے بہری موڑ بسانی۔ آب آب کر مر گئے سرہانے دہرا رہا پانی۔

داغ ؎ تیرے دہن سے چشمۂ حیوان ہی آب آب - پر اُسکی آبرو تو سیاہی مین رہگئی -

آب آجانا - نمبر (۱) تیزی آجانا - باڑھ چڑھجانا - فقرہ سلی پر لگانے سے اُسترے پر آب آگئی -

نمبر (۲) ظ چمک اور جِلا آجانا - مسرور ؎ خاکساری سے بڑھی دل کی صفا - خاک سے آئینے مین آب آگئی -

آب آمد تیمم برخاست - مثل - اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی - اعلے آیا تو ادنی کی کیا ضرورت رہی - اور کبھی مذاق مین بغیر لحاظ اصلیت کے بھی بولتے ہین -

آب آہن ظ - وہ آبداری جو بجھاؤ سے لوہے پر آجاتی ہی[1] - آتش ؎ نعرہ زن گنج شہیدان مین ہون بلبل کیطرح - آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا -

[1] جملہ دو قسم کا ہوتا ہی - ایک وہ جسمین علاوہ وجود کے کوئی دوسرا وصف محمول واقع ہوتا ہی - مثل قیام - قعود - اکل شرب - وغیرہ وغیرہ کے اس جملے مین زبان اُردو مین رابطہ (ہی) ضرور مذکور ہوتا ہی مثلاً زید سوتا ہی زید جاگتا ہی عمرو کھاتا ہی بکر کھڑا ہی - وغیرہ وغیرہ - دوسرا وہ کہ وجود اسمین محمول ہوتا ہی اور رابطہ مذکور نہین ہوتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ وجود کا ترجمہ زبان اُردو مین ہونا ہی اور ہی ہونا کا مشتق ہی چونکہ محمول مشتق ہوتا ہی اسوجہ سے جس جملے مین وجود کا مشتق محمول ہوتا ہی اس جملے مین صرف (ہی) اکیلا محمول مذکور ہوتا ہی دوسرا نہی - رابطہ کو بوجہ غیر فصیح ہونیکے ذکر نہین کرتے یہی وجہ ہی کہ جسوقت کسیکے وجود کی خبر دیتے ہین تو اسوقت صرف ہی کہتے ہین مثلاً یہ کہتے ہین کہ زید ہی - عمرو ہی - بکر ہی - یہ نہین کہتے کہ زید ہی ہی - عمرو ہی ہی - ہان یہ شبہہ ہوتا ہی کہ زید ہی مین ممکن ہی کہ زید مبتدا یا موضوع ہو اور ہی رابطہ اور محمول محذوف - یہ شبہہ کسیطرح صحیح نہین ہوسکتا - اسلیے کہ نفس جملہ کی ہیئت ممکن نہین کہ بغیر محمول کے حاصل ہوسکے کیونکہ خبر یا جملے کی ماہیت یہ ہی کہ کسی وصف کو کسی ذات کے لیے ثابت کرین تنہا ذات کو بیغیر وصف کے ذکر کرینگے ممکن نہین کہ جملہ بن سکے البتہ رابطہ (جو صرف تعلق موضوع یا محمول بتاتا ہی) اگر حذف کر دینگے تو جائز ہوگا چنانچہ اور لغات مین بھی اس رابطے کو حذف کر دیتے ہین مثلاً عربی مین زید قائم کہتے ہین یا زید موجود کہتے ہین اور ہُو کو (جو رابطہ ہی) ذکر نہین کرتے -

فایدہ یہ حاشیہ پہلے لکھا گیا کہ کسیکو یہ شبہہ نہو کہ یہان اسکے استعمال مین ہی رابطہ ہی ہونا کا مشتق نہین ہی پھر ہونا کی مثال مین کیون دیا گیا - اور آیندہ اس لغت مین جہان ایسی مثال آجاے یہ بیان اسکے لیے کافی سمجھا جاے -

آب آہن تاب - وہ پانی جسے اصلاح کے لیے لوہا گرم کر کے بجھاتے ہین اطبا کی تحریر اور تقریر مین زیادہ مستعمل ہی -

آب آئینہ ظ - آئینے کی جلا اور صفائی اسیر ؎ مر گئے دیکھکے قاتل ترے رخسار کی آب - آب آئینہ ہمین ہوگئی تلوار کی آب -

آب اُترجانا - چمک گھٹ جانا - باڑھ اور تیزی نرہنا - رشک ؎ کچھ مرے آنسوؤنکی قدر نہ کی - اُتری ان موتیونکی آب عبث فقرہ رکھے رکھے موتیونکی آب اُترگئی -

آب انگور - نمبر (۱) عرق انگور (جو نچوڑنے سے نکلے)

نمبر (۲) ظ - شراب انگوری - آتش ؎ نشۂ مے مین کُھلی دشمنی دوست مجھے - آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا - رند ؎ آب انگور سیکشون پہ ہو نہ یہ محتسب کسطرح یزید نہین -

آب باران - مینہ کا پانی رشک ؎ آب باران آب گنگ آب جمن آب دو [illegible] کانپور اس برشکال ہجر مین پنجاب ہی -

آب بقا[1] - وہ پانی جسکا اثر مشہور ہی کہ پینے سے قیامت تک موت نہین آتی اور مُردہ اُسکے اثر سے جی اُٹھتا ہی ناسخ ؎ خضر کیطرح کرون کیا طلب آب بقا - بادۂ موت سے ہون مثل سکندر بیہوش -

[1] صحیح بخاری اور اُسکی شرح قسطلانی مین مروی ہی کہ کسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعظ مین فرمایا کہ مجھسے دانا تر کوئی دوسرا نہین ہی اسوجہ سے انکو یہ حکم ہوا کہ میرے بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہین تم اُس سے ملو حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ کونسا مقام اُنکے ملنے کا ہی اور اُنکی علامت کیا ہی حکم ہوا کہ سمندر کے کنارے ایک پتھر ہی وہان اُنکو ڈھونڈھو تم اپنے ساتھ مچھلی بھنی ہوئی لیجاؤ جس جگہ تمسے وہ مچھلی گم ہوجاوے وہی انکے ملنے کا مقام ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ معہ یوشع کے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ [illegible] شب کو قیام کیا صبح کو مچھلی انکے توشہ دان مین نہ تھی [illegible] دوبارہ زندہ ہوگئی اور [illegible] آب حیات [illegible] پانی [illegible] -

آب بگڑنا - نمبر (۱) چمک جاتی رہنا - فقرہ - بار بار چھونے سے لچکے کی آب بگڑتی ہی -

نمبر (۲) دہارکند ہونا - باڑہ کرجانا - فقرہ - اُسترہ نہ چھوؤ آب بگڑجائیگی - یہ محاورہ دلّی کا ہی لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

آب پاش - ظ‌ث - ف - مذکر - اسم فاعل ترکیبی - پانی چھڑکنے والا یعنی سقّا رشک ؎ عبث نہین طلب آب پاش ابر بہار - مٹانے پر ہی وہ میرے غبار کی صورت - انیس ع - کرتے تھے آب پاش مکرر زمین کو تر

آب پاشی - ف - مونث - نمبر (۱) ظ‌ث چھڑکاؤ قلق ؎ مشک مین جاے آب کیوڑا گلاب - آب پاشی مین ست مثل سحاب - اسیر ؎ غم دور کرے شراب پاشی - بتلاے یہ گرد آب پاشی -

نمبر (۲) کہیتون مین پانی دینا - فقرہ آج آب پاشی پر زمیندارون مین لاٹھی چلگئی -

نمبر (۳) نام محکمۂ نہر - فقرہ - وہ آب پاشی مین داروغہ ہین -

آب پاشی کرنا - نمبر (۱) ظ‌ث - چھڑکاؤ کرنا - رند ؎ آب پاشی کرتی ہین پریان گزرتے ہو جدہر - جہاڑتی ہی حور بالون سے تمھاری راہ کو

نمبر (۲) کہیتون کا سینچنا - فقرہ - پہلے اونچی زمین کے کہیتون کی آب پاشی کرنا چاہیئے -

آب پاشی کی - دم دیا - فریب دیا - (دریاے لطافت) لکھنؤ مین ان معنو مین یہ محاورہ نہین سنا گیا اسکے عوض جھینٹا دینا بولتے ہین -

آب پاشی ہونا - نمبر (۱) ظ‌ث - چھڑکاؤ ہونا - ناسخ ؎ آبروریزی جو غیر ونکی ہوی وقت گریز - آب پاشی ہوگئی میری شہادت گاہ مین قلق ؎ اشک غم سے جگر خراشی ہو - خاک مجنون پہ آب پاشی ہو -

نمبر (۲) کہیتون کا سینچا جانا - فقرہ - کس کنوین سے ان کہیتون کی آب پاشی ہوتی ہی -

آب پیکان - ظ‌ث - گانسی کی باڑہ تیزی - ناسخ ہون وہ باغیرت کہ قاتل آب پیکان گر پیون - تر کرون اپنے لہو سے ہونٹہ مین سوفار کے - ذوق ؎ غرض تھی کیا ترے تیرونکو آب پیکان سے - مگر زیارت دل کیونکہ بے وضو کرتے -

آب تیر - ظ‌ث - اس سے مراد وہی آب پیکان ہی - رشک ؎ تشنۂ آب حسام نگہ قاتل ہون - آب تیغ و تبر و تیر سے کیا ہوتا ہی -

آب تیغ - ظ‌ث - تلوار کی تیزی - کاٹ ناسخ ؎ جب سے کیا ہی قتل دگر گوش یار نے - ہم آب تیغ کہتے ہین موتی کی آب کو -

آب شمشیر اور آب خنجر وغیرہ بھی مستعمل ہی - وزیر ؎ ٹھہرا ہے جوش گریہ کہ گلا کٹ جائے - آب شمشیر نکلجاے نہ اچّھو ہو کر - ناسخ ؎ بے یار چینے سے جو ہوا چاک چاک دل - ساقی یہ ہی شراب کہ خنجر کی آب ہی -

آب جاتی رہنا - دہارکند ہو جانا - چمک اور آبداری نہ رہنا صیقل اور جلا اٹھجانا - فقرہ - چار ہی دن مین چاقو کی آب جاتی رہی - رند ؎ (باڑہ تیزی) چاہیے انسان کو بھی پاس حفظ آبرو - یاد رکھے جا کے پہر آب گہر ملتی نہین (چمک) مہر ؎ مت ڈہلک مژگان سے اے تو اے سرشک آبدار - مفت مین جاتی رہیگی تیری موتی کی سی آب - سحر ؎ (چمک) جو آب آئینے کی جا سے ہم مکدّر ہون - وہ (جلا) کون ہین جو کسی کی ہین آبرو لیتے - ظفر ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی چمک - جاتی رہے ہے آئینے کی زیر زنگ آب - (جلا)

آبجو - ظ‌ث - (بغیر اضافت آب) ف - مونث - ندّی - نہر - ناسخ

ع ہجر مین آلودہ خون گل ہین مثل کوہکن - آبجو پر مجھکو جوئے شیر کا دہوکا ہوا

ولہ ع زندہ ہوتے جاتے ہین گلہاے مردہ یکقلم - آبجوئین ہین چمن مین آب حیوان

بہار - آتش ع تشنہ دیدار ہین کس آتشین رخسار کی - آبجوئین مثل آئینہ

مصفا ہوگئین -

نمبر (۲) (باضافت آب) آب جو - مذکر - ندی یا نہر کا پانی - آتش ع

زخم خندان ہی بعینہ گل خندان ہر ایک - بوے خون آتی ہی اس باغ میں آب جو

سے - ناسخ ع کیا پانی پانی ترے قد نے ایسا - کہ سرو لب آبجو

آب جو ہت

آب چڑہانا - نمبر (۱) صاف کرنا - جلا دینا -

نمبر (۲) باڑہ رکہنا - پتہر چٹانا - یہ محاورہ دلی کا ہی لکہنؤ مین نہین سنا -

آب چشم - مؤنث - آنسو - سودا ع ہوئے ہین غرق ہم جسطرح آب چشم مین

اپنے - بہلا ای ابریون دریا مین تو تو ڈوب دیکہین ہم -

آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست - مثل - جب پانی

سر سے گزر گیا تو چاہے ہاتھ بھر اونچا ہو چاہے بانس بہر سب برابر ہی یعنی جب

مصیبت یا بدنامی حد سے بڑہ گئی تو اب اسکا اتنا ہی رہنا یا اس سے کہیں

بڑہ جانا دونوں برابر ہی -

آب حرام - مؤنث - شراب - سحر ع کیون مال مستیان ہین تمہین ای تونگرو

آب زر و گوہر ہی کہ آب حرام ہی -

آب حیات - نمبر (۱) دیکھو آب بقا - ذوق ع ذکر دینا النفس مردہ کو

ہوا آب حیات - مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارا ہوگیا - آب خضر آب زندگی

آب زندگانی بھی اسی پانی کو کہتے ہین - ناسخ ع منہ سے گر لگے مینا آب خضر ہو مینا

پیکے ایکدم جیتا عمر جاودانی ہی - سحر ع کیا عجب جیلکے ضعیفونکا جو آب زندگی

کاسہ سر مین ہی عالم ساغر معمور کا - وزیر ع بوسہ لب لکو دیگا اک حسین سبزہ رنگ

خضر آب زندگانی سے بہر گیا جام روح -

نمبر (۲) ع شاہان دہلی کے پینے کا پانی - فقرہ " بادشاہ جب اس مقام پر

پہنچے تو اسلیے کہ ٹھہرنے کو ایک بہانہ ہو وہان آب حیات مانگا اور پانی پیکر

دیکہتے ہوے چلے گئے " (تذکرہ آب حیات ع)

آب حیوان - دیکھو آب بقا - آتش ع نہین تیرے کرم کو قید کچہہ

اعلی و ادنی کی - سکندر تشنہ رہجائے پیئے خضر آب حیوان کو -

آب خاصہ - امرا اور رؤسا کے پینے کا پانی - ع یہی ہی عاشقون کا

آب خاصہ - ظفر پیتے ہین وہ دل کا لہو خاص -

آب خجالت یا خجالت - مؤنث - جو پسینا شرم سے آئے - سحر ع

مین سیہ رو اپنے خالق سے جو نعمت مانگتا - اپنا منہ دہونے کو بیشک آب خجالت

مانگتا - صبا ع وہ موتیون کو ملاتے ہین اپنے دانتون سے - غریق

آب خجالت نہ جوہری ہوجاے -

آبخورا ع - ہ - مذکر - کوزہ - ع - آبخور - ف - پان پاتر - س - مٹی وغیرہ

ع اکبر بادشاہ دہلی نے اپنے پینے کے پانی کا یہ نام رکہا تھا آئین اکبری مین بیان آبدار خانے کی سرخی مین

لکہا ہی "گیتی خداوند این سرچشمہ زندگی را آب حیات خوانند"

ع آب حیات ایک مشہور تذکرہ شعراے اردو کا ہی جسکے مولف مولوی محمد حسین صاحب آزاد پروفیسر عربی

گورنمنٹ کالج لاہور ہین -

ع لغات آبخورا خود ہی آبخور یا آبخوارہ سے جو فارسی مین بمعنی مشہور ہی آبخور اسے ناصری مین لکہا ہی

"کہ آبخوارہ معروف است سفالین آبخور سے ناگویند" اسی مین ہی "آبخور و آبخورہ بمعنی مشربہ کہ بآن آبخورند

و کنار تالاب و رودخانہ کہ مردم و جانوران از آنجا آب نوشند -" اور برہان جامع مین ہی "آبخور با واو معدولہ

کنارہ رودخانہ و آب انبار و تالاب جائیکہ انسان و حیوان از آنجا آب خورند - و عرب مشرع و لطن خوانند" -

کاایک برتن جسمین پانی پیتے ہین اور اُسکی وضع مین گلاس سے کچھہ فرق
ہوتا ہی- ناسخ ؎ پیکے پانی اُسکے جھوٹے آبخورے مین ہون مست
ساقیا فرقت مین ہین مشتاق ساغر کا نہین سحر؎ مین اُسکا تشنۂ دیدار
ہون جسکا یہ عالم ہی- لہو پیتا ہی بھر بھر کے دلون کے آبخورہ نین-

آبخورے بھرنا - عورتین بچون کے لیے منّت مانتی ہین اور جب مراد
برآتی ہی تو دودہ یا شربت سے آبخورے بھر کر نیاز دلواتی ہین-

آبدار - ف - نمبر(١) مذکر- وہ شخص جس سے سلاطین اور اُمرا کی سرکار مین
پانی رکھنے اور پلانے کی خدمت متعلق ہو- برق ؎ لیے وہ ہاتھ مین
شمشیر آبدار آیا- ہماری پیاس بجھانیکو آبدار آیا- صبا ؎ ہی پئے طفلان
غنچہ کار تبہ- ابر رحمت ہی آبدار چمن- ذوق ؎ مُہر وار دہن ترے
ایک ہی ناچیز عقیق- آبدار دہن ترے ایک ہی ادنا گوہر- ناسخ ؎ کرتا ہی
قتل پیاسونکو زیبا ہی گر کہین- شمشیر آبدار ترے آبدار کو- میر حسن ؎
خضر اُسکی سرکار کا آبدار- زرہ ساز داؤد سے وان ہزار- ان معنی مین بعض
اسکو ہندی تجویز کرتے ہین- اور مُلّا طغرا اور سیفی اور غنیمت کے کلام مین جو
پایا جاتا ہی اُسکی نسبت یہ کہتے ہین کہ طغرا کے کلام مین اکثر الفاظ ہندی
پائے جاتے ہین- اور سیفی کے اس شعر مین ؎ مخمور بادۂ توام ای سرو
آبدار- از تشنگی ہلاک شدم جرعۂ بیار- کہتے ہین کہ سرو آبدار کی جگہہ سرو جوئبار کہہ
اور عرفی نے جو مدح میر ابوالفتح مین کہا ہی- ؎ مجلست را زہرہ قوال و
مگس رانت زحل- آبدارت ابر نیسان و خواصت آفتاب- اسمین کہتے ہین کہ
عرفی نے ہندوستانمین آکر یہان کے رواج کے موافق آبدار کو ان معنون مین
کہا- اور لفظ خواص بمعنی خادم جو اس شعر مین ہی اُسکو اپنے اس دعوے پر شاہد
قرار دیتے ہین اور غنیمت کے اس شعر کو ؎ مقرر کردہ در خدمت گزار
صراحی گردنے را آبدارے- ہندی الاصل ہونیکی وجہ سے قبول نہین کرتے
مولف دفع اوہام کیواسطے فردوسی طوسی کی مثنوی یوسف زلیخا سے (جو عجمیون
مین بڑا مستند ہی اور ہندوستان مین کبھی نہین آیا) متفرق چند شعر نقل کرتا ہی
؎ فضائے خداوندرا آبدار- شبے دیدہ در خواب خوش آشکار
؎ بپرسند ازو بیشتر آبدار- کہ ای چون خرد پاک پروردگار
؎ پس آنگہ چنین گفت با آبدار- کہ فردا شوی خرّم از شہر یار-
؎ زیوسف پذیرفت پس آبدار- کہ گر باز خواند مرا شہریار-
؎ روایت چنین دارم از ہوشیار- کہ چون شادمان شد دل آبدار
نمبر(٢) دہاردار- تیز ہتیار- ناسخ ؎ چمن مین یاد جو آیا وہ گلعذار مجھے
تو شاخ تر ہوئی شمشیر آبدار مجھے-
نمبر(٣) چمکیلا- فقرہ- کیا آبدار اطلس ہی- انیس ؎ بتیس دُر ودیعت
محبوب کردگار- برّاق و درفشان و ضیا بار و آبدار-
نمبر(٤) لطیف- نفیس- آتش ؎ کمال شہرۂ حسن حبیب سنتا ہون-
ڈہلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہو- ناسخ ؎ آبدار اشعار سے تیغ زبان ہی آبدار
گوہر مضمون دلاجو ہر ہین اس تلوار کے-

آبدار خانہ - ف - مذکر- وہ مکان جسمین اُمرا کے پانی پینے کا سامان رہتا ہی
سودا ؎ الغرض مطبخ اُس گھرانے کا- رشک ہی آبدار خانے کا-

آبداری - ف - مؤنث- (اسمین ی مصدری ہی)
نمبر(١) آبدار خانے کی خدمت-
نمبر(٢) باڑہ- تیزی- جلا- ذوق ؎ کرے ہی کام تیغ یار کس آبداری سے

دکہاتی اپنی گلکاری ہی کیا زخم کاری سے - **بحر** ؎ ای فلک میرا دل نہ کر میلا
آئینے مین ہی آبداری شرط -

نمبر (۳) چمک دمک - **منیر** ؎ کمخواب کا تہان بھی ہی بہاری -
زربفت کی جسمین آبداری -

نمبر (۴) طراوت - لطافت - خوبی - **بحر** ؎ رکتے ہو آبداری سر قطرۂ سخن مین
تم رولتے ہو موتی ای بحر اپنے فن مین - **ولہ** ؎ گو آبداریون پہ ہی سبزہ ہوا کرے
مصری کے کیا ہین طوطیِ شکرشکن کے پاؤن -

آبِ دُر - ظث - موتی کی چمک اور آبداری - **رشک** ؎ آب و تاب ایسی ہی
تم مین کہ نہین دوسرے مین - آتشِ لعل ہو آبِ دُر یکتائی ہو - **برق** ؎
اُسکے دانتون کی چمک نے مجھے پہچان کیا - آبِ شمشیر بھی آبِ دُرِ شہوار نہ تھی
اسیطرح اور جواہر کی آب بھی مستعمل ہی **رشک** ؎ لبِ جانان مین نہ سمجھو ذُرفلیان
سوکھی - آبِ یاقوت سے ہو جاتا ہی پیچا تازہ **مصحفی** ؎ دانت تیرے
سوا چمکتے ہین - آبِ الماس مین آبِ گوہر سے - **نوازش** ؎ خضر نے ہی
آبِ زمرد سے سینچا - کہ ہی اسقدر سبز سبزۂ چمن کا -

آبدست - نمبر (۱) ف - مذکر - استنجا - طہارت - پاکی - (پانی سے)
فقرہ - اُنکو تو ابھی آبدست کا بھی سلیقہ نہین -

نمبر (۲) ہندی مین اُس پانی کو بھی کہتے ہین جس سے قضاے حاجت کے
بعد طہارت کی گئی ہو - **رشک** ؎ کیفیت اور او ترے میکدے مین ہی - آبِ عنب
کو جانتے ہین آبدستِ مست - مگر اس جگہہ آبدست کا پانی زیادہ کہتے ہین
صرف آبدست کم مستعمل ہی -

آبدست کا بھی سلیقہ نہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان
کسیکو بہت نادان اور بدسلیقہ کہنا ہوتا ہی - سلیقے کی جگہہ شعور بھی کہتے ہین

آبدست کرنا - قضاے حاجت کے بعد بدن دہونا -

آبدست لینا - آبدست کرنا -

آبِ دَندان - ظث - دانتون کی چمک - **رشک** ؎ صفائے آبِ دندان
دیکھکر کٹ کٹ گئے موتی - نئے جوہر دکہائے آپ نے تیغِ تبسم سے -

آبِ دَہن - ظث - لعابِ دہن - کُلی کا پانی - **ناسخ** ؎ جبتک نہ آبِ پاکِ
دہانِ نبی پیا - اُس شیر کے نہ دل مین خیال آیا شیر کا - **وزیر** ؎
تربت پہ مری آبِ دہن یار نے پھینکا - بہولا نہ پس مرگ وہ مجھے تشنہ دہن کو -

آبدیدہ - نمبر (۱) ھ - (بغیر اضافت آب) وہ شخص جسکی آنکہہ ڈبڈبائی
ہوئی ہو - **بحر** ؎ یہ ضعف ہی کہ آہ ملب نارسیدہ ہی - یہ شکل ہی کہ آنکہہ
بھی آبدیدہ ہی - **مصحفی** ؎ کون اُٹھہ گیا ہی پاس سے میرے
یہ مصحفی - روتا ہون زار زار پڑا آبدیدہ ہون - اور فارسی مین آب رسیدہ
کے معنی نہین ہی -

نمبر (۲) ظث - ف - اضافت آب کے ساتھہ - (آبِ دیدہ) آنسو -
آتش ؎ رُلاتا شام و سحر کسطرح نہ طالع پست - بلند سر سے مرے
آبِ دیدہ ہونا تہا - **رشک** ؎ جو یہی جرم کی ندامت ہی - دہوے گا
آبِ دیدۂ تر داغ -

آبدیدہ رہنا - آنکھون مین آنسو بہرے رہنا - **میر حسن** ؎ نہ چھپے ہی
کچھہ آبدیدہ رہے - گریبان کرچاک دریا بہے -

آبدیدہ کر دینا - رُوانسا کر دینا -

آب دینا - ظث - نمبر (۱) چھری چاقو تلوار کو سان پر لگا کر یا پتہر پر چڑہا کر

تیز کرنا غالبؔ کرے ہے قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا۔ تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے۔ ظفرؔ اگر دیتا ہی اپنی تیغ کو وان آب وہ قاتل تو جانباز محبت جان سے یان ہاتھ دہوتے ہین۔

نمبر (۲) چمکانا۔ جلا دینا۔ ظفرؔ دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب جو اسے دیکھتا ہی صاف گہر جاتا ہی۔

نمبر (۳) سینچنا۔ ذوقؔ دے گر چمن کو گریۂ مستانہ میر آب۔ بیضون سے بلبلون کے ہو پیدا بط شراب۔ سحرؔ جبسے پہنے ہین صنم پہولونکے بالے تمنے۔ ابر تر موتیے کو آب گہر دیتے ہین۔ میر حسنؔ عبادت سے اس کشت کو آب دو۔ کہ وان جا کے خرمن بھی تیار لو۔

آبِ رحمت۔ استعارہ ہی رحمت سے۔ داغؔ سیکارونکا دل بھی ہی مثال مہر نورانی۔ کہ داغ تیرگی دہوتا ہی آب رحمت باری۔

آب رسیدہ (بغیر اضافت آب) جو چیز پانی سے بہیگ کر خراب ہوجائے۔ فقرہ۔ کیا اچھی کتاب تھی مگر آب رسیدہ ہو کر خراب ہوگئی۔

آب رکھنا۔ ظ ث۔ نمبر (۱) باڑہ دار ہونا۔ رشکؔ صفت ظلم مین یکسان ہین ستمگر کم و بیش۔ آب رکھتی ہی سنانِ دمِ شمشیر چھری۔

نمبر (۲) خوب صاف اور چمکیلا ہونا۔ غافلؔ رکھتے ہین آب ایسی موتی سے دانت تیرے۔ مٹی مین ملگیا ہی جنکی چمک سے ہیرا۔

آب رکھوانا۔ ث۔ باڑہ رکھوانا۔ غافلؔ تشنگی سے عاشقون کا کام ہوتا ہی تمام پیچھے پرانے کسدن آب تو رکھوائیگا۔ بول چال مین باڑہ رکھوانا ہی

آبِ رَوان۔ ھ۔ مذکر۔ ایک نہایت باریک کپڑے کا نام ہی آتشؔ کسیکی محرم آب روان کی یاد آئی۔ حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا۔ معروفؔ نہین چشم گریان سے کم جسم عریان۔ کہ پہنا ہی نیمہ پہ آب روانکا وجدان سلیم اسم ہونے کے سبب سے اضافت نہونے کو ترجیح دیتا ہی مگر استعمال اضافت کے ساتھ ہی۔

آب زر۔ وہ پانی جسمین سونا چاندی حل ہو اکثر نقاشی اور کتابت کے کام مین آتا ہی۔ آتشؔ لکہتا جو نامۂ شوق اس سیمبر کو آتش۔ تحریر اسکو خامہ نے آب زر نہ کرتا۔ رشکؔ مین ہون وہ تارک دینا کہ مذہب جو کرین آب زر سے مری تصویر کو اچھو ہوجائے۔

آب زر سے لکھنے کے قابل ہی۔ جو بات بہت اچھی اور قابل قدر ہو اسکی تعریف مین یہ جملہ مستعمل ہی۔ مشہور شعرؔ لکھا ہی آب زر سے تونے علی کہ سونے سے مسافر کو خطر ہی۔

آبِ زَمزم۔ آب۔ ف۔ زمزم (ٹھہر ٹھہر)۔ ع۔ مذکر۔ زمزم مکہ معظمہ مین ایک کنوان ہی اُسکا پانی[1] کیفؔ کیجے بوسۂ لب سے مجھے تو رغبت ہی۔ مین آب کوثر و زمزم کی چاہ کیا کرتا۔

آب زن۔ جسمین دواؤنکا جوشش کیا ہوا پانی اس اندازے سے بھر کر کہ مریض کی گردن تک رہے مریض کو بٹھاتے ہین۔

[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجر کو حالت حمل مین بحکم خدا سے مکے کے میدان مین چھوڑ دیا تہا یہان حضرت اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوگئے اور اُنکے پیدا ہونیکے بعد بی بی ہاجرہ کو پانی کی ضرورت ہوئی حضرت اسمعیل علیہ السلام چونکہ نبی تھے اُنکا پہلا معجزہ یہ تھا کہ ہاتھ پاؤن مارنے سے جسجگہ ایڑیان لگین تہین وہان سے پانی نکل آیا اور ایک روایت یہ بھی ہی کہ حضرت جبرئیلؑ نے وہان ٹھوکر ماری تو پانی نکل آیا اور بہنے لگا بی بی ہاجر نے خدا کا شکر ادا کیا اور چارون طرف مٹی سے روک کر فرمایا زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر جبسے اس چشمے کا نام زمزم ہوگیا بسبب چارون طرف مٹی سے گھیرنے کے وہ چشمہ مثل کنوین کے ہوگیا اسکا پانی خانہ کعبہ کی تعمیر مین بھی صرف ہوا ہی اور یون بھی مشہور ہی کہ اسمین جنت کی سوتین ہین جو وجہ سے مسلمانونکے اعتقاد مین اسکا پانی نہایت متبرک و محترم ہی ایک روایت یہ بھی ہی کہ یہ چشمہ مفقود ہوگیا تھا پھر حضرت عبد المطلب نے خواب مین دیکھا اور اس جگہ کنوان کھودا کہ ابتک موجود ہی۔

آب زن کرنا۔ آب زن مین بٹھانا۔

آب زن ہونا۔ لازم۔

آب زیرکاہ۔ ظث۔ نمبر(۱) وہ پانی جو گھاس سے چھپا ہوا ہو۔ آتش ٥ فریب کو دل اہل صفا مین راہ نہین۔ وہ دشت ہی یہ جہان آب زیرکاہ نہین۔

نمبر(۲) ظاہر مین اچھا باطن مین برا۔ مکّار۔ دغاباز۔ (صفت مین) سحر ٥ آب زیرکاہ ہی صیاد ای مرغان باغ۔ چاہئیے سبزے سے بھی خوف و خطر برسات مین۔ اور مکر کے معنوں مین بھی کہا ہی۔ مومن ٥ تھا آب جو زیرکاہ پنہان غم عین سرور مین ہوا دان۔

آب سبیل۔ ظث۔ وہ پانی جو پیاسون کے پلانے کو سر راہ رکھتے اور ثواب کے لئیے مفت پلاتے ہین۔ ذوق ٥ سلسبیل آگے اگر خار سے ہو آب سبیل کے بینوش کہ جھتی ہی کہین اوس سے پیاس۔

آبشار۔ ف۔ مؤنث۔ (مرکب ہی آب و رشار سے۔ شار اوس بنیاد کھلی ہوئی راہ) بہتے پانی کی وہ راہ جہان پانی اوپر سے نیچے آتا ہی۔ جھرنا۔ صبا ٥ موسم گل ہی دن خوشی کے ہین۔ قہقہہ زن ہی آبشار چمن۔ ناسخ ٥ عریانی مین ہی چادر آب بنے جسم پر۔ سیکھے ہین طرز رونے کی ہم آبشار سے۔

آبشورہ۔ بلا اضافت آب بمعنی افشرہ میر حسن نے ایک جگہ قصیدے مین کہا ہی اور کہین نظر سے نہین گزرا ٥ وہ آبشورے انارون کے اور لیمو کے۔ وہ کورے لوٹے وہ ہرے شربتون سے مالامال۔ مگر اہل تحقیق اسکو صحیح نہین جانتے اور افشرہ ہی بولتے ہین۔

آب عنب۔ ظث۔ ف۔ شراب انگور۔ رشک ٥ کیفیت اور اور ترے میکدے مین ہی آب عنب کو جانتے ہین آب بدست است۔

آبکاری۔ ف۔ مؤنث۔ نمبر(۱) وہ کارخانہ جسمین شراب کھنچے اور بکے۔ نمبر(۲) وہ کچہری جسمین مسکرات کا محصول لیا جائے سحر ٥ آبکاری کی ہی خدمت سحر کو۔ ناخدا ہی کشتیٔ میخوار کا۔

آب کر دینا گھلا دینا۔ پانی کر دینا۔ آتش ٥ عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اڑتا ہی نگاہ خشمگین کرتی ہی زہرہ آب رستم کا۔

آب گریہ۔ ف۔ آنسو۔ صبا ٥ رو رہے ہین کس صنم کے دھیان مین آب گریہ آبرو سے گنگ ہی۔ ظفر ٥ جسطرح پانی پہ تیرے کوئی تنکا سطح آب گریہ مین ہمارا تن لاغر تیرا۔

آب گوشت۔ ف۔ یخنی۔

آبگینہ۔ ف۔ (مرکب ہی آب اور گینہ سے۔ گینہ نسبت کا کلمہ ہی جیسے خاگینہ) مذکر۔ شیشہ۔ کانچ۔ (جسکی چوڑیان وغیرہ بنتی ہین) آتش ٥ آبگینے سے ہی نازک دل ہمارا آتش۔ بدمزاجی سے مری رکتے ہین غنچے نوالتجا۔ رشک ٥ ہوگیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر۔ آبگینے سے تعجب ہی کہ خارا ٹوٹا۔ انیس ٥ خیال خاطر احباب چاہئیے ہر دم۔ انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینونکو۔

آب مٹا دینا۔ آب و تاب اور رونق کھو دینا۔ سحر ٥ مٹا لی موتیونکی آب اسکے دانتون نے۔ اڑا دیا لب نگین سے رنگ لالونکا۔

آب مٹ جانا۔ آب و تاب و رونق جاتی رہنا فقرہ۔ جھائین پڑنے سے آئینے کی آب مٹ گئی۔

آب مروارید۔ ظث۔ نمبر(۱) مؤنث۔ دیکھو آب در۔ نمبر(۲) مذکر۔ موتیابند۔ منیر ٥ حسرت دید نجف مین ابکے گریان ہی یہ امر

ص ٥ واضح ہو کہ آبکاری بمعنی شراب فروش و شراب خوار رشتہ آیا ہی لفظ فارسی ہی مولف انجمن آرائے ناصری نے یہ معانی لکھکر یہ شعر لکھا ہی ٥ دیتحقیق بگوش رندیا۔ مانند کش جیسی بی مندہ آبکار۔

ص ٥ آنکھ کا ایک مرض ہی۔

ہی مرض چشم صدف مین آبِ مروارید کا۔

آبِ مَی۔ ظث۔ ف (اضافت بیانیہ) شراب۔ صبا ؎ آب مَی مین عکس روے ساقی پرنور ہی۔ جام آتا ہی نظر آئینۂ تصویر صبح۔ غافل ؎ بجھائی تھی مگر تلوار آب مَی سے قاتل نے۔ کسی زخمی کا جو ابتک اک زخم بدن بگڑا

آبنائے۔ ف۔ مونث۔ لغوی معنی پانی کی راہ اور جغرافیہ کی اصطلاح مین پانی کے اُس تنگ حصے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصونکو ملادے جیسے آبنائے[ع] باب المندب۔

آبِ ندامت۔ ظث۔ ف۔ دیکھو آب خجالت۔ آتش ؎ جلاد کی نہ پہنچی تلوار تا بگردن۔ آب ندامت آیا سو بار تا بگردن۔

آبِ نَدیدہ مُوزہ کَشِیدَہ یا آبِ نَدِیدَہ مُوزَہ اَزپا کَشِیدَہ۔ مثل۔ پانی یا کیچڑ کا کہین نام نہین اور لگے موزہ اُتارنے۔ کسی آفت یا مشکل سے پہلے اُسکی تدبیر اور اندیشے مین پڑنے کی جگہہ بولتے ہین۔

آب نرہنا[س]۔ نمبر (۱) باڑہ نرہنا۔ ہتیار کا کُند ہوجانا۔ نمبر (۲) چمک اور تڑپ نرہنا۔ فقرہ۔ عجب اطلس چلی ہی کہ چار دن بھی اسکی آب نہین رہتی ہ

آبنے۔ ہ۔ مونث۔ بلا اضافت آب۔ ترکیب مقلوب یعنی نَے آب نیچے کا وہ حصہ جسکے ایک سرے پر چلم رکھتے ہین اور دوسرا پانی مین ڈوبا رہتا ہے اگرچہ آب اور نَے دونون لفظ فارسی ہین مگر فارسی مین یہ لفظ دیکھا نہین گیا۔

آبِ نَیسان۔ ف۔ مذکر۔ نیسان رومی ساتوین مہینے کا نام ہی کہ آفتاب برج حمل مین ہوتا ہی۔ اس مہینے مین جو پانی برستا ہی اُسکو آب نیسان کہتے ہین۔ عرش ؎ پُی اہل توکّل عالم بالا سے رزق آئے۔ صدف کے منھ مین پڑ جاتا ہی قطرہ آب نیسان کا۔ مشہور ہی کہ اسکے قطرون سے سیپ مین موتی پیدا ہوتے ہین اور بعد لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اسکے اثر سے بانس مین تباشیر پیدا ہوتی ہی جسے بنسلوچن[للع] بھی کہتے ہین۔

آب و تاب۔ ف۔ مؤنث۔ نمبر (۱) چمک دمک۔ صبا ؎ عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی۔ غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی رند ؎ آب و تاب چشم جانان دیکھکر ثابت ہوا۔ بھر دیے ہین صانع قدرت نے موتی کوٹ کر۔

نمبر (۲) لطافت۔ حسن و خوبی۔ قلق ؎ ساقیا دے مجھے شراب سخن۔ تجھکو دکھلاؤن آب و تاب سخن۔ ناسخ ؎ خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب و تاب۔ خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑھ گیا۔

آب و تاب بڑھا دینا۔ حسن و خوبی اور چمک دمک زیادہ کر دینا۔ فقرہ۔ قلعی نے آیینے کی آب و تاب بڑھادی۔ فقرہ۔ اصلاح نے مضمون کی آب و تاب بڑھادی۔

آب و تاب بڑھجانا۔ لازم۔ فقرہ۔ بٹنا ملنے سے چہرے کی آب و تاب بڑھگئی۔ مومن ؎ ہنس دیا اُس شوخ نے پڑھکر جواب۔ گریۂ غم کی بڑھی یون آب و تاب۔

آب و تاب جاتی رہنا۔ چمک دمک جاتی رہنا۔ رونق مٹجانا۔ فقرہ۔ چار دن کی بیماری مین چہرے کی ساری آب و تاب جاتی رہی۔

[ع] یہ آبنائے بحر قلزم مین داخل ہوتی ہی جو عرب اور افریقہ کے درمیان مین ہی۔

[س] یہ محاورہ ایجاب کے ساتھہ بھی مستعمل ہی مگر کم۔ جیسے اب ایسے چاقو چلے ہین کہ اُنمین چار دن آب رہتی ہی اور سلب کے ساتھہ زیادہ ہی اسلیے نفی کے ساتھہ قائم کیا گیا۔

[للع] بنسلوچن اسی واسطے کہتے ہین کہ بانس مین اسکی پیدائش ہوتی ہی۔

آب و تاب کھانا۔ ث۔ چمک دمک کھانا۔ **رشک** ؎ خجل تھے دانتوں سے موتی لبوں سے لعل بدخشں۔ تمہارے عہد میں کون آب و تاب رکھتا تھا۔

آب و تاب کھو دینا۔ چمک اور جلا مٹا دینا۔ **مسرور** ؎ عارض نے ترے چمک چمک کر۔ آئینے کی آب و تاب کھو دی۔

آب و تاب گھٹا دینا۔ چمک دمک کم کر دینا۔ لطافت اور خوبی کم کر دینا۔ فقرہ۔ اطلس کو بانا لگا کر تمنے اسکی آب و تاب گھٹا دی۔ فقرہ۔ یہ لفظ بدل دو اسنے سارے فقرے کی آب و تاب گھٹا دی ہے۔

آب و تاب گھٹ جانا۔ لازم۔

آب و تاب مٹا دینا۔ دیکھو آب و تاب کھو دینا۔ **ناصر** ؎ ہنسکے جب آئینے دیا منھ سے جواب۔ لعل و گوہر کی مٹا دی آب و تاب۔

آب و تاب مٹ جانا۔ لازم۔

آب و خور۔ ف۔ مذکر۔ دانہ پانی۔ رزق مجازاً زندگی۔ **سحر** ؎ آب و خور تھا جو وہ چوٹی مرے آگے نہ کھلی۔ بچ گیا آج میں اژدر کا نوالا ہو کر۔

آب و خورش۔ ظ ث۔ ف۔ مؤنث۔ کھانا پانی۔ رزق۔ مشہور شعر ؎ یہ غلط کہتے ہیں سب بے آب و خورش جیتے ہیں۔ لخت دل کھاتے ہیں اور خون جگر پیتے ہیں۔

آب و دانہ۔ ف۔ مذکر۔ کھانا پانی۔ رزق۔ **ظفر** ؎ مر ہیں گے روز اور کہاں ہیں گے ہم نقل و گزک۔ جب تلک قسمت میں آب و دانہ میخانے کا ہے۔ **اسیر** ؎ کرتے نہیں وہاں ہوس اصدف کیطرح۔ رکھتے ہیں آپ مثل گہر آب و دانہ ہم۔ اصل معنی اسکے رزق ہی کے ہیں مگر استعمال کے دیکھتے ہوئے مختلف مقامات پر مختلف تعبیریں چسپاں ہوتی ہیں جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں

نمبر (۱) تقدیر۔ **نادر** ؎ کیا زبردست آب و دانہ ہی گھر کا دیکھنا۔ نکلا دریا کے تو کیسا جلد پہنچا کان میں۔ **سحر** ؎ اڑ کے پہنچا میں وہاں لیگئی تقدیر جہاں۔ آب دانے کو میں اپنے لیے در سمجھا۔

نمبر (۲) زندگی **سحر** ؎ نکلے خزاں میں باغ سے یہ کہکے ہم صفیر۔ دیکھیں گے پھر بہار اگر آب و دانہ ہے۔

فائدہ۔ ہم مسلمانوں کے اعتقاد میں ہر دانہ ہر قطرہ کسیکے واسطے مقدر ہے کہ ضرور اسکو پہنچے گا اس لیے رزق مقدر کے معنی پر اسکا اطلاق ہوتا ہے۔

آب و دانہ اٹھا لینا۔ نمبر (۱) وطن یا مقام قیام کا چھڑا دینا۔ **سحر** ؎ خداوندا اٹھا لے آب و دانہ۔ قفس سے پھر سوے گلشن فرہو۔

نمبر (۲) کھانا پانی بند کرنا۔ **سحر** ؎ پیاسے جمال کے ہیں تو بھوکے وصال کے۔ خالق نے آب و دانہ ہمارا اٹھا لیا۔

آب و دانہ اٹھ جانا۔ مضمون نے نوکری چھوٹنے اور دنیا سے کوچ ہونے پر بولتے ہیں کہ اسکا آب و دانہ یہاں سے اٹھ گیا۔ **اسیر** ؎ رو کے گا تیرے گھر میں پھر قفس دام۔ صیاد آب و دانہ ہمارا اگر اٹھا۔ **رشک** ؎ خون دل پینے میں غم کھانے میں کل ٹوٹنے لگی۔ اٹھ گیا دنیا سے شاید میرا آب و دانہ آج فقرہ۔ میرزا معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہارا آب و دانہ ہمارے یہاں سے اٹھا۔

آب و دانہ بند کرنا۔ دانہ پانی نہ دینا۔ فقرہ۔ بے زبان جانوروں کا آب و دانہ بند کرنا اچھا نہیں۔

آب و دانہ بند ہونا۔ لازم۔

آب و دانہ حرام کر دینا۔ کھانا پانی ناگوار اور تلخ کر دینا یا چھڑا دینا۔ **صبا** ؎ جوہری پر ترے دزدندان۔ آب و دانہ حرام کرتے ہیں۔

آب و دانہ حرام ہو جانا - لازم - اور آب و دانہ حرام رہنا بھی ہی خلیل ؎ آب دانہ عشق گیسو مین رہا ہم پر حرام - مر گئے جھٹکے اسی زنجیر کے کھاتے ہوئے -

آب و دانہ حرام ہی - قسم - لیکن یہ قسم بطور جزا ہی اسکے لیے شرط کی ضرورت ہوتی ہی - فقرہ - تم پر آب و دانہ حرام ہی اگر سرکار سے میری سعی نہ کرو -

آب و دانہ ملنا - کھانا پانی ملنا - رزق پہنچنا - بحر ؎ ملے دشمن کے ہاتھون آب و دانہ قدرت رب ہی - رہے مرغ چمن صیاد کے گھر میہمان برسون - اور اسیطرح میسر ہونا بھی بولتے ہین ظفر ؎ اسیرون کو ترے دام محبت مین بجز آنسو - میسر اے ستمگر آب و دانہ ہو تو کیونکر ہو -

آب و دانے کا کہین سے کہین لیجانا - رزق اور مقسوم کا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانا - بحر ؎ آب و دانہ مجھے کہان لایا - نہ ملا چین عمر بھر مجھکو - رشک ؎ آب و دانہ مجھکو لایا ہی وہان جس باغ مین - ننگ ہی صیاد کو مرغ چمن کے نام سے -

آب و دانے کی بات ہی - قسمت کی بات ہی - فقرہ - کہان مین کہان کلکتہ یہ آب و دانے کی بات ہی -

آب و دانے کی کشش - قسمت کا جذب - روزی کی کشش - فقرہ - یون تو ہم یہان کاہیکو آتے آب و دانے کی کشش لے آئی - اور آب و دانے کا زور بھی اسی معنی مین مستعمل ہی -

آب و دانے کے ہاتھ ہی - قسمت کے اختیار مین ہی - میر حسن ؎ کہان تم کہان ہم ہوا یہ جو ساتھ - یہ تھی بات سب آب و دانے کے ہاتھ -

آب و رنگ - ف - مذکر - آب و تاب - مجازاً رونق - رنگ - بہار - آتش ؎ وہ آب و رنگ کہان روے یار کا گل پر - ہزار آنکھ ہو نرگس کی وہ نگاہ نہین - ولہ ؎ مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند - قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا -

آب وضو - مذکر - نمبر (۱) وہ پانی جس سے وضو کرین - داغ ؎ نہ دھو آب وضو سے داغ پیشانی گواہی زاہد - ارے نادان یہ دھبا مٹے گا روسیاہی کا - نمبر (۲) وہ پانی جس سے وضو کر چکے ہون (یعنی ہاتھ پاؤنکا دھوون) جسے غسالہ کہتے ہین - فقرہ - آب وضو طاہر ہی مطہر نہین -

آب و طعام - ف ث - کھانا پانی - اسیر ؎ آب و طعام ترک کیا اسنے ہجر کے بعد - جیتے ہین غیب سے کہ یہ روزے قضا کے ہین - اور آب و غذا بھی کہا ہی - وزیر ؎ زخم کھاؤن یار کی تلوار کا پانی پیون - غیر کا احسان نہ لون آب و غذا کے واسطے -

آب و گل - ف - مونث - نمبر (۱) ظ ث - پانی مٹی - ناسخ ؎ آب و گل مین جسطرح زاہد نہان ہو جاے زر - شیشہ سے ہی انکار زر کا اور دلمین جا ہے زر - نمبر (۲) ظ ث - قالب جسم - آتش ؎ قید ہستی سے ہنوز آزادگی حاصل کہان - روح سے چھوٹا ہی یہ زندان آب و گل کہان - ناسخ ؎ آب و گل مین اڑ گیا ہی توسن عمر روان - توڑ کر تا نفس کو تازیانہ کیجیے - نمبر (۳) سرشت - خمیر - بحر ؎ ممزوج آب و گل مین ہی سوز و گداز عشق - قطرہ کبھی ہی اپنی طبیعت شرر کبھی -

---

؎ اصل لفظ آب و دانہ واو عاطفہ کے ساتھ ہی اہل زبان اردو کو واو عاطفہ حذف کرنے کی ضرورت یہ ہوئی کہ جن ترکیبون مین ہاے مختفی کو یاے تحتانی سے بدلتے ہین تو بسبب موند ہو جانیکے وہان واو عاطفہ لانا درست نہین ہوتا اور اگر واو عاطفہ کی ضرورت سے ہاے مختفی کو یاے تحتانی سے نہ بدلین تو زبان ہاتھ سے جاتی ہی -

؎ حضرت آدم علیہ السلام جو تمام انسانون کے باپ تھے قدرت نے انکا خمیر پانی اور مٹی سے تیار کیا تھا اسلیے جو اصلی مادہ برائی بھلائی کا ہی جسکو طینت کہتے ہین اُسے آب و گل سے بھی تعبیر کرتے ہین -

آبِ و گل مین ہونا - طینت مین ہونا - رند ؎ آب و گل مین جو تھی وفاداری
خاک بھی اُڑ کے کو بکو نہ گئی - قلق ؎ آب و گل مین ہی انکی مکر و دغا -
قوم کی قوم ہی یہ اہل جفا -

آبِ و نان - مذ ف - کھانا پانی - رزق - مومن ؎ - آب و نان کے
لیے گرزور کہین - رستمان زمانہ تیغ و سپر - کیف ؎ پیٹ کی خاطر نہ دہو
آبرو سے ہاتھ کیف - مُنھ کی کھلوائے نہ تجھکو آب و نان کی احتیاج -

آب و نمک - ف - مذکر - مزہ - ذائقہ - فقرہ - اس کھانے کا آب و نمک
خوب درست ہی -

آبِ و ہوا - ف - مونث - نمبر (۱) پانی اور ہوا -
ان معنی مین جہان اسکا استعمال ہوتا ہی وہان اسکی تاثیر اور کیفیت مراد ہوتی ہی مثلاً
جب کہتے ہین کہ آب و ہوا کیسی ہی تو مقصود یہ ہوتا ہی کہ آب و ہوا کی تاثیر اچھی ہی
یا بُری - ناسخ ؎ اشک ادراہ کی یہ آب و ہوا کا ہی اثر - آئے شادی جو مرے
گھر مین وہین غم ہو جائے - کیف ؎ جنت کو چۂ جانان سے جو باہر نکلون
پا بزنجیر کرے آب و ہوائے دوزخ -
نمبر (۲) رُت - موسم - فقرہ - چھینٹا پڑتے ہی آب و ہوا بدلگئی اب وہ کو کہان -
نمبر (۳) عسہ رنگ ڈہنگ - اسیر ؎ نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے
اور ہی آب و ہوا ہی گلشن ایجاد کی -

آب و ہوا اچھی یا بُری ہونا - آب و ہوا کی تاثیر اچھی یا بُری ہونا مصحفی
؎ باغ سرسبز ہی اور آب و ہوا اچھی ہی - کیجیے سیر کوئی دم کو فضا اچھی ہی -
بحر ؎ بُری ہی آب و ہوا صید گاہ فرقت کی - ہوا یہ زار کہ پشہ نہ چھتا حباب ہوا

اور آب و ہوا خوب اور عمدہ اور خراب اور ناقص بھی بولتے ہین - فقرہ - برہما مین
روزگار تو خوب ملتا ہی مگر افسوس وہان کی آب و ہوا خراب ہی -

آب و ہوا بدلجانا - نمبر (۱) آب و ہوا کی تاثیر بدلجانا - فقرہ - اب وہان
جانے مین کچھہ ہرج نہین آب و ہوا بدلگئی ہی -
نمبر (۲) موسم بدلنا - رُت پھرنا - فقرہ - اب سردی کہان مارچ کا مہینا آتے ہی
آب و ہوا بدلگئی -

آب و ہوا بگڑ جانا - آب و ہوا کی تاثیر مین نقصان پیدا ہو جانا -
جس سے بیماریان پھیل جاتی ہین - فقرہ - عفونت کی وجہ سے آب و ہوا
بگڑ جاتی ہی -

آب و ہوا راس نہ آنا یا راس نہونا - آب و ہوا کا مزاج کے موافق
نہونا - آتش ؎ نازک حباب جو سے بھی میرا مزاج تھا - راس آئی ہی
چمن کی نہ آب و ہوا مجھے - مومن ؎ آب و ہوائے ملک محبت راس نہین ہی کہ
ہوتے ہین لاغر اور زیادہ جتنا ہم غم کھاتے ہین -

آب و ہوا کا اختلاف - آب و ہوا کا تغیر و تبدل - رند ؎
کیا اختلاف آب و ہوا ہی زمانے مین - رہین اشک گرم گاہ و گہے آہ سرد ہی
ولہ ؎ خار و خس ہوتے ہین پیدا جس جگہ تھے سرو گل - کیا چمن
مین اختلاف آب و ہوا کا ہو گیا -

آب و ہوا کی ناموافقت - ناسازی - آب و ہوا کی طبیعت کے مخالف
کیف ؎ خانہ غیر کا ہی حور لقا قصد نہ کر - ناموافق ہی بہت آب و ہوا
دوزخ - خلیل ؎ اشک بے تاثیر نالے بے اثر ہی دیکھیے - کیا مرض
ناسازئی آب و ہوا پیدا کرے - وزیر ؎ یخ دل مزون ہوا ہی میرے اشک آتش

عسہ یہ معنی آب ہوا کے اور اسیطرح اکثر الفاظ جو غیر موضوع لہٖ مین مستعمل ہوتے ہین غیر تحقیقی تھا کہ کلہوا ... باغ وغیرہ کی جگہ لیتے ہوا رنگ ڈہنگ بہار یا نقشہ کے معنی مین ہوگا یہ نہ کہیے گا کہ ... کی آب و ہوا کیسی ہی

ہی بہت ناساز یہ آبِ ہوا بیمار کو۔

آب و ہوا مین اعتدال نہونا - آب و ہوا مین خرابی پیدا ہونا - خلیل ؎ ہوا فساد اُڑو بلبلو خزان آئی - چمن کی آب و ہوا مین اب اعتدال نہین -

آب و ہوا مین سمّیت آجانا - آب و ہوا مین ایسا فساد پیدا ہو جانا جس سے وبا پہیل جاے - فقرہ - آب و ہوا مین سمّیت آگئی ہی وبا سے ہیضہ سے موت کا بازار گرم ہی۔

آب ہونا - ظط نمبر (۱) پانی ہو جانا - پگہل جانا - آتش ؎ تاثیر دار لوگ ہین اللہ کے فقیر - سنگ صنم ہو آب جو ہم ذکر ہو کرین - ذوق ؎ ڈرتا ہون خنجر اُسکا نہ بہ جاے ہو کے آب - میرے گلے مین نالہ آہن گداز ہی - بحر ؎ آئی خزان ہزار کا دل آب ہو گیا - روز وصال گل شب سرخاب ہو گیا۔

نمبر (۲) شرمندہ ہونا - مومن ؎ دیکہہ اُس لب کی گوہر افشانی - ہو گیا آب ابر نیسانی -

نمبر (۳) ضایع ہونا - برباد ہونا - مومن ؎ ہوا بگڑی دعا ہاے سحر کی - ہوئی آب آبرو مژگان تر کی -

نمبر (۴) آسان ہو جانا - مومن ؎ اُسی ابر کی ہین دُرافشانیان - کہ یون آب ہو علم یونانیان -

نمبر (۵) باڑہ چمک جلا ہونا - فقرہ - اس تیغ ان موتیون اور اس آئینے مین کیا آب ہی۔

آبی - ف - یہان ی نسبت کی ہی - نمبر (۱) ظط - پانی مین رہنے والا - صبا ؎ مثل دیوانہ بہت شاد آبی کف لاے - وہ پری سیر کو جسدن لب دریا نہ گیا - عرش ؎ شور دریا کا نہین فرقت مین تیری بحر حسن - مردم آبی کیا کرتے ہین شیون آب مین -

نمبر (۲) ہلکا ہلکا نیلا رنگ - ذوق ؎ دیکہنا آبی دوپٹا منہ پہ اُسکے وقت خواب - برج آبی مین ہی مہ یا مہر روشن آب مین - اسیر ؎ ہین حباب لب جو شرم سے پانی پانی - جب سے دیکہا ہی ترے پیرہن آبی کو -

نمبر (۳) روٹی کی ایک قسم ہی جسمین گھی دودہ نہین پڑتا اور تنور مین پکتی ہی - شیرمال کی ضد - ذوق ؎ پاتا گرداب سے ہی گردہ نان آبی - تیری بخشش سے جو دریا کا معین ہی کفاف -

نمبر (۴) وہ زمین جسمین آب پاشی ہوتی ہو - فقرہ - آبی زمین ہی تمنے اتنی جمع کیون گہٹا دی (محکمہ بندوبست)

فارسی مین ہِی کو بھی کہتے ہین -

آبیار - ظط - ف - کہیتون اور درختون مین پانی دینے والا - سحر ؎ بہت شباب ہا آبیار سبزہ خط - ہوا ہی آب سے اب چشمہ ذقن خالی -

آبیاری - ظط - ف - مونث - ی مصدری ہی باغون اور کہیتون مین پانی دینا - سینچنا - ناسخ ؎ رُلایا مجہکو جب برسون تب آباد سہی قامت ہوا ہی سرو پیدا باغبان کی آبیاری سے - اسیر ؎ سوکہہ جائیگی اپنی کشت امید نہ کریگی جو آبیاری آنکہہ -

آبا - ظط - ع - اب کی جمع - باپ دادا - اگلی پیڑہیان - غالب ؎ سو پشت سے ہی پیشۂ آبا سپہ گری - کچہہ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجہے -

آبا و اجداد - اب وجد کی جمع - دیکہو آبا - فقرہ - یہ رسم اُنکے آبا و اجداد سے چلی آتی ہی -

آبائی - آبا کیطرف منسوب - باپ دادا والی چیز - فقرہ - اس فقیر حقیر کو

نظر بقویت آبائی سپاہگری عسس المحققین خطاب دیا ہوگا (عود ہندی)

آباے علوی - نو آسمانون سے کنایہ ہی یا سات سیارہ ستارون سے

آباد - ف - (اسکی اصل آباس معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین بسنا ہین) ضد ویران - نمبر (۱) آدمیون سے بسا ہوا - بھرا ہوا - معمور - (مقام کے لیے) **ناسخ** ؎ ہی جو دل آہون سے خالی جان لو ویرانہ ہی - کام رہتا ہی ڈہوین سے خانۂ آباد کو - **اسیر** ؎ عالم مین کہان یہ شان و شوکت - آباد یہ خانہ تا قیامت اور مکین کی طرف بھی منسوب ہوتا ہی - فقرہ - بزن بیگ خان کے کٹرے مین جُلاہے بہت آباد ہین **سحر** ؎ خانہ ویرانی ہی قسمت مین کہان آباد ہون - اُسطرف نکلے سڑک اپنا جدہر کو گھر بنے -

نمبر (۲) ظلث - پھلا پھولا - سرسبز شاداب - (باغ کی صفت مین) **سحر** ؎ رنگ کہلائیگا اکدن خون بلبل باغبان - آئیگی اکدن خرابی گلشن آباد پر -

نمبر (۳) خوشحال - خوش و خرم - سلامت برقرار - فقرہ - خوش ہو بابا آباد رہو (فقیرونکی صدا) **انشا** ؎ لو فقیرونکی دعا ہر طرح آباد رہو - خوش رہو جوبن کرو تازے رہو شاد رہو - **نسیم** ؎ ہم غریبون کو بھی ملجاتے ہین پیمانۂ عشق - یا رب آباد رہے صحبت میخانۂ عشق -

نمبر (۴) رونق پر - چہل پہل کی جگہ - **غالب** ؎ کم نہین جلوہ گری مین ترے کوچے سے بہشت - یہی نقشہ ہی ولے اسقدر آباد نہین -

آبادان - ظلث - ف - آباد کا مزید - دیکھو آباد - نمبر ۱ و نمبر ۲ - **سوز** ؎ اے غم یار اکدن دو دن - بس زیادہ نہو جیسے مہمان - تم تو بیٹھے ہو پاؤن پھیلا کر - اپنے گھر جاؤ خانہ آبادان - **مومن** (رباعی) ؎ تھا لائق سیر گرچہ گلزار جہان - جان بخش و طرب خیز و خوش و آبادان - پر ہمکو رنگ داغ لالہ کیا حظ -

سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان - یہ اگلی زبان ہی اب فصیح نہین سمجھی جاتی

آبادانی - ف - مؤنث - ضد ویرانی - نمبر (۱) ظلث - بستی آبادی - فقرہ - شہر کی آبادانی دیکھہ آہ سرد کھینچی غریب الوطنی پر کمر چست کی - (فسانۂ عجائب) آبادان کیطرح یہ بھی اگلی زبان ہی اب فصیح نہین ہی -

نمبر (۲) چہل پہل - فقرہ - نقالون سے محفل کی آبادانی ہی - (یہ فقرہ صرف نقالون سے سنا گیا ہی -)

نمبر (۳) خیر طلبی - ترقی خواہی - مثل - جسکا کھایئے اُن پانی اُسکی کیجیے آبادانی - ان معنو نمین اسی مثل تک محدود ہی -

آباد رکھنا - نمبر (۱) معمور رکھنا - بسا رکھنا - مکان اور مکین دونون کی نسبت آتا ہی - فقرہ - سرکش رعایا کو آباد رکھنے سے کیا حاصل ہی -

نمبر (۲) سلامت اور برقرار رکھنا - خوش و خرم رکھنا - فقرہ - رعایا کو آباد رکھنے سے ملک ہمیشہ بنا رہتا ہی - **آتش** ؎ کیا بادۂ گلگون سے مسرور کیا دلکو آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو - **داغ** ؎ ہی عجب شہر مصطفٰے آباد اسکو رکھنا مرے خدا آباد -

نمبر (۳) رونق پر رکھنا - فقرہ - اپنے چلتے تو ہمنے اس کوچے کو بہت آباد رکھا

آباد رہنا - نمبر (۱) بھرا پُرا رہنا - بسا رہنا - (مکان و مکین دونون کیلیے) **آتش** ؎ کون ہی جو تری دوری مین نہین مرتا ہی - ایک گھر رہتے نہ دیکھی شب ہجران آباد **قلق** ؎ تا ریاست تو یہ نہو برباد - دم سے دونون کے گھر رہے آباد - فقرہ - یہی رات دن کی بیگار ہی تو رعایا آباد رہ چکی -

نمبر (۲) سلامت اور برقرار رہنا - خوش و خرم رہنا - **سوز** ؎

ع؎ ان معنو نمین دعا اور التجا کے ساتھ زبانون پر زیادہ ہی -

صنم کے غم غریبون بیکسون کے مونس و ہمدم - الٰہی تا قیامت تو رہے آباد دنیا مین
رشک ؎ افصح ہند ہین آباد رہی اقلیم سخن - یا الٰہی رہین آباد جناب ناسخ -
اوران معنون مین طنزاً بھی کہتے ہین - داغ ؎ آباد رہین حضرت دل
انسے یقین ہے - یہ خوب ہی مٹی مری برباد کرینگے - فقرہ - آباد رہو ہمین تو خوب غارت کیا
نمبر(۳) خطّہ - سرسبز و شاداب رہنا - وزیر ؎ رہے آباد دامن صحرا -
واہ لڑانیکو آنکھین آہو ہی - رند ؎ سیر کی خوب بہرے پہول چننے شاد رہے
باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے -
نمبر(۴) رونق پر رہنا - فقرہ - پہلے تو یہ چوک بہت آباد رہتا تھا خدا جانے
اب کیون سُونا ہے -

آباد کرنا - نمبر(۱) بسانا (مکان اور مکین دونون کیلیے) آتش ؎
مکین ہر معنیِ روشن مکان ہر بیت موزون ہے - غزل کہتے نہین ہم چند گھر آباد
کرتے ہین - قلق ؎ دیکھیے چلکے تربت فرہاد - مسکن قیس کیجیے آباد -
فقرہ - واہ آپنے گھر مین آباد بھی کیا تو کن بازاری عورتون کو -
نمبر(۲) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھ) گرم کرنا - (پہلو کے ساتھ)
نوازش ؎ گود مین غیر کی رہا برسون - ابتو آغوش کر مرا آباد - صبا
؎ کیا اے صنم تری دل عاشق مین جانہ تھی - پہلو کیا رقیب کا آباد کسلیے -
نمبر(۳) رونق بخشنا - صبا ؎ جشن نوروز مبارک تمہین اے بادہ کشو -
پہر بہار آئی ہے پہر میکدہ آباد کرو - آتش ؎ کوچۂ یار مین ہے روشنی اپنے
دم کی - کعبۂ دیر کرین گبر و مسلمان آباد - فقرہ - کبھی تم بھی آکے سُونی محفل کو آباد کرو

آباد ہونا - نمبر(۱) بسا ہونا (مکان اور مکین دونون کے واسطے) وزیر ؎
دل مین ہے عشق ترا یاد تری غم تیرا - رہزنون سے ہوئی آباد یہ منزل قاتل -
ناسخ ؎ شہر دم مین ہوتے ہین آباد جنکے حکم سے - ایکدن اُنکے لیے بھی
گوشۂ ویرانہ ہے - گلزار نسیم ؎ گلزار جواہرین مین آکر - آباد ہوئی وہ یاسمن بر
داغ ؎ دل برباد مین آباد ہوے عشق و جنون - کوئی بستی نہین بہتر
مرے ویرانے سے -
نمبر(۲) رونق پر ہونا - بہرا پُرا ہونا - صبا ؎ فصل گل ہے زاہدونکو غم ہے
میکش شاد ہین - مسجدین سونی پڑی ہین بھٹّیان آباد ہین - مومن ؎
رہتے ہین جمع کوچہ جانا نمین خاص و عام - آباد ایک گھر ہے جہان خراب ہین -
نمبر(۳) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھ) گرم ہونا (پہلو کے ساتھ)
مسرور ؎ عاشق معشوق دونون ہون شاد - پہلو آغوش سب ہون آباد

آبادی - ف - مونث - نمبر(۱) بستی اُجاڑ کی ضد - فقرہ - اب یہان سے
آبادی بہت قریب ہے - ؎ کوئی ویرانہ آتش کوئی آبادی نہین باقی -
تلاش گوہر مقصود مین کیا خاک چہانی ہے -
نمبر(۲) چہل پہل - رونق - بحر ؎ تیرے ہی دم سے تھی سب آبادی
میکشو میکدہ خراب ہے اب - ظفر ؎ کبھی دیکھے محل یان اور دیکھی اُنہین
آبادی - کبھی دیکھی خرابی اور اک ویرانہ سا دیکھا -
نمبر(۳) تعداد ساکنین - فقرہ - آپ کو ہندوستان کی آبادی معلوم ہے بعض
مسلمان عورتون کا نام بھی ہوتا ہے جیسے آبادی خانم - آبادی جان -

آبرو - (بلا اضافت آب) ف - مونث حرمت - ع - نمبر(۱) قدر و منزلت
شرف - غالب ؎ آبرو کیا خاک اُس گل کی کہ گلشن مین نہین - ہے گریبان
ننگ پیراہن جو دامن مین نہین - داغ ؎ حسرت جسر آبرو کی سلیمان کو
رہی - یثرب مین ہے وہ مرتبہ مور ضعیف کا - قلق ؎

رونق مسند جہا نبانی - آبروے نگین سلطانی -

نمبر(۲) ناموس- عصمت - نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی تیری تو ساری سبھی بن آئیگی - جانصاحب ؎ آبرو لینے کا یہ رہتا ہی طالب رات دن - نسکٹا خواجہ سرا میری مرا مطلوب ہی -
(خواجہ سرا کا نام)

نمبر(۳) امارت وجاہت - صبا ؎ چاہیئے عقبی کی عزت کا خیال - منعمو یہ آبرو اچھی نہین -

نمبر(۴) حیثیت عرفی - فقرہ - ہتک عزت کی نالش مین آبرو کا اندازہ کرکے سرکار جرمانہ کرتی ہی -

نمبر(۵) ساکھہ اعتبار - فقرہ - روپیہ کہان مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہوئی ہی

نمبر(۶) بی بی - زوجہ فقرہ - یہ تمھاری آبرو ہی اسکا بہت خیال کرو - یہان درحقیقت آبرو بی بی کے معنی مین نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہوتا ہی کہ بی بی کی ذلت میان کی ذلت اور بی بی کی عزت میان کی عزت ہی جیسے کہتے ہین کہ اب یہ تمھاری آبرو ہو چکی -

نمبر(۷) شرم - لاج - داغ ؎ الہی اشک ندامت کی آبرو رکھنا - یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا -

آبرو اُتارنا - نمبر(۱) ذلیل کرنا - رشک ؎ ہجر مین برسات جب آئی تو مین نے لاکھہ بار - آبروے ابر اُتاری چشم دریا بار سے -

نمبر(۲) بے حرمت کرنا - عصمت و ناموس مین دہبا لگانا - فقرہ - کیا غضب ہی کہ چار شہدے ملکر جس عورت کی چاہین آبرو اُتار لین -

آبرو اُترنا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - وہان ایسا ڈہول دہپا ہوتا ہی کہ جو گیا اُسکی آبرو اُتر گئی -

نمبر(۲) جانصاحب ؎ چال دریا پر کسیکی کام کر ہی جائیگی - موتی خانم آبرو اکدن اُتر ہی جائیگی -

آبرو بچانا - نمبر(۱) عزت محفوظ رکھنا - بحر ؎ ہوے بے آبرو ہم آپ کے آگے گہڑی بہر مین - بچائی کیونکر آ کُنے نے اپنی آبرو برسون -

نمبر(۲) عصمت و ناموس محفوظ رکھنا - فقرہ - آجکل گہر مین کوئی مرد نہین اور بدمعاشونکا یہ زور ہی کہ راتون کو گہر پہاندتے ہین - خدا ہی آبرو بچائے (عو)

آبرو بچنا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - آج تک خدا کی حفظ و عنایت سے آبرو بچی ہوئی ہی -

نمبر(۲) فقرہ - زیور اسباب گیا بہاڑ مین آبرو بچی یہی کیا کم ہی (عو)

آبرو بخشنا - توقیر بڑہانا - مرتبہ زیادہ کرنا - غالب ؎ تمنے مجھکو جو آبرو بخشی - ہوئی میری وہ گرمی بازار - سحر ؎ آبرو بخشی سنبہا مین منہہ کو اُجیالا کیا - ڈرہ ذرا بناے گلگیر کو نذرانہ شمع -

آبرو بڑہانا - عزت اور توقیر زیادہ کرنا - مرتبہ بڑہانا - اسیر ؎ فروغ پیر مغان ہی ہماری صحبت سے - گہٹا کے خون بڑہائی ہی آبروے شراب

آبرو بڑہنا - لازم - بحر ؎ بڑہی ہی گریۂ عاشق سے آبروے فراق فلک ہی اپنی نظر مین حباب جوے فراق - کیف ؎ کیا عجب آبروے حسن جو خط سے بڑہ جاے - اکثر آجاتا ہی آندہی کے سبھی شامل پانی -

آبرو بڑی دولت ہی - جملہ - عزت کو بہت عزیز رکھنا اور قدر کرنا چاہیئے - رشک ؎ آبرو دولت دنیا مین بڑی دولت ہی - ڈوب مرنا مگر اے رشک نہ رسوا ہونا - اور آبرو بڑی چیز ہی - آبرو بڑی نعمت ہی سبھی مستقل ہی -

آبرو بگاڑنا - ذلیل و بے حیثیت کرنا (دوسرے کو یا اپنے آپ کو)
فقرہ - میاں جانے بھی دو کسیکی آبرو بگاڑنے سے کیا حاصل - فقرہ کیسکا
کیا گیا روپیہ برباد کر کے تمنے اپنی آبرو بگاڑ دی -

آبرو بگڑنا - ذلیل ہونا بے حیثیت ہونا - فقرہ - اتنا خرچ کروگے تو دو ہی
دنمین آبرو بگڑ جائیگی -

آبرو بنانا - نمبر (۱) ٹھاٹھ اور حیثیت درست کرنا - فقرہ - ہین تو فاقہ مست
مگر آبرو خوب بنائے رکھتے ہین -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار پیدا کرنا - فقرہ - روپیہ تو ہی نہین مگر لالہ جی اپنی سچائی
اور خوش معاملگی سے آبرو بنائے ہین -

آبرو بنی ہونا - نمبر (۱) حیثیت درست ہونا - عزت سلامت رہنا - رشک
؎ دنیا مین آبرو کا مزہ ہی بنی رہے - تدبیر سے بناتے ہین پانی عبث عبث
فقرہ - خدا کرے آپ کی آبرو بنی رہے -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار قائم رہنا -

آبرو بیچنا - عزت سے درگذرنا - بحر ؎ دینے والے کا کب احسان کد لیتے ہین
آبرو بیچکے ٹکڑا فقرا لیتے ہین -

آبرو پانا - شرف اور عزت حاصل ہونا - مرتبہ بڑہنا - رشک ؎
سر تو جدا ہوا تھا مگر پائی آبرو - یہ مرتبہ جدا تری تلوار سے ملا - صبا
؎ آبرو پائی گہر نے اپنے آنسوؤن کے تار سے - ایک گوشہ ہی ہمارے دامن تر کا سحاب

آبرو پر بنجانا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - فقرہ - اچھی ضمانت کی کہ
عدالت مین کیچے کیچے پھرے آبرو پر بنگئی -
نمبر (۲) عصمت اور عفت مین فرق پڑنا - فقرہ - دیکھو بیگم زمانہ برا ہی اکیلی ہمسائے
مین نہ جایا کرو - ایسا نہو کسیدن دشمنونکی آبرو پر بنجائے -

آبرو پر پانی پھر جانا - نمبر (۱) عزت اور قدر جاتی رہنا - صبا ؎
تری موج تبسم پہ خضر کا دم نکلتا ہی - پھرا جاتا ہی پانی آبروئے آب حیوان پر -
نمبر (۲) بے عصمت ہونا -

آبرو پر پانی پھیر دینا - متعدی - نمبر (۱) فقرہ - اس لڑکے کے چال
چلن نے تو خاندان کی آبرو پر پانی پھیر دیا -
نمبر (۲) فقرہ - او بدمعاش تونے تو میری آبرو پر پانی پھیر دیا - (عو)

آبرو پر حرف آنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - ذوق ؎
حرف آیا جو آبرو پہ مری - ہین یہ چشم تر آپ کی باتین -
نمبر (۲) حرمت اور عصمت مین خلل پڑنا - فقرہ - دیکھو خانم جان یہ صحبت اچھی
نہین کہین آبرو پر حرف نہ آجائے -

آبرو پیدا کرنا - نمبر (۱) ناموری اور شرف حاصل کرنا - صبا ؎
آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا - صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا
فقرہ - انہون نے اپنے باپ دادا سے زیادہ آبرو پیدا کی -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار بہم پہنچانا - فقرہ - سچے بیوپار کا کیا کہنا دیکھو
ساہوجی نے کیسی آبرو پیدا کی -

آبرو تھامنا - عزت اور قدر و منزلت کا محفوظ رکھنا - نصیر ؎
ہجر مین ذرات گریان چشم تو ہی پہ نصیر - آبرو اسکی پڑی ہی آستین کو تھامنی
لکھنؤ والے اسکی جگہ آبرو سنبھالنا بولتے ہین -

آبرو تھوڑی سی ہی یا ذرا سی ہی - یہ جملہ وہان بولا جاتا ہی جہان
یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تم انکے مقابلے کے نہین ہو تمکو ایسا نہ چاہیے -

آتش ؎ ہرگز اُن دانتون سے کرنا نہ صفا کا دعوےٰ ۔ آبرو تیری ہی اے دُرِ ثمین تھوڑی سی ہے۔ بول چال مین یہ محاورات زیادہ یون ہین تھوڑی سی آبرو ہے۔ ذراسی آبرو ہے۔

آبرو تیرے ہاتھہ ہے ۔ جملہ عزت کا بچانا تیرے اختیار مین ہے۔ مشہور شعر مناجات کا ؎ فضل تیرا ہر بشر کے ساتھہ ہے۔ آبرو بندونکی تیرے ہاتھہ ہے۔ اس محاورے مین تیرے کی کچھہ تخصیص نہین ہے حاضر و غائب سب کے ساتھہ مستعمل ہے۔ آتش ؎ تیغ جان دل ہے طلبگار سلوک شمشیر ۔ آبرو اپنی ہے اب ابروے خمدار کے ہاتھہ ۔

آبرو جانا یا جاتی رہنا ۔ نمبر (۱) عزت وقدر جاتی رہنا ۔ غالب ؎ ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی ۔ اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی ؎ آبرو جاتی رہیگی آپکی ۔ تیجراب اُس سے کنارہ خوب ہے۔

نمبر (۲) بے عصمت ہونا ۔ نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی ۔ تیری تو آہین بھی بن آئیگی ۔

آبرو جاکے نہین آتی ۔ مثل ۔ عزت ایسی چیز ہے کہ گئی تو پھر نہین ملتی ۔ ناصر ؎ جان کیطرح نہ کیونکر ہو عزیز ۔ آبرو جاکے نہین آتی ہے ۔

آبرو جان سے زیادہ عزیز ہے ۔ یہ جملہ آبرو کی تعریف مین بولا جاتا ہے ۔

آبرو جگ مین رہے تو بادشاہی جانئے ۔ عزت وحرمت دنیا مین رہے تو بادشاہی سمجھنا چاہیے ۔ یہ مثل آبرو کی کمال تعریف مین بولی جاتی ہے ۔

آبرو چاہنا ۔ نمبر (۱) عزت اور مرتبے کی خواہش کرنا فقرہ ۔ آبرو چاہتے ہو تو پڑہو لکھو ۔

نمبر (۲) موجودہ عزت کی سلامتی چاہنا ۔ آتش ؎ پیش منعم نہین کم مایہ کی عزت ہوتی ۔ آبرو چاہے تو دریا سے کنوان دور رہے ۔

آبرو خاک مین ملا دینا ۔ نمبر (۱) عزت کا ضایع کرنا (اپنی یا دوسرے کی) رشک ؎ نظر میکشان سے گرجائے ۔ آبرو خاک مین ملائے شراب ۔ ظفر ؎ ملائی خاک مین سب آبرو آیئنے کی تمنے ۔ اور اسپر پھر تمہارے روبرو یہ بھیجا آیا ۔

نمبر (۲) عصمت و ناموس کا برباد کرنا ۔ (اپنی یا کیسکی) قلق ؎ پاس ناموس پھر نہ رکھون گی ۔ آبرو خاک مین ملا دون گی ۔

آبرو خاک مین ملجانا ۔ نمبر (۱) مومن ؎ خاک مین ملجائے یارب کیسی کی آبرو ۔ غیر میری نعش کے ہمراہ روتا جاتا ہے ۔ اسیر ؎ پیکان تیر یار سے کرتا ہے ہمسری ۔ ڈرتا ہون خاک مین نہ ملے آبروے دل ۔

نمبر (۲) فقرہ ۔ (مان کا خطاب بیٹی سے) لڑکی بدچلنی سے تیری آبرو خاک مین ملگئی ۔

آبرو خراب کرنا ۔ شان کے خلاف کوئی کام کرنا ۔ مسرور ؎ بزم رندا مین جاکے اے واعظ ۔ آبرو اپنی کی خراب عبث ۔

آبرو خراب ہونا ۔ عزت وقدر جاتی رہنا ۔ ظفر ؎ ہوگا کیا حاصل جو ہوگی آبرو میری خراب ۔ دیدۂ تر تیرے پیچھے ہاتھہ کیون دہوکر پڑے ۔

آبرودار ۔ نمبر (۱) شریف ۔ ذی عزت ۔ ذی مرتبہ ۔ داغ ؎ غیر کا خون بہانا مری تربت پہ ضرور ۔ آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو ۔

نمبر (۲) غیرت دار ۔ داغ ؎ بات کا زخم کوئی بھرتا ہے ۔ آبرو دار اس سے مرتا ہے ۔

آبرو دار آدمی ۔ نمبر (۱) شریف آدمی ۔ فقرہ ۔ آبرو دار آدمی کہین پاجی کے منھہ لگتے ہین ۔

نمبر (۲) غیرت دار آدمی ۔ فقرہ ۔ آبرو دار آدمی کو بات بھی تلوار کی برابر ہے ۔ اسجگہہ غیرت دار زیادہ بولتے ہین ۔

آبرو دو کوڑی کی ہوجانا ۔ عزت اور حرمت کا مٹ جانا ۔ فقرہ ۔ جوارلون مین بیٹھہ بیٹھکر اُسکی آبرو دو کوڑی کی ہوگئی ۔ اور آبرو کوڑی کی یا ٹکے کی ہوجانا بھی بولتے ہین ۔

آبرو دینا - نمبر (۱) متعدی - عزت بخشنا - ناسخ ؏ دی ہی خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو - کیون نہ آنکھون پر جگہہ ہو ابروے خمدار کو -

نمبر (۲) لازم - توقیر گنوانا - رشک ؏ آگے عزت کے حواس خمسہ کی وقعت نہین آبرو دیکر نہ لون حاصل کبھی پنجاب کا -

نمبر (۳) لازم - بے عصمت ہونا - جانصاحب ؏ سوتی خانم ہی سڑک پر مردون کا ازدحام - آبرو دو گی چلی تو دیکھنے تالاب ہو -

آبرو ڈبو دینا - عزت کھونا - فقرہ - اُسنے بُری صحبت مین بیٹھکر اپنے خاندان کی آبرو ڈبو دی -

آبرو ڈوب جانا - نمبر (۱) قدر و منزلت جاتی رہنا - صبا ؏ ڈوبی ہر ایک شاہد آبی کی آبرو - مجمع بتون کا ہی لب دریا نہان مین - عرش ؏ آبرو ڈوبی جو فرقت مین تو ڈوبی جان بھی - قطرۂ اشکِ ندامت بڑھکے دریا ہو گیا

آبرو رکھنا - نمبر (۱) متعدی - عزت بچانا - شرم اور بات رکھ لینا - آتش ؏ خدا نے فقر فاقے کی گھڑی مین آبرو رکھی - توکّل نے بٹھایا جب کبھی اُٹھے گدائی کو - داغ ؏ الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا - یہ بیکسی مین بُرے وقت پر ضرور آیا - اور ان معنو نمین آبرو رکھ لینا بھی مستعمل ہے - سحر ؏ محتسب کا دور ہی اللہ رکھ لے آبرو - آتش ترسے نہ آنچ آئے کسی میخوار پہ - آتش ؏ دیدۂ تر سے ہمارے ہو گیا ہی سامنا آبرو چشم سے رکھ لے خدا برسات کی -

نمبر (۲) لازم - ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا - فقرہ - حضور ہم اگرچہ غریب ہین مگر آبرو رکھتے ہین -

آبرو رہجانا - نمبر (۱) بات اور لاج رہجانا - عزت محفوظ رہنا - ناسخ ؏ آگے گشت آرزو کے آبرو میری رہی - برق ہی گرتی جو مین باران رحمت مانگتا - سحر ؏ بلا سے جان نکلجاے آبرو رہجاے - کُھلے کسی پہ نہ پردہ شکستہ حالون کا -

نمبر (۲) ناموس و عصمت کا محفوظ رہنا - فقرہ - بڑی بیگم آج میلے مین بُری پھنسی تہین مگر خیر ہوئی آبرو رہگئی -

آبرو ریزی - عزت کی خرابی اور بربادی - مصحفی ؏ ہبلا اس فتنہ انگیزی سے حاصل - کیسکی آبرو ریزی سے حاصل -

آبرو ریزی کرنا - ذلیل کرنا - فقرہ - کیسکی آبرو ریزی کرنے سے کیا فائدہ

آبرو ریزی ہونا - لازم - رند ؏ ہو نہ راز عشق افشا آبرو ریزی نہو پہوٹ بہنا تو اگر ای چشم گریان چھوڑ دے -

آبرو ساری روپے کی ہی - جملہ یعنی روپے پیسے سے سب کی عزت ہوتی ہی - اور روپے کی جگہہ دولت کا لفظ بھی بولا جاتا ہی -

آبرو سلامت رہنا - نمبر (۱) قدر و منزلت قائم رہنا - سحر ؏ بے زر کیا نہین کچھہ غم یہ بڑی دولت ہی - آبرو اپنی سلامت رہے ایمان رہے -

نمبر (۲) ناموس و عصمت باقی رہنا - فقرہ - بھولی عورت اور اوباشون سے صحبت آبرو کیونکر سلامت رہے -

آبرو سنبھالنا - عزت بچائے رکھنا - مصحفی ؏ نہین کچھ مال دولت کے ہین لالے - پر انسان آبرو اپنی سنبھالے -

آبرو سے پیش آنا - بزرگداشت کرنا - قلق ؏ آبرو سے ہر ایک پیش آیا - فلس ماہی پہ سکہ بٹھلایا -

آبرو سے درگزرنا - عزت و حرمت کی پروا نہ کرنا - مسرور ؏

نت نیا صدمہ جان پر گزرے - ایسی ہم آبرو سے درگزرے -

آبرو سے رہنا - آن بان کے ساتھہ رہنا - عزت بنائے رکھنا - صبا
؎ عروج اہل کرم کے لیے ہی دنیا مین - کس آبرو سے ہوا پر سحاب رہتا ہے -

آبرو سے ملنا - نمبر (۱) آبرو سے پیش آنا - فقرہ - ہم اُنکے پاس گئے
تھے وہ بہت آبرو سے ملے -

نمبر (۲) مقصود یون حاصل ہونا کہ کوئی بات اپنی شان کے خلاف نہو -
سحر ؎ یون تو خرمن کو مین کوڑے کے برابر سمجھا - آبرو سے جو
ملا دانہ تو گوہر سمجھا -

آبرو سے ہاتھہ اُٹھانا - آبرو سے درگزرنا - قلق ؎ لوگو مجھہ
نا نصیب کو نہ ستاؤ - اب مری آبرو سے ہاتھہ اُٹھاؤ -

آبرو سے ہاتھہ دہونا - آبرو سے درگزرنا - کیف ؎ پیٹ کی خاطر
نہ دہونا آبرو سے ہاتھہ کیف - منھہ کی کھلوائے نہ تجھکو آب و نان کی احتیاج

آبرو سے ہین - اچھے حال مین ہین - عزت اور شان سے ہین -
فقرہ - وہ اِس سرکار مین بڑی آبرو سے ہین -

آبرو کا بھوکا - عزت کا خواستگار - فقرہ - رزق جو قسمت کا ہے وہ تو مل ہی رہیگا
ہم تو آبرو کے بھوکے ہین -

آبرو کا پاس - عزت کا لحاظ - حرمت کا خیال - قلق ؎ آبرو کا
بھی کچھہ نہین تجھے پاس - محض یہ امر ہی خلاف قیاس - ذوق ؎
برنگ گوہر چشم تر آب ہے میری - گرانہ اشک کیا پاس آبرو میرا - پاس کی
جگہہ خیال و لحاظ بھی مستعمل ہے -

آبرو کا پیاسا - نمبر (۱) عزت کا طلبگار - کیف ؎ -
دو نعمتین دے یا رب دونون جہان مین مجھکو - دیدار کا ہون بھوکا پیاسا
ہون آبرو کا -

نمبر (۲) کسی کی عزت کا دشمن - فقرہ - پاجی ہمیشہ شریف کی آبرو کا پیاسا رہتا ہے

آبرو کا صدقہ جان - حرمت پر جان قربان - رند ؎ معرکے مین
عشق کے سر کا نہ پاؤن - آبرو کا جان کو صدقا کیا -

آبرو کرنا - عزت اور قدر کرنا - آؤ بھگت سے پیش آنا - کیف ؎ -
یوسف بھی بیوفا ہو تو الفت نہ چاہیے - جو اپنی آبرو نہ کرے اُسکی چاہ کیا
صبا ؎ بلا کے آپنے خوب آبرو ہماری کی جبین پہ عرق انفعال لیکے چلے

آبرو کم کرنا - نمبر (۱) آبرو گھٹا دینا - فقرہ - کسیکا کیا قصور تمہارے
چال چلن نے تمہاری آبرو کم کر دی -

نمبر (۲) بزرگداشت کم کرنا - فقرہ - وہ ملے تو مگر آبرو کم کی - ان معنی مین
مصدر اصلی ہی کے ساتھہ ہے - یہ نہ کہین گے کہ ملے تو مگر آبرو کم کردی

آبرو کم ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - سوال تو پورا ہوا مگر آبرو کم ہو گئی
نمبر (۲) فقرہ - ملاقات تو ہوئی مگر جیسی امید تھی آبرو اس سے کم ہوئی -
اسکو بھی مصدر اصلی ہی کے ساتھہ بولتے ہین -

آبرو کھونا - نمبر (۱) عزت ضایع کرنا ؎ رونے نے ای رشک کھوئی آبرو -
تیری آنکھون نے کیا رسوا تجھے - سحر ؎ آبرو کھوئی ہی محو رخ زیبا ہو کر
بیڑیان پہنی ہین اُس زلف پہ شیدا ہو کر -

نمبر (۲) حرمت گنوانا - عصمت مین داغ لگانا - نواب مرزا شوق ؎ -
یہ بھی اک آبرو کا کھونا تھا - نام بدنام سب مین ہونا تھا - قلق ؎ -
مین نہین ایسے لاڈ اُٹھانے کی - آبرو کھوئیگی گھرانے کی -

آبرو کے پیچھے پڑنا - عزت وحرمت کا دشمن ہونا - فقرہ - اُس غریب نے تمہارا کیا بگاڑا ہی جو تم اُسکی آبرو کے پیچھے پڑے ہو - اور آبرو کے درپے ہونا اور لاگو ہونا بھی بولتے ہین - **معروف** ؎ اس چشم تر کے در کو تیغا کر دیا ہے - ہی آبرو کے درپے یہ بار بار رونا -

آبرو کی چیز - جس چیز سے حیثیت درست ہو - فقرہ - یہ جوڑا گھر مین نہ پہنو آبرو کی چیز ہی کہین آنے جانے کیواسطے لگا رکھو

آبرو گرہ مین باندھنا - عزت کو عزیز رکھنا - **سحر** (رباعی) ؎ دنیا مین یہ کچھ کساد بازاری ہی - تذلیل کمال اہل جوہر کی ہی - اندیشہ ہی سبکو آبروریزی کا - گوہر نے گرہ مین آبرو باندھی ہی -

آبرو گنوانا - دیکھو آبرو کھونا - نمبر(۱) **گلزار نسیم** ؎ الفت مین ہی آبرو گنوانی - کب چشمۂ مہر مین ہی پانی -

نمبر(۲) **جان صاحب** ع موتی کے لیے آبرو چنّی نے گنوائی -

آبرو گھٹانا - عزت و مرتبہ کم کر دینا - **ناسخ** ؎ دے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت - آبرو میری نہ ہچشموں مین اے یار گھٹا - **ظفر** ؎ ابر کو تو پانی پانی تیرے گریے نے کیا - آبروے بحر بھی اے دیدۂ پرنم گھٹا

آبرو گھٹنا - لازم -

آبرو لٹنا - نمبر(۱) عزت اور مرتبے کا برباد ہونا - فقرہ - یہان تو راہ چلتے آبرو لٹتی ہی -

نمبر(۲) بے حد آبرو ملنا - **رشک** ؎ موتی ملتے ہوئے دیکھے ہین دریا در آ - آبرو لٹتی ہی اُس بحر سخا کے گھر مین -

آبرو لوٹ لینا - ظث - بے عصمت کر دینا - **مسرور** ؎ - جب گئے مست سبو دختر رز - لوٹ لی آبروے دختر رز -

آبرو لینا - نمبر(۱) بے عزت اور ذلیل کرنا - **سحر** ؎ جو آب لٹنے کی جائے ہم ملکہ رہون - وہ کون ہین جو کسیکی ہین آبرو لیتے -

نمبر(۲) بے حرمت اور بے عصمت کرنا - **جان صاحب** ؎ - لی مفت چُنّی لعل نے موتی کی آبرو - سچی خبر یہ لائی ہی گوہر ہمارے پاس -

آبرو مٹا دینا - دیکھو آبرو کھونا - **رشک** ؎ مٹائی آبروے گریہ ایسی بخت واژون نے - ہنسی آتی ہی انکو جب مرے آنسو نکلتے ہین -

آبرو مٹ جانا - دیکھو آبرو پر پانی پھرنا نمبر ۱ - **داغ** ؎ تری گلی مین ترے دل کا نقش ہو کے رہا - رقیب مٹ نہ گیا میری آبرو ہو کر - **قلق** ؎ گھر سے باہر اگر نکالا قدم - آبرو ساری مٹ گئی اُسدم -

آبرو ملنا - عزت و شرف حاصل ہونا - **صبا** ؎ آبروے حسن کی دولت سے ملی ہی تمکو - رنگ کندن سا ہی زردار نظر آتے ہو - **کیف** ؎ ہاتھ پھیلانا نہ پیش اغنیا اے مفلسو - آبرو بھی صورت آب گہر ملتی نہین -

آبرو موتی کی آب ہی - جملہ - عزت بہت نازک چیز ہی ذرا سی بات مین جاتی رہتی ہی - **ہلال** ؎ سچ ہی کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے - تمنے جو در کہا مری عزت بگڑ گئی - **مرزا دبیر** ؎ لینا نہ منھ پہ ہاتھ کہ ہستی حباب ہے - دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے -

آبرو مین بٹا لگا دینا - نمبر(۱) عزت مین خلل ڈالنا - فقرہ - ایک کے بُرے چال چلن نے سارے خاندان کی آبرو مین بٹا لگا دیا -

نمبر(۲) ساکھ کی نسبت - فقرہ - بے ایمانی کی تول لالہ جی کی آبرو مین بٹا لگا دیگی -

نمبر(۳) عصمت وناموس کے لیے - فقرہ - دیکھو ٹوا یہ چلن اچھا نہیں کہین آبرومین بٹا لگاؤ گی ؟ (عو) اور آبرومین داغ اور دہبا لگانا بھی بولتے ہین

آبرومین بٹا لگ جانا - لازم -

آبرو ہونا - قدر اور عزت ہونا - مرتبہ بڑھنا - غالب ؎ ہوا ہی شہ کا مصاحب پھرے ہی اتراتا - وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی - کیفیت ؎ ابرو کا حسن اور بھی افشان سے بڑھگیا - جوہر سے آبرو ہوئی شمشیر کے لیے

آبلا گلے پڑے - مثل - جہان کوئی جان بوجھ کر جھگڑے مین پڑتا یا مصیبت مین پہنستا ہی وہان بولتے ہین -

آبلہ - ف - (مرکب ہی آب اور لہ سے - لہ کلمہ تصغیر ہی جیسے چراغلہ جگنو کو کہتے ہین) مذکر - چھالا - پھپولا - ؎ ناسخ اپنے دن پھرینگے دشت غربت مین اگر - آبلہ ہر ایک تلوے کا گہر ہوجائیگا

آبلہ پا - نمبر(۱) (بغیر اضافت آبلہ) وہ شخص جسکے پاؤن مین چھالے پڑے ہون - سحر ؎ سیر اس سبزۂ عارض کی ہی دشوار بہت - اے دل آبلہ پا راہ مین ہین خار بہت - آتش ؎ راہ صحرا مین جنون کیون نہ کھڑے سرگشتہ - جستجو آبلہ پا یونکو ترے خار کی ہی -

نمبر(۲) (باضافت آبلہ) پاؤن کا چھالا - ذوق ؎ ہم تبرک ہین بس اب کرنے زیارت مجنون - سر پہ پھرتا ہی لیے آبلۂ پا ہمکو -

آبلہ پائی - مونث - پاؤن مین چھالے پڑے ہونا - سحر ؎ اے جنون کچھ نہ ملا آبلہ پائی کا مزہ - گو کھرے پاؤن مین کیون خار مغیلان نہوا -

آبلۂ فرنگ - ف - مذکر - وہ بیماری جسکو باد فرنگ اور آتشک بھی کہتے ہین یہ مرض زمانۂ قدیم مین نہ تھا ہندوستانین اہل ہند اور اہل فرنگ کے اختلاط سے بسبب اختلاف طبائع کے پیدا ہوا - طب کی پرانی کتابون مین اسکا ذکر نہین ہی -

آبلے بھرنا - چھالونمین مواد کا بھرجانا - داغ ؎ اگر آبلہ ہی بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا - جسے ہمنے سینے مین دی جگہ نہ وہ دل سے خوش نہ جگر سے خوش

آبلے بہنا - چھالون سے مواد جاری ہونا - رند ؎ دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو ٹوٹ کر - بہگیا ہمراہ اشک اک آبلہ سا پھوٹ کر -

آبلے پڑجانا - چھالون کا پیدا ہوجانا - ظفر ؎ اے طبیب آبلے پڑجائینگے ہاتھون مین ترے - نبض بیمار تپ عشق کو ہر بار نہ چھو - آتش ؎ کون سرگردان نہین ہی جستجوے یار مین - پڑ گئے ہین پاے شیخ و برہمن مین آبلے - برق ؎ نہین ہین قطرہاے اشک سوزان ہجر جانان مین - پڑے ہین آبلے اپنی زبان خار مژگان مین -

آبلے پکنا - چھالون مین پیپ پڑنا - آتش ؎ ہمنشین دل نہین اک آبلہ سا پکتا ہی - جی مین آتا ہی پہرون چیر کے پہلو کانٹے -

آبلے پھوٹ بہنا - پھپولونکا پھوٹ کر مواد بہنا - وزیر ؎ آبلے پھوٹ بہے دل کے ہر آئین آنکھین - سیپ مین آب گہر آتو ہی گوہر کے عوض

آبلے پھوٹنا - نمبر(۱) چھالے ٹوٹنا - نسیم ؎ سینے مین سے کچھ آئی آواز پھوٹا کوئی آبلہ جگر کا - آتش ؎ پھوٹ کر آبلون نے خشک زبانین ترکین - تمسے شرمندہ مین اے خار مغیلان نہ گیا -

نمبر(۲) حسرت نکلنا یا دل کا غبار نکلنا - رند ؎ کیا گلے ہونگے یار سے ملکے - آج پھوٹین گے آبلے دل کے - سحر ؎ آبلے پھوٹین کہین موتی اتارو کان سے - دل مین چھنتی دیکھا کو کیل ہی ناک سے -

آبلے پھوڑنا - نمبر(۱) چھالے کو دبا کر یا کسی نوکدار چیز سے توڑنا ناسخ ؎ فرقت ساقی مین آتا ہی خیال اے ریکتو شیشۂ مے آبلہ ہی اسکو پھوڑا چاہیے

؎ استعمال جیم ہی کے ساتھ بولتے ہین اور دل کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی -

نمبر (۲) بھڑاس نکالنا - دل کی حسرت پوری کرنا ۔ آتش ؎ پاؤں کے چھالے تو نذر خار صحرا کر چکے - پھوڑیے اب چلکے دل کے انجمن مین آبلے -

آبلے پیدا ہونا - آبلے نکلنا - ظفر ؎ آبلہ پیدا ہوا داغ دل مضطر کے پاس - چاہیے تھا واقعی شیشہ بھی ہان ساغر کے پاس - وزیر ؎ سوے دریا نگہ گرم سے دیکھا کس نے - آبلے سیپ مین پیدا ہوے گوہر کے عوض

آبلے تپکنا - چھالے مین مادّہ آجانے سے جلن ہونا - قلق ؎ الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈھب ہے - تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا -

آبلے توڑنا - دیکھو آبلے پھوڑنا نمبر ا - اسیر ؎ ہمجنس کے ہمجنس نہین درپئے ایذا - توڑے نہ کبھی خار شرہ آبلۂ اشک - آتش ؎ آبلے پاؤں کے کیا تو نے ہمارے توڑے - خار صحراے جنون عرش کے تارے توڑے

آبلے ٹوٹنا - لازم - غافل ؎ کسی کا دل نہ مکدر ہو وہ غبار ہو نہین - نہ ٹوٹے آبلہ جس سے وہ نوک خار ہو نہین - نسیم ؎ کی کھر ریزی ہمارے آبلون نے ٹوٹ کر - تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا -

آبلے چھلنا - چھالوں مین خراش ہوجانا - میر ؎ ڈوبا لہو مین دیکھنا سر خار کا حیف کوئی بھی آبلہ نہ چھلا -

تسلیم ؎ بے سبب آتا نہین آنکھون سے یہ خوناب کا - چھل گیا ہی آبلہ شاید دل بیتاب کا -

آبلے ڈالنا - چھالے پیدا کر دینا - ذوق ؎ نہ ڈال آبلے اے گرمی فغان منہ مین - کہ چپکا بیٹھ رہون بھر کے گھنگنیان منہ مین - آتش ؎ - اسقدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہی برخلاف - کیا عجب بوے حنا ڈالے بدن مین آبلے

عہ دیکھو آبلے ہونا نمبر (۲) کا حاشیہ -

آبلے مرجھانا یا سوکھنا - آبلوں کا زور اور اُبھار گھٹنے لگنا - چھالوں کا خشک ہونا - تسلیم ؎ جیتے جی سوز درون سے چین کیا ہم پائین گے - بے مرے کا ہیکو دل کے آبلے مرجھائین گے - ولہ ؎ آبلے پائے جنون کے سوکھنے پائے نہین - پیچلی ہی سوے صحرا ہو مری وحشت مجھے -

آبلے نکلنا - آبلے پیدا ہونا - ناسخ ؎ آبلے چیچک کے جب نکلے عذار یار پر - بلبلوں کو برگ گل پر شبہہ شبنم ہوا -

آبندہنا - آکے بند ہوجانا - آکے جم جانا - فقرہ (محسوسات مین) گھوڑا کھلا ہاتھی آبندہا - (معقولات مین) ظفر ؎ ناگہان اُس خال لب کا یون تصور آبندہا - اُڑ کے پڑ جائے کسیکی جیسے کنکر آنکھ مین -

آبننا - جان پر سختی گزرنا - سخت مصیبت یا آفت مین مبتلا ہونا - مومن ؎ کیا کہون تجھسے کہ مجھپر کیا بنی - دل گیا کسطرح کیسی آبنی - جرأت ؎ یہ درد دل سے آخر آبنی بیمار پر تیرے - کرے ہین ذکر کچھ اور اب جنہین تھا فکر درمان کا -

آبنوس - مذکر - یہ لفظ عربی فارسی مین مشترک ہی تحقیق نہین کہ فارسی سے عربی مین گیا ہی یا عربی سے فارسی مین آیا ہی - اور اشتقاق کی طرف جو خیال کیا جاتا ہی تو عبرانی زبان مین ہبنم جمع ہبنی یا آبنی کی ہی اور لاطینی زبان مین ابینس ہی - آبنی پتھر کے معنی مین ہی چونکہ یہ لکڑی بھی سخت اور وزنی ہوتی ہی اسوجہ سے اسکو آبنوس کہتے ہین - اور حرفون کا قرب دیکھا جاتا ہی تو آبنوس کو ابینس سے جو لاطینی ہی قرب زیادہ ہی - مگر یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ آبنوس سے ابینس مشتق ہی یا بالعکس -

ایک درخت ہی جسکی لکڑی سخت اور نہایت سیاہ عہ ہوتی ہی - اُسکے صندوقچے

عہ سرخ اور سبز رنگ کی بھی ہوتی ہی اور یہ درخت جزیرہ لنکا اور ملاگاسکر مین پیدا ہوتا ہی -

اور کنگھیان وغیرہ بناتے ہین۔

آبنوس کا کندہ ۔ آبنوس کا موٹا ٹکڑا ۔ اور مزاحاً پھبتی کے طور پر بہت موٹے اور کالے آدمی کو کہتے ہین۔

آپہی مر آپنے چھوڑ پرائی آس ۔ مثل ۔ جب اپنے اوپر مصیبت پڑے تو چاہیے کہ انسان خود اپنی تدبیر کرے ۔ دوسرے کا آسرا نہ رکھے مثل مین آپنے الف ممدودہ سے ہی مگر فصحا الف مقصورہ کے ساتھ بولتے ہین۔

آبے ۔ کلمہ حقارت ۔ مذاق ۔ غصّے یا پیار سے کسیکو بلانا ۔

آبے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری[1] ۔ مثل کسی کام کے کرنے مین جب بار بار ناکامی ہوتی ہی تو اُسکی آخر تدبیر کیوقت

[1] مشہور ہی کہ شیخ چلی (ہندوستان کے ظریفون مین تھے) مان کے کہنے سے چار روٹیان لیکر گہر سے کمانیکو نکلے جب بھوک لگی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھکر کہنے لگے کہ ایک کھاؤن دو کھاؤن تین کھاؤن یا چارون کو کھاؤن اتفاقاً اُس درخت پر چار پریان رہتی تہین وہ سنکر بہت پریشان ہوئین اور یہ سمجھین کہ ہمارے کھانیکا قصد ہی اُنمین سے ایک گھبرا کر بولی کہ اے شخص تو ہمارے کھانیکا ارادہ نکر ہم تجھکو ایک توا ایسا دین کہ جب تو اُس سے روٹی مانگے وہ فوراً دے شیخ چلی یہ سنکر نہایت خوش ہوئے اور توا لیکر سرا مین آئے اور بھٹیاری سے اُسکے اوصاف بیان کرکے کہا کہ خبردار اسکو بدلنا نہین بھٹیاری نے امتحان کیا تو واقعی بات صحیح تہی اُسنے بدل لیا شیخ چلی بھٹیاری کے فریب سے غافل وہان سے اپنے گھر آئے اور مان سے توے کے اوصاف بیان کیے مان نے امتحان کیا تو بالکل غلط پایا اُنکو بہت لعنت ملامت کی شیخ چلی بہت پشیمان ہوئے اور پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور اُسی تدبیر اول سے ایک کڑاہی پریون سے حاصل کی لیکن اُنکی بیوقوفی سے وہ کڑاہی بھی بھٹیاری کے نیگ لگی اس مرتبہ بھی شیخ چلی امتحان کیوقت اپنی مان سے پشیمان ہوئے ۔ تیسری مرتبہ پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور پریونکو بہت دھمکا کر کہا کہ تمنے مجھکو دو مرتبہ دھوکا دیا ہی اب کی مرتبہ تمکو ضرور کھاؤنگا جب پریون نے بھٹیاری کا حال سنا تو تاڑ گئین کہ اُسیکا فساد ہی اس مرتبہ پریون نے اُنکو ایک رسی اور ایک سونٹا دیا اور کہا کہ اُس سرا مین پہلے رسی کو چھوڑ دینا اُسکے بعد سونٹے سے کہنا آبے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری شیخ چلی سرا مین پہنچے پہلے تو رسی کو چھوڑ دیا اُسنے بھٹیاری کو باندھ لیا ۔ اور پھر سونٹے سے کہا ۔ سونٹے نے مارنا شروع کیا بھٹیاری جب پٹی تو بہت پریشان ہوئی اور توا کڑاہی دیکر شیخ چلی سے پیچھا چھڑایا یہ خوش خوش اپنے گھر آئے اور تمام عمر چین سے گزاری اُسوقت سے مشہور ہوکر یہ جملہ مثل ہوگیا۔

کہتے ہین ۔ یہ مثل فصحا کے استعمال مین نہین ہی۔

آبے لونڈے جابے لونڈے کرنا ۔ جب کوئی خادمہ وقت گزاری کرتی اور حیلے حوالے مین دن تمام کرتی ہی تو عورتین کہتی ہین کہ تو تو ہمیشہ آبے لونڈے جابے لونڈے کرکے دن گزار دیتی ہی ۔ یہ دلی کی بول چال ہی لکھنؤ مین نہین سنا ۔

آبیٹھنا ۔ نمبر(۱) آکے بیٹھ جانا ۔ رشک ؎ لطافت ہی تو مانند نگہ آنکھون مین آبیٹھو ۔ چھپا دُو اپنی صورت پردہ ہاے چشم مردم سے ۔ رند ؎ جذبۂ دل نے کیا تمہین کھینچا ۔ بے بلاے جو پاس آبیٹھے ۔

نمبر(۲) آکے جم جانا ۔ جم بیٹھنا ۔ فقرہ ۔ اب تو یار لوگ آبیٹھے دیکھین کسکا مُنہ ہی جو اُٹھا دے ۔

نمبر(۳) پیوست ہونا ۔ در آنا ۔ جیسے تیر سینے پر آبیٹھا ۔

آبیل مجھے مار ۔ یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑے ۔ اور یون ہی بولتے ہین ۔ آبیل مجھے پھکوس نہین تو مین تجھے پھکوسون ۔

فصل الف ممدودہ مع باے فارسی

آپ ۔ ھ ۔ نمبر(۱) خود ۔ صبا ؎ خود پرستی کا جو سودا ہو گیا ۔ آپ مین اپنا تماشا ہو گیا ۔

نمبر(۲) ضمیر مخاطب تعظیم کے لحاظ سے وہ تعظیم واقعی ہو خواہ طنزاً آتش ؎ بہتر دکھائی دین کہین شمس و قمر سے آپ ۔ دیکھین جو آئنے کو ہماری نظر سے آپ

فقرہ ۔ آپ ہی طرفہ معجون ہین ۔

نمبر(۳) جہان مزید تعظیم ملحوظ ہوتی ہی وہان غائب کو حاضر قرار دیکر ضمیر غائب

کی جگہ یہ ضمیر مخاطب تعظیماً لاتے ہین۔ ناسخ خلل انداز ہو کیونکر ابلیس ہی خدا آپ کی امت کیطرف۔

نمبر(۴) اپنا۔ اپنے۔ (مثل) آپ کاج (اپنا) مہاکاج۔ (مثل) آپ بیتی (اپنی) کہون کہ جگ بیتی۔

نمبر(۵) اپنی ذات (مثل) آپسے اچھا خدا۔ وزیر ڈہونڈا ہی جسنے اُسکو تو پایا ہی آپ مین۔ دیکھو کہ قرب بندیکو ہی کیا خدا کے ساتھ۔

نمبر(۶) آپسے آپ۔ خود بخود۔ مشہور مطلع ہمنشین جب مرے ایام بہلے آئین گے۔ بن بلائے مرے گہر آپ چلے آئین گے۔ وزیر پس از مردن مری سرگشتگی کا ہی اثر باقی۔ جو رکہین سنگ مدفن آپ گردش ہو فلاخن کو۔

نمبر(۷) ہوش و حواس۔ خودی۔ مومن ہم تا سحر آپ مین نہین تھے کیا جانے رہے وہ کسکے گہر رات۔ ناسخ شراب پیکے ہوا ہی مین نا توان بیخود۔ کہ ناسخ آپ مین آنا ہوا محال مجھے۔

نمبر(۸) اشارہ ذات باری تعالے کیطرف۔ نکہت وہی آئینے مین وہی سنگ مین ہی۔ غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی۔ جملہ آپ ہی آپ ہی (اللہ ہی اللہ ہی) یہ معنی اسی ترکیب کے ساتھ پیدا ہوتے ہین۔

نمبر(۹) کسی سے مخاطب ہو کر دوسرے کی طرف بطور اسم اشارہ بھی بولا جاتا ہی (ایک شخص سے مخاطب ہو کر دوسرے کی نسبت) آپکی تعریف کیجیے

نمبر(۱۰)ع بطور تاکید زائد بھی آتا ہی۔ مومن سنگ وہی امتحان تاثیر حسن و عشق کا۔ ہم ادہر کہتے ہین آپ اور وہ اُدہر کہتے ہین آپ۔

ع ایسے مقام پر ضمائر آپ کے لفظ سے مستغنی ہین مگر باعتبار زبان کے اُنکا لانا خلاف فصاحت نہین ہی۔

نمبر(۱۱) ظلث جمع کے لیے بھی آتا ہی۔ سحر ای زاہدان خشک یہ غیرت کا مقام آگاہ ابتک نہین خالق کے گہر سے آپ۔ ظاہر ہی مرغ قبلہ نما بھی گواہ ہی۔ کعبے کی سمت پوچھتے ہین جانور سے آپ۔ بول چال مین جب ایک جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ آپ لوگ یا آپ سب صاحب

آپ آپع کرنا یا کہنا۔ خوشامد کرنا۔ فقرہ۔ ہم تو دن بہر آپ آپ کیا کرتے ہین اور آپکا مزاج ہی نہین ملتا۔ فقرہ۔ ہمارا تو آپ آپ کہتے منھ سوکہتا ہی اور وہ خیال ہی مین نہین لاتے۔

آپ آپ کو۔ نمبر(۱) اپنی اپنی طرف۔ فقرہ۔ براتی سب آپ آپکو چلدین گے کام دولہا دولہن سے پڑے گا۔

نمبر(۲) اپنی اپنی ذات کو۔ سحر ہر وقت لب گور سے دیتی ہی صدا خاک سمجھے رہین آپ آپکو سلطان و گدا خاک۔

آپ آپ مین۔ آپس مین۔ ظفر عاشق جو ہوے اُسپہ ظفر کافر و دیندار۔ آپ آپ مین سب سبحہ و زنار گئی ٹوٹ۔ فصحائے لکھنؤ سے سنا نہین

آپ آپ ہی ہین وہ وہی ہی۔ یعنی آپ مین اور اُسمین بڑا فرق ہی بہلا آپسے اُسکو کیا نسبت۔

آپ آئے بہاگ آئے۔ مثل۔ آپ آئے ہمارے دن بہرے نصیب جاگے۔

آپ آئےع خیر سے گہر کو سدہاریے۔

ع تعظیمی الفاظ جو خوشامد کے لیے ہین سب اس محل پر بولے جاتے ہین آپ آپ کی کوئی تخصیص نہین ہی حضور حضور کرنا خداوند خداوند کرنا بہی ویسا ہی ہی جیسے آپ آپ کرنا۔

ع ان جملوں مین اور مثل کے اور جملون مین بہی آپ کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھ بہی بولے جاتے ہین۔

آپ بلی ناگہ کے تو نہین آئے ہین۔

آپ گھر سے لڑکر تو نہین چلے ہین۔

آپ نے صبح کو کسکا منھ دیکھا تھا۔ جب کوئی زبردستی بگڑتا اور جھگڑتا ہی اور خواہی نخواہی کسیکے سر ہوتا ہی تو یہ جملے کہے جاتے ہین۔

آپ اپنے حال مین ہونا۔ خود اپنی مصیبت یا فکر مین گرفتار ہونا۔ رند ؎ کیا مجھ گناہگار کی ایذا بٹائین گے۔ ہین اپنے اپنے حال مین اہل قبور آپ۔ اور کبھی گرفتار کو ظاہر کرکے بھی بولتے ہین اور حال کی جگہہ عذاب مصیبت فکر سب استعمال ہین ہین۔ فقرہ۔ ہم آپ اپنے عذاب مین گرفتار ہین۔

آپ اپنے حق مین کانٹے بونا۔ اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑنا۔ ظفر ؎ ہمیشہ چاہتے ہین جھیڑ اُس کا فرکی مژگان سے۔ یہ کانٹے حضرت دل اپنے حق مین آپ بوتے ہین۔ بعض نے اپنے لیے بھی کہا ہی۔ آتش ؎ شیفتہ سبزۂ خط کا نہوائے دل ہرگز۔ بے شعور اپنے لیے آپ بو تو کانٹے۔ اور اپنے حق مین آپکا نٹے بونا بھی بولتے ہین

آپ عـ اتنا نہ لگ چلیے۔ اتنا سر نہ چڑہیے بہت کُھل نہ کھیلیے۔

آپ ایسی ہی باتون سے تو مقبول ہوے ہین۔

آپ کا کیا پوچھنا ہی۔

آپ کا کیا کہنا ہی۔

آپ کی نہ کہیے۔ یہ جملے ہجو ملیح کے طور پر بولے جاتے ہین۔

آپ بڑے صاحب شوق ہین۔

آپ بھی اپنے وقت کے لال بجھکڑ ہین۔

آپ بھی بڑے بزرگ ہین یا کتنے بزرگ ہین۔

عـ میر انشاء اللہ خان نے کتاب دریاے لطافت مین لکھا ہی مگر لکھنؤ مین اتنا اسکا استعمال نہین ہی۔

آپ ہی طرفہ معجون ہین۔

آپ ہی عجب معصوم ہین۔

آپ ہی کتنا بات کو پہنچتے ہین۔

آپ ہی کچھہ ارسطو عـ (یا افلاطون) سے کم نہین ہین۔

آپ تو ڈال کے ٹوٹے ہین۔

آپ تو صاحبزادے ہین۔

آپ تو عقل کے پتلے ہین۔

آپ تو ولی آدمی ہین۔

آپ کیا خوب سمجھتے ہین۔

آپ کے بھی صدقے جائیے یا قربان جائیے۔ جس جگہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہین وہان اس قبیل کے فقرات مین مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہین۔

آپ ایک کہین گے تو مین دس سناؤنگا۔ یہ جملہ لڑائی جھگڑے کیوقت مد مقابل سے کہتے ہین کہ دیکھیے زبان روکیے منھ بند رکھیے آپ ایک کہین گے تو مین دس سناؤنگا۔

آپ بہت دُور ہین۔

آپ بھی بڑے بھلے مانس ہین۔

آپ بھی عجب ذات شریف ہین۔

عـ اسجگہ کچھ ارسطو اور افلاطون کی تخصیص نہین ہی بلکہ اور نامور دانشمندون سے بھی مثال دیتے ہین جیسے آپ بھی لقمان سے کم نہین ہین۔ اور اسی طرح جس فن مین مخاطب کی ہجو ملیح منظور ہوتی ہی تو اُس فن کے کسی نامور کے ساتھہ مثال دیتے ہین جیسے کوئی علم موسیقی مین بیجا دعوے کرے تو اس سے کہین گے کہ آپ بھی تانسین سے کم نہین ہین۔

آپ بھی کتنے بھلے آدمی ہین -

آپ بیڈ ہب آدمی ہین -

آپ سے بہت بہت اُمید ہی -

آپ سے خُدا پناہ مین رکھے -

آپ کو کوئی کم نہ سمجھے -

آپ مین بھی کوٹ کوٹ کے خوبیان بھری ہین -

آپ ہی پر سب بزرگیان ختم ہین - ہجو ملیح ہی یعنی آپ بڑے بدذات ہین -

آپ بھلے اپنا گھر بھلا - مثل - جس مقام پر لوگون سے ملنے جلنے مین خرابیان بیان کرکے گھر مین بیٹھے رہنے کی تعریف کرتے ہین وہان بولی جاتی ہی -

آپ بھلے تو جگ بھلا - مثل - ایک اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ ہم اچھے ہین تو ہمکو کوئی نقصان نہین پہنچا سکتا دوسرے وہان بولتے ہین کہ انسان خود اچھا ہی تو اُسکی نظر مین تمام عالم اچھا ہی -

آپ بھولے اُستاد کو لگائے - جب کوئی لڑکا لکھنے پڑھنے مین غلطی کرتا ہی کچھ کا کچھ کہتا ہی تو عذر کرتا ہی کہ اُستاد نے مجھے یون ہی بتایا ہی اُسجگہ کہتے ہین - اور اسی محل پر فارسی کا یہ مصرع مستعمل ہی - ع خود فراموشی کند تہمت نہد اُستاد را -

آپ بھی اتنے ہوے - جب ایک شخص اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے تو دوسرا کہتا ہی کہ آپ بھی اتنے ہوے مطلب یہ ہوتا ہی کہ آپ اس قابل نہین ہین -

آپ بھی بڑے وہ ہین - یعنی آپ بھی بڑے شریر ہین -

آپ بھی عجب چیز ہین - یعنی بڑے احمق ہین یا بڑے چالاک ہین -

آپ بیتی - اپنی سرگذشت - انشا ؎ جان صدقے اُس پری کے جس نے انشا سے کہا - آپ بیتی کہہ کہانی کچھ کسیکی مت چلا - اور اپنی بیتی بھی کہتے ہین - رنگین ؎ اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہون مین راتونکو - دھیان قصے کا مجھے ہی نہ کہانی کی ہوس -

آپ بیتی کہون یا جگ بیتی - مثل - اپنی سرگذشت کہون یا پرائی -

آپ تو گرم کرکے شربت پلاتے ہین - مثل - آپ کو آگ بھڑکا کر بجھانا خوب آتا ہی آپ کو اُبھار کے پھر دھیما کرنے کا خوب سلیقہ ہی اس مثل مین گرم کرنا شربت سے علاقہ نہین رکھتا بلکہ شربت پینے والے سے متعلق ہی - ذوق ؎ لطف بوسہ نہ ہا ہمپہ ہوا جب تو گرم - شربت قند دیا کرکے پر آتش گرم -

آپ جانین اور آپکا ایمان - کسی امر کو دوسرے کی نیت پر محول کر دینے کی جگہ بولتے ہین مثلاً مقدمہ مینے آپکے سپرد کر دیا اب آپ جانین اور آپکا ایمان -

آپ جانین اور آپکا کام - کسیکے کام سے بری الذمہ ہونیکے وقت اُسسے کہتے ہین کہ مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب آپ جانین اور آپکا کام -

آپ خورادے آپ مرادے[ع] - وہ شخص جو افلاس کی حالت مین

ع ؎ مشہور ہی کہ ایک شاہزادہ فلک زدہ نے اپنے ہمراہ سلفچی آفتابہ سنگ چاندی دسترخوان اور چند اور ظروف اور بستر استراحت لیکر سفر کیا جب منزل پر پہنچتے تو فرماتے کوئی حاضر ہی آپ ہی جواب دیتے صاحب عالم حاضر حکم دیتے کہ پلنگ کسو خاصہ تیار کرو آپ ہی جواب دیتے بہت خوب پلنگ کسکر اور کھانا پکا کر دسترخوان بچھاتے اور عرض کرتے صاحب عالم خاصہ نوش جان فرمایئے اور خود ہی جواب دیتے اچھا - جب کھانے سے فراغت کرکے ہاتھ دھونے بیٹھتے تو کہتے کوئی حاضر ہی اور آپ ہی کہتے غریب پرور حاضر ہی ہاتھ دھوتے اور کہتے پان لاؤ حقہ بھر دو اور آپ ہی اُسکی تعمیل کرتے اُنکی شان مین یہ فقرہ کسی نے کہا تھا جب سے مشہور ہوگیا -

امیرانہ ٹھاٹھ بناکر بھی خوش کرے اُسکی نسبت یہ مثل بولی جاتی ہی مگر فصحا نہین بولتے -

آپ دُنیا مین ہین کیا مین دُنیا مین نہین - جب کسی بات مین کوئی کسیکو دہوکا دینا چاہتا ہی تو یہ شخص دہوکا دینے والے سے کہتا ہی کہ مجھے آپ دم نہ دیجیے آپ دنیا مین ہین کیا مین دنیا مین نہین - اسیر۵ خیر ہی کیا مین سمجھتا نہین ان چالونکو - آپ دنیا مین ہین گویا کہ مین دنیا مین نہین

آپ ڈال ڈال ہین تو مین پات پات ہون[ع۵] - مثل - وہان بولی جاتی ہی جہان کسیکو یہ جتانا منظور ہوتا ہی کہ مین تمسے زیادہ چالیا یا عقلمند ہون جانصاحب۵ کیا ہوگا گل ہزار پہلا سے موا ابہار - مین پات پات ہون وہ اگر ڈال ڈال ہی -

آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا[ع۵] - مثل - آپ مر گئے تو گویا سارا عالم مر گیا آپ تباہ یا خراب ہوے تو گویا سب تباہ اور خراب ہو گئے -

آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے - جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت مین پھنسائے اُسوقت یہ مثل بولتے ہین

آپ راہ راہ دُھم کھیت - مثل - اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو بظاہر نیک ہو اور باطن مین بدی مکاری اور عیاری سے باز نہ آئے -

ع۵ چونکہ درخت مین ڈالیان کم ہوتی ہین اور پتیان زیادہ اس خیال سے کہا جاتا ہی کہ تمہاری فکر اگر درخت کی شاخون تک پہنچتی ہی تو میری فکر پتی پتی تک پہنچتی ہی اور آپ کی جگہ تم اور وہ بھی بول سکتے ہین آپ کی تخصیص نہین ہی -

ع۵ کہتے ہین کہ ایک شخص دریا مین ڈوبتا تھا آدمیون کو کنارے پر دیکھکر پکارنے لگا کہ یارو مجھے نکالو نہین تو جگ ڈوبا لوگون نے اُسے دریا سے نکالکر پوچھا کہ بتا جہان کیونکر ڈوبتا اُسنے جواب مین یہی فقرہ کہا جب سے یہ مثل بنگئی -

آپ رُوپ - مذکر - اپنی شکل بنا ظہور - نمبر (۱) خدا اور خدا کی تجلی جیسے آپ روپ مہا روپ -

نمبر (۲) خود - حضور - خود بدولت - صباء۵ تُل بیٹھے آپ روپ برہمن کی بن پڑی - صدقے کے پتلے سے بت آزر بدل گیا - جرات۵ ٹک بنا بیٹھے جو غصے کی سی صورت آپ روپ - گرچہ تھے بے جرم پر کیا کیا ڈرایا آپ نے - انشا۵ گر آپ روپ ہمسے باتو نہین ٹک کر لے ہون گے سو گرٹے جھگڑے قضیے قصے جھٹ اُٹھ کھڑے ہون - ان معنون مین رجواڑون مین زیادہ مستعمل ہی -

آپ روپ مہا روپ - یعنی اللہ تعالے کا جلوہ سب جلوونکا سردار ہی اور جب اولیا اللہ کی تعریف مین کہتے ہین تو وہان یہ مطلب ہوتا ہی کہ اُنکا جلوہ در پردہ تجلی الٰہی کا مظہر ہی -

آپ زِندہ جہان زِندہ آپ مُردہ جہان مُردہ - مثل - اپنے ہی دم کا سارا کارخانہ ہی جب اپنی آنکھ بند ہو گئی تو ہوا نہوا سب برابر ہی اور ظرافت کے طور پر یون بھی بولتے ہین آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم -

آپ سُنین اَپنا گَم بند سُنیے - جملہ - جب کوئی اسطرح چپکے سے بات کہتا ہی کہ سنائی نہین دیتی تو اسجگہ کہتے ہین -

آپ سے - نمبر (۱) از خود - خود بخود - خود ہی - آتش۵ مقسوم کا جو ہی سو وہ پہنچے گا آپ سے - پھیلائیے نہ ہاتھ نہ دامن پسارئیے - ذوق۵ تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے دلکو قاتل کے بڑھانا کوئی ہمسے سیکھ جائے

ع۵ یہ لفظ اصل ہندو کا ہی اور سب معنون مین کیے بیان زیادہ مستعمل ہی خال خال شعرائے اسلام نے بھی کہا ہی

نمبر(۳) آپ کی مانند - فقرہ - آپ سے لوگ اب کہان ہین -

آپ سے آپ - خودبخود - بلاسبب - **ناسخ** ؎ مجہسے اب صاف بہی ہوجایو ہین یار آپ سے آپ - جسطرح ہی تری خاطر مین غبار آپ سے آپ -

ظفر ؎ ہورہے گا کشش دل کا اثر آپ سے آپ - کہچکے آجائین گے اکدن وہ اِدہر آپ سے آپ -

آپ سے آئے تو آنے دے ع - مثل - جہان کسیکا مال بغیر اپنے قصد کے ہاتہ لگے اور لینے والا طمع سے لینے کا ارادہ کرے وہان بولی جاتی ہی -

آپ سے اچہا خدا - اپنی ذات سے بہتر خدا ہی - یہ مثل عورتین اُس جگہہ بولتی ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ اپنی ذات سے زیادہ محبوب اور عزیز سوا خدا کے کوئی نہین -

آپ سے اَرے ہونا - معزز ہوکر حقیر ہونا - **بحر** ؎ تو قیر اب ہماری نہین اُنکے سامنے - وہ دن گئے کہ آپ تہے ہم اب ارے ہوے - اور آپ سے تو اور آپ سے تم تمسے تو ہونا بہی بولتے ہین - فقرہ - پہلی ملاقات مین آپ سے تو ہونے لگی - **داغ** ؎ رنج کی جب گفتگو ہونے لگی - آپ سے تم تمسے تو ہونے لگی -

آپ سے باہر کر دینا - ہوش وحواس کھو دینا - **رند** ؎ الفت چشمان میگون بیخودی کیونکر نہ لاے - آدمی کو آپ سے کر دیتی ہی باہر شراب -

آپ سے باہر ہونا ع - بیخود ہوجانا - ہوش وحواس مین نرہنا -

آپ سے جانا - نمبر(۱) ازخود جانا - بے بُلاے جانا فقرہ - بہلا کوئی شادی کی محفل مین آپ سے جاتا ہی -

نمبر(۲) بیہوش ہونا - خودی سے گزر جانا - **مومن** ؎ مین اگر آپ سے جاؤن تو قرار آجاے - پر یہ ڈرتا ہون کہ ایسا نہو یار آجائے ؎ آپ سے لحظہ لحظہ جاتے ہو - شیفتہ ہی خیال کس گہر کا -

آپ سے چار برسات مین نے زیادہ دیکہی ہین - آپ نے اُڑائین ہمنے مُہون مُہون کہائین - یہ جملے وہان بولے جاتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ مین آپ سے زیادہ ان چالونکو سمجھتا ہون مین آپ سے زیادہ تجربہ کار ہون -

آپ سے دُور یا آپ کی جان سے دُور - اُسجگہہ بولتے ہین جہان مخاطب کیطرف کسی بُری بات کی نسبت کرنیکو بُرا سمجھتے ہین ؎ - داغ کہتے ہین جنہین دیکہیے وہ بیٹہے ہین - آپ کی جان سے دور آپ پہ مرنے والے

قلق ؎ تپ فرقت سے تمہین ابہی رنجور - جان پر بنگئی تہی آپ سے دور -

ع ؎ مشہور ہی کہ کسی قاضی کے گہر مین ہمسا کی مرغی چلی آئی تہی گہر والون نے ذبح کر کے پکائی جب قاضی گہر مین آئے تو اس خبر کو سنکر بہت گرماے بی بی بولین اب تو قصور ہوگیا کہو تو پہینکدون مگر بیراگہی مسالا یونہین جائے گا قاضی صاحب گہر کا نقصان گوارا نہ کرسکے فرمایا ہم تو فقط شوربے سے روٹی کہالین گے بوٹی سے کچہہ کام نہین جب لونڈی نے پیالے مین شوربا اُنڈیلا تو اُسکے ساتہ بوٹیان بہی آنے لگین اُسنے روکنے کا قصد کیا قاضی صاحب نے کہا او کمبخت آپ سے آے تو آنے دے بی بی بولین حضرت مرغی بہی تو آپ سے آئی تہی اُنہون نے کہا اُس صورت مین تو مباح ہی -

ع ؎ آپ سے باہر ہونیکی کئی علتین ہین نمبر(۱) جوش مسرت سے - **رند** ؎ کسنے وعدہ گہر مین آنے کا کیا آپ سے باہر ہوے جاتے ہین ہم -

نمبر(۲) شدت غم سے - **رند** باغ سے کونسا نکلا ہی گل تر باہر - آپ سے ہوگئے ہین سرو و صنوبر باہر -

نمبر(۳) خواہش نفسانی سے - نواب مرزا **شوق** ؎ آپ سے ہوگیا ہی کیون باہر - آگ لگجاے تیری مستی پر -

نمبر(۴) نشے سے - فقرہ - ایسے کمظرف ہو کہ دو گہونٹ پیکر آپ سے باہر ہوگئے -

نمبر(۵) قہر وغضب سے - فقرہ - غصہ تہوک ڈالو آپ سے باہر نہو -

نمبر(۶) غلبۂ شوق ومحبت سے - **صبا** ؎ حسین کوئی نظر آیا ہوا آپ سے باہر - دل بیتاب ہی سینے مین یا پارہ ہی معدن مین -

آپ سے گزر جانا - نمبر(۱) اپنی ہستی اور خودی سے گزر جانا - درد ؎

آپ سے ہم گزر گئے کب کے - کیا ہی ظاہر مین گو سفر نہ کیا -

نمبر(۲) آدمیت سے گزرنا - فقرہ - آئینہ لیکے ذرا صورت تو دیکھو تم تو اُس مردآ
کے پیچھے آپ سے گزر گئے -

نمبر(۳) اپنی حیثیت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ کے کوئی بات کرنا
فقرہ - اتنا آپ سے نہ گزر جاؤ ذرا سرکار دربار کا لحاظ رکھو -

نمبر(۴) مغرور ہو جانا - فقرہ - مرزا کی دربار تک کیا رسائی ہوئی آپ سے
گزر گئے سلام تک نہین لیتے -

آپ سے گیا جگ سے گیا - مثل - جو چیز اپنے ہاتھ سے گئی وہ گویا
دنیا مین نرہی -

آپ سے ملے سو دودھ برابر مانگ ملے سو پانی - یہ مثل طمع اور
سوال کی مذمت اور استغنا کی تعریف مین بولی جاتی ہے - اصل مین یہ نانک کا ایک
دوہا یون ہے " آپ سے ملے سو دودھ برابر مانگ ملے سو پانی - کہے نانک وہ
رکت برابر جسمین کھینچا تانی " - اب ول ٹکڑا اسکا زبانون پر مثل کے طور پر
ہو گیا ہے -

آپ سے ہم نہین بولتے -

آپ کا گھر کہان ہے -

آپ کو تو مین نہین پہچانتا -

آپ کو کسنے بلایا ہے -

آپ کہان آئے -

آپ کہان چلے آتے ہین -

آپ کہین رستہ تو نہین بھول گئے ہین -

آپ کیون آتے ہین -

آپ گھر کو پھر جائیے -

آپ نے کیون تکلیف کی -

آپ ہمارے پاس نہ آیئے -

آپ ہین کون - یہ جملہ اُسوقت بطور شکایت بولے جاتے ہین جب
کوئی بے تکلف دوست یا عزیز بہت دنون کے بعد ملنے آئے -

آپ فضیحت اَور کو نصیحت - مثل یہ اسجگہ بولتے ہین جہان
کوئی آپ تو بُرا کام کرے اور دوسرے کو مانع ہو یہ مثل فارسی کی مثل "خود
فضیحت و دیگران را نصیحت" کا ترجمہ ہے -

آپ کا بایان قدم لیجیے یا آپکا بایان قدم کدھر ہے کسیکی
چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -

آپ کا پاس ہے - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہے
کہ آپ کے لحاظ سے مین مجبور ہون -

آپ کاج مہا کاج - یہ مثل دو جگہ بولی جاتی ہے - اول جہان اپنے کام
دوسرے سے کچھ خرابی واقع ہو - مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنا کام جیسا اپنی
سے ہوتا ہے ویسا دوسرے سے نہین ہوتا -
دوسرے جہان اپنے کام کو اورون کے کام پر ترجیح دیجائے اور اپنا
کام مقدم رکھا جائے -

آپ کا سر جائے قرآن - قسم - چونکہ قرآن مجید اعلی درجہ کی متبرک
چیز ہے اسلیے سر کو کہ اعضائے انسانی سے بلند اور تمام اعضا کا افسر ہے

تشبیہ دیکر قسم کہاتے ہین -

آپکا قطع کلام یا قطع سخن ہوتا ہی - جب کوئی شخص کچھ کہتا ہو اور اثناے گفتگو مین اُسے روک کر کوئی خود کچھ کہنا چاہے تو یہ جملہ استعمال کرتا ہی چونکہ بات مین بات کہنا خلاف ادب ہی اسلیے گستاخی کا عذر یون کیا جاتا ہی -

آپ کا کیا بگڑتا ہی -

آپ کا کیا جاتا ہی -

آپکا کیا لیتا ہون - یہ جملے اُس جگہہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکا اس بات مین کیا نقصان ہی مین آپ پر کیون بار ہون حسرت (رباعی) ؎ تم جو کہتے ہو کہد و حسرت سے - آہ و فریاد یان کیا نہ کرے - آپکا اسمین کیا بگڑتا ہی - درد دل کی کوئی دوا نہ کرے - جرأت ؎ جان بلب جان کے عاشق کو نہ تم در سے اُٹھاؤ - اپنا جی دیتا ہی وہ آپکا کیا لیتا ہی -

آپ کا گھر ہی - جملہ - تواضع کی جگہہ بولتے ہین کہ آپ تشریف لائیے میرے گھر کو اپنا گھر سمجھیے - اسیر ؎ دیوانہ ہون ایسا جو گیا جانب زندان زنجیر نے غل کرکے کہا آپکا گھر ہی -

آپکا مُلاحظہ ہی - دیکھو آپکا پاس ہی -

آپکا مُنہ ہی - نمبر (۱) دیکھو آپکا پاس ہی - اسیر ؎ غیر کا مُنہ بگاڑ دو لیکن - کیا کرون مُنھ یہ آپکا ہی مجھے -

ع ؎ چونکہ آپکا لفظ پہلے آیا ہی اسلیے آپکا ملاحظہ ہی آپکا مُنہ ہی قایم کیا ورنہ اس محاورے مین اور مثل اسکے آپ کی تخصیص نہین ہی بلکہ جہان خطاب یا اشارہ تعظیم کے ساتھ ہو داغ ؎ واعظ کی بات کے تو ہزار دن جواب تھے - پر کیا کرین کہ منھ ہی کلام مجید کا - مصحفی ؎ کیا غیر کا کھٹکا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا یہ مُنھ مجھے تیرا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا -

نمبر (۲) آپ کی کیا مجال ہی - فقرہ - آپکا مُنہ ہی جو ہمسے آنکہ ملا کر بات کیجیے

آپکا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا - یہ جملہ حاجت مند حاجت روا سے کہتا ہی کہ میرا یہ کام نکالدیجیے تو آپکا نام ہوگا کہ فلان شخص نے حاجت روائی کردی اور میرا فائدہ ہو جائیگا -

آپکا نوکر ہون کچھ بیگنونکا نوکر نہین ہون[ع] - مثل - امیرون کی خوشامد کرنے والے اور ہان مین ہان ملانے والے کی نسبت ایسے موقع پر بولی جاتی ہی جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکے قول کی تائید اور خوشی سے مطلب ہی جھوٹ سچ سے کچھ کام نہین -

آپکا ہی - جہان کوئی کسی مال کو پوچھے کہ یہ کسکا ہی تو غایت خلوص و اتحاد کے اظہار کو کہا جاتا ہی کہ آپکا ہی حالانکہ مقصود یہ ہوتا ہی کہ میرا ہی

آپ کو - اپنی طرف - فقرہ - یہ آپکو شیدہ ہین وہ آپ کو رنجیدہ ہین مگر یہ معنی جب آتے ہین کہ آپ کو اسی ترکیب سے دونون جملون مین آئے -

آپ کو آسمان پر کھینچنا - مغرور ہونا - اپنی ذات کو اورون سے بالاتر سمجھنا - میر ؎ کیا آسمان پہ کھینچے کوئی میر آپ کو - جانا جہان سے سب کو مُسلّم ہی زیر خاک - منیر ؎ آپکو لاکھ وہ مہ پارہ فلک پر کھینچے - دیکھ ہی لینگے کبھی دُور سے چلتے پھرتے -

ع ؎ مشہور ہی کہ کسی راجہ نے کہا کہ بیگن کیا اچھی ترکاری ہی ایک برہمن بولا کہ مہاراج یہ تو کنہیا روپ ہین یعنی بیگنونکی صورت کنہیا (ہندؤون کا مشہور دیوتا) کی سی ہی - پھر دوسرا بولا کہ ان داتا یہ تو چتر دھاری ہین (یعنی انکی صورت چتر کی صورت ہی) دوسرے دن راجہ بولے کہ بیگن کیا بد صورت ہوتے ہین برہمن بولا کہ برتہی راج جبھی تو انکا مُنہ کالا ہی راجہ نے کہا کہ کل تو تو تعریف کرتا تھا اور آج مذمت کرتا ہی اُسنے کہا کہ مہاراج مین آپکا نوکر ہون کچھ بیگنون کا نوکر نہین ہون جسکو آپ پسند کرینگے اُسکی تعریف کرونگا جسکو آپ ناپسند کرین گے مین اُسکی مذمت کرونگا -

آپ کو بھول جانا - اپنی اصل و حقیقت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا - جیسے بے ادب زبان دراز کو تنبیہاً کہتے ہین کہ تو آپ کو بھول گیا ہے -

آپ کو پانا - اپنی حقیقت دریافت کر لینا - ظفر ؎ جو کوئی آپ کو پائے تو اسکو بھی پائے - سراغ یار کا اپنے سراغ سے ڈھونڈے -

آپ کو دُور جاننا یا سمجھنا - غرور کرنا - اپنے آپ کو عاقل و کامل سمجھنا مومن ؎ ابلہی سے دعوے عقل و شعور - اپنے نزدیک آپکو جانے ہے دور - وله ؎ نہوا تجھکو پاس اپنا کچھ - دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ

آپ کو دور کھینچنا - کھچا کھچا رہنا - ناز اور غرور کرنا - ناسخ ؎ دور اتنا آپ کو مجھسے نہ اے خونخوار کھینچ - ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ - ظفر ؎ جو ہو گا مرد معقول اسکو ہو گا پاس ہر اک کا - اگر دور آپ کو کھینچے گا نا معقول کھینچے گا - آتش ؎ کھینچتا ہے آپکو دور اسقدر کیون آفتاب - سایہ کیا سورج مکھی کا ہے کسی رخسار پر -

آپ کو دے دے مارنا - تڑپنا پچھاڑین کھانا - ناسخ ؎ - یاد گیسو مین جو دے دے مارتا ہے آپکو - ہو گیا سودا رسبا نند گیسو آئنہ -

آپ کو ڈبونا - آپ کو تباہ یا ذلیل کرنا - سحر ؎ کنارہ ہی سے تجھے ای سحر خوبی تجسے بہتر تھا - ڈبویا آپکو مین نے ہوا کیا آشنا تجسے -

آپ کو روکنا - باز رہنا - اپنے نفس کو اپنے قابو مین رکھنا - ناسخ ؎ اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے - نہ رہی وصل مین پر ضبط کی تاب آخر شب -

آپ کو شاخ زعفران سمجھنا - اپنی ذات کو دنیا بھر سے نرالا جاننا دُون کی لینا - دماغدار اور مغرور ہونا - انشا ؎ پہلے رسے یہ دماغ سمجھا ہے آپ کو شاخ زعفران تو نے - سرور دہلوی ؎ سدرہ کی شاخ ہنگی قبضۂ شاہ مین کمان - شاخ کمان ہی آپکو سمجھے ہے شاخ زعفران - اور سمجھنا کی جگہہ گننا اور جاننا بھی کہا ہے نصیر ؎ گنے ہے آپکو کیا شاخ زعفران دیکھو شگوفہ اور ہی لائی ہے اکی بار بسنت - نکہت ؎ جلے ہے مطبخ عالی مین جو کوئی ہیزم - بجا ہے آپ کو گر شاخ زعفران جانے - یہ محاورہ لکھنو مین یون مستعمل ہے آپ مین کیا شاخ زعفران ہے یا لگی ہے -

آپ کو کھونا یا کھو بیٹھنا - خودی کو مٹا دینا - آپکو تباہ و برباد کرنا - ظفر ؎ آسے پانا نہین آسان کہ جبتک نہ جب تک آپکو کھویا نہ پایا - میر ؎ صحبت عجب طرح کی پڑی اتفاق ہائے - کھو بیٹھے جو آپکو تو اسکو پایئے - فقرہ - تمنے تو کیمیا کی تلاش مین آپکو کھو دیا - (برباد کر دیا)

آپ کو مٹا دینا - دیکھو آپکو کھونا - رند ؎ مٹا دے آپکو منظور اگر ہے نام نشان سے جو گزر جاتے ہین وہ ہی نام کرتے ہین -

آپ کہاے بلی کو بتاے - یہ مثل اسکی نسبت کہتے ہین جو خود کوئی قصور کرے اور الزام دوسرے پر رکھے -

آپ کی بلا سے - جب کسی کو کوئی کسی فعل سے جسمین ضرر کا احتمال ہے ممانعت اور اُسکے ترک کی نصیحت کرتا ہے تو نصیحت قبول کرنیوالا کہتا ہے کہ آپکی بلا سے ضرر ہو گا تو مجھے ہو گا آپکو کیا -

آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر - جب کوئی شخص کسی بات سے دل ہی دل مین شرمندہ اور پشیمان ہو مگر ظاہر مین اپنی بات کی پچ کرے تو زیادہ شرمندہ کرنیکو کہتے ہین کہ آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر

داغ ؎ بزم اغیار کا ظاہر ہی اثر آنکھون پر - مہربان آپ کی خفت مرے سر آنکھون پر - خفت کی جگہ شرمندگی اور خجالت بھی بولتے ہین -

آپ کی دال یہان نہ گلے گی - آپکا قابو یہان نہ چلے گا اسیر ؎ دانۂ خال کا بوسہ وہ کوئی دیتے ہین - کچھ کہین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین ہی

انشا ؎ گلنے کی دال یان نہین بس خشکہ کھائیے - ای شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگھاریے - اور اس جگہ یہ بھی سنا ہی آپکی ٹکی یہان نہ لگے گی مگر یہ فصحا کے استعمال مین کم ہی -

آپکے دشمن - جہان مُخاطب کو کسی امر مکروہ کی نسبت سے بچانا ہوتا ہی وہان یہ جملہ استعمال کرتے ہین - قلق ؎ کیون یہ کسواسطے ہی رنج و محن جان و تن اپنی آپ کے دشمن - عورتین دشمن کی جگہ مدعی اور آپ کے دشمن اور آپکے مدعی ملا کر بھی بولتی ہین — اور جب کسی مکروہ نسبت دینے مین علامت مفعولیت لانا پڑتی ہی تو دشمن اور مدعی کی جگہ دشمنون اور مدعیون کہتے ہین جیسے آپکے دشمن کیا بیمار ہین - اسکو جب یون کہین گے کہ آپکے دشمنون کو کیا مرض ہی تو یہ صحیح نہوگا کہ آپکے دشمن کو کیا مرض ہی - اور یہی حال لفظ مدعی کا بھی ہی -

آپ کی شکایت میرے سر آنکھون پر - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان کوئی کسی بات کی شکایت کرے اور اسکی شکایت قبول کر کے عذر کرنا منظور ہو - کبھی الزام بھی اسی پیرایے مین قبول کرتے ہین اور میرے کو حذف کر کے بھی بولتے ہین -

آپکے فرمانے کی یہ بات ہی - یعنی آپکو زیبا نہین ہی آپ ایسا نہ کہئیے

آپ کی کیا بات ہی - یہ جملہ زیادہ وہان بولا جاتا ہی جہان طنزاً کسکی تعریف کی جاتی ہی اور کبھی کبھی واقعی تعریف کرنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی -

آپ کے لڑکے بھی کبھی گھٹنون کے بھل چلینگے - یعنی آپ بھی کبھی راہ پر آئین گے - آپکو بھی کبھی عقل آئیگی -

آپ کے مُنہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا آدھار - مثل - مالدار کی ادنی توجہ سے مفلس کا بھلا ہو جاتا ہی -

آپ کی یہان کچھ نہ چلیگی - دیکھو آپکی دال یہان نہ گلے گی -

آپ گاتے کیا ہین - جب کسیکی بات سمجھ مین نہین آتی یا کوئی بات کو اتنا طول دیتا ہی کہ مطلب خبط ہو جاتا ہی تو مذاق سے کہتے ہین کہ آپ گاتے کیا ہین - اور یون بھی کہتے ہین کہ آپ اپنے ہی گاتے ہین یعنی کسیکی کچھ سنتے ہی نہین ایک رٹ ہی کہ چلی جاتی ہی -

آپ گیلے مین سوئی مجھے سوکھے مین سلایا - عورتین اپنے ساتھ اپنی ماں یا اور کسی عزیز کی کمال محبت اور دلسوزی ظاہر کرنیکے وقت بولتی ہین کہ اُسنے آپ تکلیف اُٹھائی اور مجھے ہمیشہ راحت پہنچائی -

آپ موے تو جگ موا - مثل - خود مر گئے تو گویا تمام دنیا مر گئی کسی بات سے کچھ غرض نہین -

آپ میان صُوبہ دار گھر مین بیوی جھونکے بھاڑ - مثل - جہان کوئی مفلسی کی حالت مین امیرانہ ٹھاٹھ بنائے اور شیخی بگھارے وہان طنزاً بولتے ہین -

آپ میان منگتے باہر کھڑے درویش - مثل - یعنی جب خود ہی محتاج ہین تو اورونکو کیا دین گے فصحا منگتے کی جگہ مانگتے بولتے ہین -

آپ میری جان سے کیا چاہتے ہین - یہ جملہ اُس مقام پر
بولتے ہین جہان کوئی بک بک کے بہت پریشان کرتا ہی اور پیچھا نہین چھوڑتا
آپ مین نمبر (۱) تمہاری ذات مین - فقرہ - آپ مین یہ حوصلہ کہان -
نمبر (۲) اپنی ذات مین - فقرہ - دل صاف ہو تو آپ مین سب کچھ نظر آئے -
نمبر (۳) ہوش مین - وزیر ؎ کبھی ہی ہوش اُسے گاہ فرط بیہوشی -
کبھی ہی آپ مین وہ گاہ آپ سے باہر - میر ؎ کبھو آتے ہین آپ مین تجھ بن
گھر مین ہم میہمان ہوتے ہین -
آپ مین آنا - ہوش مین آنا - خودی مین آنا - مومن ؎ جلوہ افزائی
رخ کے لیے مین غش ہوا - مین کبھی آپ مین آیا تو وہ بیہوش ہوا - ناسخ ؎
آپ مین آئین جائین یار کے پاس - کب سے ہی ہمکو انتظار اپنا -
آپ مین پانا - نمبر (۱) اپنی ذات مین پانا - وزیر ؎ ڈہونڈا ہی
جسنے اُسکو تو پایا ہی آپ مین - دیکھو تو قرب بندے کو ہی کیا خدا کے ساتہ -
نمبر (۲) دوسرے کی ذات مین پانا - فقرہ - یہ وصف ہمنے آپ مین پائے
آپ مین ڈہونڈنا - اپنے وجود مین ڈہونڈنا - فقرہ - ادہر اُدہر نہ بھٹکو
ڈہونڈنا ہی تو اُسے آپ مین ڈہونڈو -
آپ مین نہ رہنا - ہوش و حواس مین نہ رہنا - خودی سے گزر جانا -
رند ؎ ملا ہی غنچہ دہن کو لسان بتا ورنہ - رہے نہ آپ مین تم ہاتہ پاؤن
پہول چلے - ؎ روکتا کیا اُسے جرأت نہ رہا آپ مین مین - بیٹھے بیٹھے
جو مین اُسنے یہ کہا جاتا ہون -
آپ مین نہ ہونا - ہوش و حواس درست نہونا - بیخود ہونا - مومن ؎
ہم تا سحر آپ مین نہین تھے - کیا جانئین رہے وہ کسکے گھر رات یہ رات

ہمنشین پوچھ مت کہین ہو نہین - ان دنون آپ مین نہین ہو نہین -
آپ نے مجھے مول لیکر چھوڑ دیا - یعنی آپنے مجھپر بڑا احسان کیا ہی
منت پذیری کے اظہار کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -
آپ ہارے بہو کو مارے - (عو) یہ مثل جب کوئی دوسرے پر
الزام رکھکر اپنی شرمندگی مٹاتا ہی تو بولی جاتی ہی -
آپ ہر فن مولے ہین - جب کوئی شخص کسی بات کا دعوے کرتا ہی
تو طنز سے کہتے ہین اسپر کیا موقوف ہی آپ ہر فن مولے ہین -
آپہنسے کی بات ہی - جب انسان کہین جا پڑتا ہی اور وہان مجبوری سے
ٹہیرنا پایا اور کوئی امر ناگزیر کرنا ہوتا ہی اُسکو کہتے ہین کہ آپہنسے کی بات ہی -
آپ ہی یا آپی - نمبر (۱) خود ہی - ناسخ ؎ اُٹھگئی جب سے دوئی
ناسخ تو کہتا ہون ہی - آپ ہی شاہد ہی آپی رند شاہد باز ہی - ظفر ؎
کسیکی عقل پر کرتے نہین یہ عشقبازی ہم - جو نادان ہین تو آپی ہین جو عاقل
ہین تو آپی ہین - اسیر ؎ آپ ہی ظلم کرو آپ ہی شکوا اُلٹا - سچ ہی
صاحب روش اُلٹی ہی زمانا اُلٹا - وزیر ؎ بہت کچھ کہو کے پائی اُسنے
راہ خود فراموشی - دل گم گشتہ آپی خضر ہی اپنے بیابان کا - ذوق ؎ -
کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا - جو آپی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا
نمبر (۲) ضمیر مخاطب کلمہ حصر کے ساتہ - فقرہ - آپ ہی نے فرمایا تھا -
نمبر (۳) آپ ہی آپ - از خود - بلا سبب - رشک ؎ تمکو خط لکہنے مین کہلتا ہی
قلمدان آپی - کیا کرین قاب[1] قلم پر نہین قابو ہمکو - ولہ ؎ پہرتا ہون گرد
یار آپی - گردش ایام کی نہین ہی -

[1] قاب قلم بمعنی قلمدان (بہار عجم)

فائدہ بعض لوگ آپی کو آپہی ہائے مخلوط التلفظ کے ساتہ لکہتے اور پڑہتے ہین مولف کی رائے ہی کہ ایسے مقامات مین ہائے مخلوط التلفظ کا ترک کرنا تحریر اور تقریر مین مستحسن ہی۔

آپ ہی آپ یا آپی آپ - نمبر (۱) خدا ہی خدا نکہت ؎ وہی آئینے مین وہی سنگ مین ہی - غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی
نمبر (۲) دیکہو آپ ہی نمبر ۳ - رشک ؎ متلون نہین گلزار جہان آپ ہی آپ ہی تمہارے گل نیرنگ کی ساری رنگت - ؎ داغ کو دیکہ کے بولے یہ شخص آپ ہی آپ جلا جاتا ہی - نواب مرزا شوق ؎ تمکو کیا ہی جو جان کہوتے ہو بے سبب آپی آپ روتے ہو -

آپ ہی اپنی قبر کہودتا ہی - یعنی آپ اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارتا ہی۔

آپ ہی کا کہاتا ہون - یعنی آپ ہی کا دیا ہوا کہاتا ہون یہان جو کچہ ہی وہ آپ ہی کا ہی۔

آپ ہی کی جوتیونکا صدقہ ہی ؏ - مثل آپ ہی کا فیض ہی - آپ ہی کا طفیل ہی - عجز و انکسار کی جگہ بولتے ہین -

آپ ہی مارے آپ ہی چلائے - یہ جملہ اسجگہ بولتے ہین جب کوئی شخص کسی پر خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے -

آپ ہین ؏ - کلمہ تعجب کسی شناسا یا آشنا کو جب یکایک دیکہتے ہین یا اشتباہ کے بعد پہچانتے ہین تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہین اور کبہی تجاہل عارفانہ کے طور پر بولا جاتا ہی ظفر ؎ دیکہ صحرا مین مجہے اول تو گہبرایا تہا قیس پہر جو پہچانا تو بولا حضرت من آپ ہین (تعجب سے) - فقرہ - آپ ہی بڑے عیار ہین جان بوجہ کر برا کہا پہر کہتے ہین قبلہ آپ ہین - (تجاہل عارفانہ)

آپ ہی ناک چوٹی گرفتار ہین یا رہتے ہین (عو) (ناک اور چوٹی عزت اور زینت کی چیزین ہین اسلیے ایسے امور کی طرف متوجہ رہنے سے مطلب ہی جن سے وہ سلامت اور بنی رہین)
نمبر (۱) گہر کے دہندون یا دنیا کے بکہیڑون مین گرفتار رہتے ہین -
نمبر (۲) عزت اور حرمت سنبہالنے مین مصروف رہتے ہین -
نمبر (۳) بڑے دماغدار اور نازک مزاج ہین -

آپی آپ باتین کرنا - اپنے جی سے باتین کرنا - (فکر و محویت کی حالت مین) مومن ؎ نہ ہوش کہوتے اگر اس پری کی باتون پر - تو آپی آپ یہ باتین کیا نہ کرتے ہم - باتین کرنا کی جگہ بکنا بہی مستعمل ہی - قلق ؎ متحمل جو ہو نہ سکتی تہی - آپ ہی آپ پہرون بکتی تہی -

آپا - نمبر (۱) ت - خواہر کلان بڑی بہن - جیسے بڑی آپا - چہوٹی آپا - اور آپا امان اور آپا بی بی تعظیماً کہتے ہین - اور چہوٹی لڑکیان آپا جان آپا جانی - آپا جنیا بہی محبت اور پیار سے بڑی بہن کو کہتی ہین (اصغری چہوٹی بہن اپنی بڑی بہن اکبری سے) اے بی آپا چپ کرو تمہاری سسرال سے ماما آئی ہی - (مراۃ العروس)
نمبر (۲) ھ - اپنی ہستی خودی - مثل - آپا تجے سوہر کو بہجے - اس مثل کے سوا اور کہین ان معنو نمین اسکا استعمال نہین پایا -
نمبر (۳) ؏ ہوش و حواس - آپہی دہلوی ؎ اتنی بڑہ بڑہ کے بات مت کہیے

؏ مشہور ہی کہ ایک ظریف نے اپنے دوستونکی دعوت کی جب لوگ آکر بیٹھ گئے تو ایک شخص نے (جسکو پہلے سے اس کام کیواسطے تجویز کر رکہا تہا) ان سب کی جوتیان لین اور بیچکر انہین دامون سے کہانا تیار کرایا جب دسترخوان پر کہانا چُناگیا تو سب نے میزبان سے کہا آپنے اتنی تکلیف اور تکلف کیون کیا - ظریف نے ہنسکر کہا مین کس قابل ہون آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی - اسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہو کر مثل ہوگیا -

؏ لکہنؤ مین نہین سنا -

اپنا آپا سنبھالیے صاحب ۔

آپا تجے سوہر کو بھجے ۔ مثل ۔ جو خودی کو ترک کرے اور اپنے آپ کو مٹادے وہ خدا کی پوری پرستش کرسکتا ہی ۔

آپا سنبھالنا ۔ خودداری کرنا ۔ ہوش و حواس درست رکھنا ۔ مثال کے لیے دیکھو آپا نمبر ۳ ۔

آپے سے باہر ہونا یا ہوجانا ۔ دیکھو آپے سے باہر ہوجانا ۔

آپے سے نکلنا ۔ دیکھو آپے سے باہر ہوجانا ۔ فقرہ ۔ تم اسوقت اپنے آپے سے کیون نکلے جاتے ہو ۔

آپے مین آنا یا آجانا ۔ دیکھو آپ مین آنا ۔ فقرہ ۔ ذرا آپے مین آؤ سنبھل کے بات چیت کرو ۔

آپے مین نرہنا ۔ دیکھو آپ مین نرہنا ۔ فقرہ ۔ روٹیان لگی ہین اب تم آپے مین نہین رہے ہو ۔

آپے مین نہونا ۔ دیکھو آپ مین نہونا ۔ فقرہ ۔ تمسے کوئی بات کیا کہے غصے کے مارے تم تو آپے مین نہین ہو ۔

آپا دھاپی ۔ ھ ۔ مونث ۔ اپنی اپنی فکر ۔ نفسی نفسی ۔ فقرہ ۔ وہان تو آپا دھاپی ہی کوئی کسیکو نہین پوچھتا ۔ مصحفی ؎ ایک سے ایک کو جانے مین ہی آپا دھاپی ۔ سایہ میرا رہ الفت مین ہی مجھسے آگے ۔

آپا دھاپی پڑنا ۔ اپنی اپنی فکر ہونا ۔ نفسی نفسی پڑنا ۔ فقرہ ۔ غدر مین ایسی آپا دھاپی پڑی تھی کہ کسیکو کسی کی خبر نہ تھی ۔

آپا دھاپی کرنا ۔ اپنے اپنے قدح کی خیر منانا ۔ اپنے ہی مطلب کی سوچنا ۔

ع؎ آپے کے ساتھ سب محاورے اہل ہند عورتون کے محاورات ہین خال خال مرد بھی بول جاتے ہین ۔

فقرہ ۔ بھائی اتنی آپا دھاپی نہ کرو میرے حق کیطرف بھی خیال رکھو ۔

آپ دھاپ ۔ ھ ۔ مونث ۔ نفسی نفسی ۔ جرأت ؎ جاتے ہی اُسکے کیا کہون ہل چل سی ڈال دی ۔ تاب و توان و صبر کی یان آپ دھاپ نے ۔

یہ محاورہ متقدمین کے یہان تھا اب آپا دھاپی کہتے ہین ۔

آپ دھاپ اپنا ہی منہ اپنا ہی ہاتھ ۔ یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنا ہی بھلا چاہے اور دوسرے کا کچھ خیال نہ رکھے ۔

آپڑنا ۔ نمبر (۱) آجانا ۔ آموجود ہونا ۔ فقرہ ۔ جلدی جلدی کہا لو کہین کوئی بیفکرا نہ آپڑے ۔ بیوری

نمبر (۲) آگرنا ۔ گر پڑنا ۔ ٹپک پڑنا ۔ فقرہ ۔ ایک ٹہنی کو سہارا بات ہی سمجھکر پاؤن رکہا وہ ٹوٹ گئی مین نیچے آپڑا ۔ (آب حیات ؎ دوئی اسمجہ آرہنا زیادہ بولتے ہین ۔ فقرہ ۔ اگر قسمت سے ہی ۔ ظفر ؎ کسیکی گود مین تم مراد آپڑا تو آپڑا نہین تو سولے ہی ہین نوابی مین جو عاقل (آب حیات) لکھنؤ مین ایسے مقام پر آگرا اور آگہی شکوا الٹا ۔ سیج ہی

نمبر (۳) آپھنسنا ۔ گھر جانا ۔ ظفر ؎ کہے مین ہو کے پائی آسنے سے رو رو کر ۔ کہ ابتو آپڑے ہم مردم آزارون کے ۔ ذوق ؎

نمبر (۴) آفت یا مصیبت پڑنا ۔ فقرہ ۔ ایسی تم پر کیا آپڑی ہی اسکو گر مار تو کیا مارا وطن سے نکل کھڑے ہوے ۔ ماتھا

نمبر (۵) واقع ہونا ۔ صبا ؎ ضرور قمریون سے ہمسے بحث آپڑتی ۔ نہ سرو کی طرف اے نونہال لیکے چلے ۔ فقرہ ۔ ابتو باہم ضد آپڑی ہی ۔ فقرہ ۔ سمندر کئی جگہ اسطرح آپڑا ہی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین اُترنا پڑتا ہی ۔

نمبر(۶) لازم ہونا- ضرور ہونا غالبؔ پیچ آپڑی ہی وعدۂ دلدار کی مجھے -
وہ آئے یا نہ آئے پہ یان انتظار ہی-
نمبر(۷) ذمہ ہوجانا- فقرہ - سارے گہر کا کام اُسی غریب پر آپڑا ہی-
نمبر(۸) ٹوٹ پڑنا - جیسے فوج آپڑی - (ٹوٹ پڑی)
نمبر(۹) آرہنا - ابتو تمہارے قدموں کے نیچے آپڑے ہین -
نمبر(۱۰) وارد ہونا- فقرہ - بادشاہی لشکر میدان مین آپڑا -
نمبر(۱۱) رجوع ہونا یا متعلق ہونا - غالبؔ کام اُس سے آپڑا ہی کہ جسکا
آپ ہی آپ ... مین - لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر-
بے سبب ... من مجھبی ہو - مثل - (عو) اپنے ساتھ دوسرے کو بھی بلا مین
آپ ہی لانے اور خرابی مین ڈالنے کی جگہ بولی جاتی ہی-
آپ ہی کا ... ھ - نمبر(۱) یکدگر- باہم - داغؔ ٹھہرے عہد وفا جو آپسمین
جو کچھ ہو وہ آپ ہی ... قسمین - مومنؔ ہی یاد وُہ ات دنکی صحبت آپس کی وہ الفت و محبت
آپس ہی کی جوتیو - رشتہ داری) - ناتا - قلقؔ شادی آپسمین تھی مجھے مطلوب
طفیل ہی عجز و انکسار جا بجا منسوب -
آپ ہی ماہی - ھ - مونث - رشتہ داری - میل جول - فقرہ - آپسداری مین اتنا
کوئی شخص کہہ جاہیے - خواص بنظر ہندی و فارسی ترکیب کے اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین
آپس کا معاملہ - یگانگی کی بات - فقرہ - آپس کا معاملہ ہی باہر اسکی
بو نہ پہوٹے -
آپس کا واسطہ - قرابت کا علاقہ - رسم و راہ کی خصوصیت - فقرہ -
کیا کرون آپس کا واسطہ ہی کچھ بن نہین پڑتی -
آپس کی بات - اپنایت کا معاملہ - فقرہ - آپس کی بات ہی آپس ہی مین

طے ہوجائے تو بہتر ہی-
آپس کی باتین - نمبر(۱) عزیزون یا دوستون مین جو باہم باتین ہون
فقرہ - بازار مین آپس کی باتون کا چرچا پہنچا ہیے - اور اسجگہ آپس کی گفتگو
اور بات چیت بھی بولتے ہین - کیفؔ تفسیر لن ترانی واعظ نہ کر
بیان تو - چرچا نہین ہی لازم آپس کی گفتگو کا -
نمبر(۲) روزمرہ - صاف صاف - فقرہ - انکے مضمون صاف صاف
عاشقانہ عارفانہ ہین اور شعر آپس کی باتین - اور زبان شستہ و رفتہ ہی
(آب حیات) لکھنؤ مین اس محل پر فقط باتین بولتے ہین یعنی شعر کیا ہین
باتین ہین -
آپس کی پہوٹ - باہمی مخالفت - قرابت مین نا اتفاقی خصوصیت
مین بگاڑ - جیسے آپس کی پہوٹ سے گہر کے گہر تباہ ہوگئے نکہتؔ
بگڑا دلا معاملہ آپس کی پہوٹ سے - پہوٹا جگر کا آبلہ آپس کی پہوٹ سے -
آپس مین - باہم - اسیرؔ آپس مین لڑکے عاشق صادق جو مر گئے
ہاتہ آئیگا حضور کو اس امتحان سے کیا - آتشؔ پاتا ہون مین مزاج عناصر
مین اختلاف - آپس مین ہوگا ایکدن ان چار سے بگاڑ -
آپس مین رہنا - باہم مل جلکر رہنا - محبت و اتفاق سے بسر کرنا -
میر حسنؔ وہ بن ٹھن کے آپس مین رہنے لگے - بہم راز دل اپنا کہنے لگے -
آپکڑنا - پکڑ لینا - گرفتار کرلینا - مومنؔ چہوڑدے ہاتہ کیا پکڑتا ہی-
جا ابھی کوئی آپکڑتا ہی - انشاؔ چاہتا تھا کہ مین ٹک بڑہ چلون آگے
لیکن - اتنے مین شرم نے پکڑا ہی مرا دامن -
آپہنچنا - نمبر(۱) آجانا - پہنچ جانا - ناسخؔ خاک پہنچے کوے جانان کو کہ پہنچ گھٹنا

کیا ہماری خاک اڑانے مین ہوانے دیر کی۔ مومن ؎ گرمثل سبح ہی کیون مین
کے پاس پیاسا آئے ہی۔ کیون نہ آپہنچی زلیخا مصر سے کنعان تلک۔

نمبر (۲) پہنچنے کے قریب ہونا۔ سحر ؎ وصل جانان نہوا وقت وصال آپہنچا
واے حسرت کہ رہی دلکی تمنا دل مین۔ وزیر ؎ بلبل نکل قفس سے کہ آپہنچی
فصل گل۔ پرواز سیکھ لے مرے چہرے کے رنگ سے۔

آپھنسنا۔ نمبر (۱) پھنس جانا۔ فقرہ۔ چھوٹی چڑیونکے ساتھ بڑی چڑیان بھی
جال مین آپھنسین۔

نمبر (۲) فریب مین آنا۔ فقرہ۔ شاہ جی نے ایسا جال پھیلایا ہی کہ روز کوئی
نہ کوئی آپھنستا ہی۔

فصل الف ممدودہ مع تاے فوقانی

آتا۔ ھ۔ مذکر۔ نمبر (۱) آنیوالا۔ جملہ۔ آتا آئے جاتا جائے۔

نمبر (۲) قرض یا کوئی حق واجب حساب سے نکلتا ہوا۔ فقرہ کیا ہم پر تمہارے
باوا کا کچھ آتا ہی۔ ظفر ؎ بنگئی آپ سے ہم سیم برون کے قیدی۔
نہین ہم پر درم و دام کسیکے آتے۔

نمبر (۳) دستگاہ۔ (کوئی بات یا کوئی کام یا کوئی ہنر۔) ذوق ؎
قسمت ہی سے لاچار ہون اے ذوق وگرنہ۔ سب فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا۔

نمبر (۴)[۱] معلوم۔ ذوق ؎ جاتی ہے زلفونکی لٹک دل سے ہمارے
افسوس کچھ ایسا ہمین لٹکا نہین آتا۔ مصحفی ؎ عاشق سے کبھی ہوتا ہی کہین
صبر و تحمل۔ وہ کام تو کہتا ہی جو آتا نہین مجھکو۔

آتا آئے جاتا جائے یا آتے آؤ جاتے جاؤ۔ استغنا کے
طور پر بولتے ہین کہ جسکا جی چاہے آئے جسکا جی چاہے چلا جائے۔

**آتا تو سبھی بھلا تھوڑا بہت کچھ۔ جاتا تو دو ہی بھلے دلدر
اور دکھ**۔ مثل۔ آتی ہوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب کا آنا اچھا اور جانے والی
چیزون مین دلدر اور دکھ کے سوا کسیکا جانا بھلا نہین معلوم ہوتا۔

آتا جاتا۔ نمبر (۱) آیندہ و روندہ۔ آنے جانے والا۔ راہرو۔ مسافر۔
فقرہ۔ کوئی آتا جاتا ملے گا تو خط بھیجدینگے۔ گلزار نسیم ؎ دیو آدمی بنکے
بن مین آئے۔ آتے جاتے کو گھیر لائے۔

نمبر (۲) دیکھو آتا نمبر ۳- فقرہ۔ آتا جاتا خاک نہین دعوے بہت کچھ ہی
جاتا یہان آتا کا تابع ہی۔

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے جاتا ہو تو اسکا غم نہ کیجیے۔ مثل۔
ملتی چیز کو نہ چھوڑیے اور جو کچھ جاتا رہے اُسکا افسوس نہ کیجیے۔

آتونکو آنے دو جاتونکو جانے دو۔ دیکھو آتا آئے جاتا جائے

آتے آتے۔ پہنچتے پہنچتے۔ ناسخ ؎ راگ جوگانے لگا مطرب شب
فرقت مین ہائے۔ آتے آتے میرے کانون تک وہ شیون ہوگیا۔

آتے آتے آنا[۱]۔ رفتہ رفتہ آنا۔ چلتے چلتے پہنچنا۔ فقرہ۔ تمتو دم نہین
لیتے پکارے ہی چلے جاتے ہو آدمی آتے آتے آئیگا۔

[۱] اگرچہ نمبر ۳- نمبر ۴- متحد معلوم ہوتے ہین مگر زبان کے آشنا جانتے ہین کہ بعض جگہ دستگاہ اور قدرت کی نسبت معلوم کے لفظ سے تعبیر ترجیح رکھتی ہی۔ جیسے ذوق کے شعر مثال نمبر ۴- مین یا جیسے اس فقرے مین ایسی کوئی تدبیر نہین آتی جس سے روپیہ ملے۔

[۱] اسیطرح کہاتے کہاتے کہانا لکہتے لکہتے لکہنا کل افعال مستعمل ہین یہان ترکیب استعمال بتا دی گئی۔

آتے آتے رہجانا — آنیکا ارادہ کر کے نہ آنا۔ ذوق ؎ —
بلبے استغنا کہ وہ یان آتے آتے رہگئے ۔ اُف ری بیتابی کہ یان تو دم ہی
نکلا جاے ہی۔ مومن ؎ شب وعدہ جذبۂ شوق سے ہوی کشمکش یہ ستم ہوا
کہ وہ آتے آتے جو تھم گئے تو کسیطرح نہ تھما قلق۔

آتیان عـ٥ — آنے والیان ۔ یہ اگلی زبان ہی اب متروک ہی۔

آتی بھلی کہ جاتی — اسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تھوڑی سی
چیز کا بھی نہ ملنے سے ملنا اور نہ لینے سے لینا بہتر ہی۔

آتے بھلے نہ جاتے — جب کسیکا آنا نہ آنا برابر ہو تو ایسے محل پر بولتے ہین
یعنی اُنکے آنے سے فائدہ ہی نہ جانے سے ۔

آتے جاتے — نمبر (۱) راہ رو ۔ مسافر ۔ مثال کے لیے دیکھو آتا جاتا نمبر ۱
نمبر (۲) آنے جانے مین یا آنے جانے بھر کی ۔ فقرہ ۔ آتے جاتے کیا دیر
لگتی ہی۔ رند ؎ دل بیتاب شتاب آنکا قاصد نہ تڑپ — راہ مین
دیر لگے گی فقط آتے جاتے ۔
نمبر (۳) آمد و رفت سے ۔ آنے جانے سے ۔ رند ؎ ہوئی دربان تلک
اُسکے رسائی حاصل ۔ رفتہ رفتہ ہمین اُس کوچے مین آتے جاتے ۔
نمبر (۴) راہ گلی مین ۔ راہ چلتے ۔ گزرتے نکلتے ۔ فقرہ ۔ مجھے وہ آتے جاتے
ٹوکتے ہین کسیطرح انکا رو سپیدہ دیدہ ۔ صبا ؎ گل کو وہ چھیڑتے ہین باغ
مین آتے جاتے ۔ باتین بلبل کو ہزارون ہین سناتے جاتے ۔ ولہ ؎
کیا چڑھ گئے نہ کسی روز مری گھات پہ تم ۔ آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے ۔

آتی جاتی چوٹ نظر نہ آنا — کسی حربے کی چوٹ جو بہت تیزی سے
آنے تو چوٹ لگانے والے کی چالاکی اور ہاتھ کی صفائی کی تعریف مین یہ
جملہ کہا جاتا ہی۔ صبا ؎ آتی جاتی چوٹ بھی سیج ہی نظر آتی نہین ۔ آج کل
چلتے ہین کیا اُس تیغزن کے ہاتھ پاؤن ۔ داغ ؎ کیا ار کے اُس نگاہ شوخ
کی چوٹ ۔ آتی جاتی نظر نہین آتی ۔

آتے کا منھ دیکھتی تھی جاتے کی پیٹھ — یہ جملہ اکثر کسیکے سفر سے
آنے کی بیتابی انتظار ظاہر کرنے کیوقت عورتین بولتی ہین۔

آتے کو روکتے نہین جاتے کو ٹوکتے نہین — دیکھو آتا آئے
جاتا جائے ۔

آتی ہی ہاتھی کے پاؤن اور جاتی ہی چیونٹی کے پاؤن
مثل ۔ بیماری کی نسبت بولتے ہین کہ آتی ہی تو آناً فاناً ہاتھی کی طرح اور جاتی ہی
تو آہستہ آہستہ چیونٹی کیطرح یعنی بیماری کے آنے اور ترقی کرنے مین کچھ دیر
نہین ہوتی اور جاتی ہی اکثر رفتہ رفتہ ۔

آتش — ف — (اسکی اصل ژند کا لفظ آترس ہی ۔ آترس سے قدیم فارسی مین
آتِش اور اُس سے آتش ہوگیا) ۔ آگ ۔ ھ ۔ نمبر (۱) اربع عناصر سے
ایک عنصر کا نام — نصیر ؎ کیون نہ کہین بشر کو ہم آتش و آب خاک باد
قدرت حق سے ہین بہم آتش و آب خاک باد ۔

فائدہ ۔ اس لفظ مین فرہنگ نگارون نے کسرہ و فتح تاے قرشت مین اختلاف
کیا ہی جو لوگ کسرے کو ترجیح دیتے ہین اُنکی دلیل یہ ہی کہ آتِش تاے مکسورہ
کے اشباع سے پیدا ہوا ہی اور یہ اسکے ثبوت مین کافی ہی کہ تاے آتش مکسور
ہی اور جو فتحے کو راجح کہتے ہین وہ کثرت استعمال شعرا سے اپنے دعوے
کو قوت دیتے ہین اور حق یہی ہی کہ جہانتک تتبع کیا گیا سرکش اور سرتش وغیرہ

عـ٥ اسی ترکیب سے اور مصادر بھی مستعمل ہین جیسے کھاتے کھاتے رک جانا جاتے جاتے ٹھہر جانا۔
عـ٥ کچھ اس لفظ کی تخصیص نہین ہی قدما اسیطرح جاتیان وغیرہ جمع کے ساتھ بولتے تھے ۔

قوافی مین پایا - اور آتیش کو مشبع آتش کہنا بھی ظاہرا ٹھیک نہین اسلیے کہ آتیش خود قدیم فارسی ہی -

صفات

آتش افروختہ - (بھڑکی ہوی آگ) **آتش** ؎ مومن ؔ کافر کا قاتل ہی ترا حسن شباب - آتش افروختہ یکسان ہی خشک و تر کے ساتھ -

افسردہ - (وہ آگ جو شعلہ نہ دے دہکتی ہو) **ناسخ** ؎ تو ہی بھڑکائیگی ای باد بہار - دل ہمارا آتش افسردہ ہی -

بلند (جسمین شعلے زیادہ اُٹھتے ہون) **ناصر** ؎ جلاکر پہاڑون کو کر دے جو خاک - بلند اور تیز آتش ہولناک -

پنہان - (وہ آگ جو پتھر مین چھپی ہوتی ہی) **ناسخ** ؎ صدمہ دل کو جو ہوا نالہ سوزان نکلا - جسطرح سنگ سے ہو آتش پنہان پیدا -

تیز - (بہت بھڑکی ہوی آگ) مثال کے لیے دیکھو بلند -

خاموش - (وہ آگ جسمین شعلہ نہو) **غالب** ؎ دل مرا سوز نہان سے بیمحابا جل گیا - آتش خاموش کے مانند گویا جلگیا - **مومن** (رباعی) ؎ کیا ظلم یہ ای نالہ بیباک کیا - اُس شعلہ مزاج کو غضبناک کیا - افسوس وہ لعل لب نہین گرم سخن - اس آتش خاموش نے جی خاک کیا -

سوزان - (سوزان صفت کاشفہ جلانیوالی آگ) **آتش** ؎ نہانیکو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹادے گا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پہ

ظفر ؎ سوزش عشق کی ہی یون دل بیتاب سے لاگ - جسطرح آتش سوزان کی ہو سیماب سے لاگ -

مردہ (بجھی ہوی آگ) **مومن** ؎ اُف کرگئی یادگرم جوشی - مین آتش مردہ سے جلا ہون -

ہولناک - (جب کثرت سے آگ بھڑکی ہوی ہوتی ہی تو اسکو دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہی اسلیے اسکی یہ صفت ہی) مثال کے لیے دیکھو بلند -

استعارات و تشبیہات

عہ بستر سمندر - جوہر علوی - طاوس علوی آشیان - قبلہ زردشتیان قبلہ گاہ مجوس - محراب جمشید - مرغ یاقوت پر -

آتش - نمبر (۲) تجلی نور - جیسے آتش طور -

عہ اور مشہور شاعر کا تخلص ہی -

آتش افروز - (ظش) آگ بھڑکانیوالا - **مومن** ؎ ملا جب یہ جواب سامعہ سوز ہوا سرگرم آہ آتش افروز -

مجازاً مفسد - فتنہ پرداز - لگانے بجھانے والا -

سحر ؎ آتش افروزی فکر مین بھرتے ہین پھرین - کیا ضرر شعلہ جوالہ کی سر تابی سے -

ولہ ؎ آتش افروزون نے یارب سر اُٹھایا ہی بہت - شمع کی مانند کھینچ انکی زبان بالاے سر -

آتشبار - (ظش) (صفت مین آتا ہی) آگ برسانیوالا - **ناسخ** ؎

عہ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

عہ خواجہ حیدر علی خلف خواجہ علی بخش متوطن دہلی رشید تلامذہ شیخ غلام ہمدانی مصحفی کا تخلص ہی جسکے کمال شاعری کا سکہ ہندوستان کے دلپر بیٹھا ہی پہلے پہل کچھ دنون نواب میرزا محمد تقی خان ترقی کے ساتھ فیض آباد مین رہے پھر انہین کے ساتھ لکھنؤ آئے سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین انتقال کیا دو دیوان انکے یادگار اور مقبول روزگار ہین -

پھلجھڑی کیطرح خط اپنا غبار افشان ہوا - گر کبھی لکھی حقیقت آہ آتشبار کی
وزیر ع روتے ہین اشکون کے بدلے خون گرم - ابر ہین ہم لیکن آتشبار ہین

آتش پرست - آگ پوجنے والا - آتش پرستی ایک مذہب ہی جسمین آگ کو پوجتے ہین اور اسکا موجد زردشت ہی - ہندوستان مین یہی قوم پارسی مشہور ہی - سودا ع کفر کی مے سے مست ہی جو ہی - غرض آتش پرست ہی جو ہی
رشک ع تشبیہ آگ کو جو مرے آتشین سے دون - مانند مے پرست ہون آتش پرست

آتش پنہان - کینہ - عداوت - آتش ع نشہ مے مین کھلی دشمنی دوست مجھے - آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا -

آتش تر (طلث) - شراب - داغ ع آتش دوزخ پہ ہوگا آتش تر کا گمان
گر کسی میکش نے اپنا دامن تر رکھدیا - بحر ع جاڑونمین شغل آتش تر کا ضرور ہی
گرما ہی اور یہ ٹھنڈی ہوا مجھے -

آتش جانسوز (طلث) - سوز و گداز عشق - رشک ع آتش جانسوز جب تک مشتعل تن مین نہین - ورد نالے مین نہین تاثیر شیون مین نہین -

آتشخانہ - ف - مذکر - نمبر (۱) وہ مکان جہان آتش پرست آگ روشن کرتے اور پوجتے ہین -
نمبر (۲) تشبیہا گرم مکان - فقرہ - یہ مکان دوپہر کو آتشخانہ ہوجاتا ہی -
ناسخ ع کیا نزاکت ہی کہ جھنجھلا کر لگا کہنے وہ رات - محفل عشرت کو کردیتی ہی آتشخانہ شمع -
نمبر (۳) وہ جگہہ جو مکان کی دیوارونمین بناتے ہین اور اندر سے دہوان نکلنے کے لیے اوپر کیطرف راہ رکھتے اور جاڑونمین مکان گرم کرنے کیواسطے اسمین آگ روشن کرتے ہین - ناسخ ع یہ تپ غم ہی کہ ناسخ مین جو لگ بیٹھون کبھی
مثل آتشخانہ ہوجائے وہین دیوار گرم -

آتش خو - نمبر (۱) تندمزاج غصہ ور - ذوق ع لطف بوسہ نرہا ہمپہ ہوا جب تو گرم
شربت قند دیا کرکے پر آتش خو گرم - مومن ع آتشین خو سے آرزوے وصال - پک گیا اب خیال خام مرا -
نمبر (۲) گرم (طلث) (صفت مین آتا ہی - آتش ع موم دونونکو کیا نالہ آتش خو نے
سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا -

آتش دل (طلث) - سوز و گداز - ذوق ع آتش دل سے پس از مرگ برنگ شعلہ - خاک عاشق سے نکلتا ہی گل خود رو گرم - آتش ع -
آتش دل سے تسلسل ہی دہی آہون کا - عود کے جلنے سے مجمر مین دہوان ہی کہ جو تھا - اور آتش جگر - آتش درون - آتش سینہ بھی کہا ہی - بحر ع
یہ میرے شعر ہون کیونکر بھلا نہ گرما گرم - سے نکلے ہوسے یہ مری آتش جگر کے ہین - رشک ع بیجا نہین جلاتی مجھے آتش درون - تقدیر نے درخت بنایا چنار کا - مومن ع تپش ولولہ جان تک پہنچی - آتش سینہ زبان تک پہنچی -

آتش دوست و دشمن نداند - آگ دوست دشمن کو نہین پہچانتی
بدطینت آدمی سے کنایہ ہی مطلب یہ ہی کہ جسطرح آگ ہر چیز کو جلاتی پہنکتی ہی
اسیطرح جسکی فطرت مین ایذارسانی ہی اُسکے ضرر سے دوست دشمن کوئی نہین بچتا -

آتش رخ (طلث) - نمبر (۱) القاب معشوق مین سے ہی اُردو مین اُسکی جمع زیادہ مستعمل ہی - ناسخ ع آتش رخان دہر اگر تجھکو دیکھ لین - اڑ جاے عارضون سے برنگ شرار رنگ - ذوق ع باز آیا دکھنے سے نہ آتش

رخون کے دل۔ سو بار آبلے اسے آنکھین دکھا چکے۔

آتش رنگ (ثلث)۔ سرخ۔ بھبوکا۔ لب و رخ معشوق اور لعل و لالہ کی صفت مین آتا ہی۔ ناسخ ؎ کھینچے گر نقشہ ترے رخسار آتش رنگ کا۔ کیا عجب یکرنگ ہو کر خامہ از رنگ شمع و زیرہ ؎ مسی آلودہ نہین تیرے لب آتش رنگ اپنی نظر و نہین دھوان دہار یہ انگارے ہین۔ آتش ؎ جب ترے روے عتاب آلودہ سے تشبیہ دی۔ لالہ آتش رنگ و آتش خو نظر آیا مجھے۔

آتش زبان۔ خوش بیان۔ اور انہین معنون مین آتش بیان بھی ہی اور دونون شاعر کی صفت مین آتے ہین ؎ کوچہ و بازار مین کہتے ہین مجھکو دیکھکر۔ ہی یہی آتش زبان ناسخ اسیکا نام ہی۔ اور آتش زبان تشبیہ کے اعتبار سے شمع اور شعلے اور لالہ کی صفت مین بھی آتا ہی۔ مومن ؎ نکلے بات تو نہین اگر منہ سے دھوان۔ شعلہ رخسار ہو آتش زبان۔ آتش ؎ روشنی ہووے جو آنکھون مین تو سیر باغ کر۔ لالہ آتش زبان ہی شمع ایوان بہار۔ داغ ؎ تری آتش بیانی داغ روشن ہی زمانے پر۔ پگھل جاتا ہی مثل شمع دل ہر اک سخندان کا۔

آتش زدگی۔ آگ لگنا۔ قانون فوجداری مین یہ لفظ زیادہ مستعمل ہی

آتش زرتشت۔ وہ آگ جو آتشکدۂ زرتشت مین تھی۔ ظفر ؎ آتشکدۂ دلکو اگر دیکھے ہمارے۔ شرمندہ گی اک آتش زرتشت اٹھائے

آتش زنی۔ آگ لگانا۔ قانون فوجداری مین زیادہ مستعمل ہی۔

آتش طبع۔ تندخو۔ غصہ ور۔

آتش طور۔ وہ آگ جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کو نظر آئی تھی اور در حقیقت تجلی تھی۔ ناسخ ؎ ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی۔ آتش طور سی گرمی ترے بازار کی تھی۔

آتش فشان۔ (صفت مین آتا ہی) نمبر (۱) شعلے اور چنگاریان دینے والا۔ جیسے کوہ آتش فشان جسے جوالامکھی کہتے ہین۔ ناسخ ؎ ایسے ہین میرے نالہ آتش فشان بلند۔ ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دھوان بلند۔ رند ؎ آتش فشان ہی برق تجلی قدیم سے۔ معلوم ہی جلا چکے ہین کوہ طور آپ۔

نمبر (۲) (ثلث) دلمین تاثیر کرنے والی چیز مثلاً دم آتش فشان یا داستان آتش فشان۔ ناسخ ؎ چلتی ہی اُس بت کی فرقت مین دلا باد بہار۔ باغ مین تو بھی دم آتش فشان دو چار کھینچ۔

نمبر (۳) (ثلث) روشن نورانی۔ مومن ؎ ای سوز گریہ آگے تری آب و تاب کے۔ پانی بھرے ہی جلوۂ آتش فشان شمع۔

آتش قدم (ثلث)۔ گرم رو۔ تیز قدم۔ ناسخ ؎ اسقدر آتش قدم دیکھا نہین ای شہسوار۔ کیا عجب گر نعل ہو جائے سم توسن مین آگ۔ ذوق ؎ ترا مجنون تفتہ دشت مین آتش قدم گر ہو۔ جلا دے زیر پا گر خار شترگان سمندر ہو۔

آتش کا پرکالہ۔ نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا۔ انگارا۔ ناسخ ؎ پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آلے ہوے۔ پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوے۔ رشک ؎ سوز الفت کافرہ ای رشک اگر منظور ہی۔ دل جگر آتش کے پرکالے بنایا چاہیے۔

نمبر (۲) شوخ و شنگ (صفات معشوق مین)۔ رشک ؎ ہی یکتاے جہان ای رشک وہ آتش کا پرکالہ۔ رُلانے مین ٹپانے مین ستانے مین جلانے مین

ناسخ ؎ دور ہر چند وہ پرکالۂ آتش ہی مگر - ہی تصور مین چراغ شب ہجران عارض

نمبر(۳) شریر - فتنہ پرداز - سودا ؎ خریدی کچھ نہ جنس آکر ہم اس بازار مین سودا - بغل مین لے چلے ہین دل سوا کِ آتش کا پرکالہ -

نمبر(۴) تیز طبع - ذہین - ذکی - فقرہ - یہ لڑکا تو غضب آتش کا پرکالہ ہی جاڑے ذہین کیسے گرم شعر کہنے لگا - نواب مرزا شوق ؎ ہوتے آتش کے ہین یہ پرکالے - تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے -

آتشکدہ - ف - مذکر - نمبر(۱) جس مکان مین آتش پرست پوجنے کیواسطے آگ رکھتے ہین - ناسخ ؎ چہرۂ آتشکدہ ابرو تھے سو محراب حرم گردن لگے ترے خم کا فرد دیندار کی تھی - آتش ؎ کوچۂ محبوب مین ہم خانۂ کعبہ مین شیخ - بتکدے مین برہمن آتشکدے مین گبر ہی -

نمبر(۲) مجازاً وہ مکان جسمین بہت گرمی ہو - فقرہ - گرمیون مین یہ مکان آتشکدہ ہو جاتا ہی -

آتشگیر - مذکر - دسپنا - ناسخ ؎ جل اُٹھا باغ اُسکی برق حسن کی تاثیر سے - پھول اب گلچین اُٹھاتے ہین تو آتشگیر سے - آتش ؎ نرمئ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل - پنبہ بھی بہر شرر ہمرہ ہی آتشگیر کا - ذوق ؎ ہوا مین آکے جو کرتا ہی سرکشی شعلہ - تو چٹکیان دل آتش مین لے ہی آتشگیر -

آتش مزاج - تیز مزاج - تندخو - غصہ ور - فقرہ - وہ بڑے آتش مزاج ہین اُن سے کون بات کرے - اور القاب معشوق مین بیشتر آتا ہی -

صبا ؎ شب کو گرم رقص ہوتا ہی جو وہ آتش مزاج - شمع سان جلتے ہین سارے انجمن کے ہاتھ پاؤن -

نمبر(۲) خلقت ناری - جن و پری وغیرہ - ذوق ؎ اگر آتش مزاجون کو حسد ہو خاکسارون پر - تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہی آدم کا -

آتش موسی - دیکھو آتش طور - خلیل ؎ تیرہ باطن سے نہین جلتے ہین روشن دل کبھی - آتش موسی کو آتشگیر کی حاجت نہین -

آتشناک - ف - آگ سے بھرا ہوا - آگ کیطرح سرخ - (رخسارِ معشوق کی صفت مین بیشتر آتا ہی) ناسخ ؎ ہی معنبر زلف اُسکے روے آتشناک پر - بوے خوش دیتا ہی دود اس شمع مین کافور ہی - اسیر ؎ نام ہی طور اُس پری کے توسن چالاک کا - ہی چراغ طور شعلہ روے آتشناک کا -

آتش نفس - نمبر(۱) تفتہ دل - سوختہ جگر - صاحب سوز و گداز - صاحب تاثیر - ذوق ؎ کون آتش نفس ہی ذوق چمن سے گزرا - آج جو سرو نسیم چمنی خوب نہین - آتش ؎ داخل فردوس ہو آتش نفس سمجھا اگر - گلشن جنت خزان ہو حوض کوثر خشک ہو - غالب ؎ ڈھونڈے ہی اُس مغنی آتش نفس کو جی - جسکی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے -

نمبر(۲) نہایت گرم - آتش ؎ آتش نفس ہوا ہی گلزار کی بہار سے - بجلی گری ہی غنچے جب مسکرا دیے ہین -

آتش نمرود - وہ آگ جسمین نمرود بادشاہ کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالکر جلانا چاہا تھا مگر اللہ کی قدرت سے وہ آگ آپ پر گلزار ہو گئی - آتش ؎ مہربان ہو دوست کچھ دشمن کا چل سکتا نہین - آتش نمرود ہی گلزار ابراہیم کو - ناسخ ؎ آتش نمرود گلشن بنگئی تھی جسطرح یون مجھے آتشکدہ بے یار ہی گلزار ہی -

آتشی - جسکی خلقت مین جزو نار غالب ہو - جیسے خاکی وہ ہی جسکے قالب مین جزو خاک غالب ہو - پری وجن کی صفت مین آتا ہی مثلاً کہین کہ انسان خاکی ہی پری آتشی ہی - گلزار نسیم ؎ بولی وہ بشر ہو تم دلاور - سر سبز ہو قوم آتشی پر -

آتشی شیشہ یا آتشی آئینہ - اہل صنعت ایک شیشہ اس ترکیب سے بناتے ہین کہ جب آفتاب کے مقابل رکھا جاتا ہی تو آفتاب کی پہیلی ہوئی شعاعین سمٹ کر اُسمین ایک جگہہ جمع ہو جاتی ہین اسوجہ سے اُسکی پشت پر جو چیز روئی یا کپڑے وغیرہ کے مثل ہو وہ جل جاتی ہی اور سنا گیا ہی کہ اسی قسم کے بڑے شیشے سے سلاطین حریف کے میگزین کو بھی اُڑا دیتے ہین اور باریک چیز اُس شیشے مین موٹی نظر آتی ہی - صبا ؎ منعکس آتشی شیشہ ہو رُدئی پر جیسے - کلہ فقر تہ ظل ہما جلتی ہی - عرش ؎ عکس رخ سے جل اُٹھی ہی دہوپ مین اکثر نقاب - آتشی شیشہ مگر رخسار آتشناک ہی - ناسخ ؎ فکر مین سوچے یہ مضمون روئے آتشناک کے - آتشی آئینہ زانو نظر آیا مجھے -

آتشی شیشی - ایک شیشی جسکی گردن لمبی اور تنگ ہوتی ہی اور اُسکے ذریعے سے روغن اور تیزاب کھینچتے اور جوہر اُڑاتے ہین - آگ پر بسبب مضبوطی کے خوب کام دیتی ہی اسی سبب سے اُسے آتشی شیشی کہتے ہین

آتشین - (یا و نون نسبت) آگ سا روشن - آگ کی طرح گرم آگ کی صورت سرخ - ناسخ ؎ تیرے روئے آتشین کو دیکھتے ہی اُڑ گیا - اضطراب دل جسے سمجھے تھے وہ سیماب تھا - آتش ؎ آتشین نالون کی اللہ رے گرمی شب ہجر - نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین - وله ؎ نہایت تشنۂ دیدار ہین خوب اُسکو چوسین گے - اگر اپنے لبون تک کوئی لعل آتشین آیا -

آتشین رخسار - دیکھو آتش رخ - ناسخ ؎ کیون سراپا ہی سپیدائی آتشین رخسار شمع - کیا ہی تیرے عشق مین میری طرح بیمار شمع - آتشین رخ بھی کہتے ہین - غالب ؎ صبح آیا جانب مشرق نظر - اک نگار آتشین رخ سر کھلا -

آتشباز - آتشبازی بنانے والا - ناسخ ؎ رتبۂ تحقیق ملتا ہی کوئی تقلید سے - کیا خلیل اللہ سے نسبت ہی آتشباز کو - رشک ؎ چھوڑ جائیگا ہمین وہ طفل آتشباز اگر - پھلجھڑی کا کام لینگے آہ آتشبار سے

آتشبازی - مونث - انار - پھلجھڑی - مہتاب اور اُسکے امثال جو بارود اور گندھک کوئلے وغیرہ سے بنتے ہین اور اُسکو آگ لگا کر تماشا دیکھتے ہین کہ اُنہین سے رنگا رنگ شرارے اور طرح طرح کے پھول نکلتے ہین - مصحفی ؎ گرم ہی آہ سے ہنگامۂ آتشبازی - کونسی رات فلک تک یہ ہوائی نہ گئی - رشک ؎ اسی شعبان مین گلریزیان روشن ہون آہونکی - جو اب کے شوق آتشبازی اُسکو ہو تماشا ہو -

آتشبازی بنانا - انار پھلجھڑی وغیرہ بنانا -

آتشبازی بننا - لازم -

آتشبازی چھوٹنا - پھلجھڑی انار وغیرہ کا آگ لگانے سے روشن

؎ صاحب بہار عجم نے اس لفظ کو لکھا ہی مگر اہل فارس کے کلام سے سند نہین دی اور مرغ آتشباز کو ایک قسم آتشبازی کی لکھکر حکیم شفائی کا یہ شعر لکھا ہی ؎ گفت بگو دیگر نماے تو چو دشمن بر نمی گردد - بجنگ شعلہ آرے مرغ آتشباز می آید -

اور گلفشان ہونا - ذوق ؎ چھوٹی آتشبازی ایسی جسکی گلکاری کو دیکھ رات کو کہتے تھے آپ‌ سمین ثریا دُسہا - صنع آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہی عقل سنگ پارس سے کہین بارود کو بیپیا تھا کیا - تشبیہاً ہنسی ول لگی کی باتین

فقرہ - رات بہت گئی تھی اور اُنکے لطائف اور ظرائف کی آتشبازی چھوٹ رہی تھی (آب حیات)

آتش بازی چھوڑنا - نمبر (۱) متعدی - فقرہ - تم بچے ہو اپنے ہاتھ سے آتشبازی نہ چھوڑو -

نمبر (۲) تشبیہاً دولت و مال کا فضول مصارف مین برباد کر دینا - فقرہ - مفت کی دولت تھی دو دن آتشبازی سی چھوڑ لی اب بھیک مانگتے پھرتے ہین

آتشبازی کا دیو - ایک قسم کی آتشبازی ہی - بانس اور کاغذ کی ایک ڈراونی صورت بنا کر اُسمین بارود وغیرہ بھرتے اور اُسکو چھوڑتے ہین اور پھبتی کے طور پر موٹے سیہ فام ڈراونی شکل کے آدمی کو کہتے ہین -

آتشبازی کا طاؤس - بانس اور کاغذ سے مور کی شکل بنا کے بارود وغیرہ اُسمین بھرتے ہین جو چھوٹتے وقت ناچتا ہی اور اُس سے پھول جھڑتے ہین - سودا ؎ (تضمین) نہ بلبل ہون کہ اس گلشن مین سیر گل مجھے بھاے - نہ طوطی ہون کہ دل میرا فضائے باغ لیجاے - مین ہون طاؤس آتشبازی کیسی ہی بہار آئے - نہ با صحرا سرے دارم نہ با گلزار سودا سے - بہر جا میروم از خویش سے بالد تماشاے - ناسخ ؎ جب لگا دی آگ غم نے رقص خوشحالی کیا - یہ دل پر داغ کیا طاؤس آتشباز ہی - اور اسی قبیل سے ہی آتشبازی کا قلعہ کہ قلعے کی صورت بناتے ہین اور اُسمین آگ دینے سے توپون اور بندوقونکی سی آوازین نکلتی ہین - اور اسیطرح ہاتھی کی صورت بناتے ہین اُسکو آتشبازی کا ہاتھی[۵۷] کہتے ہین - سودا (ہاتھی کی ہجو مین) ؎ پر اُسکے دل مین اب بھی یہ غضب ہی - کہ آتشبازی کا ہاتھی وہ اب ہی

آتشک - ف - مونث - کاف اسمین نسبت کا ہی - ایک بیماری کا نام جو بدن مین آبلے یا چھٹے ڈال دیتی ہی - جیسے باد فرنگ اور گرمی اور گرمی کی بیماری اور نار فارسی اور آتش فارسی بھی کہتے ہین اور اسکی وجہ صاحب بہار عجم نے یہ لکھی ہی کہ آتش فارسی وہ آگ ہی جو فارس مین زردشت نے روشن کی تھی اور ایک مدت تک افروختہ رہی چونکہ اس مرض مین سوزش بہت ہوتی ہی اس مناسبت سے یہ مرض آتش فارسی اور نار فارسی سے نامزد ہوا - جانصاحب ؎ آتشک باد کے گھوڑے پہ ہی اِن روزون سوار تو نہین جلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہی -

آتشک کا جُھلسا - گرمی کی بیماری کا جلا جھلسا ہوا -

آتشک کا مارا - دیکھو آتشک کا جھلسا -

آتشک کا اُڑ کے لگ جانا یا آتشک لگنا - ایک کی آتشک سے دوسرے کو آتشک ہو جانا (چونکہ یہ مرض بھی امراض متعدیہ مین سے ہی اسلیے ایسے مریض کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اور اُسکے پیشاب کو نا نگھنا اس مرض کے پیدا ہونے کا باعث سمجھتے ہین)

آتشک نکلنا - آتشک کے آبلون یا چھٹون کا بدن پر نمودار ہونا - جانصاحب ؎ مرزا کی جیسے نکلی نہین آتشک گئی - بدبات چھوٹی چار مین یہ ہانڈی پک گئی -

آتشک ہو جانا - عارضۂ آتشک مین مبتلا ہو جانا -

[۵۷] دو ہاتھی بناے جاتے ہین اور دونو مقابل کر کے ایک ساتھ چھوڑتے ہین تو آپسمین جنگ ہوتی ہی -

آتشکیا - ھ - آتشکی - ف - وہ شخص جسکو گرمی کی بیماری ہو -

آتما - س - (اسکا مادہ آتمن ہی) مونث - نمبر (۱) محبت مادری و شفقت پدری - نمبر (۲) پیٹ - معدہ - بھوک - فقرہ - ایک ٹکڑا کھایا تب آتما مین ٹھنڈک پڑی - آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے (مثل) -

نمبر (۳) روح - نفس ناطقہ - دل - فقرہ - ہم کیا ہماری آتما دعائین دیگی -

آتما ٹھنڈی کرنا - جی خوش کرنا - بھوکے کا پیٹ بھرنا -

آتما ٹھنڈی ہونا - لازم -

آتما ستانا - جی دکھانا -

آتما کا کوسنا - جی سے بددعا نکلنا - فقرہ - مین کیا میری آتما کوستی ہی -

آتما کلپانا - جی دُکھانا -

آتما کلپنا - دکھو آتما کا کوسنا - فقرہ - رات بھر میری آتما کلپتی رہی -

آتما کی آنچ بری ہوتی ہی - مان باپ محبت سے مجبور ہوتے ہین اور بُری کی جگہ نیز بھی کہتے ہین -

آتما مسوسنا - مامتا اور محبت کو ضبط کرنا -

آتما مین آگ لگی ہی - نمبر (۱) بھوک لگی ہی - فقرہ - میری آتما مین آگ لگی ہی کون ایسا اَن داتا ہی جو بجھاوے (صدائے فقرا) -

نمبر (۲) مامتا کی آگ بھڑکی ہوئی ہی -

آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے - مثل - پیٹ کچھ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ ہو -

آتو - ا - آتون - ت - اُستانی - یعنی جو عورت لڑکیون کو لکھنا پڑھنا سکھائے -

جانصاحب ؎ آتو نے مار مار کے کین چوریان - مطلب جو مین نے پوچھا عظام رمیم کا - ولہ ؎ آتو جی شادی کرنے پہ مائل ہی یا ضلہ - پڑھنے کو حسن و عشق کی اُسکو کتاب و - منیر ؎ آتو صاحب لے بلاتی ہین - منتظر ہین محل مین جاتی ہین - رنگین ؎ دعا ہی یہ بندی کی دن رات جی سے آلہی جہان سے گزر جاے آتون - کہا تھا مجھے کل تجھے دونگی چھٹی - کرون کیا جواب یون مکر جاے آتون -

آتی پاتی - ھ - مونث - ایک کھیل ہی - بہت سے لڑکے جمع ہو کے ایک کو کسی چیز کا پتا بتاتے ہین کہ فلان مقام سے یہ پتا لے آؤ اور خود سب چھپ جاتے ہین جب وہ لڑکا وہان سے پاتی لیکر پلٹتا ہی تو سب کو ڈھونڈتا پھرتا ہی جو ملجاتا ہی اُسکو چھو لیتا ہی - اب یہ لڑکا چور ہو جاتا ہی اور اگر چور ڈھونڈ نہین پاتا تو آخر کو سب لڑکے شور کر کے خود ہی نکل آتے ہین اور جسکو دوڑ کر یہ چور چھو لیتا ہی وہ چور ہو جاتا ہی - سودا ؎ کیونکہ وہ شوخ لکھے مجھکو کتابت جن نے - کھیل بھی ضد سے مری چھوڑ دیا پاتی کا -

فصل الف ممدودہ مع تائے ہندی

آٹا - ھ - (آٹ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین پسی ہوئی چیز ہین) مذکر - اردو نمبر (۱) پسا ہوا غلہ - پیسنا - پسنا اور پسوانا کے ساتھ بولتے ہین - جیسے آٹا پیسنا - آٹا پسنا - آٹا پسوانا -

نمبر (۲) مجازاً خشک پسی ہوئی ہر چیز - فقرہ - مین نے کہا تھا کہ دوا کو جو کوب کرلا تو تے آٹا کر دی -

؎ دیوان رنگین مین دیکھا گیا ردیف نون مین یہ غزل لکھی ہی چونکہ اردو مین مستعمل پایا گیا اسلیے اسکی بھی مثال دیگئی -

نمبر (۳) کلبجانے اور گھن جانیکی جگہہ بھی استعمال ہی۔ فقرہ۔ برسات کے دن نیچے کی سیلن اوپر کا پانی ساری کڑیان آٹا ہوگئین۔

آٹا آٹا کر دینا - بہت باریک کر دینا۔ فقرہ۔ تمسے کچھہ نہوگا لاؤ مین ابھی کوٹ کر آٹا آٹا کر دون۔

آٹا آٹا ہو جانا - نمبر (۱) پسجانا۔ سرمہ ہوجانا۔ فقرہ۔ دوا کو ذرا دہوپ مین رکھدو پھر دو رگڑو نہین آٹا آٹا ہو جائیگی۔

نمبر (۲) گلبجانا۔ گھن جانا۔ فقرہ۔ تمہاری غفلت سے برسات مین سارا اسباب آٹا آٹا ہوگیا۔

آٹا دال - کھانا۔ رزق۔ میر ؎ کسکو موسین کہان سے کچھ لاوین دال آٹا جو تمکو پہنچاوین۔

آٹا دال[ع] اُلو بھی ہی - مثل جہان اچھائیون کے ساتھہ کوئی برائی بھی ہو وہان بولتے ہین۔

[ع] ایک سپاہی کسی بنیے کا قرضدار تھا اور سبکدوشی کی کوئی صورت نہ نکلتی تھی ایکدن بیٹھے بیٹھے ذہن لڑگیا اور ایک اُلو پکڑکے اُسکو باز کی سی ٹوپی پہنائی اور ہاتھہ پر بٹھا کے عمداً بنیے کی دُکان کیطرف نکلا بنیے نے جو دیکھا بُلا کر پوچھا یہ کونسا جانور ہی سپاہی نے کہا باز ہی اور اُسکے اوصاف بیان کیے بنیا لوٹ ہوگیا اور سب باز کی قیمت دریافت کرتا رہا باز کی جو قیمت ہوتی ہی وہی سب نے بتائی بنیا اپنی جورو سے صلاح کرکے دوسرے دن سپاہی کے دروازے پر تقاضے کو آپہنچا سپاہی نے کہا بھلا ابھی روپیہ کہان ہی باز اگر بک جاے گا تو تمہارا قرض ادا کرونگا بنیے کو تو اُس باز ہی کا لینا منظور تھا بولا اگر روپیہ نہین ہی تو باز ہی دیدو سپاہی جتنے کا قرضدار تھا اُس سے کچھ فاضل دام طی ہوے اپنا قرضہ مجرا کرکے جو فاضل نکلا بنیے نے سپاہی کو دیدیا اور باز لیکر گھر آیا جورو نے اُسکی جو دیکھا گالیان دینے اور کہنے لگی کہ یہ تو اُلو ہی نہایت ہی منحوس ہوتا ہی جاؤ ابھی پھیر آؤ بنیے نے بہت دوڑ دھوپ کی مگر سپاہی کا پتا کب ملتا ہی مجبور ہوکر جورو خاوند کی صلاح سے وہ اُلو دُکان پر رکھا گیا کہ شاید کوئی بیوقوف اسکی بھی خریداری کرلے اور اسوقت سے جو شخص دُکان پر آکر پوچھتا تھا کہ تمہاری دُکان پر کیا کیا ہی تو بنیا کہتا تھا آٹا دال اُلو بھی ہی اُسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہوگیا۔

آٹا کر دینا - دیکھو آٹا آٹا کر دینا۔

آٹا گوندہنا - آٹے مین پانی ملاکر ہاتھون سے مُکّیان لگانا۔

آٹا گیلا ہونا - نمبر (۱) آٹے مین پانی زیادہ ہوجانا۔

نمبر (۲) مصیبت پڑنا۔ جیسے مفلسی مین آٹا گیلا۔ اس مثل کے سوا اور کہین ایسے عنوان سے نہین دیکھا گیا کہ مصیبت سے کنایہ ہو۔

آٹا مسلنا - جوار باجرے وغیرہ دردرے آٹے کا پانی ملاکر ہتیلی سے رگڑ رگڑ کر یکذات کرلینا۔

آٹا بنڑا[ل] ہو جائے ٹکا - مثل۔ جب مالدار مفلس ہوگیا تو خوشامد کرنیوالے چلدیے۔

آٹا نہین تو دلیا جب بھی ہو جائیگا - مثل۔ تھوڑا بہت فائدہ ہو ہی رہیگا۔

آٹا ہو جانا - دیکھو آٹا آٹا ہو جانا۔

آٹے دال کا بھاؤ بتا دینا - دہمکانے اور تنبیہ کرنے کیجگہ کہتے ہین فقرہ۔ کیون بچا آپ آٹے دال کا بھاؤ بتا دون یعنی گھمنڈ کی سزا دیدون۔

آٹے دال کا بھاؤ کھلنا - انقلاب اور دنیا کے نشیب و فراز کا حال کھلنا۔ فقرہ۔ ابھی تو بے فکری مین گزرتی ہی جب شادی ہوگی تب آٹے دال کا بھاؤ کھلے گا۔ جانصاحب ؎ دال آٹے کا سنو بھاؤ ہی اُسدم کھلتا۔ جا پہنے والے ابھی جبکہ بچھڑ جاتے ہین۔ اور کھلنے کی جگہہ معلوم ہونا بھی کہتے ہین۔ فقرہ۔ وہ زمانہ گیا اب تمکو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا۔

[ل] بوجا کنکٹے کو کہتے ہین یہان کُتّے سے مراد ہی اسلیے کہ کُتّے کے اکثر کان کاٹ ڈالتے ہین یہان خوشامدیونکو کُتّے سے تشبیہ دی ہی۔

آٹے دال کی فکر - روزی رزق کی فکر - معاش کا غم - (مثال) نظیر ؎ سب چھوڑو بات طوطی کی پدڑی کی لال کی - یارو کچھ اب فکر کرو آٹے دال کی -

آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے باہر رکھوں تو کوا لیجائے
یہ مثل عورتیں وہاں بولتی ہیں جہاں کسی بات میں ہر طرح اور ہر پہلو سے نقصان نظر آئے -

آٹے کا خمیر - آٹا ڈھیلا گوندھ کے نمک ڈالکر رکھدیتے ہین تین چار پہر کے بعد جو اسمین جوش کی کیفیت پیدا ہوتی ہی اُسے خمیر کہتے ہین -

آٹے کی آپا - بھولی بھالی عورت -

آٹے کے ساتھ گھن نہ پیسجائے - مثل - وہان بولتے ہین جہان اعلیٰ کے ساتھ ادنی کو نقصان پہنچے یا مجرم کے ساتھ بیخطا کے سزا پانے کا اندیشہ ہو - اور آٹے کی جگہ گیہون بھی بولتے ہین -

آٹے مین نمک - ذراسا - فقرہ - اتنا نفع کھاؤ جیسے آٹے مین نمک

آٹوٹنا - آپڑنا - آجانا - اختر شاہ اودھ ؎ اُسکے سر پہ سب اک بلا ٹوٹی وہ ستارے کی طرح آٹوٹی -

آٹھ - ھ - ہشت - ف - ثمان - ع -

آٹھ آٹھ آنسو رلانا - بہت رلانا - رند ؎ چار دن وصل ہین ہمنفس لینے دو آٹھ آٹھ آنسو رلایا نہ کرو - صبا ؎ ہی کسے چشم امید ای یار تو بیدید ہی - کرنہ چار آنکھین رلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے -

آٹھ آٹھ آنسو رونا - بہت رونا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - رشک ؎ آٹھ آٹھ آنسو روتا ہون یاد نگاہ مین - چار آنکھ کرکے یار نے ناچار کر دیا -

ناسخ ؎ روتے ہین آٹھ آٹھ آنسو ہم - ہائے آنکھون پہر جدائی ہین - اور آٹھ آٹھ آنسوون سے رونا بھی کہا ہی - قلق ؎ آٹھ آٹھ آنسوون سے روتے ہوے - پچوک کے بچپن سے ہوتے ہوے - اختر شاہ اودھ ؎ سُنکے یہ حال جان کھوتی تھی - آٹھ آٹھ آنسوون سے روتی تھی -

آٹھ آٹھ پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ا - اس محاورے مین زور دینے کے لیے ایک آٹھ زیادہ ہی - رشک ؎ یکسان ہین آٹھ آٹھ پہر میرے داغ دل - جلنے مین ایسے دیکھے نہین مشتعل چراغ -

آٹھ اٹھارہ - پریشان - تتر بتر - فقرہ - میرا سارا مال آٹھ اٹھارہ کردیا - یہ محاورہ ہنود کا ہی خواص لکھنؤ اس جگہ بارہ باٹ اور تین تیرہ بولتے ہین -

آٹھ بار نو تیوہار - آرام طلبی اور عیش پسندی جب حد سے زیادہ ہو تو (زن) اُسوقت کہتے ہین مقصود یہ ہوتا ہی کہ اب عیش و آرام کا شوق ایسا بڑھا ہوا ہی کہ زمانہ اور وقت اسکو کفایت نہین کرتا -

آٹھ پہر - نمبر (۱) ایکدن رات - چوبیس گھنٹے - رند ؎ روز فراق آٹھ پہر سے بھی بڑھگیا - تو آج چال کون سی چلتا ہی آفتاب -
نمبر (۲) ہر آن - ہر وقت - ہمیشہ - ناسخ ؎ ہی تصور مجھے ہر دم تری یکتائی کا - مشغلہ آٹھ پہر ہی یہی تنہائی کا - مومن ؎ شاید کہین تو نے بھی آئے خواب مین دیکھا - آنکھین تری ای بخت ہین کیون آٹھ پہر بند -

آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی - (عو) رات دن - چوبیس گھنٹے -

آٹھ پہر سولی ہی - دن رات بلا کا سامنا ہی -

آٹھ پہر میان سے باہر رہنا - ہر وقت غصے مین بھرے ہونا -

لڑنے پر مستعد رہنا - میر نے اور الفاظ مین بھی کہا ہی - ع میان سے
اب تو لیے آٹھ پہر رہتے ہو - گھر سے جب نکلو ہو تب خون ہی کرتے ہو -
اس مثل مین آٹھ پہر کی جگہ ہر دم اور ہر وقت بھی کہتے ہین اور عوام مذاق کے
طور پر آٹھ پہر پاجامے سے باہر رہنا بھی بولتے ہین -

آٹھ[ع] چولا ہے نو حُقّا تسپر بھی تھکّم تھکّا - مثل - جہان سامان
ضرورت سے بڑھکر ہو اور پھر بھی جھگڑا باقی رہے وہان بولی جاتی ہی - یہ عوام
کی زبان پر ہی فصحا کبھی استہزاءً بول جاتے ہین -

آٹھ گاؤن کا چودھری اور بارہ گاؤن کا راو اپنے کام نہ آئے تو اپنی ایسی تیسی مین جاو - مثل - مطلب یہ ہی کہ کوی
کیسا ہی دولتمند یا امیر ہو جب اپنا کام اُس سے نہ نکلے تو امارت سے کیا فائدہ
اُسکا ہونا نہونا برابر ہی -

آٹھوان - ھ - ہشتم - ف - ثمن - ع - جیسے آٹھوان سال -
آٹھوان باب - رشک ع سات پردہ مین بھی کرتین تجھے رسواے جہان
آٹھوان پردہ نہ پاتین جو حیا کا آنکھین -

آٹھون - ھ - ہر ہشت - ف - نمبر (۱) انحصار کے مقام پر بولتے ہین
فقرہ - آٹھون قلم اچھے ہین - فقرہ - وہ ایسا بھوکا تھا کہ آٹھون روٹیان
کھا گیا -
نمبر (۲) ہولی کے آٹھوین دن کو ہنود آٹھون کہتے ہین - انشا ع -
سیھبن اکڑ چھب نگاہ سج دھج چال طرز خرام آٹھون - نہو وین اُس بت کے
گر پُجاری تو کیون ہو میلے کا نام آٹھون -

ع مشہور ہی کہ ایک جگہ آٹھ چولا ہے تھے اور نو حُقّے پھر بھی ایک دوسرے سے حقّا لینے مین جھگڑتا تھا

آٹھون پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ۲ - ناسخ ع دو دو نہ میری آنکھون مین
کیونکر ہون پتلیان - آٹھون پہر جو تیرا تصور مین خال ہو - داغ ع
دعا آٹھون پہر ہی ہفت اقلیم آئے قبضے مین - ترے قلعے کی ٹھہرے ربع مسکون
چار دیواری -

آٹھون کا میلا - لکھنؤ مین ہولی کے آٹھوین دن ہندوؤن کا ایک
میلا ہوا کرتا ہی - وزیر ع زیب دیتا ہی تماشا گاہ عالم گر کہون - جسطرف گزرے
ہر اک محو تماشا ہو گیا - غمزہ و انداز و ناز و کبر و مہر و لطف و حُسن - سات
یہ اور ایک تم آٹھون کا میلا ہو گیا - انشا ع چل آٹھون کے میلے کی ذرا دید
کرین ہم -

آٹھون[ع] کے آٹھون - دیکھو آٹھون نمبر ۱ - رشک ع ہین گوشۂ
خاطر مین بہشت آٹھون کے آٹھون - دل سے نظر آتا نہین دنیا مین بڑا باغ -
اور آٹھ کے آٹھون بھی بولتے ہین -

آٹھون[ع] گانٹھ کُمیت - وہ کمیت گھوڑا جسکے آٹھون جوڑ مضبوط ہون
مجازاً شریر - حرامزادہ - عیبون کا پتلا - اُردو مین کمیت کا میم بہ تشدید بھی
اس محاورے مین زبانون پر ہی -

آٹھوین[للعہ] (بیاے معروف) - مہینے کی آٹھوین تاریخ - مثلاً آج آٹھوین ہی پرسون دسوین

ع یہ لغت زبان بتانیکے لیے اسجگہ لکھدیا ہی ورنہ آٹھون کے آٹھون کی کوئی تخصیص نہین ہی مثل اسکے اکثر اعداد
کو اسی ترکیب سے بولتے ہین جیسے دونو کے دونو یا دونون کے دونون تینون کے تینون - البتہ بعض اعداد کے ساتھ نہین بولتے ہین
جیسے ستر دن کے ستر دن نوے کے نوون - بلکہ یہان نوے کے نوے ستر کے ستر کہتے ہین -

ع گھوڑے کی مضبوطی چارون ٹخنون اور چارون گھٹنون سے سمجھی جاتی ہی اور کمیت گھوڑا مضبوط زیادہ
ہوتا ہی - اسلیے اسکے معنی مضبوط اور چالاک کے ہو گئے ہین -

للعہ آٹھوین مطلقاً ہشتم کا ترجمہ ہی مگر جب فقط آٹھوین بولینگے تو آٹھوین تاریخ ہی مراد ہوگی اور جب کسی اور چیز کا
شمار بتائینگے تو اُسکا ذکر کرینگے مثلاً آٹھوین کتاب یا آٹھوین فصل ہی -

کو جاون گا - اور اسی ترکیب سے مہینے کی ہر تاریخ کو بولتے ہین -

آٹھوین ساتوین - یہان دن کا لفظ مقدر ہے یعنی آٹھوین ساتوین دن (یائے مجہول) کبھی کبھی - گاہے گاہے - فقرہ - وہ آٹھوین ساتوین ادہر بھی آجاتے ہین اورون کے ساتھ بھی بولتے ہین - اور اسیطرح دوسرے تیسرے - چوتھے پانچوین وغیرہ اکثر مستعمل ہین -

فصل الف ممدودہ مع ثائے مثلثہ

آثار ع - مذکر - جمع اثر - منتہی الارب مین ہے "آثار جزو سنت وبقیہ چیزے و نشان ونشان قدم" - اور صراح مین ہے "نشانہائے زخم" اور غیاث مین اسقدر زیادہ ہے "افعال واثرہائے طبیعت مثلاً اثر آتش سوختن واثر آب کردن" استعمالات جو دیکھے گئے تو مقامات مختلف مین مختلف تعبیرین مناسب نظر آئین جنکا محصل یہی معنی نشان وعلامت کیطرف رجوع کرتا ہے اسقدر فرق ہے کہ کہین علامت ظاہری مراد ہوتی ہے جسکی تعبیر صورت و وضع وشکل سے مناسب نظر آتی ہے اور کہین علامت معنوی مراد ہوتی ہے جسکی تعبیر تاثیر وخواص ونتایج واطوار وافعال سے مناسب معلوم ہوتی ہے لہذا ذیل کے نمبرون مین یہ نازک فرق ظاہر کیے جاتے ہین -

نمبر (۱) نشان - نقوش - فقرہ - اُن شہسوارون کے گھوڑونکی ٹاپونکے آثار ابتک اُس سرزمین پر پائے جاتے ہین -

نمبر (۲) صورتین - وضعین - اطوار - علامتین - ڈھنگ - لچھن - صبا ؎ جلوہ ہے ہر اک رنگ مین اے یار تمہارا - اک نور ہے کیا مختلف آثار تمہارا - (اوضاع)

سحر ؎ آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے - آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے - (اطوار)

وزیر ؎ چھپ چلے ہین خط شبرنگ سے رخسار صبح - دن ہے کم شام کے آثار (علامات) عیان سارے ہین - قلق ؎ گو کہ سامان خاکساری ہین - پر سب آثار شہریاری ہین - فقرہ - اب تمہارے پڑھنے کے آثار معلوم ہوتے ہین (لچھن) (علامات)

فقرہ - اس لڑکے کے آثار تو اچھے ہین آگے خدا جانے - (چلن ڈھنگ)

نمبر (۳) تاثیرین - مومن ؎ بس بس آہنگ رسا سنجی ممدوح کہ ہے متصل عرش معلی سے نزول آثار - (تاثیرون کا)

نمبر (۴) اقوال وافعال اصحاب کرام علیہم السلام اور کبھی احادیث کو بھی آثار کہتے ہین -

نمبر (۵) نیو - بنیاد - فقرہ - دن اچھا ہے آج آثار ڈالدو کل سے دیوار اُٹھانا - آتش ؎ رتبہ یہ کہتے ہین ترے ابروئے خمدار بلند - طاق کعبہ سے ہین یہ طاق خوش آثار بلند -

نمبر (۶) دیوار کی چوڑائی جسے عرض کہتے ہین - فقرہ - جس دیوار کا گز بھر آثار ہو اُسکی مضبوطی کی کیا بات ہے -

فائدہ - سیر (وزن) کے معنی مین جو لوگ اسکو فارسی جانتے ہین اور یک آثار دو آثار لکھتے ہین یہ تحقیق کے خلاف ہے -

آثار اچھے یا برے ہونا - رند ؎ درد اُٹھتا ہے جگر مین کبھی دل اُڑکتا کچھ یہ اچھے نہین آثار خدا خیر کرے - اچھے کی جگہ خوب - عمدہ - اور نیک اور برے کی جگہ بد اور خراب کا بھی مستعمل ہے -

عہ آثار یعنی علامات قدیمائے بطور واحد بھی استعمال کیا ہے ؎ مخاطب سکو بھی کرتے ہین ارباب سخن سودا کہ جسین کچھ بھی عقل وہوش کا آثار ہو پیدا معروف ؎ تیری یاد لب جان بخش نے جان بخشی کی - ورنہ جینے کا ہمارے کوئی آثار نہ تھا مگر اب متروک ہے -

عہ ان معنی مین اثر زبانون پر ہے آثار نہین ہے -

ئہ یہان آثار کے معنی اطوار علامتین - ڈھنگ - لچھن -

آثار باقی ہونا - نشان رہجانا - غافل ؎ گریۂ مجنون کے ہین آثار باقی
آج تک - اوس کے قطرون سے کچھ دامان صحرا نم نہین -

آثار بند ہجانا - علامتین ظاہر ہوجانا - کیف ؎ رات کیا ہجر مین آئی
کہ قیامت آئی - زندگی تلخ ہوئی موت کے آثار بند ہے -

آثار پائے جانا - علامتین نظر آنا - قلق ؎ غش کی صورت تو یہ نہین
زنہار - پائے جاتے ہین سکتے کے آثار -

آثار پڑنا - نیو پڑنا - بنیاد قایم ہونا - فقرہ - مکان کے آثار پڑ گئے ہین
اب تعمیر شروع ہوگی

آثار چھا جانا علامات کا بکثرت ظاہر ہونا - نواب مرزا شوق ؎
جسم تھرا کے رہگیا اکبار - چھا گئے سارے موت کے آثار -

آثار[ع] دکھائی دینا یا نظر آنا - رشک ؎ دبایا مجھکو آخر گر کے دیوار محبت نے
دکھائی دیتے تھے اسکے برے آثار (علامات) پہلے سے - آتش ؎ آنکھ پھیری
تو نے جس سے دم فنا اسکا ہوا - مُردے کے آثار زندہ مین نظر آنے لگے

آثار دکھلانا - (دٹ) متعدی ناسخ ؎ وصل کی شب ہو چکی اندہیری -
شام سے دکھلاتی ہی آثار صبح -

آثار ڈالنا - نیو رکھنا - بنیاد ڈالنا - مثال کے لیے دیکھو آثار نمبر ۵

آثار رکھنا - دیکھو آثار ڈالنا - فقرہ - آثار رکھکے چھوڑ دو برسات بعد
مکان بنوا لینا اور آثار رکھوانا بھی مستعمل ہی - فقرہ - برسات نکلگئی اب
دیوارون کے آثار رکھوانا چاہیئے -

آثار شریف - نمبر (۱) اولیا کی نشانیان - انبیا کے تبرک مثل موے مبارک
وجبۂ شریف وغیرہ -
نمبر (۲) دہلی مین ایک مکان کا نام ہی جہان تبرکات رکھے تھے - فقرہ - اب
جامع مسجد تک آ گئے ہو تو چلو آثار شریف مین فاتحہ پڑہتے چلین -

آثار ظاہر ہونا - آتش ؎ چلکر چمن مین پختہ کرو میوہاے خام -
ظاہر ہین رُخ سے آپکے آثار آفتاب - ذوق ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر
ہی ماتمی آثار - خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل - ظاہر کی جگہ
عیان - نمودار اور پیدا بھی کہتے ہین - آتش ؎ آثار عشق آنکھون سے
ہونے لگے عیان - بیداری کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا - غافل ؎
بہار خطِ خوبان سے ہین آثار خزان پیدا - عبث توشیفتہ ہی اسقدر اُس
خطِ باطل کا -

آثار قیامت - قیامت یا قرب قیامت کی نشانیان - کیف ؎
ایک اک بت مین ہین آثار قیامت آمسیح - آکے بام کعبتہ اللہ سے مرا ہنگامہ
دیکھ - داغ ؎ قیامت کے آثار ہین صبح ہجر - نہ جانا تھا یہ دن دکھائیگی رات
اور بجاے قیامت حشر اور محشر بھی کہا گیا ہی - غافل ؎ روز ہجر آئین
تو سارے حشر کے آثار ہین - کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین
اور ان سب مقامات مین قیامت اور حشر مجاز ہی -

آثم - ع - گنہگار - عاصی - عجز و انکسار سے اپنی نسبت استعمال کرتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع جیم عربی

آج - ھ - آدیہ - س - (ادیہ مشتق ہی ادم سے) امروز - ف - نمبر (۱)
موجودہ دن - رشک ؎ قُوتِ فردا کا رنج کیون کھائین - آج جسنے
دیا ہی کل دیگا -

[ع] ڈھنگ - لچھن - علامتین - اطوار -

نمبر(۲) اسوقت - اسدم - بحرؔ جسم لاغر نظر نہین آتا - مرگ سے بھی مجھے
حجاب ہی آج - ناسخؔ بال سلجھاتا ہی وہ دست حنائی سے جو آج -
پنجۂ مرجان ولا اُن گیسوؤنکا شانہ ہی -
نمبر(۳) اندنون - فی زمانا - آتشؔ وہ گرم رو بادیۂ عشق وجنون ہون کہ آج
جلتا ہی چراغ آج مرے نقش قدم سے -
نمبر(۴) حین حیات - جیتے جی - کیفؔ دربار آج گو ہی ترا زور شور پر -
آئیگا کل کوئی نہ پس مرگ گور پر - آتشؔ ٹاٹ بھی ملنے کا مرقد مین نہین
کل بھر فرش - خوش نہو گو آج بندہ صاحب قالین ہوا -

آج آئے کل چلے - جملہ - جانے کی جلدی ظاہر کرنے کو بولا جاتا ہی -
کہ ذرا ٹھہرے اور چلیگئے - بحرؔ مہمانسرا ے دہر مین کیا فکر بود و باش -
ہم تم غریب لوگ ہین آج آئے کل چلے -

آج اِسکا دَور ہی تو کل اُسکا زمانہ ہی - یعنی زمانہ ہمیشہ کسی سے
موافق نہین رہتا آج ایک سے موافق ہی تو کل دوسرے سے بحرؔ
شکوہ نہ کر ازل سے یہی کارخانہ ہی - آج اسکا دور ہی تو کل اُسکا زمانہ ہی - اور
دونون جگہہ زمانہ یا دونون جگہہ دور بھی بولتے ہین -

آج برسکے پھر نہ برسونگا - جب پانی بہت زور شور سے دیر تک برسے
تو یہ جملہ پانی کی طرف سے کہا جاتا ہی - اور جسدن ہوا زیادہ چلے تو اُسکے واسطے
بھی بولتے ہین کہ ہوا کہتی ہی آج چلکے پھر نہ چلونگی -

آجتک پڑے ہینگ ہگ رہے ہین - مثل - اُس مقام پر بولتے
ہین جب اپنے کیے کو کوئی بھگت رہا ہو اپنے کیے کی سزا پا رہا ہو - اور
آجتک کی جگہہ ابتک بھی بولتے ہین - چونکہ اس مثل مین کریہہ الفاظ بھی ہین
اسیلیے فصحا اسکے استعمال سے بچتے ہین -

آج تو چوٹ ہی - زیبایش اور آرایش کی تعریف مین کہتے ہین بحرؔ
اللہ اللہ بنکیتی یہ کمر باندھی ہی - آج تو چوٹ ہی صاحب نے تپنچا باندھا -

آج زبان کھلی ہی کل بند ہی - یعنی زندگی کا کیا بھروسا ہی ابھی بھلے
چنگے بیٹھے باتین کر رہے تھے ابھی چل بسے - سوداؔ راست ہی ٹک
بولیو اُنکی ہی سوگند ہی - آج کھلی ہی زبان کل کے تئین بند ہی -

آج سے کل نزدیک ہی - یعنی موجودہ دن سے آنیوالا دن قریب ہی
اسیلیے کہ ہر آن یہ موجودہ زمانہ بعید ہوجا ےگا اور آیندہ زمانہ نزدیک -
اسکا استعمال اُسجگہہ ہی جہان کوئی آیندہ زمانے کو دور سمجھکر اچھے کامون مین
غفلت اور تساہل کرتا ہی -

آجکا دن - نمبر(۱) موجودہ دن -
نمبر(۲) گزشتہ دن - یعنی جو دن گزر کر موجودہ رات آئی ہو - فقرہ - آجکا
دن تو پہاڑ ہوگیا تھا خدا خدا کرکے شام ہوئی ہی -

آج کا کام آج ہی کرنا چاہیے - جو کام آج کرنیکا ہی اُسے کر ہی لینا
چاہیے ناصرؔ دیکھ کل پر نچھوڑ اے نادان - آج کا کام آج ہی کرلے -

آج کا کام کل پر ٹالنا - کام مین کاہلی کرنا - ٹالنا -

آج کا کام کل پر رکھنا یا اُٹھا رکھنا - جو کام آج کرنے کا ہو اُسکو
دوسرے دن پر حوالہ کرنا - ناسخؔ کوئی دن فرصت جسے ملجاے سمجھے
مغتنم - رہگیا بس جسنے رکھا کام کل پر آج کا -

آج کِدہر آنکلے - شکایتاً اُسوقت بولتے ہین جب کوئی باوجود قریب
رہنے کے مدت کے بعد ملاقات کو آئے -

آج کدھر بھول پڑے - دیکھو آج کدھر آنکلے - ہلال ؎ مین اس
آنیکے تصدق مین اس آنیکے نثار - تھا کدھر چاند حضور آج کدھر بھول پڑے
ظفر ؎ روز گھر غیر کے جانا ترا معمول پڑا - یان جو آنکلا ہی تو آج کدھر بھول پڑا

آج کدھر سے چاند نکلا - دیکھو آج کدھر آنکلے - انشا ؎ -
یہان جو تشریف آپ لائے کدھر سے یہ آج چاند نکلا - کہ ماہ کنعان بھی جسکے
آگے جو خوب سوچا تو ماند نکلا - نکہت ؎ دنکو جو آیا گھر مین مرے وہ سر سے
پا تک سارا چاند - گردون سے خورشید پکارا آج کدھر سے نکلا چاند -
اور کدھر کا چاند نکلا اور آج کدھر چاند نکلا بھی کہا ہی - جرات ؎ رخ جو پردے
سے مرے رشک قمر کا نکلا - نہین معلوم کہ یہ چاند کدھر کا نکلا - مصحفی ؎
مرے گھر مین آیا وہ رشک قمر - الہی کدھر آج نکلا ہی چاند - اور نسیم لکھنوی نے
گلزار نسیم مین چاند کی جگہ خورشید بھی کہا ہی ؎ طالع سے کسے تھی ایسی
امید - نکلا ہی کدھر سے آج خورشید -

آج کریگا کل پائیگا - یعنی زندگی مین جو کام برا بھلا کریگا اُسکی جزا سزا
قیامت کے دن پائیگا - درد مند (رباعی) ؎ جو کوئی کسیکو یار کلپائیگا - یہ یاد
رہے وہ بھی نہ کل پائیگا - اس دار مکافات مین سن لی غافل - جو آج
کریگا تو وہ کل پائیگا -

آج کسکا منہ دیکھا ہی - یہ محاورہ وہان بولتے ہین کہ کوئی امر مکروہ
پیش آئے اور دن بھر بری باتون کا سامنا رہے خصوصاً اتفاق سے
جب فاقہ ہو - مراد یہ ہوتی ہی کہ کس منحوس اور کمبخت کا منہ صبح کو دیکھا ہی - ذوق
؎ جس جگہ بیٹھے ہین با دیدۂ نم اُٹھے ہین - آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم
اُٹھے ہین - فقرہ - آج صبح صبح کسکا منہ دیکھا تھا کہ دن پریشانیون ہی مین
گزرا - اور آج صبح کو کس منحوس یا کنجوس کا نام لیا تھا بھی کہتے ہین - آتش ؎
وہ بوسہ یار دیتا تھا جو دنکو رات پر ٹالا - لیا تھا صبح مین نے نام کس کنجوس انسان کا

آجکل - نمبر (۱) اندنون - فی زمانا - ؎ بھیک مانگین جو ملازم تو
عجب کیا ای تجر - آجکل باب عطا بند ہی دربارون مین - آتش ؎ سوزش جگر کی شدت
سے پر آجکل ہی - بھر بھر پھپولے تکئے مشعل بنا دیئے ہین -
نمبر (۲) بہت جلد - ناسخ ؎ گرہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل
آجکل چلتی ہی تلوار ترے کوچے مین - ؎ آتش خدا نے چاہا تو کرتے ہین
آجکل ہندوستان سے جانب بیت الحرام کوچ -
نمبر (۳) حیلہ حوالہ - ٹال ٹول - جرات ؎ وعدہ خلاف آکے ملیگا کبھی تو کبھی
کب تک سنا کرین تری ہر بار آجکل - میر ؎ ملنے کی رات داخل ایام کیا نہین
برسون ہوئے کہان تئین ہی یار آجکل -

آج اسکا زمانہ ہی - کسیکے عروج اور ذی اختیار ہونیکی جگہ بولتے ہین
یعنی اندنون زمانہ اُس سے بہت موافق ہی جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی -
اور اُسکا کی کوئی تخصیص نہین ہی تمہارا ہمارا انکا عمرو کا سب کے ساتھ
مستعمل ہی - سحر ؎ آجکل محتسبون کا ہی زمانہ ساقی - مین بھی ہون چور
سرشاری کیا ہو ہی -

آجکل تمہارے نام کمان چڑھی ہی - مثل - کسیکی ترقی دولت
اور منصب کے دور مین بولتے ہین اور تمہارے کی جگہ کل ضمیرون کے ساتھ
مستعمل ہی -

آجکل سے - تھوڑے زمانے سے - اب سے - ناسخ ؎ اپنا کچھ آجکل سے

؎ اصل مین یہان ناؤن ہی مگر فصحا نام ہی بولتے ہین -

نہین کفر زاہدا۔ مثل شرر ازل سے ہین سنگ صنم کے ساتھ۔ آتش ؎
آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہین۔ عالم ارواح مین میرے ترے یارانہ تھا
آجکل کرنا یا کرتے رہنا - ٹالنا۔ حیلہ حوالہ کرنا۔ فقرہ۔ وہ تقاضا کرتے ہین
مین آجکل کر رہا ہون نکہت ؎ واے قسمت جن پہ ہم مرتے رہے -
آجکل آپ سے بلے کرتے رہے -

آجکل مین - عنقریب - اسی زمانے مین بہت جلد - مومن ؎
بادبہار مین ہی کیجیا اور عطر ریزی - تم آجکل مین شاید سوے چمن گئے ہو -
ظفر ؎ جو ہمنشین رہے انکے ہی تو محفل سے - ہماری ہوتی ہی موقوف
آجکل مین نشست - اور اسی معنی مین آج ہی کل مین بھی مستعمل ہے - رند ؎ق
کتنا سمجھایا سمجھتا نہین تو او ظالم - دل بیتاب کبھی ہی جو ستاتا تیرا -
ڈالتا ہون کسی جلاد کے پاسے تجکو - آج ہی کل مین لگاتا ہون ٹھکانا تیرا -

آجکل ہونا - ٹال ٹول ہونا - حیلہ حوالہ ہونا - ناسخ ؎ کتنا پیامبر کہ
یہان تو ہی آجکل - حالت وہان تباہ ہی بیتاب وصل کی - اور آجکل ہوتی رہنا
اور ہوا کرنا بھی مستعمل ہے -

آج کو - نمبر (۱) آجکے دن - فقرہ - آج کو تنخواہ ہو مین کمی کی ہی کل کو موقوف
کر دینگے - سودا ؎ ضاحک نے تب کہا یون تمنے زبان نکالی - بلے آج
کہا ہی کل دو گے مجکو گالی -

نمبر (۲) اس زمانے مین - سحر ؎ خدا کے فضل سے تمیرہ رنگ روغن ہے
بدن پر آج کو ہوتے جو تل بسیل جاتے -

نمبر (۳) حین حیات - ناسخ ؎ق آج کو ای مہ جبینو شغل ہی ہمکو یہی -

چہرہ ہی اور آئینہ ہی زلف ہی اور شانہ ہی - جاے آئینہ ہی کل آئینہ زانو جلد اور عوض شانہ کے
ٹکڑے استخوان شانہ ہے

آج کے آج اور آجکے سو برس مین - یہ جملہ عورتین وہان بولتی ہین
جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جو بات ہونیوالی ہے وہ ہو کے رہیگی - آج نہو تو
برسون مین ہو مگر ہو گی ضرور -

آج کیا جاتی دنیا دیکھی - جب کوئی دوست مدت کے بعد ملنے آے
یا التفات کرے تو یہ مثل کہتے ہین - امیر ؎ نبض بیمار جو اے رشک مسیحا
دیکھی - آج کیا آپنے جاتی ہوئی دنیا دیکھی -

آجکے بیٹھے کل کے سیٹھ - یہ مثل اسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا
مقصود ہوتا ہی کہ زمانے کا انقلاب ہوتا ہی رہتا ہی جو کل امیر تھا آج فقیر ہی جو
آج غریب ہی ممکن ہی کہ کل امیر ہو جاے -

آجکے تھپے آج ہی نہین جلتے - یہ مثل اسجگہ بولتے ہین جہان
یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ جس کام مین تدریج ضروری ہے وہ فوراً نہین ہو سکتا آہستہ
ہی آہستہ ہوگا اسکے قریب فارسی مین یہ مثل ہی کہ آدمی کو پیر شدن
آجکے دن - نمبر (۱) موجودہ دن - انشا ؎ کوئی کمبخت ہمارا نہین
ایسا دلسوز - کہ ملا دیوے کسی ساتھ ہمین آجکے روز -

نمبر (۲) موجودہ زمانے مین - رند ؎ بندگی کرتا غلامونکی طرح سے تیری
آجکے دن نہوا یوسف کنعان بیتا -

آجکی رات - امشب - ف - نمبر (۱) موجودہ رات - صبا ؎
یاد گیسو مین ہوے اشکبار وان آجکی رات - بنگئی ضاپے چشم دھوان آجکی رات

ع ؎ اس مین اگرچہ کو زائد ہی مگر داخل زبان ہے فصاحت کے خلاف نہین -

للہ ؎ یعنی کیلے اُپلے نہین جلتے ہین -

آتش سے نظر آتا ہی مجھے اپنا سفر آجکی رات - نبض چل بسنے کی دیتی ہی خبر آجکی رات -

نمبر (۲) موجودہ دن کے بعد آنیوالی رات - نوازش سے صبح ہی سے جونکھرتے ہین سنورتے ہین حضور - یہ تو فرمایئے جاتا ہی کہان آجکی رات -

نمبر (۳) گزری ہوئی رات - فقرہ - آج کی رات جس تڑپ مین گزری دل ہی جانتا ہی -

آج گئی کل آئے - جملہ - جلد واپس آنیکے مقام پر بولا جاتا ہی سحر سے حج کو جاؤ کہ زیارت کو تردد کیا ہی - زندگی شرط ہی سحر آج گئے کل آئے -

آج موئے کل دوسرا دن - مثل - بے ثباتی حیات اور ناپائداری عمر کے بیان مین بولتے ہین میر سے یہی بلائین سر پر ہین تو آج موئے کل دوسرا دن - یاری ہوئی بیماری ہوئی دردشتی ہوئی تنہائی ہوئی - موئے کی جگہ مرے زیادہ مستعمل ہی - فقرہ - ہمارا کیا ہی قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھے ہین آج مرے کل دوسرا دن -

فائدہ - قدما کی زبان پر موئے اور مرے برابر تھا اور متاخرین نے اس زبان کو ریختی زبان ہونیکی وجہ سے ریختہ مین ترک کیا - اور موا کو صرف مرا کی جگہ جائز رکھا اسلیے کہ اسمین فہم کا پہلو ہی جو لوگ اس راز سے ناواقف تھے انھون نے مرے کی جگہ بھی موئے کہنا شروع کیا حالانکہ اس سے احتراز کی کوئی وجہ نہین ہی -

آج مین کل تو - اسکا استعمال دو جگہ ہی ایک تو موت کی نسبت کہتے ہین کہ مرنا برحق ہی کوئی آج موا کوئی کل - دوسرے انقلاب زمانہ کے مثال مین کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ ہیر کیا ہنستے ہو جو حال آج ہمارا ہی وہ کل تمہارا ہوگا ہی زمانہ یکسان نہین رہتا اور اسجگہ یون بھی کہتے ہین آج ہمارے لیے ہی کل تمہارے لیے -

آج مین نہین یا وہ نہین - کمال غصے اور عداوت کی جگہ اس جملے کا استعمال کرتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ آج یا اپنی جان دیدونگا یا اسکی جان لے لونگا -

آج مین ہون اور وہ ہی - کسی پر بہت غصہ ظاہر کرنیکے وقت کہتے ہین کہ آج مین ہون اور وہ ہی یعنی کوئی دقیقہ دار وگیر اور مواخذے کا اٹھا نہ رکھون گا -

آج نصیبون سے ہاتھ لگے ہو - قسمت کی خوبی سے یا اتفاق سے ملاقات ہوئی ہی - کامل سے اگرچہ تم نہین ملتے ہو ہم غریبون سے - پر آج ہاتھ لگے ہو مرے نصیبون سے نکہت سے کل تک نہین چھوڑونگا یا جو گلے سے تم آج نصیبون مرے ہاتھ لگے ہو -

آج نہین کل - اسجگہ کہتے ہین جہان کوئی امر ناگزیر ہونیوالا ہو کہ آج نہین کل ہوگا مگر ہوگا ضرور -

آج ہی سو کل نہین - مثل - یعنی روز بروز ابتری ہی زمانہ برا آتا جاتا ہی اسیر سے انقلاب دہر ظاہر ہی عیان تغیر حال - آج جو ہی کل نہ تھا جو آج ہی وہ کل نہین -

آجھانکنا - کبھی کبھی آنکلنا - مومن سے آجھانک تو بھی تو کہین بیدید کب سے ٹکٹکی بیٹھے ہوئے ہین روزن دیوار در سے باندھکر - فقرہ - تم تو مہینون صورت نہین دکھاتے کبھی تو آجھانکا کرو -

فصل الف ممدودہ مع جیم فارسی

آچا - ت - باپ دادا - نانا - (لغوی معنی) اصطلاحاً پرانا نوکر - بوڑھی ذی عزت خادمہ - **رنگین** ع نیند آتی نہیں کمبخت ددانی آچا - اپنی بیتی کوئی کہہ آج کہانی آچا - اور لکھنؤ میں اُس بوڑھے خواجہ سرا کو کہتے ہیں جو نو عمر خواجہ سراؤں کو ادب قاعدے سکھانے کے لیے افسر کیا جائے -

آچڑھنا - نمبر (۱) چڑھ بیٹھنا - **انشا** ع تاک جتنے تھے یہ ہوئے مبہوت جسطرح آچڑھے ہے کسی پر بھوت -

نمبر (۲) سما جانا - بھر جانا - **انشا** ع خون عاشق آچڑھا آنکھوں میں اُس قاتل کی آہ - کر سکے یوں ورنہ کب انشا خمار بنگ سرخ -

آچکنا - آجانا - پہنچ جانا - **ناسخ** ع وصل کی شب در پہ گر آتا ہے یار - آچکی ہوگی پسِ دیوار صبح - **ذوق** ع آنا بلا سے اسکا قیامت سے کم نہیں مرتے ہیں انتظار میں اگر وہ آچکے -

آچلنا - آنے کے قریب ہونا - فقرہ - اب زخم اندمال پر آچلے ہیں -

آچھپنا - آکر پوشیدہ ہونا - چھپ جانا - **مومن** ع آفت جان ہے کوئی پردہ نشین - کہ مرے دل میں آچھپا ہے عشق - **انشا** ع خم زلف یار میں ڈھونڈے یہیں آچھپا ہو مگر کہیں - تپش و تحیر و بیخودی سے تو کچھ ملا نہ سراغ دل

فصل الف ممدودہ مع خائے معجمہ

آخ - کھنکھارنے کی آواز اور آخ تھو کھنکھار کر تھوکنے کی آواز - یہ دونوں تحقیق کی راہ سے الف مقصورہ میں قائم کرنے کے لغت ہیں اسلیے کہ اَخ تھو ظاہر اَخ و تُفو سے ماخوذ ہے جو فارسی میں انہیں معنی میں مستعمل ہے - اور انشا نے بھی الف مقصورہ ہی سے کہا ہے ع گول پگڑی نیلی لنگی مونچھ منڈی تنکہ ریش - پھر وہ رومال ور وہ اخ تھو نا سداتی آپ کی - مگر یہاں اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بعض کتابوں میں الف ممدودہ کے ساتھ لکھا ہے اور جو لوگ ان لغات کو الف ممدودہ سے صحیح جانتے ہیں وہ فصل الف ممدودہ میں ان لغات کو ڈھونڈھ کر فرو گذاشت کا خیال نہ کریں بلکہ اُن کو اسکی صحت ہو جائے اور الف مقصورہ میں دیکھیں - وہیں اسکے صلات وغیرہ بھی لکھے گئے ہیں -

آختہ - وہ چار پایہ جسکے بیضے ملے یا نکالے گئے ہوں یہ لفظ ان معنوں میں الف مقصورہ سے فارسی ہے (دیکھو برہان قاطع و برہان جامع و بہار عجم وغیرہ) اور رنگین نے بھی فرسنامے میں اختہ بروزن تختہ کہا ہے - ع بظاہر جتنے ہیں اختہ کے آثار - مگر یہاں اسوجہ سے بحث کی گئی کہ ناواقف تحقیق اگر فصل الف ممدودہ میں ڈھونڈھے تو واقف ہو کر فصل الف مقصورہ کیطرف رجوع کرے وہیں اسکے صلات اور مرکبات وغیرہ سب لکھیں گے -

آخر - ع - (اسکا مادہ اُخر ہے پیچھے ہٹنا) ضد اول - نمبر (۱) پچھلا - **ناسخ** ع مری آتش زبانی ہے خبر اِس دور آخر میں - کیا اس شمع کو بزم جہاں میں صبحدم پیدا -

نمبر (۲) انتہا - حد - انجام - **ظفر** ع ہر کام کے آخر پہ نظر پہلے ہی پہنچی عقل اپنی جدھر پہنچی اُدھر پہلے ہی پہنچی - **سحر** ع صفات سرمدی کم نہیں حوال عاشق کا - وہ مطلب لکھ رہا ہوں جسکا آخر ہے نہ اول ہے -

نمبر (۳) تمام - **ظفر** ع نہیں ہونے کی آخر شرح اپنی تیرہ بختی کی -

ع جب کسی روح کی نسبت اسکا استعمال ہوگا تو وہاں مرجانے سے کنایہ ہوگا -

سنیہ گر یک قلم کاغذ کے لاکھوں بند ہو وینگے ؎ سحر اب کہان وہ ولولہ وہ جوش وہ اُمنگ - آخر ہوا شباب ہوی انتہائے عیش - ناسخ ؎ یارسولِ عربی جلد کرو میری مدد - ورنہ آخر یہ غلام آپ کی تاخیر مین ہی -

نمبر (۴) قریب ختم - اسیر ؎ اک روز ہوا مین در پہ حاضر - تھی شام قریب دن تھا آخر -

نمبر (۵) انجام کار - پچھلے درجے - آتش ؎ کھا لیا داغ فراق یار نے آخر مجھے - ہو نہ غافل مُلک پر عامل کو سلطان چھوڑ کر - ذوق ؎ دیکھا آخر نہ کہ پھوڑے سے کیطرح پھوٹ بہے - ہم بھرے بیٹھے تھے کیون آپ نے چھیڑا ہمکو - ناسخ ؎ عشق کر دیتا ہی سلطان و گدا کا ایک رنگ کوہکن کیطرح خون آخر کیا پرویز کا - حسن کلام کیواسطے زائد بھی آتا ہی - غالب ؎ کچھ تو جاڑے مین چاہیئے آخر - تا نہ دے باد زمہریر آزار - قلق ؎ بولی واللہ رحم کی جا ہی - یہ بھی آخر خدا کا بندا ہی - اور آخر بفتح خاے معجمہ دیگر کے معنی مین ہی جیسا کہ اکثر کہتے ہین - "یہ امر آخر ہی" یعنی دوسری بات ہی - اسجگہ بکسر خاے معجمہ بولنا غلط ہی -

آخر آخر - نمبر (۱) (بلا اضافت آخر اولین) آخر کار - انجام کو - ؎ - ابتدا مین عشقبازی سہل سمجھے تھے ہوس - آخر آخر جان کا اسمین ضرر ہونے لگا رند ؎ اول ول بھلائیان کین - آخر آخر بہت بری کی -

نمبر (۲) (باضافتِ آخر اول) سب سے پچھلا - منتہی - اسیر ؎ رفتہ رفتہ غیر نے اُس گھر مین پائی جاے صدر - آخر آخر مقدم پہ مقدم ہو گیا -

آخر اپنی ذات پر گیا - جب کسی نیچ قوم سے کوی خراب کام ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ آخر اپنی ذات پر گیا اور ذات کی جگہ اصالت بھی کہتے ہین -

آخر الامر - انجام کار - آخر کو - قلق ؎ آخر الامر بعد صد وقت - نکلی صورت گری کی یہ صورت -

آخر الدوا الکی - مثل - جہان تنگ آ کے بناچاری کسی فع ضرر کیواسطے (آخری دوا داغ دینا ہی) کوی سخت تدبیر کرنی ہوتی ہی وہان ذی علم اور اہل استعداد بولتے ہین -

آخر بین - ف - انجام پر نظر رکھنے والا - تسلیم ؎ ایکدم کی زندگی پہ کسقدر پھولا حباب - وائے محرومی کہ حاصل چشم آخر بین نہین -

آخر زمانہ - نمبر (۱) قرب قیامت - فقرہ - آخر زمانے مین گناہون کی کثرت ہوگی -

نمبر (۲) عہد پیری - چل چلاؤ کا وقت - زوال کے دن - فقرہ - تمام عمر تو انکی عیش مین گزری آخر زمانے مین یہ ٹھوکرین کھانا قسمت مین تھا - فقرہ - عالمگیر کے آخر زمانہ سلطنت مین مرہٹون نے سر اُٹھایا تھا -

آخرش - آخر کو - انجام کار - چونکہ شین اس لفظ مین زائد ہی اسلیے محققین لکھنؤ کو اسکی صحت مین کلام ہی اور مستند شعراے لکھنؤ کے کلام مین نہین ملا مگر اسوجہ سے کہ قدما و متاخرین شعراے دہلی کے کلام مین بکثرت[ع] پایا گیا - اُردو مین اسکے غلط ہونیکی راے نہین دیجا سکتی - ذوق ؎ ہوتی ہی جمع زر سے پریشانی آخرش - دِرہم کی شکل صورت دَرہم سے کم نہین - ولہ ؎ مدتون دل و پیکان دونون سینے مین رہے آخرش دل بہ گیا خون ہو کے پیکان ہی رہا - ظفر ؎ کہدو غنچے سے نہ پھولے مشت زر پر باغ مین - آخرش جانا ہی یان سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے سودا ؎ بڑھ بڑھ کے آخرش وہ لگے توپین داغنے - اُس بیلے پر جہان سے

[ع] ؎ چونکہ لکھنؤ اور دلی کا اختلاف تھا اسلیے شعر زیادہ دیے گئے -

جز اثر کی ہووے مار - سوز ؎ چار دن قائم و سنجاب بچھایا تو کیا -
آخرش جان مری تو دۂ خاکستر ہی - جرأت ؎ بس چلا کچھ نہ مرا اُس بت عیار
سے آہ - آخرش لے ہی گیا دلکو وہ عیاری سے - انشا ؎ آخرش
ہو کے جوان پھر تو کسے بھاوے گا - چندروز اور ہی مہمان یہ گالی دینا -

آخر فنا آخر فنا - یہ فقرہ - دنیا کی بے ثباتی بیان کرنے کے وقت
بولا جاتا ہی - سحر ؎ گو جیے لاکھون برس آخر فنا آخر فنا - کیا کرین مر جائین
عمر خضر اگر ملتی نہین -

آخرِ کار - (باضافت آخر) دیکھو آخر الامر - آتش ؎ آخر کار تہ خاک
ہی مسکن سبکا - اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو - مومن ؎ ویسے
پاس طلب سے آخر کار - ہوئے مستفسر مطلب وہ ناچار - زبانون پہ بلا اضافت
زیادہ ہی -

آخر کر دینا - مار ڈالنا - ادھ موا کر دینا - ناسخ ؎ ہی چشم انتظار مین
جانے نگاہ جان - آخر نہین کریگی یہ تاخیر یار کی - رشک ؎ -
کر کے آخر حال عاشق پر نظر کرتے نہین - ہم نہ پھلتے روز اول وہ اگر
کرتے نہین -

نمبر (۲) ختم کرنا - فقرہ - تمنے تو باتون ہی مین رات آخر کر دی -

آخر کو - آخر الامر - انجام کار - ذوق ؎ آخر کو فیض بیعت دست سبو سے
آج - پیر مغان کے مین بھی مریدون مین ملگیا - آتش ؎ درد دل سے
اسقدر کاہیدہ مین غمگین ہوا - جسم زار آخر کو تار بستر و بالین ہوا -

آخر مروگے روپیہ جوڑ جوڑ کیا کروگے - ناصحانہ بخیل کی
نسبت کہتے ہین -

آخر ہونا - نمبر (۱) ختم ہونا - پورا ہونا - ناسخ ؎ کردن نالے ہوئی
آخر شب وصل - طلوع صبح ہی وقت اذان ہی - آتش ؎ منزل ہین
گور کی مین مسافر پہنچ چکون - آخر ہو قصہ راہ کا ہووے تمام کوچ -
نمبر (۲) قریب ختم ہونا - فقرہ - اب بات آخر ہی گجر بجا چاہتا ہی -
نمبر (۳) مرجانا - رشک ؎ یہ نئی صورت کا لایا راگ تیرا ناچنا -
محو رقص آخر ہوئے ای بت دم آغاز رقص -

آخری - آخر کیطرف منسوب - پچھلا - اخیر کا - ناسخ ؎ شجاعت مین
کرم مین عدل مین صورت مین سیرت مین - امام آخری ہی مثل اپنے جد امجد کا
آتش ؎ مر بھی دیکھیے شاید گور پر وہ شوخ آوے - یہ بھی آخری اپنی
قسمت آزمائی ہی -

آخری بہار - اخیر موسم - اخیر رُت - فقرہ - آخری بہار ہی ملا گالو -
؎ دیکھ لو آخری بہار ای گلچین - ابھی پھولون مین رنگ بو ہی وہی -
نمبر (۲) ہر چیز کے حسن و رونق کا زوال - فقرہ - جوانی کا اُتار ہی آخری
بہار ہی -

آخری پوشاک - وہ پچھلا لباس جسکے بعد پھر دوسرا لباس نصیب نہو
کفن - ناسخ ؎ گو بدلتا ہی لباس اپنا تو دنیا کتنی بار - گل کے اُتریگی
جو تیری آخری پوشاک ہی - میرزا والا جاہ عاشق ؎ اس سے پہناتے ہین
جامہ طفل کو تشکل کفن - روز اول سے ہو خوگر آخری پوشاک کا -

آخری چہار شنبہ[1] - صفر کے مہینے کا آخری بدھ - مشہور ہی کہ حضرت

[1] لکھنؤ مین بعض جگہ اس روز گھڑے یا لوٹے مین ایک پیسا اور ذرا سا پانی ڈالتے اور ہر شخص کے سر پر
اُچھالکر پھینک دیتے ہین گھڑا ٹوٹ جاتا ہی اور پیسا مہترانی لے لیتی ہی اسی سے جب کسیکے یہان برتن زیادہ
ٹوٹتے ہین تو کہتے ہین آج تو تمنے آخری چہار شنبہ کر دیا -

پیغمبر آخر الزمان صلعم نے اس دن غسل صحت فرمایا تھا اسلیے اسدن کو مبارک جانکر خوشی مناتے ہین - مگر یہ روایت صحت کو نہین پہنچتی -

آخری دَوْر - نمبر (۱) آخرزمانہ - (کسی ناسور کا) فقرہ - آصف الدولہ کے آخری دور مین سلطنت کا زوال شروع ہوگیا تھا -

نمبر (۲) خاتمہ دورۂ شراب - مسرور ؎ دیکھ پچھتائیگا زاہد نہ تقدس مین کی لے - آخری دور ہی کیا یاد کرے گا پی لے -

آخری دِیدار - نمبر (۱) وقت نزع کا دیدار - فقرہ - اُنکا بُرا حال ہے چلکے آخری دیدار کرلو - صبا ؎ وہ بت نہین ہے اور آنکھون مین جان آئی ہے خدا دکھائے تو دیدار آخری ہوجائے -

آخری صُحبت - مجلس خیر - فقرہ - ایکے اور شریک ہوجاؤ یہ آخری صحبت ہے اور اسیطرح آخری محفل آخری مجلس وغیرہ بھی بولتے ہین -

آخری مُلاقات - وہ ملاقات جسکے بعد پھر ملنے کا اتفاق نہو - فقرہ - دور کا سفر ہے زندگی کا کیا اعتبار خدا جانے یہی آخری ملاقات ہو - مومن ؎ وہ ملاقات آخری ہی ہے - کیسی دلداریان مری ہی ہے

آخرِین - ف - (یا اور نون نسبت کیواسطے) دیکھو آخری - ناسخ ؎ اول خیل آئمہ ثانی آل عبا - مقتدائے اولین و آخرین پیدا ہوا -

مومن ؎ نہ تاب و تپش ہو تو آرام آئے - دم آخرین فکر انجام آئے

آخری وَقت یا آخرِ وقت - نزع کا وقت - موت کے قریب کا زمانہ

رند ؎ نزع مین تھا مین تمہین منھ سے اُلٹنا تھا نقاب - آخری وقت تو دیدار دکھاتے جاتے - ؎ عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن - آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے - کیف ؎ خدا کریم ہے پڑھ لین گے

کلمہ آخر وقت - ابھی سے چاہیے فکر مآل کیا ہمکو - آتش ؎ وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو -

اور آخرِ دم بھی کہا گیا ہے - مومن ؎ ہوئی خجالت سے نفرت افزون گلے کیے خوب آخرِ دم - وہ کاش اکدم ٹھہر کے آتے کہ میرے لب پر یہ بھی دم نہوتا -

آخِرَت - ع - مونث - عقبے - وہ عالم جہان مرنے کے بعد اعمال بد و نیک کی جزا سزا اور حساب کتاب ہوگا - آتش ؎ دونون جہان کے کام کا رکھا نہ عشق نے - دنیا و آخرت سے کیا بے خبر مجھے - ؎ بیفائدہ ہے کیف کو سودائے آخرت - عقبے نہین ہے عالم اسباب کیطرح

آخرت بِگاڑنا - بُرے اعمال بُرے کام کرنا - فقرہ - باپ کی نافرمانی کرکے کیون اپنی آخرت بگاڑتے ہو -

آخرت بِگڑنا - لازم -

آخرت بنانا - اچھے کام اچھے اعمال کرنا - فقرہ - دنیا خراب کی تو کی اپنی آخرت تو بنالی -

آخرت بَننا - لازم - ناصر ؎ رات دن غافل کیا کر نیک کام - اس سے تیری آخرت بنجائیگی -

آخرت سنوارنا - آخرت بنانا - نوازش ؎ اے میرے گنہ کی شرمساری تو نے مری آخرت سنواری -

آخرت سَنورنا - لازم -

آخرت کا بَھلا - عقبے کی اچھائی - فقرہ - ہمکو یہ فکر ہے کہ آخرت کا بھلا ہوجائے -

آخرت کا سودا - خیرات و حسنات جس سے اُس عالم مین نفع ہو۔

آخرت کی خیر - عقبےٰ کی بھلائی - فقرہ - خدا آخرت کی خیر کرے -

آخرت کی کمائی - نیک کام - نیک اعمال -

آخُور - ھ - (واو مجہول کے ساتھ) نکما - خراب - ناکارہ - فقرہ - ہمنے خربزے منگواے تھے تم خدا جانے کیا آخور اُٹھا لاے ہو - ۵ ظفر
جو ہوگئے ہین آشنا دین کی لطافت سے - لگائین منھ وہ کیا دنیا کو یہ آخور دنیا ہی

فائدہ - ظاہرا یہ لفظ آخور سے ماخوذ ہی جو فارسی مین واو معدولہ کے ساتھ دواب کے دانے گھاس کی جگہ اور اُس گھاس کے معنو نمین ہی جو گھوڑون کے کھانے سے بچ رہتی ہی اور نکال کے پھینکدی جاتی ہی -

آخور کی بھرتی - نکمی یا خراب چیز کی زیادتی - فقرہ - غزل مین صرف چار ہی شعر اچھے ہین باقی آخور کی بھرتی ہی -

آخُون - ھ - مذکر - معلم - میان جی - صحیح لفظ فارسی مین آخوند ہی اس سے اُردو مین آخون ہوگیا - جانصاحب ۵ یہ نہین پڑہنے کی اسے آ تو سے
فتنہ انگیز - اسے آخون معین کوی جلاد کرو - انشا ۵ خال پشت چشم یہ اپنے وہ طفل انگشت رکھ - پوچھے ہی آخون جی یہ صاد ہی یا ضاد ہی - معروف
۵ آخون جی الف ہی کہون گا ہزار بار - کسواسطے کہ ہی یہ قد یار کی شبیہ
اور غایت تعظیم سے آخون جی صاحب بھی بولتے ہین - انشا ۵
بھلا آخون جی صاحب کو آنے دو کہون گا مین - کہ اے حضرت سلامت
آپ سنئیے یہ حقیقت ہی - ولہ ۵ لکھدو آخون جی صاحب کوی ایسا تعویذ
کہ مرے منھ سے لگے اُسکے گلے کا تعویذ -

آخُونزادہ - استادزادہ -

فصل الف ممدودہ مع دال مہملہ

آداب - ع - جمع ادب - نمبر (۱) حفظ مراتب - رشک ۵ بیٹھنے اٹھنے
نہین دیتا ہمین آداب یار - سجدے رکھتی ہی محبت کی شریعت کی نماز - ظفر
۵ ہمنے جوان بتون مین ہی دیکھا دہ زاہدو - کہہ سکتے ہم نہین کہ ہی آداب سے بعید -

اور کبھی صرف مراتب کے معنو نمین بھی کہتے ہین - ذوق ۵ کوچۂ یار مین جاؤن گا تو مثل خورشید - پاس آداب سے مین سر ہی کے بل جاؤن گا -
۵ ہوا ہی کیا کچھ اہل بیت پر سودا نہ دم مارا - خدا بن کون ہی آگاہ آداب محمد کا -

نمبر (۲) دستور - قاعدے - جیسے آداب دربار - آداب مجلس - قلق ۵ جھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمون پہ مل کے کہنے لگا -

نمبر (۳) سلیقہ - تمیز - سودا ۵ کیونکر ہو باغ جانا اُس میرزا منش کا - وان سرو مین نہین ہی آداب کورنش کا - اب اِن معنو نمین مستعمل نہین ہی -

نمبر (۴) تہذیب اخلاق - جیسے آداب کھانا - شہیدی ۵ اسی دو سطر مین ہی ختم کتاب آداب - لب خاموش مسے سطر نہ بیان رکھتے ہین

نمبر (۵)[ع ۵] تعظیم سے سلام - گلزار نسیم ۵ آداب اک کرکے حسب دستور ٹھہرا وہ تو بادشاہ مستور - سمجھا کہ حسین آدمی ہی - کیا جانے کہ خود بکاولی ہی -

نمبر (۶) تعظیمی کلمے جو عنوان خطوط مین القاب کے بعد لکھے جاتے ہین - رشک ۵ لکھکے اُس بت کو خدا لکھتا ہون اپنی بندگی - اور کیا مکتوب مین

ع ۵ ہندوستان مین سلام علیک کی جگہ سلام تعظیمی کے لیے یہ لفظ بھی ہی -

القاب ہو آداب ہو۔

آداب بجالانا۔ نمبر(۱) عجز و انکسار سے سلام کرنا اسیر ؎ دیکھا جو مجھے تو سر اٹھایا۔ آداب بجا بہن جھک کے لایا۔ کئی جگہ اسکا استعمال ہوتا ہی شکریہ ادا کرنے اور احسان ماننے کی جگہ۔ فقرہ۔ شب کو آم مرحمت ہوئے تھے آداب بجالاتا ہون۔ طنز کی جگہ۔ فقرہ۔ آپنے تو مجھے خوب نوکر کھوڑایا آداب بجالاتا ہون۔ رخصت ہونیکے وقت۔ فقرہ۔ اب آداب بجالاتا ہون پھر حاضر ہون گا۔ قائل ہوجانے کی جگہ دو صورتون سے اسکا استعمال ہوتا ہی۔ ایک یہ صورت ہی کہ قائل کردینے والا معقول کے شرمندہ کرنیکو کہتا ہی آداب بجالاتا ہون دوسرے اسجگہ کہ مثلاً شرط کرنے والا کہے آپ یہ کام کرلین تو مین آداب بجالاؤن۔ ان مقامون مین محل شرط کے سوا فقط آداب بھی کہتے ہین یعنی بجالاتا ہون اور عرض کرتا ہون کو حذف کرتے ہین۔

نمبر(۲) دستور اور قاعدے ادا کرنا۔ فقرہ۔ مرزا صاحب آداب دربار بہت اچھی طرح بجالاے۔

آداب شاہی۔ بادشاہون کو سلام اور ان سے گفتگو کرنے کے طریقے حاضری دربار کے قاعدے۔

آداب عرض کرنا۔ دیکھو آداب بجالانا نمبر۱۔ قلق ؎ خود یہ کہتے ہوے توڑتے ہین۔ کہدے آداب عرض کرتے ہین۔

آداب عرض ہی۔ نمبر(۱) تعظیمی سلام ادا کرنے کا ایک جملہ۔

نمبر(۲) جب کوئی کسی کام کے کرلینے کا دعوے کرے اور وہ اس سے نہو سکے تو بطریق الزام طنزاً کہتے ہین آداب عرض ہی۔

آداب کرنا۔ ادب سے سلام کرنا۔ گلزار نسیم ؎ آداب کیا ادب سے ٹھہرا ہیبت زدہ دور سے ٹھہرا۔ اب یہ استعمال فصحا کے خلاف ہی۔

آداب محفل۔ محفل مین نشست و برخاست کے طریقے۔ مجلس مین بات چیت کے قاعدے۔ بحر ؎ آج تک آداب محفل سے رہی بیگانہ شمع۔ سر کو کٹواتی ہی رکھکر پاؤن گستاخانہ شمع۔ اور آداب صحبت بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ مرید کو پہلے آداب صحبت سے آگاہ ہونا چاہیئے۔

آداب و القاب۔ خط کے عنوان مین مکتوب الیہ کے مرتبے کے موافق کلمات و فقرات۔ فقرہ۔ کیا ہوشمندی ہی کہ قبلۂ ارباب ہوش کو خط لکھتا ہون نہ القاب نہ آداب نہ بندگی (عودِ ہندی)

آداب و تسلیمات۔ نہایت ادب سے سلام کی جگہ یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اور کورنش اور مجرا بھی آداب کے ساتھ ملاکر کہتے ہین اور بغیر واو عطف کے بھی مستعمل ہی۔ جیسے آداب تسلیمات۔ یا کورنش مجرا۔

آداب ہی۔ نمبر(۱) دیکھو آداب عرض ہی۔

نمبر(۲) جس جگہ یہ کہنا ہوتا ہی کہ درگزرے۔ باز آئے قطع نظر کی۔ وہان بھی ان کلمات کا استعمال کرتے ہین۔ رشک ؎ اول تحریر وصف یار نے آخر کیا۔ لکھ چکے مکتوب اس القاب کو آداب ہی۔

آدبانا۔ دبوچ لینا۔ فقرہ۔ ایک مرض سے چھوٹے تو دوسرے مرض نے آدبایا۔ فقرہ۔ چھتری سے اٹھتے ہی کبوتر کو بہری نے آدبایا۔

آدلدر کاندھے چڑھ بیٹھ (نحوست)۔ مثل۔ کاہل کی نسبت کہتے ہین کہ تیری تو وہ مثل ہی کہ آدلدر کاندھے چڑھ بیٹھ۔ یعنی خود دلدر کو بلاتا ہی اسلیے کہ کاہلی ادبار و نحوست کی نشانی ہی۔

آدم - ع - (اس لفظ کے اشتقاق مین کئی طرح کے اختلاف ہین اہل عربیت مین بعض کہتے ہین کہ یہ اُدمت سے مشتق ہی جسکے معنی گندم گونی ہین اور بعض کہتے ہین کہ اَدَمت سے ماخوذ ہی جسکے معنی سزاوار امامت ہین - بعض کا قول ہی کہ ادیم سے بنا ہی جسکے معنی روے زمین ہین اور ایک احتمال یہ بھی ہی کہ اسکی اصل آدمن ہو آد کے معنی پہلا اور مَن منش کا مخفف جسکے معنی آدمی ہین چونکہ حضرت آدم ابوالبشر اور فرد اول و افراد الناس ہین اسیلیے انکو آدمن کہنا بیجا نہین اور آدمن سے متغیر ہوکر آدم ہوگیا مگر مولف کے نزدیک لفظ آدم کو عربی اور عجمی مادے سے چھوڑکر سنسکرت سے ماخوذ کرنا ٹھیک نہین نہایت کار یہ کہ عربی اور عجمی اور سنسکرت تینون زبانون کا توافق اتفاقی ہی اور حُسن عقلی کے اعتبار سے اسکا اشتقاق ادیم سے ترجیح رکھتا ہی اسواسطے کہ وجود مسعود حضرت کا ادیم الارض یعنی روے زمین سے ہوا ہی) - ابوالبشر

نمبر (۱) وہ نبی جنسے انسان کی نسل شروع ہوئی - غالب ؎ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن - بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے -

نمبر (۲) بنی آدم انسان - ذوق ؎ پرے جاکر نئی دنیا سے بھی گرد ڈھونڈ دنیا مین - تو خالی خاک آدم سے نہ چپا بھر زمین نکلے - میر ؎ درپے خون میر کے نہ ہو - ہو ہی جاتا ہی جرم آدم سے -

نمبر (۳) متصف بہ صفات انسانی - ناسخ ؎ جانور ہی جسکو عشق کا کل پر خم نہین - جو نہ آجاے فریب یار مین آدم نہین - میر ؎ اس بتکدے مین معنی کا کس سے کرین سوال - آدم نہین ہی صورت آدم بہت ہی یان اس مقام پر بول چال مین آدمی ہی ہی -

نمبر (۴) خدمتگار - قاصد - میر (مخمس کا بند) ؎ قصہ کوتاہ بعد چندین ماہ میری اُس پر جو چڑہ گئی تنخواہ - جانے آدم لگا گہ و بیگاہ - یہ تو مغرور بے تہ و گمراہ - مفتری کاذب سفیہ و ضلال - اب ان معنو نمین بجاے آدم آدمی ہی مستعمل ہی -

نمبر (۵) کسی فن یا کسی بات کا موجد (حضرت ابوالبشر سے تشبیہ دیکر)

؎ جب خلاق عالم کو حضرت آدم کا پیدا کرنا منظور ہوا تو حضرت عزرائیل سے نرم - سخت - سرخ - سفید اور سیاہ رنگ کی مٹی پردۂ زمین سے منگوائی (اسیوجہ سے بنی آدم مختلف رنگ اور مختلف طبائع کے پیدا ہوتے ہین) اور اُس سے حضرت آدم کی شکل بنا کے (جس شکل کی اولاد آدم ہی) اُسمین جان ڈالی اور تخت عزت و کرامت پر بٹھلا کے فرشتونکو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے عذر کیا کہ مین آدم سے بہتر اور افضل ہون اس نافرمانی سے اُسکی صورت بدل دی گئی اور شیطان لقب ہوا - اسکے بعد فرشتے حضرت آدم کو لباس بہشتی پہنا کر جنت مین لیگئے وہان حالت خواب مین آپ کے پہلو سے حضرت حوا پیدا کی گئین اور اللہ تعالے نے دونوںکا باہم نکاح کردیا اور ارشاد ہوا کہ تم دونون بہشت مین رہا کرو اور سب میوے کہانا مگر (ایک درخت کیطرف اشارہ کرکے) اس درخت کے پاس بھی نہ جانا (وہ درخت کاہے کا تھا اسمین علما کا اختلاف ہی مشہور گیہون کا درخت ہی اور بعض کہتے ہین کہ انگور کا درخت تھا مگر ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مین علم خیر و شر کا درخت لکھا ہی کچھ عجب نہین ہی کہ جسے شجرۃ العلم تجویز کیا ہی وہ درخت گندم یا شجر تاک ہو کیونکہ علم منجملہ معقولات ہی اور معقولات کا عالم مثال مین کسی نہ کسی شکل پر پایا جانا اہل تحقیق کے نزدیک ثابت ہی) چنانچہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام اسیطرح بہشت مین رہتے تھے آخر ایکدن ابلیس کے فریب مین آکر درخت ممنوعہ کا میوہ کھایا اور اس لغزش پر بہشت سے پردۂ زمین پر پہینکے گئے - آدم کوہ سراندیپ پر گرے اور حوا جدے مین دریا کے کنارے - حضرت آدم تین سو برس تک گریہ زاری اور توبہ استغفار مین مشغول رہے جب غفور الرحیم نے اپنے کمال عنایت سے توبہ قبول فرمائی تب حضرت جبرئیل نے آکر مژدۂ عفو سنایا - بعد اسکے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ کعبہ بنائین آپنے جبرئیل کی تعلیم اور ملائکہ کی مدد سے کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے کعبے مین ایکطرف نصب کیا پھر جبرئیل نے آپکو مناسک حج و طواف تعلیم کیے اسی اثنا مین حضرت حوا بھی آپکو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہان پہنچین دونون صاحبون نے زمین پر قیام کیا اور حضرت جبرئیل کچھ روٹیان گیہون اور لکڑیان لائے اور کھیتی وغیرہ سکھائی اب دونون صاحب ملکر حسب طرح ممکن ہوا بسر کرنے لگے - حضرت آدم نے نوسو تیس برس کی عمر مین اور بقول بعض ہزار برس کی عمر مین انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب -

فقرہ - ولی بنی نوع شعرا کا آدم ہی۔

آدم با آدم مے رسد - مثل - بہار عجم مین ہی کہ فارسی مین اُسجگہ بولتے ہین جب کوئی مفلس ہوکر مالدار کے پاس جاے اور وہ اُسپر مہربانی کرے تو مفلس یہ مثل استعمال کرتا ہی - مطلب یہ کہ شاید کل مین مقدور والا ہوجاؤن اور تم میرے پاس حاجت لیکر آؤ - مولف کہتا ہی کہ صاحب بہار عجم نے یہ معنی لکھکر سند مین شفیع اثر کا یہ شعر دیا ہی - ؎ شعر رنگین را بہر ناقابلے دیگر مخوان - ثبت کن در دل تراآدم باآدم میرسد - اس شعر سے محل استعمال جو صاحب بہار عجم نے لکھا ہی پیدا نہین - اور اُردو مین وہان اس مثل کا استعمال ہی جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ آدمی آدمی ہی سے رجوع کرتا ہی - آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہی - اور آدم باآدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد بھی فارسی مین مثل ہی جو خال خال اُردو مین بھی مستعمل ہی اور محل استعمال ایک ہی ہی۔

آدم بے سایہ - کنایہ ہی ذات پاک سرور عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - علامہ سخاوی نے مقاصد حسنہ مین لکھا ہی کہ یہ حدیث مشہور ہی مگر تحقیق کو نہین پہنچتی - ہان شعرا کے کلام مین جو اسکا استعمال ہی تو اس اعتبار سے کہ حضرت کی ذات پاک بے مثال تھی اور سایہ شخص کا مماثل ہوتا ہی معہذا اشتر شاعری مین شہرت پر مدار استعمال ہی۔

آدم ثانی ؏ - حضرت نوح علیہ السلام۔

؏ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین ایک عالمگیر طوفان ہوا تھا اور کشتی جو حضرت نے بنائی تھی اُسپر ایک ایک جوڑا ہر ذی روح کا ساتھ لیلیا تھا کہ انہین سے آگے نسل چلی اس مناسبت سے آپکو آدم ثانی کہتے ہین۔

آدم خاکی - حضرت ابوالبشر - آتش ؎ ظہور آدم خاکی سے یہ ہمکو یقین آیا - تماشا انجمن کا دیکھنے خلوت نشین آیا - نصیر ؎ معنی نفخت فیہ کو کیا استاد ازل سے ہان سمجھا - یہ آدم خاکی بول اُٹھا تو اور نہین مین اور نہین -

نمبر (۲) انسان بشر - سحر ؎ بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا - آیا کبھی جوران تلے بادپاے عیش -

فائدہ - چونکہ خاک کا جزو انسان مین غالب ہی اسلیے آدم کے ساتھ یہ صفت مستعمل ہوتی ہی۔

آدم خوار - وہ جنگلی یا وحشی آدمی جو انسان کو کھا جاتے ہین -

آدم را گندم بہشت نہ سازد ؏ - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان کوئی نعمت کی قدر نہ کرے اور اسوجہ سے وہ نعمت اُس سے چھین لیجاے -

آدم زاد یا آدمی زاد - آدم کی اولاد - انسان - ناسخ ؎ شرم سے رکھتے ہین پوشیدہ پریزاد آپکو - جیسے آشوب جہان ہی حسن آدم زاد کا - آتش ؎ بلاے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین - پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین - رند ؎ آدمی زاد تو کیا چیز ہی اے غیرت حور - دل لگائین ترے ہوتے نہ پریزاد سے ہم - گلزار نسیم ؎ وہ تینون تھے قوم کے پریزاد - چوتھا اُنمین یہ آدمی زاد - اور آدمی زاد بھی شعرا نے کہا ہی مگر بول چال مین نہین ہی - ناسخ ؎ جیتے جی کیون نہوی دید میسر مجکو - آدمی زادہ وہ محبوب ہی کچھ حور نہین - قلق ؎

؏ اس مثل کا شان نزول یہ ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت مین گیہون کھانیکی ممانعت تھی اور آسیکا استعمال بہشت کی نعمتون سے حرمان کا باعث ہوا -

جیسے لائی ہی آدمی زادہ - ایسی کچھ ہو گئی ہی دلدادہ -

آدم شناس - اچھے برے آدمی کا پہچاننے والا - فقرہ - مین آدمی نہین ہون آدم شناس ہون (عود ہندی)

آدم کوہی یا صحرائی (ظ) - پہاڑی یا جنگلی آدمی - وحشی آدمی - میر ؎ نسبت کیا لوگون سے ہمکو شہری ہین دیوانے ہم - ہی فرہاد اک آدم کوہی مجنون اک صحرائی ہی -

آدم کی اولاد - بنی آدم - انسان - رند ؎ حاکم عادل ہی دیگا ہمکو املاک پدر - جائین گے جنت مین آدم کی اگر اولاد ہین -

آدم گری یا آدمی گری (ظ) - مونث - اخلاق و مروت وغیرہ صفات انسانی - سحر ؎ جوبن نکالکر وہ پری بنگیا تو کیا - پیدا مزاج مین تو نہ آدم گری ہوی - میر ؎ شب رفتہ مین اسکے در پر گیا - سگ یار آدم گری کر گیا - ولہ ؎ شب سنکے شور میر کچھ کی نہ بد دماغی - اسکی گلی کے سگ نے کیا آدمی گری کی -

آدمی - انسان - ناسخ ؎ یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی - وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی - ؎ کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے -

نمبر (۲) انسانی اخلاق اور صفات سے موصوف - رند ؎ ہین بہائم بصورت انسان - آدمی اٹھ گئے زمانے سے - ظفر ؎ آدمی کہتے ہین جنکو کم ہین دنیا مین وہ لوگ - یون تو سب اولاد آدم سے یہ بستی ہی بھری

نمبر (۳) نوکر - چاکر - قاصد - نواب مرزا شوق ؎ اتنے مین آدمی نے دی یہ خبر - اک سواری کھڑی ہی ڈیوڑھی پر - ذوق ؎ بلا سے آپ آئین پر آدمی ان کا - تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے - وزیر ؎ اگر زمین کی پوچھی فلک کی اسنے کہی - یہ انکا آدمی اچھا فرشتہ خو آیا -

اور لشکری لوگو مین (پنچ قوم) جورو خاوند اور آشنا کو کہتی ہی اور خاوند جورو اور آشنا کو - فقرہ - ہمارا آدمی نوکری پر گیا ہی - فقرہ - جمعدار جی شہر کو جاتے ہو تو ہمارے آدمی کے لیے ایک چھتری لیتے آؤ -

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر - مثل - سب آدمی یکسان نہین ہوتے کوئی اچھا ہوتا ہی کوئی برا -

آدمی اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے پتھر ڈھوتا ہی - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آدمی اپنی غرض و نفع کے لیے کونسی مصیبت نہین جھیلتا - کیا کچھ نہین کرتا ہی -

آدمی اپنے مطلب مین اندھا ہوتا ہی - مثل - آدمی کو اپنا مطلب حاصل کرنے مین برے بھلے کی تمیز نہین ہوتی چاہتا ہی کہ کچھ ہی ہو مگر مطلب حاصل ہو جائے -

آدمی اناج کا کیڑا ہی - مثل - انسان کی زندگی کا مدار کھانے پر ہی -

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - مثل - یہ اس محل پر بولتے ہین جب کوئی نالائق ذی اقتدار و صاحب اختیار ہو جاتا ہی -

آدمی بنانا - نمبر (۱) آدمی کا عدم سے وجود مین لانا - مومن ؎ واللہ کہ بصانع البریہ - جسنے ہمین آدمی بنایا - سحر ؎ یار کہتا ہی کہ منظور خدا وصل نہین - آدمی تجکو بنایا ہی یہ بڑا دہین -

نمبر (۲) مہذب اور لائق بنانا - آدمیت کے صفات سکھانا - مومن

(رباعی) سے احسان کیا اگر ستایا تونے - قصے سے پناہ کے چھڑایا تونے - کرنے لگے پھر وہی سمجھ کی باتین - بارے ہمین آدمی بنایا تونے

نمبر (۳) آدمی کی شکل مین لانا - گلزار نسیم سے دن بھر تو وہ فاختہ پڑھاتی - شب کو اُسے آدمی بناتی -

نمبر (۴)[۱] آدمی کا پیکر بنانا - فقرہ - کل پتنگ باز نے ایک ناگن بنائی تھی آج ایک آدمی بنایا ہے -

آدمی بننا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - آدمی اسلیے بنا ہے کہ اپنے خالق کو پہچانے

نمبر (۲) رند سے آپ ہی ہوجاتا ہے تمیز نیک بد کا فہم - آدمی بنجاتا ہے انسان کو انسان دیکھکر - معروف سے یہ آدمی جو ہے اسکا ہے تن بدن مٹی - جو چاہتا ہے بنے آدمی تو بن مٹی -

نمبر (۳) گلزار نسیم سے دیو آدمی بن کے بن مین آئے - آتے جاتے کو گھیر لائے -

نمبر (۴) بحر سے سو تراشون سے بنے ہر چند یہ بت آدمی - آدمیت کی نہ نکلی بات کیا پتھر بنے -

آدمی بنو - جملہ - انسانیت سیکھو - حیثیت درست کرو - بدحواس و پریشان نہو - فقرہ - لپٹے کیون جاتے ہو سنبھلے بیٹھو آدمی بنو - (عو) سحر سے سہلاؤ جی کو لوگو نہین بس آدمی بنو - اپنی بھی تمکو قدر نہین فخر شاعران - فقرہ - یہ کیا وحشیونکی سی صورت بنا رکھی ہے ہاتھ منھ دھو و کپڑے بدلو آدمی بنو -

آدمی پانی کا بلبلا ہے - مثل - بے ثباتی حیات کی جگہ کہتے ہین یعنی جسطرح پانی کے بلبلے کو فنا ہوتے دیر نہین ہوتی یہی حال آدمی کا ہے

آدمی پر جیسی پڑتی ہے ویسا سہتا ہے - مثل - غایت جفاکشی یا صبر و تحمل کی جگہ بولتے ہین یعنی انسان پر کیسی ہی سخت مصیبت پڑے جھیل لیجاتا ہے اسی جگہ فارسی مین ہے - بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد -

آدمی پیٹ کا کتا ہے - مثل - رزق کے لیے آدمی نہین معلوم کہان کہان دوڑتا پھرتا ہے - آدمی کو کھانے کو دیے جاؤ پھر جو کام چاہو اُس سے لے لو -

آدمی ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہے - مثل - آدمی مصیبت اُٹھا کر تجربہ کار ہوتا ہے - داغ سے پڑا ہون سنگ راہ دوست بنکر کوے دشمن مین - سنا ہے آدمی کچھ ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہے -

آدمی جانے بسے سونا جانے کسے - مثل - اچھائی برائی بغیر امتحان کے نہین معلوم ہوتی جیسے سونے کا کھرا کھوٹا ہونا کسوٹی پر کسنے سے معلوم ہوتا ہے اسیطرح آدمی کا نیک بد ہونا صحبت اور یکجائی سے کھلتا ہے - اور اس مثل کو یون بھی بولتے ہین - سونا جانے کسے آدمی جانے بسے -

آدمی را آدمیت لازم است - مثل - آدمی کو انسانیت ضرور ہے - یہ مصرع شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا ہے کثرت استعمال سے مثل ہوگیا -

آدمی سا پکھیرو کوئی نہین - یعنی آدمی خیالات اور عقل و فراست سے اتنا دور دور پہنچتا ہے کہ کوئی پرند اتنی دور پرواز نہین کرسکتا اور جب کوئی تھوڑے سے ہی دنو نمین بار بار سفر کرکے کہین سے کہین اور کہین سے

[۱] پتنگ باز سانپ اور آدمی کی قطع کے پتنگ بناتے ہین -

کہین پہنچتا ہی تو اُسجگہہ ان الفاظ مین کہتے ہین کہ آدمی بھی عجب پکھیرو ہی
یا آدمی بھی پکھیرو سے کچھ کم نہین -
آدمی کا آدمی ہی سے کام نکلتا ہی - مثل - دیکھو آدم با آدم بسیر
آدمی کا بچّہ - یعنی نہ چندان خوبصورت نہ چندان بدصورت - فقرہ -
صورت کو کیا پوچھتے ہو آدمی کا بچہ ہی -
آدمی کا جنگل - وہ سرزمین جہان بکثرت آدمی ہون - وہ مجمع جہان
خلائق کا انبوہ ہو - اسیر ؏ کیا دل لگے جنون مین وحدت پسند ہو نہین
مردم گیا سے صحرا جنگل ہی آدمی کا - ناسخ ؏ قیس کی قیس جانے ہی
لیکن - وحشی ہون آدمی کے جنگل کا - اور آدمیون کا جنگل بھی کہتے ہین
آدمی کا شیطان آدمی ہی - مثل - آدمی کا بہکانے والا آدمی ہی
نیک آدمی کو بد آدمی کی صحبت بد کر دیتی ہی -
آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہی - مثل - کچھ نقصان اُٹھانے کے بعد
تجربہ حاصل ہوتا ہی - نواب مرزا شوق ؏ کہہ ہی کا سیکھو دیکھیے یہ دہو کے
آدمی سیکھتا ہی کچھ کھو کے -
آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی - مثل - جب کوئی کسی
سے کسی بات مین رجوع کرنے سے انکار کرتا ہی تو اُسجگہہ کہتے ہین یعنی
تمہارا انکار چل نہین سکتا آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی -
آدمی کو ڈھائی گز زمین کافی ہی - مثل - جب کوئی عمارت وسیع بنانے کا
ارادہ کرتا ہی اور ہوس ہوتی ہی کہ جہانتک زمین ملے گھیرتے چلے جائیے تو
نصیحتاً یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ جہان قیامت تک رہنا ہی وہ انتہا
ڈہائی گز زمین ہی یعنی قبر کی زمین اس سے زیادہ نہین ہوتی پھر اس حرص و ہوس

سے کیا حاصل -
آدمی کیا جو آدمی کو نہ پہچانے - یعنی انسان کو مردم شناسی ضرور [illegible]
آدمی کیا جو آدمی کی قدر نہ کرے - یعنی اہل ہنر کو دوست رکھنا
انسان کو ضرور ہی -
آدمی کی دوا آدمی ہی - یعنی آدمی کا جی آدمی ہی سے بہلتا ہی کیسا ہی [illegible]
ہو چار آدمیون مین بیٹھکر بھول جاتا ہی -
آدمی کی شکل بنو - جملہ - بدحواس و پریشان نہو تن بدن کا ہوش کرو
ھنسو بولو - قلق ؏ ای پری آدمی کی شکل بنو - عشق مین اتنی خود [illegible]
تو نہو -
آدمی کی شکل ہی - جملہ معمولی حسن ہی کچھ بہت خوبصورت نہین ہی
جانصاحب ؏ نقشہ ہی گول صورت کی ہوگا - ہان آدمی کی شکل [illegible]
تصویر نہین ہی فقرہ - نہ بہت اچھا نہ بہت برا آدمی کی شکل ہی - اور [illegible]
کی جگہہ صورت بھی بولتے ہین -
آدمی کے جامے مین آنا - غصہ اترنا - بدحواسی جاتی رہنا
انسانیت کے پیرایے مین آنا - فقرہ - غصہ تو ٹوٹ لو آدمی کے جامے
مین آؤ - فقرہ - وحشی کیون بنے ہوے ہو ذرا آدمی کے جامے مین آ[ؤ]
نواب مرزا شوق ؏ آدمی کے لباس مین آؤ - ہوش پکڑو
حواس مین آؤ -
نمبر (۲) آدمی کے بھیس مین آنا - انسان کی صورت بنجانا - گلزار نسیم
؏ قالب ترا انقلاب کھائے - جانے مین تو آدمی کے آئے -
آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہی - مثل - اسجگہہ آدمی سے مراد [illegible]

آدمی ہی۔ جسطرح ہر ایک نعمت کی قدر اُسکے زائل ہونیکے بعد ہوتی ہی اِسیطرح آدمی کی قدر بھی بعد مرنے کے ہوتی ہی۔ بیشتر اُسوقت کہتے ہین جب کسی دنیا سے گزرے ہوے کی کوی اچھی بات یاد آتی ہی۔

آدمی کی کسوٹی معاملہ ہی۔ مثل۔ آدمی کے اچھے بُرے ہونے کا حال اُسوقت کھلتا ہی جب اُس سے کوئی معاملہ پڑے۔

آدمی نہ آدم زاد۔ سنسان مقام کے بیان مین کہتے ہین مثلاً شاہزادہ چلتے چلتے اُس جنگل مین پہنچا جہان آدمی نہ آدم زاد ہو کا مقام فقط اللہ کی ذات۔ اور کہانیون مین یون بھی سُنا ہی کہ آدمی نہ آدمی کی ذات۔ چنانچہ سودا نے الفاظ بدلکر بات کے قافیے کے ساتھ یہ مصرع کہا ہی۔ ع نہ وہ درخت ہین اب اُن نہ آدمی کی ذات۔

آدمی نے کچّا دُودھ پیا ہی۔ مثل۔ انسان سے خطا ہو ہی جاتی ہی۔ جب کسی شخص سے اُسکی شان کے خلاف کوی بات ہو تو اُسوقت اُسکے عذر کے لیے یہ مثل بولی جاتی ہی اور یون بھی بولتے ہین آخر آدمی نے کچّا دودھ پیا ہی۔

آدمی ہو یا آسیب۔ کوئی شخص خلاف انسانیت کوئی کام کرے لپٹا ہی جاے کسیطرح پیچھا نہ چھوڑے تو کہتے ہین کہ آدمی ہو یا آسیب ہو۔ مسرور۔ مین بہت لپٹا تو بولا وہ پری۔ آدمی ہو یا کوی آسیب ہو اور آسیب کی جگہ بلا اور جن اور بھوت بھی بولتے ہین۔

آدمی ہو یا بے دال کے بُودَم۔ چونکہ بودم کا دال نکالنے سے بوم رہجاتا ہی اسلیے احمق آدمی کی نسبت یہ جملہ استعمال کرتے ہین اور ہنسی (الو) دل لگی مین بے تکلفی سے کسی دوست کی نسبت بھی کہتے ہین۔ یہ اور اسکے بعد کا محاورہ عوام کی بول چال ہی ثقات کی زبان نہین ہی۔

آدمی ہو یا بے نُون کے سَنگ۔ چونکہ سنگ کا نون نکالنے سے سگ رہجاتا ہی اسلیے کسیکو بدتمیزی کی جگہ مذاقاً کہتے ہین۔ (کتا)

آدمی ہو یا جانور۔ کسی بدتمیزی بدتہذیبی کی بات پر غصے یا مذاق سے کسیکو کہتے ہین۔ اسیطرح مذاق مین ہر دوسری چیز سے تشبیہ دیتے یا پھبتی کہتے ہین جیسے بہت پھرنے اور رات دن گھومنے والے کو کہتے ہین۔ آدمی ہی کھنچکر۔ ماما کا ہی کیو ہی چرخا ہی۔

آدمی ہی۔ یعنی معمولی حسن رکھتا ہی۔ (عام اس سے کہ حسن صوری ہو یا معنوی) وزیر ۔ دیکھا جو تجھکو کہتے ہین حسرت سے خوبرو۔ ہم آدمی ہون اور وہ پریزاد یا نصیب۔ فقرہ۔ تم تو تعریفون سے اسکو پری بناے دیتے ہو ایسا تو نہین ہی خیر آدمی ہی۔ فقرہ۔ شاہ صاحب فرشتہ تمہارے نزدیک ہونگے میرے نزدیک تو آدمی ہین۔

آدمی ہین مگر آدمی نہین۔ جس جگہ کسیکو یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ صورتاً انسان ہی مگر صفات انسانی نہین رکھتا وہان بولتے ہین۔

آدمیّت۔ عقل و شعور۔ خُلق و مروت۔ ملنساری۔ وضعداری وغیرہ جو صفات انسانی ہین۔ ذوق ۔ آدمیت اور شے ہی علم ہی کچھ اور چیز کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔ (عقل و شعور) گلزار نسیم ۔ وہ سعی وہ دیونی کی صحبت۔ محمودہ کی وہ آدمیت۔ (خلق) وزیر ۔ آدمیت یہ خداداد ہی اللہ اللہ۔ اُنس انسان سے کرتے ہو پری رو ہوکر۔ (ملنساری)

آدمیت آنا۔ صفات انسانی پیدا ہونا۔ داغ ۔ عشق سے آدمیت آتی ہی۔ آدمی کو مروت آتی ہی۔

آدمیت اُٹھ جانا - اچھی خصلتوں کا جاتا رہنا - فقرہ - جسکو دیکھیے مطلب کا آشنا ہے دنیا سے آدمیت اُٹھ گئی -

آدمیت پکڑنا - تہذیب سیکھنا - اخلاق حاصل کرنا - فصحا اس محاورے مین پکڑنے کے لفظ کو کریہہ جانکر اسکی جگہہ اختیار کرنا بولتے ہین -

آدمیت سے گزر جانا - انسانیت کی باتین چھوڑ دینا - سحر ؎ اپنے سودائیون سے خوب نہین روپوشی - آدمیت سے گزرتے ہو جھلاؔ وا ہو کر - فقرہ - تم تو اُس شُغل کے پیچھے آدمیت سے گزر گئے

آدمیت کے جامے مین آنا - دیکھو آدمی کے جامے مین آنا نمبرا - فقرہ - پہلے تو غصے سے بہوت بنے ہوئے تھے سمجھانے بجھانے سے آدمیت کے جامے مین آگئے -

آدھا - ھ - اُردو - س - نصف - گلزار نسیم ؎ دیکھا تو وہ بت تھی مٹھ کے اندر - جسم آدھا پری تھا آدھا پتھر - اور اسکا مخفف آدھ صرف گھڑی گھنٹے پیمایش اور وزن کے بعض مقدار کے ساتھ مستعمل ہے جیسے آدھ گھڑی آدھ گز - آدھ کوس - آدھ سیر - البتہ آدھ آنا بھی بولتے ہین -

آدھا آپ گھر آدھا سب گھر - مثل - حریص آدمی کی نسبت کہتے ہین یعنی آدھا تو اپنے گھر کے لیے اور آدھا سب گھرونکے واسطے -

آدھا آدھا - پورے دو حصے -

آدھا پاؤ - تھوڑا بہت - تھوڑا سا - ظفر ؎ جو میرے رونے پہ ہنستے ہین بار ثلث انکو یہ غم نصیب اگر ہو سب آدھا پاؤ ہو تو سہی - جان صاحب ؎ اس جواری خصم کا منہ مٹھون - اوہی پوچھکے پردہ ہار الوٹ - ہو گئے دیکھتے ہی نشے ہرن - پاؤ آدھا رہا نہ سارا لوٹ - لکھنو مین فصحا اسجگہ تھوڑا بہت بولتے ہین -

آدھا تہائی - تھوڑا بہت - کسیقدر - فقرہ - مہاجن کو آدھا تہائی کچھ تو پہنچے آخر اُسکے آنسو کسطرح پونچھین -

آدھا تیتر آدھا بٹیر - مثل - اُس مقام پر بولتے ہین جب کوئی بات یا کام ایک طور پر اور ایک قاعدے اور انتظام کے ساتھ نہو -

آدھا تیہا یا آدھے کا تیہا - چونکہ آدھے کا تہائی چھٹا حصہ ہے لہذا انکا استعمال قلیل حصے پر ہوتا ہے - اور چیز کی بربادی کو بھی کہتے ہین - فقرہ - باپ کی آنکھ بند ہوتے ہی اولاد نے ساری دولت آدھے کا تیہا کردی - اولاد کی بدچلنی سے ساری دولت آدھا تیہا ہو گئی -

آدھا تیہا یا آدھے کا تیہا کر دینا - بہت کم کر دینا - چیز کا برباد کر دینا -

آدھا تیہا یا آدھے کا تیہا ہو جانا - لازم -

آدھا رہجانا - گھٹ جانا - دبلا ہو جانا - فقرہ - چار دن کے بخار مین لڑکا آدھا رہگیا - اسجگہہ مصدر اصلی رہنا مستعمل نہین ہے البتہ جب کوئی بہت لاغر ہو جاتا ہے تو سلب کے ساتھ بولتے ہین کہ تم تو آدھے نہین رہے - میر ؎ دوری مین دلبر ونکی کٹتی ہے کیونکہ سب کی - آدھا نہین رہا ہون تمسے تو مین بچھڑ کر -

آدھا ساجھا - نصف حصے کی شرکت -

آدھا سیسی یا آدھی سیسی - درد شقیقہ - آدھے سر کا درد -

ع ؎ تیہا بیاے معروف -

ع ؎ سیسی کا مادہ شیرش ہے جسکے معنی سنسکرت مین سر کے ہین -

آدہا نام لینا - ناتمام نام لینا - کبھی بنظر تحقیر اور کبھی محبت اور پیار سے
ذوق ؎ بے تمیزوں کو ہی نقصان لطف ذوق - لے ہیں نام طفل آدہا
پیار سے - اور آدہے کی جگہ ادہورا بھی مستعمل ہی -

آدہ پاؤ آٹا چوپال مین سوئی - یہ مثل اُس شخص کی نسبت
بولتے ہین جسکو مقدور کم ہو اور شیخی بہت بگھارے -

آدہ سیر آٹا - روزی رزق - گزر اوقات کی صورت - سودا ؎
آدہ سیر آٹے کا خدا ہی کفیل - پیٹ اُسکا عمرو کی ہی زنبیل - فقرہ مینوں
نے ٹھوکرین کہاتے ہین کہین آدہ سیر آٹے کی صورت نہین نکلتی -

آدہ سیر آٹے سے لگ جانا - بسر اوقات کے قابل نوکری ہوجانا -

آدہ سیر آٹے کے سر ہوجانا - دیکھو آدہ سیر آٹے سے لگ جانا -

آدہم ساجہا - ایک کہیل ہی لڑکے آپس مین شرط کرتے ہین کہ جو چیز ہم
کہائین اُسمین سے آدہی تمہین دین اور جو تم کہاؤ آدہی ہمین دو - اور اس شرط کے بعد سے
ایک دوسرے کو جہان کوئی چیز کہاتے دیکہتا ہی تو کہتا ہی آدہم ساجہا اور آدہی بانٹ لیتا ہی

آدہون آدہ - برابر دو ٹکڑے فقرہ - ہم تو برابر کے شریک ہین پہر کیون آدہون آدہ نہ لین

آدہے اساڑہ تو بیری (دشمن) کے بہی برسے - چونکہ موسم گرما کی
انتہا جیٹہ تک ہی اور جیٹہ کے بعد اساڑہ برسات کا پہلا مہینا ہی پس
جب آدہا اساڑہ تپ کے بہی نہین برستا تو گرمی کی شدت اور پانی برسنے
کی آرزو مین یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اب تو پانی نہ برسنے کی ایسی
مصیبت ہی کہ خدا دشمن کو بہی نصیب نہ کرے -

آدہی بات - نمبر (۱) ناتمام بات - ادہوری بات - فقرہ -
تمہاری ہمیشہ سے عادت ہی کہ آدہی بات کہتے ہو آدہی مُنہ مین رکہتے ہو -
نمبر (۲) ناگوار بات - بُری بات - فقرہ - اُنہون نے مجھے کبھی آدہی بات
نہین کہی -

آدہی بات کہنا - نمبر (۱) مجمل بات کہنا - پورا حال نہ بیان کرنا - فقرہ -
یہ تمہاری کیا عادت ہی کہ آدہے بات کہتے ہو آدہی اُڑا جاتے ہو -
نمبر (۲) بُری بات کہنا - کسیکو ایسی بات کہنا جو ناگوار ہو -
فقرہ - کسکی مجال ہی کہ تمکو آدہی بات کہے - جان صاحب ؎ جو آدہی
بات کہون سوت کو تو مُنہ نوچ لے - قصائی کہینچ لے گُدی سے یہ
زبان میری - رنگین ؎ جیتے جی میرے کہے کوئی تجہے آدہی بات
بات ہرگز یہ نہین مجکو گوارا ہوگا -

آدہی بات نہ اُٹھنا - بُرے کلمے کی برداشت نہونا - کیف ؎ -
نہ اُٹھے گی کسیکی بات آدہی - تمہارے ناتوان نیمجان سے -

آدہی بات نہ پُوچہنا - قدر نہ کرنا - متوجہ نہونا - حقیر سمجھنا - معروف ؎
اسی آرزو مین گئی عمر ساری - پر اُسنے نہ پوچہی کبھی بات آدہی - اسجگہ لکھنؤ
مین فصحا فقط بات نہ پوچہنا بولتے ہین -

آدہی بات نہ سننا - شان کے خلاف بات نہ سننا - معروف
؎ سنتا تہا ہی معروف اب مجکو لا کہون - سنی تہی نہ جسکی کبھی بات آدہی

آدہی دُنیا آباد آدہی ویران - بھبتی کے طور پر کانے کی نسبت
بولتے ہین -

آدہی رات - نیم شب - مومن ؎ روئیے کیا بخت خفتہ کو کہ آدہی
رات سے - مین یہان رویا کیا اور وہ وہان سویا کیا - وزیر ؎ -
دلا قسم تجہے زلفون کی دوپہر تو ہو چپ - کہ آدہی رات سے کرتے ہین

پاسبان فریاد۔

آدھی رات اِدھر آدھی رات اُدھر - ٹھیک آدھی رات کا وقت کہانیوں میں زیادہ آتا ہی مثلاً آدھی رات ادھر آدھی رات اُدھر جنگل سنسان اندھیرا بیابان۔

آدھی رات اور گھر کا پُروسینے والا[ع] - خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے محل پر یہ مثل بولتے ہیں - یعنی آدھی رات کا وقت اور اپنا آدمی حصہ بانٹنے والا پھر کیوں بھرپور فائدہ نہو۔

آدھی رات کو جماہی آئے شام سے منھ پھیلائے - مثل - وہاں بولتے ہیں جب کوئی وقت سے بہت پہلے کسی کام کی تیاری کرے -

آدھے قاضی قُدوہ[ع] **آدھے باوا آدم** - مثل - جب کوئی اپنے آپکو سب سے بڑھکر سمجھے اور بڑے حصے کا مستحق جانے وہاں بولتے ہیں

آدھے کا تہاؤ یا آدھے کی تہائی - چھوٹا حصہ - بہت ہی کم - فقرہ - تمہارا حصہ ہی کیا ہی جسکی اتنی پکار ہی کہیں آدھے کا تہائی تمکو بھی پہنچیگا

آدھے کا ساجھی یا شریک - نصف کا حصہ دار - اسی سبب سے حقیقی بھائی کو کہتے ہیں -

آدھے کا ساجھی برابر کی چوٹ - چونکہ آدھے کا ساجھی مد مقابل ہوتا ہی اسواسطے جہاں کہیں مد مقابل کہنا منظور ہوتا ہی وہاں یہ مثل بولی جاتی ہی - فقرہ - ہم اُس سے کیوں دبنے لگے برابر کے شریک ہیں سنا نہیں کہ آدھے کا ساجھی برابر کی چوٹ -

ع ۵ کھانا چننے والا -

ع ۵ مشہور ہی کہ قاضی قدوہ کے شتر پا جو آتشی بیٹے تھے اسواسطے مبالغے کے طور پر کہتے ہیں کہ آدھے میں کل اولاد آدم اور آدھے میں قاضی قدوہ -

آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑنا - تھوڑی سی چیز پر قناعت نہ کرکے زیادہ کی خواہش کرنا جس جگہہ کوئی زیادہ حرص کرتا ہی وہاں بولتے ہیں

ذوق ۵ گر خدا دیوے قناعت ماہ یکیفتہ کیطرح - دوڑے ساری کو کبھی آدھی نہ انسان چھوڑکر -

آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑے آدھی رہے نہ ساری - مثل - جو شخص موجود چیز کو چھوڑکر اُس سے زیادہ کو دوڑتا ہی وہ اُسی کو ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہی - مذمت حرص کی جگہہ بولتے ہیں

آدھی کو چھوڑ ساری کو دھائے ایسا ڈوبے تھاہ نہ پائے - دیکھو اوپر کا مثل -

آدھے گاؤں دوالی آدھے گاؤں ہولی - مثل - اُس جگہہ بولتے ہیں جہاں کسی صفت یا کسی کیفیت میں تضاد ہو یا ایک جماعت میں بہت سے آدمی ایک رائے کے طرف ہوں اور بہت سے دوسری رائے کی طرف اور آدھے گاؤں دوالی آدھے گاؤں پھاگ بھی بولتے ہیں -

آدھے ماگھے کملی کاندھے - مقولہ - نصف ماگھ سے سردی گھٹنے لگتی ہی اور دن کو سردی ناگوار ہوتی ہی بیشتر مسافر غریب کملی جو اوڑھتے ہیں وہ اُتار کے کاندھے پر ڈال لیتے ہیں اسی بنا پر یہ کہاوت مشہور ہوگئی ہی

آدھمکنا - ڈھٹائی سے بے روک ٹوک چلے آنا - نظر اتفاقاً بے تکلفی میں اکثر کہا جاتا ہی - فقرہ - آپ کو کسنے بلایا تھا آپ کہاں آدھمکے -

آدیش - ھ - آدیش - س (آ - وش) جوگیوں کا سلام - میر حسن ۵ یہ سمجھا بناوٹ کا کچھ بھیس ہی - لگا کہنے جوگی جی آدیس ہی -

آدیکھو - نمبر (۱) آکے دیکھو - وزیر ۵ نثار کرتے ہیں آ دیکھو جان نثار

کے پاس - گلے کو آپ کے خنجر پہ سر کو ٹھوکر پر - میرے ۵ بہر کے ہی آتش غم منظور ہی جو تجکو - جلنے کا عاشقون کے آ دیکھ اب تماشا -

نمبر (۲) آزما لو - مقابلے مین آ جاؤ - فقرہ - دعوے ہو تو سامنے آ دیکھو

آدینہ - ف - مذکر - جمعہ - ناسخ ۵ کرتے ہین ہر روز مجھ وحشی کو لڑکے سنگسار - کون سا دن ہی جو آدینہ دبستان نہین - مومن ۵ بنا دون مین بازیچہ اس حال کو - ہو شنبہ بھی آدینہ اطفال کو -

فصل الف ممدودہ مع ذال معجمہ

آذر - ف - آگ - غالب ۵ ہی ننگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو - ہی عار دل نفس اگر آذر فشان نہین -

آذری - آذاری - آذر کی طرف نسبت ہی - مومن ۵ نالے سے میرے گرم و خشک ہرہ دو ماہ کا مزاج - گرمی سے بھری سرد و تر طبع برد ج آذری - ولہ ۵ خندۂ برق تیغ مین گرمی مہر تیر ماہ - گریۂ غم تیر مین جوش سحاب آذری -

فائدہ - رسالہ قواعد فارسی مین ہی کہ ابر آذری غلط ہی اور ابر آذاری صحیح ہی اسواسطے کہ آذار بہار کے مہینے کا نام ہی اور آذر خزان کے مہینے کا - مولف کے نزدیک ابر آذری - ماہ بہار کے معنی مین بھی آیا ہی توضیح مقام یہ ہی کہ آذار ایک رومی مہینے کا نام ہی کہ چیت او رمارچ کے مہینے سے مطابقت رکھتا ہی اور اُن ایام مین سورج برج حوت مین ہوتا ہی اس صورت مین آذار اول ماہ بہار ہی اور آذر سال شمسی کے نوین مہینے کا نام ہی جو پوس اور جنوری سے مطابق ہوتا ہی - اور اس زمانے مین آفتاب برج قوس مین ہوتا ہی پس یہ مہینا خزان کے مہینون مین سے ہی جیسا کہ ارباب لغت نے تصریح کی ہی - پس جب ثابت ہو چکا کہ آذار ماہ بہار کا نام ہی اور آذر ماہ خزان کا تو اطلاق ابر آذاری کا ابر بہار پر اور اطلاق ابر آذری کا اُس ابر پر جو خزان مین برسے صحیح ہوگا اور رفع اختلاف اسطرح ہو سکتا ہی کہ آذر مخفف آذار کا بھی آیا ہی جو نام ماہ بہار کا ہی جیسا کہ مولف غیاث نے لکھا ہی کہ آذر بفتح ذال معجمہ مخفف آذار ماہ رومی پس جہان ابر آذری بمعنی ابر بہار شعرا کے کلام مین ہو وہان آذر کو مخفف آذار جاننا چاہیے نہ نام ماہ خزان کا -

فصل الف ممدودہ مع راے مہملہ

آر - س - مونث - لوہے کی ایک نوکدار چیز جو پہیے مین لگاتے ہین - چبھونا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہی - فقرہ - کسان ہل جوتنے مین مٹھے بیل کی کبھی دُم مروڑتا کبھی آر چبھوتا ہی - فقرہ - چلتے بیل کے کیون آر لگائے جاتا ہی - مجازاً مٹھے اور سست آدمی کو چھیڑ چھیڑ کر ابھارنے کی جگہ بھی آر لگانا کہتے ہین -

آرا - ھ - (اسکی اصل لفظ آرہ معلوم ہوتی ہی جو فارسی ہی اور بعض کا خیال ہی کہ آر سے بنا ہی کیونکہ آر نوکدار چیز ہی اور اسمین بھی دندانے ہوتے ہین) مذکر - آرہ - ف - منشار - ع - نمبر (۱) لوہے کا ایک آلہ خمدار - تلوار سے مشابہ جسمین نیم کی پتی کیطرح دندانے ہوتے ہین اور دونون سرون پر لکڑی کا دستہ جسکو دو آدمی دونون طرف پکڑ کر موٹی لکڑیان چیرتے ہین ناسخ ۵ دلائی یاد مجھے تو نے قامت دلدار - کرین ترے لیے اے سرو تیز آرے دانت -

نمبر (۲) ف - آراستن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی

مثلاً خود آرا - حسن آرا - ناسخ ؎ باغبان اپنی گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع - مین تو مشتاق چمن مین ہون چمن آرا کا -

آراکش - ہ - جو آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرے - صحیح ارہ کش ہے مگر زبانون پر یوہین ہے -

آراکشی کرنا - آرا چلانا - آرا کھینچنے کا پیشہ کرنا - فقرہ - وہ پہلے پتھر کاٹتا تھا اب آراکشی کرتا ہے -

آرا یا آرے چلانا - آرے سے چیرنا - مجازاً سختی و بیداد کرنا - ناصر ؎ کیا شانہ دشمن نے اُس زلف مین - مرے سر پر آرے چلایا کیا -

آرا یا آرے چلنا - لازم - سحر ؎ قد جانان دیکھکر کٹ کٹ گئے اہل چمن بال قمری سے چلے آرے سر شمشاد پر - آتش ؎ نقاب اُلٹے جو تو رخسار آتش رنگ سے اپنے - پر پروانہ سے آرے چلین شمعون کی گردن پر - داغ ؎ پاس غیرون کو بٹھا کر یہ دکھایا تمنے - سر پہ دیکھے نہ تھے چلتے ہوے آرے ہمنے - قلق ؎ اُدھر اُس نامراد کے دل پر - غم کے آرے چلا کیے دن بھر اور آرے روان ہونا بھی کہا ہے - وزیر ؎ دیکھکر تجھکو حسین کٹتے ہین ہوے ہین بناؤ - کنگھیان کرتے نہین سر پہ روان آرے ہین -

آرا یا آرے کھینچنا - دیکھو آرا یا آرے چلانا - سحر ؎ محو آرائش سر محفل ہے وہ جانانہ آج - دیکھیے کس پر آرے کھینچتا ہے شانہ آج -

فائدہ - آرے چلانا - آرے چلنا اور آرے کھینچنا بیشتر بصورت جمع مجازی معنون مین - سر - گردن - جان اور دل کے ساتھ مستعمل ہے - واحد کے ساتھ شاذ و نادر ہے جیسے میر نے کہا ہے - ؎ پاون مین مارا ہے تیشہ مین نے راہ عشق مین - ہو سو ہوا ب گو کہ آرا بھی مرے سر پہ چلے -

اور سحر کے اس شعر مین بھی واحد مستعمل ہوا ہے اگر کتابت کی غلطی نہو - ؎ جھکاؤ نگا نہ سر اس چرخ ناہنجار کے آگے - اگر کھنچیگی آرا میرے سر پر کہکشان ہوون -

آرے عہ سر پر چلگئے تو بھی مدار ہی مدار - آفت اور مصیبت مین بھی اپنے اعتقاد اپنی بات پر مستقل رہنے کی جگہ یہ مثل بولتے ہین -

آرے سے چیرنا - مشہور ہے کہ بعض جابر بادشاہون کے عہد مین مجرم آرے سے چیرے بھی جاتے تھے -

آراستہ - ف - سنوارا ہوا - سجا سجایا - تیار - لیس - منتظر ؎ ہر سطر مین حُسن سورۂ نور - آراستہ مثل گیسوے حور - ناسخ ؎ کل تلک آراستہ دیکھی ہے جس جا بزم رقص - آج وان کوئی بگولون کے سوا رقصان نہین - آتش ؎ قاتل کے اشتیاق مین خود کاٹیے گلا - آراستہ ہے گور ہماری کفن درست -

آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ - استعمال مین دونون ایک دوسرے کے مرادف بمعنی مزین ہین - مگر نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ آرائش کی چیزین بڑھانے سے جو زینت ہو اُسکو آراستگی کہتے ہین - جیسے زیور اور لباس مسی اور سرمے وغیرہ سے معشوق کی سجاوٹ - اور ناخوش آیندہ چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو اُسکو پیراستگی کہتے ہین جیسے خط بنوانا اور بڑہے ہوے ناخن ترشوانا یا درخت سے کاواک شاخون کا چھٹوانا -

آراستہ کرنا - بنانا - سنوارنا - سجنا سجانا - آتش ؎ اپنے

عہ شیخ بدیع الدین مدار ایک ولی گزرے ہین اُس گروہ کے فقیر مدار مدار پکارتے ہین -

پاؤن بھی رکھکر نہین چلتا ہی یار - کر چکا آراستہ اسکو مقرر آئنہ - نسیم ؎
آرزو ہی گوہر مضمون کی لڑیان گوندہکر - کیجیے آراستہ بازار معنی مین دکان

آراستہ ہونا - لازم - بحر ؎ مجکو تو غش آگیا پوچھو نہ حال جبکہ تھی
آراستہ جانان ہوا - قلق ؎ ہوکے آراستہ برنگ چمن - جلوہ آرا ہوا وہ
غنچہ دہن -

آرام - ف (اسکا مادہ رَم معلوم ہوتا ہی سنسکرت مین جسکے معنی دم لینا ہین)
مذکر - نمبر (۱) قرار - سکون - چین - راحت - ناسخ ؎ روح کو آرام
دم بھر باغ رضوان مین نہین - خاک اپنی بعد مردن کوے جانان مین نہین
اسیر ؎ جو دل ہو معتدل اعضا کو فیض عام ملتا ہی - اگر سلطان ہو عادل
خلق کو آرام ملتا ہی -

نمبر (۲) افاقہ - صحت - شفا - رند ؎ جانبر ہوا نہ جسکو لگا روگ عشق کا
ہمکو مرض یہی ہی تو آرام ہو چکا -

نمبر (۳) استراحت - خواب راحت - نیند - سحر ؎ بچھا ہی پلنگ آج
لب بام کسیکا - تڑپاے گا شب بھر مجھے آرام کسیکا - کیف ؎ اٹھتے ہین
قبرون سے مردے صور پھکتا ہی پڑا - اب نہین ای بخت خوابیدہ محل آرام کا

آرام آنا - چین آنا - تڑپ جاتی رہنا - آتش ؎ پیوند خاک ہونیکا اللہ رے
اشتیاق - آیا نہ گور تک مجھے آرام دوش پر - ناسخ ؎ تڑپکر ایکدم آرام آجاتا
ہی کیا اسکو - مجھے کرتا ہی بسمل سرد ہونا مرغ بسمل کا -

آرام اُڑ جانا - چین جاتا رہنا - مومن ع اُڑ گیا اور بھی مرا آرام -
رشک ؎ آرام اُڑ گیا شب تار لحد مین بھی - شور نشور نالۂ مرغ سحر ہوا -

آرام پانا - چین اور راحت پانا - ذوق ؎ لحد مین بھی ترے
مضطر نے آرام - خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا - ناسخ ؎ آرام خوش قدون
سے کوئی پاے ہی محال - جز سرو بیٹھتے ہین سب اشجار کے تلے -

آرام پائی - مونث - ایک قسم کا خوبصورت ملائم ہلکا سلا جوتا جسکی ایڑی بلند
اور پنجہ چوڑا ہوتا ہی لکھنؤ والون کا ایجاد ہی - اس جوتے سے پاؤن کو زیادہ
آرام ملتا ہی - اسلیے آرام پائی نام ہوا -

آرام پسند - ضد جفاکش - سست - کاہل - کیف ؎ دل مرا
ضبط فغان تک بھی نہین کر سکتا - کوئی اتنا بھی نہو عشق مین آرام پسند - فقرہ
تمسے کوئی محنت نہوگی تم بڑے آرام پسند ہو -

آرام پسند ہو جانا - سست کاہل اور آسایش طلب ہو جانا - اسیر
؎ اب جنون بادیہ گردی کی کہان اب طاقت - ہوگئے خانۂ زنجیر مین آرام پسند
فقرہ - تم اب ہلکے پانی بھی نہین پیتے بہت آرام پسند ہو گئے ہو -

آرام پہنچانا - چین دینا - راحت پہنچانا - فقرہ - انکی کیا بات ہی ہمیشہ
آپ تکلیف اٹھائی اورون کو آرام پہنچایا -

آرام پہنچنا - لازم - فقرہ - اپنی تکلیف سے کسیکو آرام پہنچے تو وہ تکلیف
بھی آرام ہی -

آرام تلخ ہونا - عیش مین خلل پڑنا - رند ؎ شب کبھی سوے مین دن
کو کہا وین کچھ جو ہو دل کو قرار - ہوگئے ہین ہجر مین خواب و خور و آرام تلخ -

آرام جان - نمبر (۱) (بلا اضافت آرام و با علان نون) چھوٹا سا
پاندان جسکا ڈھکنا قبہ دار خاصدان کی قطع کا ہوتا ہی اور اندر تھالی بھی ہوتی ہی
اسکو حسندان بھی کہتے ہین لکھنؤ کا ایجاد ہی -

نمبر (۲) (بغیر اعلان نون و باضافت آرام) معشوق - اولاد - بحر ؎

جو زندگی ہی تو جیتا رہونگا فرقت مین - سدھارے پی مرے آرام جان بہت اچھا
نادر ؎ اب آیا یاد ای آرام جان اس نامرادی مین - کفن دینا تجھے بھولے تھے
ہم اسباب شادی مین -

آرام جانا - چین جاتا رہنا میر ؎ کس کس اپنی کل کو رو دے ہجران مین
بیکل اُسکا - خواب گئی ہی تاب گئی ہی چین گیا آرام گیا -

آرام چھوڑ دینا - راحت سے ہاتھ اُٹھانا - چین ترک کر دینا - فقرہ - ہمنے تمہارے
واسطے دنیا بھر کا آرام چھوڑ دیا -

آرام دان - دیکھو آرام جان - نمبر ۱ -

آرامِ دِل (ظ ث) (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - مومن ؎ -
نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا -

آرام دینا - نمبر (۱) آسائش وو راحت پہنچانا - گلزار نسیم ؎ رہرو کو دیا
بہ لطف و اکرام - آتے آرام جاتے پیغام - سوز ؎ کیون ساکنان دنیا
آرام دو گے اک شب - بچھڑا ہون دوستون سے گم کردہ کاروان ہون -
نمبر (۲) قرار لینے دینا - ٹھہرنے دینا - مومن ؎ سدا آوارگی صحرا
نوردی - نہ دے آرام شوق دشت گردی - داغ ؎ نہ دیا خواہش آرام نے
آرام کہین - مجھکو کھینچے مری راحت طلبی پھرتی ہی -
نمبر (۳) شفا دینا - فقرہ - دوا علاج کیے جاتے ہین آرام دینا خدا کے
اختیار ہی -

آرام رسان (ظ ث) - چین دینے والا - آسائش پہنچانیوالا - مسرور ؎
راحت دہ عاشقان مہجور - آرام رسان جان رنجور - نہ بالون پر راحت
رسان ہی -

آرامِ رُوح - (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - رشک ؎
حال کیا جانے کسیکا کوئی ای آرام روح - جسم کیسا دل بھی ہی ناواقف آلام روح
وزیر ؎ زندہ درگور اب تو ہی بے تیرے او آرام روح - بنگیا ہی قالب
خشت لحد اندام روح -

آرام سے پاؤن پھیلانا - آزادی سے گزرانا - چین سے بسر کرنا -
ظفر ؎ پاؤن آرام سے پھیلاسے اُسی نے اپنے - ہاتھ دنیا سے ظفر
جسنے یہان کھینچ لیا -

آرام سے سُونا - نمبر (۱) بے کھٹکے نیند سونا - بے کھٹکے پاون پھیلا کے سونا -
ناسخ ؎ اب تو سو آرام سے ہی خیریت - دیکھلے او دیدۂ بیدار خط -
ظفر ؎ ای دل آزار تو سویا کیا آرام سے رات - مجھے پل بھر بھی دل زار
نے سونے نہ دیا -
نمبر (۲) موت کی نیند سونا - بحر ؎ سو رہا آرام سے کچھ کھا کے مین - زہر
میرے درد کا درمان ہوا - غافل ؎ عزیز سوتے ہین آرام سے سب ای
غافل - ملا نہ چین نہین کو فقط زمین کے تلے -

آرام سے کٹنا - راحت اور چین سے بسر ہونا - سودا ؎ (ت) اتنا مین
کیا عرض کہ فرمایئے حضرت - آرام سے کٹنے کی طرح کوئی بھی یان ہی -
سنکر یہ لگے کہنے کہ خاموش ہی رہنا - اس امر مین قاصر تو فرشتونکی زبان ہی -

آرام سے گُزرنا - چین سے بسر ہونا - مشہور شعر ؎ اب تو آرام سے
گزرتی ہی - عاقبت کی خبر خدا جانے -

آرام طلب - دیکھو آرام پسند - کیف ؎ اوصاف سراپا مین وہ آرام
طلب تھے - تعریف مین چھوڑ دی دقت کے سبب - ظفر ؎ بے لکھے

خط جو کیا نامہ و پیغام طلب - کاہلی لکھنے کی تھی آپ ہین آرام طلب -

آرام کرسی — وہ کرسی جسپر آدمی تکیہ لگاکے پاؤن پھیلا کر بیٹھتا ہی بعض لوگ اُسکو آرام چوکی بھی بولتے ہین -

آرام کرنا - نمبر (۱) آسایش کرنا - چین کرنا - ناسخ ؎ کیجیے سایۂ طوبےٰ مین بخوبی آرام - یار کے سایۂ دیوار سے کچھ کام نہین - گلزار نسیم ؎ آرام کرو کرم کرو آؤ - ہم رام ہوے نہ رم کرو آؤ -

نمبر (۲) سونا - استراحت کرنا - رند ؎ نہایت نیند مین ہین قصد ہی آرام کرنیکا - بڑھاتے ہین چھپرون کو بجلیان پاسے اُترتے ہین - سحر ؎ پھیلا کے پاؤن چین سے آرام کیجیے - رفع ملال آپکا اے یار ہو چکا - جسکے فغان سے نیند نہ آتی تھی آپ کو - وہ شخص دفن بھی پس دیوار ہو چکا -

آرام کھونا - چین اور قرار مٹا دینا - وزیر ؎ پھر غم فرقت ہوا ہی باعث آلام روح - بیقراری دلکی پھر کھونے لگی آرام روح - میرحسن ؎ رو رو کے کیا ابتر سب کام مرے دل کا - کھویا مری آنکھون نے آرام مرے دل کا -

آرام کھینچنا - آسایش پانا - سودا ؎ کھینچا نہ مین چمن مین آرام یکنفس کا - صیاد تیری گردن پر خون اس ہوس کا - پہلا محاورہ ہی اب متروک ہی -

آرام کیجیے - جب کسیکو رخصت کرنا منظور ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ اب آپ آرام کیجیے یعنی تشریف لیجائیے - آتش ؎ شب کو جاتا ہون تو مُنھ پھیر کے وہ کہتے ہین - نیند آئی ہی تمہین آپ بھی آرام کرین - اسیر ؎ کھولکر زلف کو کہتے ہین وہ مجھسے شب وصل - رات آئی ہی بہت آپ اب آرام کرین - فقرہ - مجھے دیوان جی سے کچھ باتین کرنا ہی اب آپ آرام کیجیے -

آرام گاہ - مونث - نمبر (۱) رہنے کا مکان - سونے کا مقام - قلق ؎ - سوچی تدبیر راہ مین اُسکی - گئی آرام گاہ مین اُسکی - اور آرامگہ اُسکا مخفف نظم مین مستعمل ہی - گلزار نسیم ؎ بیتاب آرامگہ تک آئی - ہمخواب کی آنکھ بند پائی -

نمبر (۲) طش مجازاً - مدفن - ناسخ ؎ کروٹ نہین بدلتے ہین آسودگان خاک - پھیلائے پاؤن سوتے ہین آرامگاہ مین -

فائدہ - یہ لفظ جنت اور فردوس وغیرہ کے ساتھ ملکر بادشاہون اور رئیسونکا مرنیکے بعد لقب ہوتا ہی جیسے جنت آرامگاہ - فردوس آرامگاہ - عرش آرامگاہ -

آرام لیجانا طش - بےچین اور بیقرار کر دینا - اسیر ؎ گل چہرہ بتان نازک اندام - لیجاتے ہین دل سے کیسا آرام -

آرام لینا - نمبر (۱) دم لینا - ستانا - فقرہ - دور سے چلے آتے ہو ذرا آرام لے لو تو جانا - مومن ؎ سحر تک شام سے تجھ بن یہی حالت رہی دل نے نہ مجکو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا -

نمبر (۲) طش قرار و آسایش چھین لینا - راحت مٹا دینا - انشا ؎ تمنے تو نہین خیر یہ فرمائیے بارے - پھر کن نے لیا راحت و آرام ہمارا -

آرام ملنا - چین ملنا - وزیر ؎ قسمت مین ہی جلنا نہ وہان بھی ملے آرام - پیدا ہو ترے سایۂ دیوار مین گرمی - رند ؎ پس از مردن لحد مین جاکے سوے پاؤن پھیلا کر - ملا آرام فرش خاک پر پھر کو چھپرکھٹ کا -

آرام مین رہنا - سوتے رہنا - فقرہ - اسوقت پر کیا ہی آپ ہر وقت آرام مین رہتے ہین -

آرام مین ہونا - سونا - استراحت کرنا - فقرہ - حضور آرام مین ہین اسوقت ملاقات نہین ہو سکتی -

آرام نہ دیکھنا - چین نہ پانا - راحت نہ ملنا - **کیفؔ** نالہ دل بے اثر تھے نہ تنک بے تاثیر تھے عشق مین آرام مین کسکی بدولت دیکھتا - **رشکؔ** اے رشک شب وصل نہ دیکھینگے ہم آرام - ہین آفت جان نرگس جادو کے اشارے -

آرام نہ لینا - چین نہ لینا - بیقرار رہنا - **مومنؔ** سحر سے شام تک تجھ بن یہی حالت رکھی دل نے - نہ مجکو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا - **میرؔ** پہلوے عاشق نہ بستر سے لگے تو ہی بجا - دل سی آفت ہو بغل مین جسکی کیا آرام لے

آرام ہونا - نمبر (۱) آسایش ہونا چین آجانا - **مومنؔ** نہ ہوگی ہجر اُنہین تڑپنے کی شب وصل - گو چین ہو دلکو مجھے آرام نہو گا

نمبر (۲) افاقہ ہونا - شفا حاصل ہونا - **قلقؔ** اب خدا چاہے تو ہو جلد آرام دور ابھی ہو یہ بے خودی بھی تمام - **کیفؔ** مژ نوشیدۂ جانان ہی مداوا دل کا نوشدارو یہ کوی دے تو ہو آرام ابھی -

آرایش - نمبر (۱) ف - (آراستن سے حاصل مصدر) بناؤ سنگار - سجاوٹ - **کیفؔ** آرایشون سے یار کو فرصت کہان ملی - رکہا جو آئنہ کبھی شانہ اُٹھا لیا **سحرؔ** مزار و نمین نہین ہی خانۂ دنیا کی آرایش - مرے پر فیصلہ ہی جیتے جی سارا کھیڑا ہی - **قلقؔ** بیلچے کھرپیان مرصع کار شغل آرایش چمن ہر بار -

نمبر (۲) مذ - ف - کاغذ اور ابرک سے ٹٹیان درخت اور پھول پھل بناتے ہین ہندؤن مین برات کے ساتھ اور مسلمانو نمین ساچق کے ساتھ دلہن کے گھر لیجاتے ہین اور ہندوؤن کے یہان اُسکو سہگی کہتے ہین - چونکہ اُس سے برات اور ساچق کی زیبایش ہوتی ہی لہذا اسکو آرایش کہنے لگے - **ذوقؔ** - (تہنیت شادی مین) وہ آرایش ایسی دروہ گلہاے رنگ رنگ - اونے سا جنمین غنچہ سنبلو فرآسمان - **رشکؔ** جب تو نہو تو یون گل گلشن مین مستعار - آرایشو نمین جیسے لگا ئین کتر کے پھول -

آرایش بنانا - کاغذ اور ابرک کی رنگین ٹٹیان وغیرہ بنانا -

آرایش بننا - لازم -

آرایش پسند - بناؤ سنگار کا شوقین - **آتشؔ** دیکھکر آئینہ کہتا ہی وہ آرایش پسند - طرے کے قابل ہی یہ سر گردن ہی لایق ہار کے -

آرایش دینا - سنوارنا - سجنا - سجانا - **ظفرؔ** دیتا تھا وہ زلفکو شب آرایش کیا کیا آنکھون سے - لیتا پنجۂ مژگان سے مین اپنے کار شانہ تھا -

آرایش کرنا - دیکھو آرایش دینا - **سحرؔ** بیفائدہ آرایش تن کرتے ہین انسان اس خاک کے انبار سے ہاتھ آیگا کیا خاک - ؔ ہمیشہ کرتا ہون اغیار سے دل کی آرایش - مرا تو بیسیا ظفر اس مکان نے کھایا -

آرایش کے پھول - کاغذ اور ابرک وغیرہ کے پھول - **سوداؔ** - بنائے پھول آرایش کے ایسے - کہ گویا کام ہی یہ زرگری کا -

آرایش کے تخت - کاغذ اور ابرک کے وہ چھوٹے چھوٹے تخت جن پر آرایش کے پھل پھول سجے ہوتے ہین - **سوداؔ** آرایش کے تختون دریا مین شمع چراغ - اُسکے بدلے یان ہر ایک کی چھاتی پر لاکھون داغ -

آرایش لوٹنا - جب برات دلہن کے گھر پہنچتی ہی تو براتی یا اور تماشائی آرایش کو لوٹ لیتے ہین - **سوداؔ** آرایش شادی کے بدل گھر کو جو لوٹا چھوڑا کسی سمدھن کے نہ پہر خت بدن کا - اور لٹانا لٹنا کے ساتھ بھی مستعمل ہی -

آرایش لٹنا - لازم -

آرایش ہونا - بناؤ سنگار ہونا - زیبایش ہونا - **سحرؔ** کبھی زلفو نکی آرایش کبھی جوڑے کی بندش ہی - یہ کیا نعمت ہی بالون پر ادھر کھولے اُدھر باندھے - ظفر

ہوگئی کچھ صفحۂ گردون پہ آرایش ہی ۔ جدولین جو میری آہ آتشین کی کھچ گئین

آرپار ۔ ھ (پار اور پار اسکی اصل ہی جسکے معنی سنسکرت مین اِسطرف اُسطرف ہین) جو سوراخ ایک طرف سے دوسری طرف برابر نکلجائے فصحا وار پار بولتے ہین ۔

آرتی ع۵ کے وقت سوگئے مال بھوگ کے وقت جاگ اُٹھے

اُس شخص کی نسبت یہ مثل کہتے ہین جو اپنے مطلب کے وقت موجود ہوجائے اور کام کے وقت کنائی کاٹ جائے ۔ فصحا اسجگہ کام چور نوالے حاضر کہتے ہین ۔

آرٹکل ۔ انگریزی ۔ جو مضمون کسی خاص معاملے پر لکھا جائے ۔

آرڈر ۔ انگریزی ۔ حکم ۔

آرڈنری ۔ انگریزی ۔ رسمی معمولی ۔ جیسے آرڈنری تار ۔

آرزُو ۔ ف ۔ (آر اور زُو سے مشتق معلوم ہوتا ہی ۔ زُو مخفف ہی زُود کا ۔ چونکہ خواہش اور تمنا کا جلد بر آنا مقصود ہوتا ہی اسلیے اسکو آرزو کہتے ہین) مونث ۔ نمبر (۱) حسرت ۔ تمنا ۔ آتش ۵ خوشنا وہ دل کہ ہو جسدل مین آرزو تیری ۔ خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری ۔ نسیم ۵ یہ کیون ہی ناامیدی درگاہ کبریا سے ۔ جو کچھ کہ آرزو ہی ویسا ہی پائیگا ۔

نمبر (۲) منت ۔ سماجت ۔ التجا ۔ قلق ۵ آرزو سے ابھی کرین شادی ۔ فخر سمجھین وہ خانہ دامادی ۔

آرزُو بر آنا ۔ حسرت نکلنا ۔ مراد پوری ہونا ۔ اسیر ۵ بر آئین آرزوئین سب پہ اب ہی آرزو اتنی ۔ خداوندا نہو تا زیست کوئی آرزو ہمکو ۔ مومن ۵ اُڑگیا رنگ امید چارہ جو ۔ ناامیدی کی بر آئی آرزو ۔

آرزُو بر لانا ۔ ارمان نکالنا ۔ مراد پوری کرنا ۔ بحر ۵ مشتاق دید کیطرح ہون آئے چلے گئے برلائے تم نہ ایک بھی مائل کی آرزو ۔

آرزو بڑہانا ۔ خواہش اور تمنا کو ترقی دینا ۔ رشک ۵ کیا بتاؤن نفع و نقصان ہوائے برشکال ۔ آرزو سے مے بڑہاتی ہی گھٹا برسات کی ۔

آرزو پوری کرنا ۔ دیکھو آرزو برلانا ۔ فقرہ ۔ یہ آرزو تو خدا ہی پوری کرے ۔

آرزو پوری ہونا ۔ لازم ۔ مسرور ۵ سُنگھا کر مجھے کاکل مشکبو ۔ کہا اب تو پوری ہوئی آرزو ۔

آرزو ٹپکنا ۔ حسرت کا چھپ سکنا ۔ فقرہ ۔ کیون بہلاتے ہو تمہاری تو ہر بات سے آرزو ٹپکتی ہی ۔ داغ ۵ ہر سخن مین گرچہ پہلو بچاتا ہون مگر ۔ آرزوئین ٹپکی پڑتی ہین مری تقریر سے ۔

آرزو چھپانا ۔ حسرت اور شوق ظاہر نہونے دینا ۔ اسیر ۵ چھپائی دلمین اُس پردہ نشین کی آرزو برسون ۔ یہ وہ غنچہ ہی سربستہ نہ ہوٹی جسکی بو برسون ۔

آرزو خاک مین ملا دینا ۔ مایوس کرنا ۔ صبا ۵ ای فلک پتھر پڑین تجھپر غضب تو نے کیا ۔ خاک مین کیسی ملادی کوہکن کی آرزو ۔

آرزو خاک مین مِلجانا ۔ لازم ۔ مومن ۵ ہی یقین یہ کہ خاک ہی مین ملے آرزوے وصال سیمین بر ۔

آرزو دِلکی دِل ہی مین رہگئی ۔ جملہ ۔ حسرت نہ پوری ہوی ۔ مدعا نہ حاصل ہوا ۔ یہ جملہ امید بر نہ آنیکی حسرت اور افسوس کی جگہ بولا جاتا ہی ۔ اور کلمہ حصر یعنی ہی کو حذف کرکے بھی کہتے ہین ۔ بحر ۵ دم نہ نکلا کسیکے زانو پہ ۔ رہگئی دلکی آرزو دل مین ۔

آرزو رکھنا ۔ آرزومند ہونا ۔ سالک ۵ گر حصول لذت الفت کی رکھے آرزو پھول تربت پر مری آکر چڑہائے عندلیب ۔ صبا ۵ سفر کے جانیکی کیونکر تمھین

ع۵ اصل مین ایک پیتل کا کئی بتیون کا چراغ ہوتا ہی جو ہندو لوگ بتون کے سرون کے گرد پھراتے ہین ۔ اب وہ بھجن بھی جو اُسوقت گائے جاتے ہین آرتی کہلانے لگے ہین ۔

اجازت دین - کہو پیر اُس سے جو رکتا ہو آرزوے فراق -

آرزو رہجانا - حسرت نہ نکلنا - وزیر ؎ ساقی سے ایک جام کی بس آرزو رہی آ
شیشے بنے بہی سنگ سے ٹوٹے بہی سنگ سے - آتش ؎ آرزو رہگئی اُس کوچے
مین پامالی کی - دہوم ہی دہوم فقط چرخ جفاکار کی تہی - غالب ؎ مرتے مرتے
دیکہنے کی آرزو رہجائیگی - واے ناکامی کہ اُس کافر کا خنجر تیز ہے -

آرزو ساتھ لیجانا - مرتے دم تک حسرت نہ نکلنا - آرزو لیجانا بہی انہین معنی
مین ہے - اسیر ؎ اور کیا دینا ہے ہم بیگانہ خو لیجائینگے - ایک تیرا آرزو کی آرزو لیجائینگے

آرزو عیب نہین - مثل - حاصل یہ ہے کہ اپنی حیثیت سے بڑہ چلنا تو عیب ہے
مگر اُس چیز کی آرزو کرنا جو اپنے مرتبے سے زیادہ ہو عیب نہین - مثلاً گدا بادشاہ
کی لڑکی کے ساتھ نسبت کا پیام دے تو یہ اپنی حد سے باہر قدم رکہنا اور معیوب ہے
مگر شاہزادی کے ساتھ شادی کی آرزو کرنا کچہ عیب نہین ہے -

آرزو کا خون ہونا - یاس ہونا - مصحفی ؎ دل غم ہجر سے لہو ہوگا
مفت مین خون آرزو ہوگا -

فائدہ - شعرا کے کلام مین ایسا بہت ہے کہ کسی چیز کو شخص قرار دے کر شخصی
لوازم و خواص اُسکے لیے ثابت کیا کرتے ہین اسی قبیل سے ہے - آرزو کا قتل ہونا
کُشتہ ہونا - مرنا - تڑپنا - سسکنا - اسواسطے آرزو کا خون ہونا جو بول چال مین
بہی ہے اسکو لکہکر ذیل مین اور بعض استعمالات کی بہی مثالین دیدی ہین - صبا
؎ ہمیشہ آرزو مین دل کی کُشتہ ہوتی ہین - ہزارون خون کے دعوے ہین آسمان
سے ہین - ناسخ ؎ روز مرگ آرزو ہی تا بکے غم کیجیے - تا کجا دست دعا کو وقف
ماتم کیجیے -

آرزو کرنا - نمبر (۱) تمنا اور خواہش کرنا - نسیم ؎ آرزو جنت کی ہین کرتا نہین
اسواسطے - نام سنکر جو رکا وہ بدگمان ہو جاے گا -
نمبر (۲) منت اور التجا کرنا - آتش ؎ دیدار عام کیجیے پردہ اٹھائیے -
تا چند بند ہاے خدا آرزو کرین - اسجگہ التجا اور خوشامد ہی زیادہ بولتے ہین

آرزو گور مین لیجانا - دیکہو آرزو ساتھ لیجانا - فقرہ - ایسا جانتا کہ آرزو گور مین
لیجاونگا تو آرزو نکرتا - (عود ہندی)

آرزو مٹجانا - یاس ہوجانا - ناصر ؎ دل اٹہا لیجیے جو بیستم - آرزو مٹگئی
ہماری آج -

آرزو مند - تمنا کرنیوالا حسرتی - آتش ؎ آرزو مند شہادت مر گئے حسرت سے
یار - بیگنہ جب تیغ سے تیری ہمارا خون ہوا -

آرزو نکالنا - ارمان پورا کرنا - مومن ؎ ڈہب پر اپنے اسے لگا لونگا - حسرت دل
آرزو نکالونگا -

آرزو نکلنا - لازم - بحر ؎ اگر ناراض کرکے دل دیا اسکو تو کیا حاصل -
نہ اُسکی آرزو نکلے نہ اپنا مدعا نکلے - اسیر ؎ ہزارون آرزوئین سکیڑون نکلین
تمنائین - یہ کسکی جنبش مژگان نے دی دستک دل پر -

آرزوے خام (مؤنث) - خیال خام - آتش ؎ یہی تحصیل محبت کا ہی عالم تا حال
پختہ کرتے ہین ہنوز آرزوے خام کو ہم -

آرسی - ہ (سنسکرت مین آدرش آئینے کو کہتے ہین جسکا مادہ درشس ہے (دیکہنا)
ہندی مین شس کو اکثر س سے بدل دیتے ہین اسلیے آدرس ہوا اور ی تصغیر
کی بڑہائی اور حرف د کثرت استعمال سے گر گیا) مؤنث - نمبر (۱) سونے یا چاندی
کی ایک انگوٹہی سی ہوتی ہے جسمین نگینے کی جگہ گول ٹرا شیشہ جڑا ہوتا ہے - یہ زیور
سادہ بہی ہوتا ہے اور جڑاؤ بہی - عورتین اسکو بائین ہاتہ کے انگوٹھے مین پہنتی اور

اور ضرورت کے وقت اُسمین مُنھ دیکھتی ہین۔ سحر ؎ ہزارون کے دل اُسکے ہاتھون پسے - جوہنی کبھی آرسی سل ہوئی - میر حسن ؎ انگوٹھے کی لے سامنے آرسی - وہ صورت کو دیکھ اپنی گلزار سی - اِدہر؏ اور اُدہر رکھکے کاندہے پہ ہاتھ - چلی ناچتے اپنی سنگت کے ساتھ -

نمبر (۲) چھوٹا آئینہ - سوز ؎ یقین تو جانیو عاشق کا چہرہ زرد ہوتا ہی - صبا تو سوز سے کہیو کہ پیارے آرسی دیکھے - اب آئینے کے معنی مین آرسی نہین کہتے ہین البتہ ایک آرسی مصحف مین آئینے کے معنی پر اب بھی مستعمل ہی -

آرسی تو دیکھو - (عو) اپنی حالت تو دیکھو - اپنی صورت تو دیکھو - جب کوئی حسن پر ناز یا اپنی لیاقت سے بڑہکر کسی بات کا دعوے کرتا ہی تو اُسوقت یہ جملہ کہا جاتا ہی اور مطلب یہ ہوتا ہی کہ لیاقت تو پیدا کرو یہ صورت اور یہ دعوی بہت بے تکلفی سے فلرافتا ہی کہتے ہین میر ؎ ابر سا روتا جو مین نکلا تو بولا طنز سے - آرسی جا دیکھ گھر سے ہی منھ پہ نور کیا - اور آرسی مین منھ تو دیکھو - آرسی مین صورت تو دیکھو بھی کہتے ہین -

آرسی مُصحَف - ہندوستان مین بعض جگہ مسلمانون کے یہان یہ رسم ہی کہ نکاح کے بعد دُلہن کے گھر مین دولہا کو بُلاتے ہین اور عورتین دولہا دُلہن کو آمنے سامنے سر سے سر ملاکے بٹھلاکر دوشالہ یا سُرخ ڈوپٹا دلہن کے سر پر ڈالکر آئینہ اور قرآن شریف سورۂ اخلاص کے مقام پر کھولکر بیچ مین رکھدیتے ہین - آئینہ اس غرض سے رکھا جاتا ہی کہ دولہا دلہن ایک دوسرے کا منھ آئینے مین دیکھ لین حجاب اُٹھجائے - اور سورۂ اخلاص سے یہ مطلب ہوتا ہی کہ دُلہن کی صورت دیکھکر دولہا کی نظر سورۂ اخلاص پر پڑے تاکہ آپسمین محبت اور اخلاص رہے عورتین دولہا سے اصرار کرتی ہین کہ کہو "بی بی مین تمہارا غلام آنکھین کھولو" دولہا

کہنے مین تامل و اغماض کرتا ہی اُدہر سے اصرار ہوتا ہی آخر دہینگا دہینگی کہوا ہی لیتی ہین دُلہن جب اِس پر بھی شرم سے آنکھین نہین کھولتی ہی تو چار طرف سے عورتین منت سماجت کرتی اور سمجھاتی ہین کہ بی بی آنکھین کھولکر آئینہ دیکھ لو جب دُلہن ذرا ذرا آنکھین کھولدیتی ہی تو دولہا کہ اُٹھتا ہی کہ آنکھین کھولدین اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی دُلہن کے ہاتھ مین پہنادیتا ہی - مرزا والاجاہ عاشق ؎ جب جھکا سر شرم سے لطف عروسی ملگیا - آرسی مصحف تمہارے چہرۂ و زانو مین ہی -

آرسی مصحف دِکھانا - دولہا دُلہن کو بعد عقد کے قرآن شریف و آئینہ دکھانا قلق ؎ شور یہ عورتونکا چار طرف - جلد دکھلاؤ آرسی مصحف حسین ؎ دکھا مصحف و آرسی کو نکال - دھر اُنکے بیچ مین سر پہ آنچل کو ڈال -

آرسی مصحف دیکھنا - لازم - انشا ؎ اجی دیکھو گے جب تم آرسی مصحف تو وان انشا - پڑہیگا سورۂ الحمد اور اخلاص کا جوڑا - جان صاحب ؎ جلد دیکھین آرسی مصحف کہین دولہا دُلہن - مانگتی ہون یہ دعا پڑہ پڑہکے مین قرآن روز - سودا ؎ آرسی مصحف لگا جب دیکھنے - آسمان اوپر لگا تب دیکھنے -

آرہنا - نمبر (۱) چلے آنا - آجانا - ناسخ ؎ کبھی کہسار پر جا با کبھی وادی مین آرہنا - رہا وحشت مین بھی عالم ترقی و تنزل کا - ولہ ؎ ہمارے ہاتھ سے (چلے آنا) دامن جھٹک کر تو گیا جسدم - گریبان آرہا بس ایک ہی جھٹکے مین دامن پر - (آگیا)

نمبر (۲) پھسل پڑنا - گر پڑنا - فقرہ - دیوار پر چھتی ڈالو ورنہ بارش مین نیچے آرہیگی

نمبر (۳) جھک پڑنا - ناسخ ؎ پاؤن پہ سر آرہا ہی ناتوانی سے جنون - پڑگئے حلقے مری آنکھونمین اپنے زنجیر کے -

نمبر (۴) دستور و معمول ہوجانا - ناسخ ؎ آرہی ہی تن پرستی حق پرستی کے عوض - رہگیا ہی گاؤ خواری سے نشان اسلام کا - اب یگہی ہی اسکو زیادہ بوتے ہین

؏ درمیان کے شعر طول کے سبب سے چھوڑ دیئے گئے اسلیئے کہ مقصود پہلے شعر سے حاصل تھا صرف خبر کیلیئے آخر کا شعر لکھدیا -

نمبر(۵) آبسنا - مومن ؎ تجکو دکھلاؤن تماشا مین جنون کا اپنے - آرہے
کوئی پریوش جو ترے قرب جوار - فقرہ - سودا و میر اصل مین تو دونون دلّی
کے تھے مگر لکھنؤ مین آرہے تھے -

نمبر(۶) متصل چلے آنا - پے در پے آنا - رند ؎ آرہی ہی قلقل مینا سے
حق حق کی صدا - وہ بت کافر ہوا ہی ساقی میخانہ آج -

آرِی - ھ - مونث - نمبر(۱) چھوٹا آرا جسکی ایک طرف لکڑی کا دستہ ہو
اور ایک ہی شخص اُس سے کام کرتا ہی - بخلاف آرے کے کہ اُسکو دو شخص
ملکر کھینچتے ہین - بحر ؎ ہمسری قامت جانان سے نہ کرنے پائین - کہدو کنگھی سے
ہر اک سرو کو آری ہوجائے - آتش ؎ خاک کا پتلا ہی آہن سے بھی سختی مین فزون
جسم پر انسان کے تلوارین ہوئی ہین آریان -

نمبر(۲) عاجز - تنگ - اختر ؎ کوئی زخمون سے سخت آری تھا کسیکو وقت دم شماری تھا

آری آجانا - تنگ آجانا - زچ ہوجانا - فقرہ - ہم سمجھاتے سمجھاتے آری آگئے
مگر تم نہین مانتے -

آری کرنا - تنگ اور زچ کرنا - آتش ؎ سخت جانی نے مری جب سے کیا ہی
آری منھ دکھانے نہین پھر خنجر فولاد آیا -

آری ہونا - لازم - فقرہ - اس لڑکے کی شرارت سے اُدھر میان جی زچ ہین
ادہر مین آری ہون - (فارسی)

آریا - نمبر(۱) س - صحیح لفظ آریہ ہی جسکے معنی بزرگ اور معزز - اسکا مادہ رہی ہی
وہ لوگ جنکی بولی آریا (یعنی ایرین کی) تھی - سنسکرت زبان اُنہین کی ہی -
کہتے ہین ژند یونانی انگریزی وغیرہ زبانون کو آریا سے علاقہ ہی اور اکثر زبانون
مین آریا کے لفظ پائے جاتے ہین -

نمبر(۲) ھ - ایک ترکاری کا نام ہی جو ککڑی اور کھیرے کے مشابہ ہوتی ہی -

آریا سماج - سماج سنسکرت مین انجمن کو کہتے ہین آریا سماج کے لغوی معنی ہین وید
کے مذہب پر چلنے والونکی کمیٹی - اور آجکل اصطلاحاً دیانند کی پیروی کرنے والون
کی کمیٹی کو کہتے ہین -

آریا ورت - س - (یہ مشتق ہی آری اور آورت سے - آری کے معنی بزرگ
اور اچھے لوگ - اور آورت کے معنی چار و طرف سے آکے رہنا) چونکہ چار طرف سے
عمدہ عمدہ لوگ آ آکے ہندوستان مین رہے اسلیے اسکا نام آریا ورت ہوگیا -

آرے بلے کرنا - ٹالنا - حیلہ حوالہ کرنا - نکہت ؎ واے قسمت جن پہ ہم مرتے
رہے - آج کل آرے بلے کرتے رہے -

آرے طرق دو لٹ چالاکی ست وچستی یعنی سستی چھوڑنے اور چالاکی
وچستی اختیار کرنیکے لیے نصیحتاً یہ مصرع مثل کے طور پر مستعمل ہوگیا ہی -

فصل الف ممدودہ مع رائے ثقیلہ

آڑ - ھ - آلی - س (مادہ اسکا آلی ہی) مونث - نمبر(۱) اوٹ - اوجھل - پردہ -
حجاب - آتش ؎ اب نقاب اُلٹے ہو کبھی تو نہین کچھ ہوتا - تمنے کرلی ہی بڑی آڑ
حیا سے پیدا - رشک ؎ اوٹ کی پردے کی دروازے کی دیوار کی آڑ -
کتنے رکھتا ہی وہ سامان حیا کے گھر مین -

نمبر(۲) پناہ - حفاظت - کیف ؎ مردون کیواسطے ہی یہ ٹیکا کلنک کا
گھونگھٹ ہو عورتون کا جو لون مین سپر کی آڑ -

نمبر(۳) ٹیک - سہارا - فقرہ - دیوار کی آڑ لگا کے بیٹھو -

آڑ باندھنا - پردہ ڈالنا - انشا ؎ پردے کی ہے ٹھہری تو چلمن کی اوٹ
کیا چلمن ہو اور دیکھے دوپٹے کی آڑ باندھ - یہ محاورہ اب مستعمل نہین ہی -

آڑبند - ایک قسم کا لنگوٹ ہی جو قطرات بول کی آلودگی سے حفاظت کو باندہا جاتا ہی

آڑپاڑ - برائے نام ذمہ داری - اور اعتبار اسکا استعمال یون ہی کہ کچھ آڑپاڑ کر کے کام نکال لو یعنی پوری ذمہ داری نسہی اعتبار کی صورت دکہا کے کام نکال لو - فقرہ - ضامن ڈہونڈنے کون جاتا یار لوگون نے آڑپاڑ کر کے کام نکال لیا - فقرہ - کچھ آڑپاڑ کر کے مہاجن سے روپیہ لیلو پہر سمجہ لینا -

آڑپکڑنا - پناہ لینا - کیف ؎ مثل شغاد ع تیر خزان وار پار تہا - پکڑی بہت بہار نے ایک اک شجر کی آڑ -

آڑتوڑنا - حجاب توڑنا - پردہ درمیان سے اُٹھا دینا - انشاء ؎ کچھ مُنہ سے بہو ٹیئے تو سہی یہ نہین کہ ہان - آپسمین ہی حجاب کی جو آڑ توڑیے

یہ محاورہ اب ذرا کم مستعمل ہی -

آڑڈہونڈہنا - پناہ چاہنا - کیف ؎ دن کو جو میرے نالۂ سوزان بلند ہون - ڈہونڈے فلک پہ مہر فلک ابر تر کی آڑ -

آڑکرنا - نمبر (۱) پردہ کرنا - فقرہ - سقا آتا ہی ذرا آڑ کر لو - ناسخ ؎ آگے اُس خورشید تابان کے جو ہوتا ہی خجل - ماہ تابان ابر سے کہتا ہی جلدی آڑ کر - کیف ؎ مین ہون جو گوشہ گیر تو مانند مردمک - مژگان کی ٹٹیون سے کرون اپنے گہر کی آڑ -

نمبر (۲) پناہ لینا - رند ؎ کرنا سپر کی آڑ شجاعت سے دور ہی - روکے جو وار تیغ کا مُنہ پر وہ سور ہی -

آڑلگانا - تکیہ لگانا - ٹیک لگانا - انشاء کیا آپ نے لگائی ہی تکیے کی آڑ خوب -

آڑلینا - پناہ لینا - مثال کے لیے دیکہو آڑ - نمبر ۲ -

ع ؎ شغاد برادر رستم کا نام ہی رستم نے اُسکو تیر سے مارا تہا اگرچہ اُسنے درخت کی آڑ پکڑی تہی مگر تیر اُسکو توڑ کر نکل گیا -

آڑمین آجانا - اوٹ مین آجانا - فقرہ - ڈہیلے سے سر ہو ٹیہی چکا تہا مگر عین دیوار کی آڑ مین آگیا -

آڑمین چھپنا - پردہ کرنا - کسی چیز کی اوٹ مین چھپنا - قلق ؎ گاہ ہر ہر قدم پہ اٹہلانا - آڑ مین در کی گاہ چھپ جانا - ہوس ؎ شرم سے مُنہ تو چھپایا کیون نہون وابستہ صید - آڑ مین جہنڈی کی چھپنا ٹہری ہی صیاد کا -

آڑہونا - اوٹ اور حجاب ہونا - حائل ہونا - کیف ؎ داغون نے یون چہپائی دل زار کی بہار - پتے ہون جس طرح کہین مل کر ثمر کی آڑ -

آڑا - ھ - مصحف - ع - اُریب - ف - نمبر (۱) ٹیڑہا ترچھا - فقرہ - یہ گہوڑا آڑا چلتا ہی - نمبر (۲) ایک کپڑے کا نام ہی جسمین دہاریان ہوتی ہین اور ریشمی سوتی دونون قسمون کا ہوتا ہی - ناسخ ؎ کوئی سیدہی بات صاحب کی نظر آتی نہین - آپکی پوشاک کو بہی آڑا چاہیے - جان صاحب ؎ ٹیڑہے ہوتے ہو جو سیدہی بات پہ تو خوش رہو مین نے منگوایا تہا آڑا لائے ہو ترچہا عبث -

آڑا اُتارنا - زور دار پتنگ کو ہوا کے رُخ سے بچا کر دہنے بائین جانب ہوا کی تہ پر لگا کر اُتارنا -

آڑا پاجامہ - ایک قطع کا چوڑی دار پاجامہ -

آڑا ترچہا ہونا - خفا ہونا - بگڑنا - قلق ؎ سیٹہ جی تنے آڑے ترچہے نہو - واجبی نین سُکھ کا مول کرو -

آڑا چڑہانا - حریف کے پتنگ پر اپنے پتنگ کو ترچہا لیجانا -

آڑا چوتالا - موسیقی مین جو تال کے اصول ہین اُنمین سے ایک تال کا نام ہی اسمین اور چوتالے مین ضربون کا فرق ہی چوتالے مین پہلی ضرب کے بعد بقدر ایک ضرب کے وقفہ دیکر بقیہ تین ضربین بے توقف ادا کرتے ہین اور آڑے چوتالے مین پہلے

دو ضربین توقف کے ساتھ ہین اور دو اخیر کی بے توقف کیئے ہوئے-

آڑا کھینچ جانا- پتنگ کو حریف کے پتنگ کے اوپر یا نیچے سے جانب مخالف کھینچنا

آڑا گوڑی- پہلوانون کا ایک پیچ ہی کہ حریف کی ٹانگ مین اپنی ٹانگ اڑا کر اُسکا پاؤن زمین سے اُکھاڑ دیتے ہین-

آڑا گوڑی چڑہانا
آڑا گوڑی دینا
آڑا گوڑی مارنا
} آڑا گوڑی کا پیچ کرنا-

آڑا لگا لینا- جو پتنگ کسیطرف کو زیادہ رُخ کرتا ہو اُسکو ڈور دیکر پرے کرنا اور ہوا کی تہہ پر لے آنا-

آڑا لگنا- پتنگ کا آڑا اُڑنا-

آڑا ماننا- پتنگ کا دہنے یا بائین کسی رُخ دبکر اُڑنا-

آڑی- کھیلنے مین وہ لڑکے جو ایک سرگروہ کے تابع ہون (جب کھیلنے مین دو گروہ کیئے جاتے ہین اور اُنمین ایک ایک اپنی جماعت کا افسر ہوتا ہی تو وہ افسر اپنی جماعت کے ہر ایک لڑکے کو اپنا آڑی کہتا ہی- فقرہ- میرے میرے آڑیو اِدہر آؤ- فقرہ- اپنے اپنے آڑی کو اُدہر بلا لو) ارمغان

آڑی یا آڑیان آنا- آوازہ کسنا- دوسرے پر رکھکے بُرا بھلا کہنا- بازاری گُنڈون کے محاورے مین کنایتاً ڈہول دہپے سے بہی مراد ہی-

آڑے آنا- کام آنا- حمایت اور مدد کرنا- پناہ مین لینا- بحر ؎ ٹل گئی غیر کے سر پر میرے سر کی آفت- میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین- اسیر ؎ بت پرستون سے کھو پوچ رہے ہو کسکو کبھی مشکل مین بہی آڑے یہ صنم آتے ہین- آتش ؎ حسن آڑے آگیا مرے بخشا کریم نے- شایان عفو عشق کی تاثیر سے ہوا-

آڑی بیل- محرمات کی ضد- ترچھی ٹیڑہی کی بیل

آڑی ترچھی سُنانا- بُرا بھلا کہنا- فقرہ- ذراسی بات پر سیکڑون آڑی ترچھی سنائین

آڑی ترچھی سُننا- لازم- فقرہ- میان تمھین لیسے ہو کہ اُس بدزبان کی آڑی ترچھی سُنکر برداشت کرتے ہو-

آڑی گوٹ- اُریب تراش کی گوٹ-

آڑے ہاتھون لینا- لتاڑنا- قائل معقول کرنا- بحر ؎ آستین سے نہ کھلا ساعد رنگین اُسکا- آڑے ہاتھون تجھے ای پنجۂ مرجان لیتا- سودا ؎ کیا جانیئے کہ کسکے دل کا ادہ بیا ہی کنگہی نے آڑے ہاتھون کیون زلف کو لیا ہی

آڑے ہونا- دیکھو آڑے آنا- اختر ؎ درد دل پہ یہ کون تھا مانع- شرم آڑے ہوئی حیا مانع- اس محاورے کی جگہ آڑے آنا زیادہ مستعمل ہی-

آڑی ہَنسَلی- ایک زیور ہی- گلے مین ڈالکر بدہی کیطرح پہنی جاتی ہی-

آڑہت- ھ- (اسکا مادہ اڈہی جسکے معنی سنسکرت مین تدبیر اور روزگار ہین) ساہوکار کی کوٹھی یا دُکان جہان لین دین کے معاملے ہوتے ہون اور مال بھیجنے اور بیچنے اور حفاظت سے رکھنے وغیرہ کا حق اُسکو دیا جاتا ہو-

آڑتی- آڑہتی- یائے نسبت ہی یعنی جسکے یہان آڑہت ہو اور آڑہتیا یا آڑہتیا بھی کہتے ہین- فقرہ- قربانی ہوتی تو کھال میرے پاس آتی صدقے کا مین آڑہتیا ہون یا زکات کا ٹھیکہ دار (عود ہندی)

آڑو- ھ- شفتالو- ف- ایک میوہ ہی- سرور ؎ بھیجین جو اُنکو تحفے مین آڑو کی ڈالیان- دین آڑے ترچھے ہوکے ہزارون ہی گالیان-

فصل الف ممدودہ مع زائے معجمہ

آز- ف- حرص- ع- اعتدال سے زیادہ ہوس (ٹہیٹ لکہ لوگونکی بول چال مین

حرص و آز آتا ہی تنہا آز نہین بولا جاتا اور کلام مین ہی اسی کو ترجیح ہی) مومن ؎ خاکستر اُنکے نسخۂ اکسیر اثر کی ہی کحل الجواہر دیدۂ چشم حرص و آز - کیف ؎ جان دیتے ہین حرص نعمت مین مگس شہد آز ہین ہم لوگ -

آزاد - ف - نمبر (۱) ضد بندہ - وہ مرد جو کسیکا غلام نہو یا وہ عورت جو کسیکی لونڈی نہو یا غلامی خواہ کنیزی سے آزاد ہو جائے - آتش ؎ جو دیکھتے تری زنجیر زلف کا عالم - اسیر ہونیکی آزاد آرزو کرتے - ولہ ؎ یاد دور افتادگان ہی آتش اس بت سے بعید - دھیان کب مولے کو آیا بندۂ آزاد کا -

نمبر (۲) رہا - رستگار - گلزار نسیم ؎ جیتا جو پہرا وہ رشک شمشاد - قیدی کئے بیسوا نے آزاد - داغ ؎ کہو دیا عیش قفس اپنی وفاداری نے - لطف صیاد سے ہم رات دن آزاد رہے -

نمبر (۳) فارغ - بری - ناسخ ؎ آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک - اُڑتا پہر اشجر سے جو برگ خزان گرا - کیف ؎ درویش ہم وہ ہین کہ قید سر سے - آزاد کلاہ ہی ہماری

نمبر (۴) الگ - جدا - ناسخ ؎ قید ہستی تک ہین تیرے دام گیسو مین اسیر - تن سے سر آزاد ہو جائے تو ہون آزاد ہم - اس شعر کے سوا ان معنی مین کسی اور کے کلام مین نہین ملا -

نمبر (۵) ایک قسم کے فقیر جو ملت اور مقام وغیرہ کے مقید نہین ہوتے - بے پروائی اور حاضر جوابی اُنکے خاص صفات مین ہی بعض لوگ اُنہین سے کفنی پہنتے اور سر کے بال - بہوین - ڈاڑہی - موچہین - منڈاتے ہین جسے چار ابرو کا صفایا بہی کہتے ہین - یہ لوگ اکثر شادی بیاہ نہین کرتے - تخمیناً دو سو برس سے یہ فرقہ نکلا ہی (مثالین باعتبار خصائص صفات) صبا ؎ قید مذہب واقعی اک روگ ہی - آدمی کو چاہئے آزاد ہو - ولہ ؎ ہم فقیرونکو نہ بہلا دیر و حرم سے مطلب - جب کہ آزاد ہوے قید مکان کیا معنی - وزیر ؎ چار ابرو کا صفایا جو کرین ہم آزاد - چار جوہر سے کبھی آئینۂ جہان دور رہے - ناسخ ؎ مدح سنج قامت جانان ہی سر پر فاختہ - سرو موزون ہی مشابہ بینوا آزاد سے - آتش ؎ بینوایان محبت پر گمان بگڑے - چار ابرو سے ہی یان دل صاف ہی آزاد کا - سحر ؎ اُٹھکے رہ جانکے قدم سے تہی فقیری کی نمود - اب قلندر رہے دنیا مین نہ آزاد رہے - قلندرون اور صوفیون اور ملامتیون پر بہی آزادی کا اطلاق باعتبار تجرید و تفرید کے ہوتا ہی -

نمبر (۶) حاضر جواب - گستاخ - فقرہ - وہ کہین نہین چوکتے بڑے آزاد ہین - داغ ؎ میرے نالے نے سنائی ہی کہری کس کسکو - سُنئے فرشتون پہ گستاخ یہ آزاد آہا - سوز ؎ حرمت خدا ہی دین کی رکہے آج بخشنے - جاتا ہی شیخ سوز سے آزاد کیطرف -

نمبر (۷) مجرد آدمی - فقرہ - شادی ہوی نہین اُنکو ابہی کیا فکر ہی آزاد ہین -

نمبر (۸) بے غم - بے پروا - دُنیا کے بکھیڑون سے الگ - غالب ؎ غم نہین ہوتا ہی آزادون کو بیش از یک نفس - برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم - ناسخ ؎ سایۂ سرو سے ثابت یہ ہوا گلشن مین - پہیلین جڑ یا نہ کبھی مردم آزاد کے تلے

نمبر (۹) راست و مستقیم - جیسے قد آزاد -

فائدہ - سرو و شمشاد و سوسن و قد کی صفت مین جو آزاد آتا ہی اُسکی وجوہ مختلف تجویز ہوئے ہین بعض کی رائے ہی کہ سرو آزاد سرو راست کے معنی مین ہی اور بعض کہتے ہین کہ یہ قید خزان سے آزاد ہی اور سوسن سپید کی صفت مین اس سبب سے آتا ہی کہ وہ بار رنگ سے آزاد ہی - اور بعض کا قول ہی کہ سپید سوسن کی تخصیص نہین ہی ہر سوسن کی صفت مین آزاد آتا ہی جیسا کہ آتش نے کہا ہی ؎ مستی اُن لبونکی تعلق جنہونکو ہی - تہوکین کبہی نہ سوسن آزاد کیطرف - اور قد کو راستی کے سبب سے کہتے ہین - ناسخ ؎ سرو آزاد[۱] سے ہین شرمندہ - سرنگون ہین چمن

[۱] گو سرو مین چہوٹے چہوٹے پہل پکے بہی ہین اور کتب طبیہ مین بہی اسکا ثمر ہونا مذکور ہی چنانچہ اسکے پہلون کو جوز السرو کہتے ہین لیکن شہرت کے سبب سے شعرا اسکو اکثر بے ثمر ہی قرار دیتے ہین -

باردار درخت - ولہٗ ؎ یہی فقیری کا سبب الف قد آزاد کی - چاہیے ہم بینوا رکھین چھڑی شمشاد کی -

نمبر (۱۰) خود مختار - جیسے آزاد ریاست -

آزادانہ - آنہ کلمہ نسبت - آزاد کیطرف منسوب -

نمبر ۱ - کیطرف منسوب - فقرہ - اب کیا وہ کسی کا غلام ہی کیون آزادانہ نہ پھرے -

نمبر ۵ کیطرف منسوب - فقرہ - ابھی ایک شخص ادہر سے گیا ہی کچھ آزادانہ قطع تھی

نمبر ۶ کیطرف منسوب - فقرہ - یہ آزادانہ باتین دربار [illegible] کہ بات سُنی اور بے سوچے سمجھے تڑ سے جواب دیدیا -

نمبر ۷ - کیطرف منسوب - فقرہ - ابھی آزادانہ بسر کرتے ہو جب جورو بچے ہوے تو معلوم ہوگا -

نمبر ۸ - کیطرف منسوب - فقرہ - شاہ صاحب کے استغنا کا کیا کہنا وہ نہایت آزادانہ بسر کر رہے ہین -

آزادانہ رائے - وہ رائے جو اپنے نزدیک ٹھیک ہو اور کسیکی رعایت اُسمین ملحوظ نہو

آزادانہ وضع - نمبر (۱) رندانہ اور اوباشانہ وضع - فقرہ - یہ آزادانہ وضع آپنے رندونکی صحبت سے اڑائی ہی -

نمبر (۲) دنیا اور اہل دنیا سے الگ تھلگ - فقرہ - سچّے فقرا کی آزادانہ وضع کا کیا کہنا -

آزاد رکھنا - بے قیدی کی حالت مین رکھنا - داغ ؎ اُسکے پھندے مین پھنسے دیکھیے کیونکر نکلین جو نہ آزاد رکھے اور نہ آزاد رہے -

آزاد رہنا - قید سے رہا رہنا - مومن ؎ کرہ خاک ہی گردش مین تپش سے میری مین وہ مجنون ہون کہ زندان مین بھی آزاد رہا - داغ ؎ پابندیون نے عشق کی بیکس رکھا مجھے - مین سو اسیر یونہین بھی آزاد رہ گیا -

آزاد طبع - جسکی طبیعت اور فطرت مین آزادی ہو اور تکلفات سے بری ہو - فقرہ - اُن کو کسی بات کا غم نہین وہ بڑے آزاد طبع ہین - ناصر ؎ آزاد طبع لوگ ہین اللہ کے فقیر - منصب سے کچھ غرض ہی نہ مطلب ہی مال سے

آزاد کا الف - وہ سیدھی سی لکیر جو فقراے آزاد اپنے ماتھے پر کھینچتے ہین اور اُسکو اللہ کا الف جانتے ہین - سحر ؎ کھولا آزادون نے قفل قل ہو اللہ احد - ہو گیا مفتاح ماتھے پر الف اللہ کا - آتش ؎ مل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہرگز راست باز - چین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا

صبا ؎ اُس سرو قد کا عشق جو ہوتا نہ پیشوا - ماتھے پہ کھینچتے الف آزاد کسلیے -

آزاد کا سونٹا - نمبر (۱) آزاد کے ہاتھ کا ڈنڈا -

نمبر (۲) نہنگ آدمی - منہ پھٹ - جو کہین نہ چوکے - اکھڑ جو کسی سے نہ دبے -

آزاد کا شجرہ[۱] - شجرہ وہ کاغذ جسپر ترتیباً نام مرشدون کے لکھے ہوتے ہین اور ان اسما کو سلسلہ کہتے ہین - سحر ؎ یار نے زلف کی سیلی جو گلے مین ڈالی سرو قد سے شجرہ[۲] مانگنے آزاد آیا - ولہ ؎ طرہ شمشاد سے بالا ہی اپنا سلسلہ ہین مرید اک سرو قد کے پیر ہین آزاد کے -

آزاد کا قشقہ - پیشانی پر آزاد فقیر ہونیکی علامت - ناسخ ؎ کو کہین بھی

---

[۱] آزاد کا شجرہ اسواسطے قائم کیا گیا کہ بعض لوگونکا خیال یہ ہی کہ فقراے آزاد بے پیر ہوتے ہین ورنہ شجرے کی تخصیص کچھ آزاد کے ساتھ نہین ہی سب خاندانون کے ساتھ شجرہ کا تعلق برابر ہی -

[۲] شجرہ لغت عربی بفتحتین ہی اور بسکون جیم تازہ غنان فارس کا تصرف ہی - شعر فطرت ؎ فیض ازان ساعد بر پور ندیدست کسے - حاصل از شجرہ طنبور ندیدست کسے - بول چال مین بسکون جیم زیادہ ہی اور شعرا نے دونون طرح سے کہا ہی - ناسخ ؎ گر سلسلہ ہی گیسوے مشکین مصطفٰے - بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے پیر کا -

ہوگیا تیری محبت مین فقیر ہی مشابہ زخم تیشہ قشقہ آزاد سے۔

آزاد کرنا۔ نمبر(۱) قید غلامی سے نجات دینا۔ **آتش** ؎ عاشق کیطرح مین جو لگا کر نے بندگی۔ آزاد داغ[1] دیکے خریدار نے کیا۔ **قلق** ؎ مثل سرو وصنوبر وشمشاد۔ سیکڑون کردیئے غلام آزاد۔

نمبر(۲) رہا کرنا۔ خلاصی دینا۔ **ناسخ** ؎ غم سے کروے مثل سرو آزاد خط۔ جلد بہیج او غیرت شمشاد خط۔ **آتش** ؎ گردن مری ای دست جنون تو نے جہکائی۔ آزاد کیا بند گریبان سے نکالا۔ **سوز** ؎ بال و پر توڑ کے صیاد کرے ہی آزاد۔ آہ بے رحم یہ کس کام کی آزادی ہی۔

نمبر(۳) رخصت کردینا۔ موقوف کرنا۔ نکالدینا۔ **قلق** ؎ چار دن کیلیے بخاطر شاد۔ کیجئے خانہ زاد کو آزاد۔ (مگر اسجگہ بول چال مین نہین ہی)۔ (رخصت) **جانصاحب** ؎ دونون محل ہین صنوبر بھی محل سے نکلے۔ ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث۔

آزاد لوگ۔ نمبر(۱) آزاد فقیرون کا گروہ۔ **انشا** ؎ ہولی ہین جوگن ایسی بنی وہ کہ جسکو دیکھ۔ آزاد لوگ بہول گئے اپنی چال ڈہال۔

نمبر(۲) بے پروا بے تعلق۔ فقرہ۔ ہم آزاد لوگ ہین جہان شام ہوگئی وہین ڈیرا ہوگیا۔

آزاد مرد۔ بے قید۔ یکرنگ۔ لوث سے پاک۔ **غالب** ؎ یہ نعش بے کفن اسد خستہ جان کی ہی۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ بجاے مرد آدمی بھی بولتے ہین۔

آزاد منش۔ دیکھو آزاد طبع۔ ؎ **داغ** آزاد منش وہ ہی کہ ای بندہ نواز۔ آپکا بندہ رہے اور پہر آزاد رہے۔

آزاد وضع۔ دیکھو آزاد مرد۔

آزادہ (ظلث)۔ ف۔ قید سے فارغ۔ بے پروا۔ بے تعلق۔ ہاے مختفی اظہار حرکت ماقبل کے لیے ہی اصل آزاد ہی ہی۔ **ناسخ** ؎ کرتے ہین نالے خانۂ زنجیر سے گریز۔ آزادہ جنون کو نہین گہر کی احتیاج۔ **غالب** ؎ بندگی مین بہی وہ آزادہ و خودبین ہین کہ ہم۔ اُلٹے پہر آئے در کعبہ اگر وا نہوا۔

فائدہ۔ بعض اہل تدقیق یہ فرق تجویز کرتے ہین کہ آزاد وہ ہی جسکی رہائی دوسرے کے اختیار مین ہو جیسے لونڈی غلام۔ اور آزادہ اُسے کہتے ہین جسکی رہائی خود اُسکے ہاتھ مین ہو جیسے خواہش نفس سے آزادہ۔

آزادہ مزاجی۔ بے پروائی طبیعت مین بے تکلفی۔ فقرہ۔ اس آزادہ مزاجی کی بہی کوئی حد ہی کہ گہر لٹ رہا ہی اور تم خبر نہین ہوتے۔ فقرہ۔ مہمان مین ہزار آزادہ مزاجی ہو مگر میزبان کچہ نہ کچہ تکلف کرتا ہی ہی۔

آزادی۔ نمبر(۱) غلامی سے نجات۔ **آتش** ؎ استادہ دیکھتا ہون گلستان مین سرو کو۔ آزادی پر بہی خو نہین جاتی غلام کی۔

نمبر(۲) رہائی۔ رستگاری۔ **ناسخ** ؎ مرگ عیسی ہی تری چشم کے بیمارونکو۔ گو آزادی ہی زلفونکی گرفتارونکو۔ اور اسجگہ آزادگی بہی کہا ہی **رشک** ؎ کیفیتین ہین وصل کی آزادگی کے ساتھ۔ قید حیات سے جو چہٹا یار سے ملا۔ **داغ** ؎ یہ قید محبت اک آزادگی ہی۔ مگر کوی جانے بہی محبوس رہنا۔

نمبر(۳) فراغت۔ برارت۔ فقرہ۔ ابہی انکو ہر قید سے آزادی حاصل ہی

نمبر(۴) بے غمی۔ بے پروائی۔ فقرہ۔ یہ آزادی اُسیوقت تک ہی جب تک بال بچون کا بکہیڑا انکے سر نہین ہی۔

[1] پہلے دستور تہا کہ آزاد کرتے وقت غلام کی پیٹھ یا سرین پر داغ دیدیتے تہے تاکہ مدۃ العمر نشان قائم رہے

نمبر(۵) راستی - کجی کی ضد - فقرہ - سوسن کوبھی آزاد کہاہی مگر سرو کی آزادی بہت مشہور ہی -

نمبر(۶) خودمختاری - فقرہ - ریاست کوآزادی ملگئی -

آزادی کا خط - آزاد نامہ - ف - رہائی کی سند[۵۱] - **مومن** ؎ - کیون لگے دینے خط آزادی - کچھ گنہ بھی غلام کا صاحب - **غافل** ؎ نشۂ مے نے کیا بندہ و عالم سے رہا - خط آزادی ہمین توخط پیمانہ ہوا - آزادی کا نوشتہ اور سند بھی کہتے ہین اور ذوق نے آزادی کا کاغذ[۵۲] بھی کہا ہی -

ذوق ؎ مژدہ قتل سے اُس عہدشکن کا کاغذ - ہی مری روح کو آزادی تن کا کاغذ -

آزادی ملنا - نمبر(۱) نجات ملنا - چھٹکارا ہونا - **ناسخ** ؎ کیا فقط مجکو غم دنیا سے آزادی ملی - چھٹگیا تکلیف دینی سے بھی جو دیوانہ ہی -

نمبر(۲) خودمختاری حاصل ہونا - مثال کیلیے دیکھو آزادی نمبر۶ -

آزار - ف - (اصل اسکی آسار دری لفظ ہی - سار رنج کو کہتے ہین اور آ - زائد ہی) مذکر - نمبر(۱) آزاریدن سے حاصل مصدر - ایذا - رنج - **ناسخ** ؎ وصل ہین حاضر توغائب ہجر مین - دیتی ہی ہر شب نیا آزار صبح - **سودا** ؎ پڑا پھرے ہی اسی فکر مین سدا ظالم - کسیطرح سے کسی دل کو دیجئے آزار - اورکبھی ایذا دینے ستانے کے معنی پربھی آتا ہی - **غالب** ؎ مہربان ہوکے بلالو مجھے چاہو جس وقت - ... شمن کی شکایت کیجئے - یا بیان کیجے سپاس لذت آزار دوست - **سحر** ؎ ہمارے درپئے آزار ذرہ ذرہ ہی - زمین کا بھی طبق

ہمکو آسمان ہوا -

نمبر(۲) روگ - بیماری - **ناسخ** ؎ ہم انتظار شربت دیدار مین موے - کرتے ہو خوب عشق کے آزار کا علاج - **ذوق** ؎ ہاتھ اٹھا عشق کے بیمار سے - کوئی بچتا بھی ہی اس آزار سے - جب عورتین وہ آزار یا بڑا آزار کہتی ہین تو دق اور سل مراد ہوتی ہی - **جانصاحب** ؎ - ترش ہووین وہ توہون کرنسع اُنکو نوبہار - ہی بڑا آزار نرگس کو ندیوین فالسے - **ولہ** ؎ سوت کے غم سے بُرا ہوگیا آزار اسے - چھوٹی نرگس کی روش رہتی ہی بیمار اصیل -

نمبر(۳) آزاریدن مصدر سے صیغۂ امر حاضر اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی - **ناسخ** ؎ آبلون کو دیکھکر عبرت کرو اے ظالمو - اشک خونی روتی ہین آنکھین غریب آزار کی - **آتش** ؎ طرہ اُسے جوشن دل آزار نے کیا - اندھیر گیسو سیہ یار نے کیا -

آزار اُٹھانا[مث] - درد دکھ جھیلنا - تکلیف کا برداشت کرنا - **میر** ؎ ایسے آزار اُٹھانے کا ہمین کب تہا دماغ - کوفت نے دل کی تو جینے سے بھی بیزار کیا - اسکی جگہہ صدمہ اُٹھانا فصیح ہی -

آزار اُڑ کے لگنا[مث] - ایک کی بیماری دوسرے کو ہوجانا - کہتے ہین کہ بعض بیماریان چیچک اور خارشت وغیرہ کی مثل ایک سے دوسرے کو ہوجاتی ہین اسلیے لیسے بیمارون کے قریب بیٹھتے ہین - **جانصاحب** ؎ دم مین کرتا یہ بھلے چنگے کو بیمار ہی عشق - چھوتی بی اُڑ کے لگے وہ بڑا آزار ہی عشق -

آزار پانا[مث] - مصیبت اُٹھانا - اذیت پانا - **داغ** ؎ نہ کہا یا تھا کبھی

---

[۵۱] دستور ہی کہ جب کوئی غلام کو آزاد کرتا ہی تو اُسکو ایک نوشتہ سند آزادی کا لکھدیتا ہی تاکہ اُس سے کوئی مزاحمت نہ کرے -

[۵۲] کاغذ کے ساتھ استعمال ورجگہہ نظر سے نہین گزرا -

خون جگر ہمنے مگر کھایا - نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا - اسکی جگہ اذیت
پانا ایذا اُٹھانا فصیح ہے -

آزار پہچاننا (طث) - مرض کی تشخیص اور شناخت کرنا - آتش ؎ وقت آخر
عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو -
اسکی جگہ مرض پہچاننا فصیح ہے -

آزار پہنچانا - ستانا - دکھ دینا - فقرہ - کسی کو ہاتھ اور زبان سے آزار
نہ پہنچاؤ -

آزار پہنچنا - تکلیف پہنچنا - اسیر ؎ مخلوق کی سوار یونہین زنہار - پہنچے
نہ کسیکو رنج و آزار -

آزار پھیلنا (طث) - کسی بیماری کی کثرت اور شدت ہونا - جرات ؎ جو ہے سو آہ
عشق کا بیمار ہے ولا - پھیلا ہے بے طرح سے یہ آزار آجکل - اسکی جگہ بیماری
پھیلنا فصیح ہے -

آزار پیٹ مین ہونا - پیٹ مین کوئی سخت بیماری ہونا - جانصاحب ؎
بچہ نہین ہے پیٹ مین آزار ہے کوئی - دائی کو باجی بھیجئے اپنی ضرور آپ -
اور جو شخص کھانا کھاتا ہی چلا جائے کسیطرح سیری نہو اُسکو مزاحاً کہتے
ہین کہ اسکے پیٹ مین کوئی آزار ہے یعنی جوع البقر کا مرض ہے - زبانون
پر زیادہ یون ہے کہ پیٹ مین آزار ہے یعنی پیٹ کا لفظ آزار پر مقدم ہے -

آزار دینا - نمبر (۱) دکھ دینا - ستانا - ذوق ؎ لاکھ دیتا فلک
آزار گوارا تھے مگر - ایک تیرا نہ مجھے درد جدائی دیتا - میر ؎ کچھ خوب
نہین اتنا ستانا بھی کسی کا - ہے میر فقیر اسکو نہ آزار دیا کر -
نمبر (۲) روگ لگا دینا - رشک ؎ وصل ہی ای رشک تجویز طبیب خلق ہے -
آپ سے آزار عشق آپی دوا پیدا کرے - داغ ؎ کونسا تھا وہ آئنہ رخسار
تجکو سکتے کا دے گیا آزار -

آزار کھینچنا (طث) - مصیبت اور تکلیف جھیلنا - سختی گوارا کرنا - آتش ؎
ٹھوکرین کھائی ہین جو ہمنے بتون کے عشق مین - آب ہو جاتے جو یہ آزار
پتھر کھینچتے - میر ؎ آزار بہت کھینچے یہ عہد کیا ہے اب - آیندہ کسی سے
مین دل کو نہ لگاؤنگا - ایذا کھینچنا یا صدمہ اُٹھانا اسکی جگہ فصیح ہے -

آزار لگانا - روگ لگانا - جرات ؎ دل تجھسے جو بیدرد سے ای یار لگایا
اک جان کو سو طرح کا آزار لگایا -

آزار لگنا - لازم - مومن ؎ بسکہ اک پردہ نشین سے دل ہمارا لگا
جو مریضون سے چھپاتے ہین وہ آزار لگا - فقرہ - اسکی جان کو نت اک
آزار لگا رہتا ہے -

آزاری - ف - (طث) نمبر (۱) یاے فاعلی - روگی - بیمار - دائم المرض -
رند ؎ ایک عالم کو تری چشم کی بیماری ہے - اک جہان نرگس بیمار کا آزاری ہے
ولہ ؎ جانبر ہو یہ ممکن نہین آزاری فرقت - بیمار اسیطرح سے لیتے ہین
سنبھالے - اور عوام صرف بیماری کے معنی مین بولتے ہین - فقرہ - یہ بیماری
آزاری تو چلی ہی جاتی ہے - چونکہ آزار کے معنی خود ہی بیمار کے ہین اور
آزاری بیمار کے معنی مین ہے اسلیے خواص اسجگہ نہین بولتے -
نمبر (۲) یاے مصدری (اسم کے ساتھ ملکر مستعمل ہوتا ہے) -
ستانا دکھ دینا - جیسے مردم آزاری - دل آزاری - آتش ؎
نالہ کرنے سے نہ کم ظرف کو مو جلا دو - ضبط فریاد سے لب تک گئے دل آزاری
تھی - مومن ؎ الغرض چند سے یہ دلداری رہی - دوست کامی

دشمن آزاری رہی -

آزرع - ایک بُت تراش کا نام - **غالب** ؎ نقش پا کی صورتین وہ دلفریب - تو کہے بتخانۂ آزر کہلا **سحر** ؎ طاق کسریٰ کو انہین ابرؤون نے دی ہی شکست - پتلیان وہ ہین جنہون نے بت آزر توڑا -

آزُردَہ - ف - خفا - ناخوش - افسردہ - فقرہ - آپ اتنی سی بات پر آزردہ ہوگئے - **آتش** ؎ یار آزردہ ہی آتش آسمان ہی برخلاف - کون سُنتا ہی ہماری آہ وزاری اندنون - **میر** ؎ مدت سے اب ہی ہی مرا ہمکنار دل - آزردہ دل ستم زدہ دل بیقرار دل -

آزردہ خاطر یا آزردہ دل - اُداس - خفا - **ناسخ** ؎ ہوا آزردہ خاطر اسقدر جو اُسکے سنتے ہی - ہمارا شعر بھی کیا ای لیئم آوارہ سائل ہی - **میر** ؎ آزردہ دل کو حرف پہ لانے کا لطف کیا - کرتی ہی خونچکان مری لب سے گزار بات -

آزردہ رہنا - خفا اور ملول رہنا - **خلیل** ؎ بے سبب مجھسے رہا کرتا ہی یار آزردہ - بغض بیمار سے رکھتا ہی مسیحا دل مین - ؎ **ناسخ** ہر ایک ملک کی ہوتی ہی اور رسم - آزردہ وضع دہر سے ہم بے سبب ہے -

آزردہ کرنا - خفا کرنا - ملول کرنا - **داغ** ؎ کرین گے خوب ہی آزردہ خاطر احباب - پڑے گا صبر کسیکا تو جان مضطر پہ - ؎ **سودا** سے شخص کے تئین آزردہ کیجیے - ای خود پرست حیف نہین تو خدا پرست -

آزردہ ہونا - بگڑنا - رنجیدہ اور ناخوش ہوجانا - **آتش** ؎ باغبان آنے دے صیاد کو آزردہ نہو - نظر آویگی نہ پھر بلبل گلزار کی شکل - ؎ **مومن** ایمان قبول دل سے مجھے - وہ بُت آزردہ گر نہو جائے -

آزمانا - ھ - آزمودن - ف - تجربہ اور امتحان کرنا - فقرہ - ابھی تمنے آزمایا ہی نہین اور گشتے کی تاثیر سے انکار کردیا - **قلق** ؎ دیکھنا تھا فقط لیاقت کا آزمانا تھا حلم وغیرت کا - **اسیر** ؎ غنی ہین ہم فقیری سے ہین کیا کام تھا لیکن فقط اچھے بُرون کو آزماتے ہین گدائی مین -

آزمایش - ف - مونث - آزمودن سے حاصل بالمصدر تجربہ - امتحان - **غالب** ؎ حضور شاہ مین اہلِ سخن کی آزمایش ہی - چمن مین خوش نوایان چمن کی آزمایش ہی - **رشک** ؎ کس کسطرح فلک نے نہ کین آزمایشین - سب امتحان کے ہین دلِ ممتحن مین داغ -

آزمایش مین نہ ٹھہرنا - امتحان مین پورا نہ اترنا - **اسیر** ؎ رقیب آزمایش مین اُسکی نہ ٹھہرا - کسا نے مین ناقص تھی شمشیر ٹوٹی - یہ محاورہ سلب کے ساتھ زبانون پر زیادہ ہی اور ایجاب کے ساتھ بھی کہا گیا ہی مگر کم **سحر** ؎ آزمایش مین ٹھہرنے کا سہارا ہوگیا - تیر قاتل کا ظفر تکیہ ہمارا ہوگیا -

آزمودہ را آزمودن جہل است - جسکو ایک مرتبہ آزما چکے پھر اُسکو بار بار آزمانا جہالت ہی -

آزمُودہ کار - ف - تجربہ کار - ہوشیار - جہاندیدہ **قلق** ؎ ساتھ کچھ آزمودہ کار کرین - تا وہ آگاہ کارزار کرین -

---

ع ؎ اس لغت مین دو طرح کا اختلاف ہی اول یہ کہ ذال شخذ سے صحیح ہی یا زاے ہوز سے چنانچہ صاحبان صراح قاموس تاج اللغات مدار الافاضل برہان قاطع کنز اللغات ورجہانگیری نے زاے ہوز سے صحیح ہونے پر متفق ہین البتہ صاحب منتخب فرد ہین اللغات اور موید الفضلا نے ذال شخذ سے لکھا ہی - دوسرا اختلاف یہ ہی کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام ہی یا آپکے چچا کا صراح میں آزر نام پدر ابراہیم علیہ السلام اور قاموس مین عم ابراہیم علیہ السلام اور آپکے باپ کا نام تارخ لکھکر لکھا ہی کہ شاید یہ دونون ایک ہون اور تاج اللغات مین بھی قاموس کے موافق ہی اور اہل تاریخ نے لکھا ہی کہ آزر درحقیقت عم ابراہیم ہین اور عرب مین عم پر اطلاق پدر کا بھی ہوتا ہی -

فصل الف ممدودہ مع سین مہملہ

آس ھ آشاس (اسکا مادہ شاس ہی) مونث - امید - ف - رجا اور توقع - ع - نمبر (۱) آسرا - بھروسا - ناسخ ؎ یار کے آنے کی جو آس نہین - موت کے آنے سے تو یاس نہین - مومن ؎ رحم کی اُسکے آس کہان تک - رازنہاں کا پاس کہانتک

نمبر (۲) حمل - بچہ پیدا ہونے کی امید - فقرہ - کیون بیگم صاحب صاحبزادی کی شادی کو تو برس روز سے زیادہ ہوا اللہ رکھے کچھہ آس ہے - م (عو)

نمبر (۳) ٹیک - ٹیکن - سہارا (معمار وغیرہ کاریگرون کی اصطلاح) فقرہ - کڑی مین آس لگا کر چشمے کی اینٹین نکال ڈالو -

نمبر (۴) وہ آواز جس سے سنگت والے گوّیے کو سہارا دیتے ہین خواہ وہ گلے سے ہو یا کسی ساز سے - فقرہ - ستار نہین ہی تو گلے ہی سے آس دو

نمبر (۵) ظ ش - ف - آسیا کا مخفف - چکّی - عرش ؎ نہین معلوم گردون نے یہ کس دانا کو پیسا ہی - کہ ملتا ہی کف افسوس پتھر آسِ گردان کا -

آس باندہنا - امیدوار ہونا - آسرا لگانا - مسرور ؎ آس والون کی تو اللہ مرے آس نہ توڑ - آس باندہے ہوے بیٹھے ہین یہ تیرے در پر -

آس بگانی جو تکے وہ جیوت ہی مرجاے - مثل - پرایا بھروسا کرنا زندہ درگور ہونے کے برابر ہے - فصحا یون کہین گے" آس پرائی جو تکے وہ جیتا ہی مرجاے - ر و

آس بندہنا - آس باندہنا کا لازم - کیف ؎ مرض عشق سے بچتے ہی نہ دیکھا کوئی - کیا تری آس ہمین اے دل بیمار بندہے -

آس پوری کرنا - امید برلانا - مصحفی ؎ گو دہلدی بھرے خدا تیری آس پوری کرے خدا تیری -

آس پوری ہونا - لازم - گلزار نسیم ؎ کنیا تھی غرضکہ راس اُسکی پوری نہ ہوئی وہ آس اُسکی -

آس توڑنا - نمبر (۱) متعدی مایوس کرنا - ذوق ؎ موسیائی ہو حمایت تری حق مین اُسکے - سخت گیری سے فلک توڑے کسیکی گر آس - نواب مرزا شوق ؎ کیسی مدت کی آس توڑ چلے - پیٹتے روتے ہمکو چھوڑ چلے -

نمبر (۲) لازم نو مید ہونا - مایوس ہونا - قلق ؎ تو بھی اب صبر کر خدا پر چھوڑ - سب سے امید اُس سے آس نہ توڑ - ان معنی مین سلب کے ساتھہ زیادہ مستعمل ہی

آس ٹوٹ جانا - آسرا جاتا رہنا - قلق ؎ آس ٹوٹی ہراس سا چھایا صدمۂ دل سے غش پہ غش آیا - مومن ؎ کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی - تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی -

آس جاتی رہنا - امید جاتی رہنا - مومن ؎ مرگ سے تھی زندگی کی آس سو جاتی رہی - کیون بری حالت نہو وے غیر اچھا ہو گیا -

آس چھوڑ دینا - امید ترک کرنا - فقرہ - پرائی آس چھوڑ دو -

آس دینا - گوّیے یا مرثیہ خوان کو گلے یا ساز سے سُر مین مدد دینا -

آس رکھنا - امید اور بھروسا رکھنا - آتش ؎ کیا تری شان ہی قربان ہون اے عفو کریم - آس رکھتا ہی ہر اک فاسق و زانی تیری -

آس رہنا - لازم - فقرہ - جبتک کچھہ بھی بچ جانیکی آس رہتی ہی تب تک علاج سے ہاتھہ نہین کھینچا جاتا -

آس سے ہونا - حاملہ ہونا - فقرہ - کہو بہن تمہاری بہو آس سے ہی م (عو)

آس کا نام دُنیا ہی۔ مثل۔ امید سے کارخانہ دنیا کا جاری ہی۔ فارسی مین اسکی جگہہ یہ مثل ہی "دنیا بامید قائم است"

آس کرنا۔ بھروسا کرنا۔ فقرہ۔ ہم تو بڑی آس کرکے آئے تھے سمجھ آس لگانا زیادہ آئے۔

آس لگانا۔ نمبر (۱) امید کرنا۔ قلق ؎ گاہ کہتی تھی روکے وہ محزون آس اُسی پر لگائے بیٹھی ہون۔

نمبر (۲) ٹیک لگانا۔ مثال کے لیے دیکھو آس نمبر ۳

آس لگی ہونا یا لگی رہنا۔ امید بندہی ہونا۔ آسرا لگا رہنا۔ فقرہ۔ اور کوئی سہارا تو رہا نہین مگر خدا سے آس لگی ہوئی ہی میر ؎ وصل خاطر خواہ تو معلوم تھا میرے تئین۔ آس دلکو لگ رہی تھی جب تلک تنہا مین جدا۔

آس مُراد۔ آل اولاد (عو) فقرہ ہم کسیکا بُرا چیتین تو ہماری آس مراد کے آگے آئے۔

آس مُراد والی (عو) جو عورت صاحب اولاد ہو۔

آس ہونا۔ نمبر (۱) امید اور بھروسا ہونا۔ مثل۔ جب تک سانس ہی تب تک آس ہی میر حسن ؎ وہ دارو پلا دلکو جو راس ہو۔ کہ جینے کی بیمار کو آس ہو ذوق ؎ کیونکر نہو تیری آس تو نے۔ افلاک کو بے ستون تھمایا۔

نمبر (۲) حمل ہونا (عو) مثال کے لیے دیکھو آس نمبر ۲

آسا۔ نمبر (۱) ایک پاک بی بی جنکے نام سے عورتین منت مانتی ہین بعض مسن عورتون سے معلوم ہوا کہ اصل مین یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے عائشہؓ سے بدلکر آسا ہو گیا۔ لیکن لکھنؤ مین اکثر حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے مراد لیتے ہین۔

نمبر (۲) ظرف۔ ف۔ مثل و مانند۔ آتش ؎ حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا۔ نہایت غم ہی اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا غالب ؎ زکوٰۃ حسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا۔ چراغ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

آسا جئے نراسا مرے (امیدوار)۔ امیدوار امید کے سہارے جیتا ہی اور مایوس مرتا ہی

آسا کا کاسہ۔ یہ ایک منت ہی مراد پوری ہونے پر لکھنؤ مین اکثر عورتین جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کا کاسہ بھر کر نذر دلواتی ہین اور پرہیزگار سیدانیون کو کھلاتی ہین۔

آسا کے گلگلے۔ عورتون کی رسم ہی کہ منت پوری ہونے کے بعد بی بی آسا کے نام کے گلگلے پکاتی ہین اور سیدانیون کو کھلاتی ہین۔ عورتون مین مشہور ہی کہ اگر حالت نجاست مین کوئی عورت وہ گلگلے کھالے یا چھولے تو اُسکے حق مین بُرا ہوتا ہی اور مردون کا کھانا بہت ممنوع جانتی ہین جان صاحب ؎ کھا گئے گلگلے یہ آسا کے۔ ٹوٹین انگلین جو یہ بد اگرے۔

آسا کے نام کا چھلا اُٹھانا یا اُٹھا رکھنا۔ یہ ایک منت ہی۔ عورتون کا اعتقاد ہی کہ بی آسا کے نام کا چھلا پانی مین غوطہ دیکر اُٹھا رکھنے سے بگڑی ہوئی بات بنجاتی ہے اور مراد بر آتی ہی۔ بعد حصول مراد اُس چھلے کی چاندی بیچکر اسکے دامون سے شیرینی منگا کر نذر دلوالیتی ہین۔ جان صاحب ؎ نکلی ہی کھوٹ شیخ کی گرفال مین بُوا۔ چھلا اُٹھاؤ دھوکے بی آسا کے نام کا۔

آسا مرے نراسا جیے۔ امیدوار کی زندگی صدمۂ انتظار سے تلخ ہوتی ہی اس سے تو ناامید اچھا کہ اُسکو صدمۂ انتظار نہین اُٹھانا پڑتا۔

آسام۔ یہ ایک ملک بنگالہ کے شمال و مغرب مین انگلش گورنمنٹ کا مقبوضہ ہی جسمین گیارہ ضلع ہین۔

آسان - ف - سہل - ضد مشکل - کیف ؎ عاشقون سے یہی وہ پردہ نشین کہتا ہے - تمکو آسان ہے ہمکو ہے محبت مشکل -

آسان جاننا یا آسان سمجھنا - سہل سمجھنا - ناسخ ؎ اُس پری رو کے مسخر کرنے مین حیران ہون - ورنہ آسان جانتا ہون دیو کی تسخیر کو - غالب ؎ ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین - نہین دیکھا شناور جوے خون مین تیرے توسن کو

آسان کرنا - سہل کرنا - آتش ؎ بیطرح پینا ہے تو اُس زلف کے پھندے مین - اللہ کرے آسان اے دل تری مشکل کو -

آسان ہونا - سہل ہونا - غالب ؎ رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج - مشکلین مجھپر پڑین اتنی کہ آسان ہوگئین -

آسانی - ف - مونث - ضد دشواری - کیف ؎ وقت یار گذر جاے کس آسانی سے - آج کی رات اگر جسم سے جان دور رہے -

آسانی ہوجانا - دقت جاتی رہنا - فقرہ - آپکی توجہ سے کام مین آسانی ہوگئی

آسایش - ف - مونث - آسودن سے حاصل مصدر - چین - آرام - ناسخ ؎ تم جو یان شب باش ہو پھرتا ہے کیا نالان رقیب - خواب آسایش مین ہم تم پاسبان گردش مین ہے -

آسایش اُٹھانا - آرام و چین پانا - فقرہ - ہمنے اس شہر مین پہلے جیسی آسایش اُٹھائی آخر مین ویسی ہی تکلیف اُٹھائی -

آسایش پانا - چین پانا - فقرہ - خدا اس گھر کو سلامت رکھے ہم نے بہت آسایش پائی -

آسایش دینا - آرام دینا - فقرہ - اس سرا کی بھٹیاریان مسافرون کو بڑی آسایش دیتی ہین -

آسایش طلب - آرام کا طالب کنایہ ہے کاہل سے - فقرہ - اجی تم سے کچھ نہو گا تم بڑے آسایش طلب ہو -

آسایش کیجیے - رخصت ہوجیے - فقرہ - اب کچھ کام نہین آپ آسایش کیجیے

آسایش ملنا - دیکھو آسایش پانا - داغ ؎ ملے جو بے وطنی مین ذرا بھی آسایش - عقیق جاکے عدن مین گھر مین رہے -

آس بی بی - انکی منت مانی جاتی ہے اور نیاز دلائی جاتی ہے یہ نیاز حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہوتی ہے انھین کو عورتین آسا کہتی ہین اُسی آسا کا مخفف آس ہے -

آس بی بی کی ٹکیان - یہ ٹکیان میٹھی پکائی جاتی ہین اور حضرت عایشہؓ کی اُن پر نیاز دلائی جاتی ہے اور یہہ نیاز اکثر بیساکھ کی پہلی تاریخ ہوا کرتی ہے -

آس پاس - ھ - ارد گرد - گرد و پیش قریب - مومن ؎ یون ہے شعاع داغ مرے دل کے آس پاس - ہالہ ہو جسطرح مہ کامل کے آس پاس
ناسخ ؎ کیا تو کہتا ہے کیون ہوا صدقے - ارے مین تیرے آس پاس نہین
نصیر ؎ چاہیے ہے نام صفحہ گیتی پہ نصیر - مثل نگین نہ رکھ تو قدم گھر کے آس پاس

آس پاس برسے دلی پڑی ترسے - مثل - اُس جگہہ بولتے ہین جہان کسی کی ذات سے اغیار فائدہ اُٹھائین اور حقدار محروم رہین -

آس پاس پھرنا - گرد پھرنا - صدقے ہونا - مومن ؎ کافر ہے کون ہم مین سے مومن پھرے ہے تو - کعبے کے آس پاس تو مین دل کے آس پاس

آستان - آستانہ - خط - ف - مذکر - چوکھٹ - دہلیز - کیف ؎ کسنے درگاہ خدا سے پائی ہے یہ منزلت - عرش اعلے سے ہے اعلے آستان مصطفے

ناسخ ؎ نقش شیرین کو ہوس ہی آپ کے پابوس کی۔
بس اسی پتھر کو اپنا آستانہ کیجیے۔

فائدہ آستان اور آستانہ چوکھٹ کے معنی مین ہی مگر تعظیماً آستان اور آستانہ بولکر مکان اور درگاہ اور بارگاہ مراد لیتے ہین۔ جہان کہتے ہین آستانۂ عالی پر حاضر ہوا تھا وہان مقصود بارگاہ عالی ہوتی ہی۔

آستان بوس۔ آستانہ بوس۔ چوکھٹ چومنے والا۔ خادم۔ اظہار عجز وانکسار سے کہتے ہین۔

آستان بوس ہونا۔ اُمرا یا اکابر فقرا کے دروازے خواہ مزار پر حاضر ہونا۔ فقرہ۔ یہ خواجہ غریب نواز کا مزار ہی آستان بوس ہو لو۔

آستان۔ آستانہ چومنا۔ ظث۔ دیکھو آستان بوس ہونا۔ ذوق ؎ قصد کعبے کا تھا پر اُٹھے۔ چُوم کر اُسکے آستانے کو

آستانے کو بوسہ دینا۔ بادشاہون کے سنگ در اور اولیا کے مزار ہاے مطہر کو تعظیماً چومنا۔

آستائی ہ (یہ آستھا سے نکلا ہی جسکے معنی سنسکرت مین سہارا دینا ہین) کسی گانے کی چیز کا ابتدائی ٹکڑا خواہ وہ ایک مصرع کے طور پر ہو یا دو مصرعون کے طور پر اور متاخرین گویّون نے خیال کو بھی آستائی قرار دیا ہی۔

آستین ف (اسکے اشتقاق کی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ اسکی اصل ہستین قرار دیجائے اس بنا پر کہ ہست سنسکرت مین ہاتھ کو کہتے ہین اور یا و نون نسبت کا اور ہاے ہوز الف سے بدلگئی۔ دوسری صورت یہ کہ اسکی اصل دستین ہو مرکب دست اور یا و نون نسبت سے۔ اور مئولف بہار عجم نے لکھا ہی کہ یہ مرکب ہی آس اور تین سے۔ آس بمعنی سوزن و تین کلمۂ نسبت جیسے ابتین نام پدر فریدون مرکب ہی آب اور تین سے۔ چونکہ آستین ساعد کو گستی ہی اسلیے اسکو آستین کہتے ہین مگر یہ وجہ ضعیف ہی) مونث نمبر (۱) انگرکھے اور کرتے وغیرہ کا وہ حصہ جسمین بانہہ رہتی ہی آتش ؎ پہنا کے تجھکو دیکھتے اسے جامہ زیب حیف۔ کلیان آہ گل مین نہین آستین نہین وزیر ؎ انتو ہی منہ کا برسنا اپنے اتھ آستینین ابر دریا بار ہین۔
نمبر (۲) جو کپڑا محرم مین لگاہوا بازو پر رہتا ہی اور وہ بیشتر جالی کا ہوتا ہی ناسخ ؎ جالی کی آستین نہین نازنین تری۔ عاشق کے مرغ دل کو ہی یہ دام دوش پر۔

آستین (یا آستینین اُلٹنا) نمبر (۱) آستین کو روگردان کرلینا۔ (جب ایک رُخ میلا یا کچھ خراب ہوجاتا ہی تو ایسا کیا کرتے ہین)۔
نمبر (۲) کسی کام کے کرنے پر مستعد ہونا۔ بیشتر غصے کی حالت مین الٹے ہین اور ذبح و قتل کرنے کے وقت آستینون کو اُلٹ لیتے ہین اور یہی بیان شعرا کے استعمال مین زیادہ ہی اسیر ؎ تیغ کھینچی تو کیا بیجم وہ رہم عالم آستین یار نے اُلٹی تو زمانا اُلٹا وزیر ؎ اُٹھین جو آستینین تو اُک صف اُلٹ گئی تیغ برہنہ ہو گئے اُس دلربا کے ہاتھ سحر ؎ منظور عاشقو نکا اگر امتحان ہی۔ پھر دیکھیا ہی میان سے نے آستین الٹ

آستین پکڑنا۔ نمبر (۱) داد و گیر کرنا۔ نصیر ؎ اڑاتے آنکھ جو دیکھا چمن مین نرگس سے۔ صبا نے برگ ہزارا کی آستین پکڑی۔
نمبر (۲) کسی کام سے روکنا۔ ظفر ؎ ہم اُٹھے جھاڑکے دامن تو اُس نے مستی مین۔ عجب ادا سے کہا آستین پکڑ کر بیٹھ۔

آستین (یا آستینین) چڑہانا- آستین برچیدن- ف- نمبر (۱) آستین کو اوپر چڑہا کر کسی کام کو مستعد ہونا- معمول ہی کہ کسی کام پر مستعد ہونے کے وقت آستینین کہنیون تک یا اس سے اوپر چڑہا لیتے ہین خصوصاً ذبح کے وقت خون کی آلودگی سے بچانے کو- تو اب آستین چڑہانا کسی کام پر مستعد ہونے لڑنے مارنے مرنے پر تیار ہونے کے معنی مین مستعمل ہی صبا ؎ پھر آئی فصل گل پھر شوق عریانی ہوا ہمکو- چڑہائی آستین دست جنون نے پھر گریبان پر ناسخ ؎ قیامت کیون نہو جسدم چڑہائے آستین قاتل- صفائے ساعد سیمین بیاض صبح محشر ہی- اسیر ؎ قتل کو کافی ہی آنا آپ کا دامن کشان- آستینین قتل عاشق پر چڑہانا کیا ضرور-

نمبر (۲) انگرکھے وغیرہ مین مونڈہے سے آستین کا وصل کرنا- فقرہ- اچکن سب تیار ہی فقط آستینین چڑہانا باقی ہین- جب انگرکھے وغیرہ کی آستینین پھٹ جاتی ہین اور انکو بدل ڈالتے ہین تو اسکو بھی آستینین چڑہانا کہتے ہین-

آستین (یا آستینین) چڑہنا- لازم- نمبر ۱- کی مثالین- صبا ؎ آستین ہر گھڑی چڑہتی ہی مرے دامن پر- دست وحشت بھی بڑا رستم دستان نکلا آتش ؎ تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتھ مین- کس وقت کہنیون سے چڑہی آستین نہین- نصیر ؎ قتل کو پھرتا ہی عاشق کے وہ یان تک مستعد- نت چڑہی رہتی ہی قاتل کی بدستور آستین-

نمبر (۲) کی مثال فقرہ- مغلانی انگرکہا تو سارا اسیا ہوا تہا فقط آستینین چڑہانا تہین اسکو چار دن ہوگئے اب تک آستینین نہین چڑہین-

آستین (یا آستینین) چُننا- آستینون مین بیل بوٹے بنانا- برابر برابر چُنٹین ڈالنا- (بعضے ہاتھہ سے اور بعضے املی کے بیج سے جو بہت بڑا ہوتا ہی چُنتے ہین-)

آستین سے آنکھین (یا آنسو) پونچھنا- آستین سے روتی ہوئی آنکھون کے آنسوون کا خشک کرنا- بحر (بالواو مجہول) ؎ آستین سے پوچھتا ہون چشم گریان دمبدم- یاد کرتا ہون تجھے اے راحت جان دمبدم وزیر ؎ آستین سے پوچھیئے کاہیکو اشک- اپتو منہ پر زخم دامن وار ہین-

آستین سے چراغ بجھانا- خط- آستین کی ہوا سے روشن چراغ کو گُل کرنا- انشا ؎ پرے اے نسیم سحر پرے نہ ذلیل ہو کہ صبا ابھی- بہت آستین سے بجھا رہی نہ بجھا ولے یہ چراغ دل- آتش ؎ گل ہوتے ہین بہار چمن سے چراغ عقل- کام آستین کا کرتی ہی گر آستین نہین-

آستین کا چاک- آستین کی درز (کلائی کیطرف) جسکو کہلا رکھتے ہین یا بوتام لگا لیتے ہین- اسیر ؎ جہان مین جتنے ہین ماہ پیکر وہ تیرے وحشی ہین اے گل تر- نہو جو تجھکو یہ بات باور دلیل ہی چاک آستین کا-

آستین کا سانپ- مار آستین- ف- چھپا ہوا دشمن- وہ شخص جو پردۂ دوستی مین دشمنی کرے- وزیر ؎ عبث چُہوا تیرے گیسوے عنبرین کا سانپ- ہوا ہی ہاتھہ مرا میری آستین کا سانپ- بحر ؎ چلو بلا سے اگر ہی یہ آستین کا سانپ- بغل مین پال کے مین کیا کرون گلہ دل کا-

آستین کا سانپ بننا- دوستی کے پردے مین دشمن ہونا- اسیر ؎ عجب ہی رسم جہان پُرفن کہ دوست ہوتے ہین جتنے دشمن- چھپائیے جسکو زیر دامن وہ سانپ بنتا ہی آستین کا-

آستین کا سانپ ہونا- دیکھو آستین کا سانپ بننا ؎ نصیر دیکھیے کیا ہو بقول انشا اب- کہ موج اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ-

آستین کا کف- اکثر کرتے ہین اور کبھی اچکن اور کوٹ مین سر آستین الگ
سے دُہرا کپڑا اُلٹ کر سِیا ہوتا ہی اور بوتام لگائے جاتے ہین جن کے
لگا لینے سے آستین تنگ اور کھولدینے سے کشادہ ہوجاتی ہی-

آستین کا کوس- جب کپڑے کا عرض کم ہوتا ہی یا آستین کسی وجہ سے
چھوٹی پڑجاتی ہی تو کلائی بھر کا کپڑا آستین مین الگ سے سلواتے ہین اسکو
کوس کہتے ہین اور بعضے خوبصورتی کیواسطے لگاتے ہین-

آستین کے پھول- بیل بوٹے وغیرہ کے وہ نقش ونگار جو جامہ چلن آستین
مین بناتے ہین- اسیر ؎ پھینکے آئے ہوا سے گل تر لباس پھولام کا معطر
مری لحد پر بھی ہاتھہ رکھکر چڑہائیے پھول آستین کا- ولہ ؎ رکھکر جو ہاتھہ
فاتحہ پڑہتے ہین جامہ زیب- کیا قبر پر چڑہائین گے یہ آستین کے پھول-

آستین کی چین- آستین کی چُنّٹ-

آستین مین چھری رکھنا- کبھی دشمن حریف پر وار کرنیکو آستین مین
چھری چھپائے رکھتا ہی-

آستین مین چھری رہنا- لازم- اسیر ؎ شب وصال مرے حق
مین ہوگئی شب جنگ- بغل مین تیغ چھری اُسکی آستین مین رہی- اور غالب نے
چھری کی جگہہ دشنہ کہا ہی- غالب ؎ گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست
کا کھاؤن فریب- آستین مین دشنہ پنہان ہاتھہ مین نشتر کھلا-

آستین مین سانپ پالنا- دشمن اور بدخواہ کے ساتھہ سلوک کرنا-
اور مصاحب بنانا- آتش ؎ دشمنون کو جانکے دل کیطرح
رکھا عزیز- گرگ کو پالا بغل مین آستین مین مار کو-

آستین مین کوس پڑنا- آستین مین کوس ڈالنا کا لازم-

آستین مین کوس ڈالنا- آستین مین کوس لگانا-

آستینون دار کرتی- لمبی آستینون کی کرتی- قلق ؎ کرتی شبنم کی [illegible]
آستینون دار- لگگئے ہین پر اُسکے زور بہار- اور اسی کرتی کو [illegible]
کی کرتی بھی کہا ہی- نواب مرزا شوق ؎ آستینون کی وہ پھنسی کرتی
جسم مین وہ شباب کی بھرتی- فائدہ شرفا کی کنواری لڑکیان اکثر یہی
آستینو ندار کرتی پہنتی ہین-

آسٹریلیا- انگریزی- یہ ملک برّ اعظم اوشینیا مین واقع ہی-

آسرا- ھ- آسْرے- س- (اسکا مادّہ شرِی ہے) مذکر- نمبر (۱)
امید- آس- سہارا- قلق ؎ اب تو ملنے کی بھی امید نہین- دل کو
کس آسرے پر دون تسکین- میر حسن ؎ مین جیتی ہون اس آسرے
پر فقط- کہ ہوتا ہی تجھسے مرا تم غلط- اسیر ؎ زور بازوے جوان
ہی آسرا ہی پیر کا- دیکھہ لو دست کمان مین بھی عصا ہی تیر کا-
نمبر (۲) بھروسا- انشا ؎ اور کسکا آسرا ہو سر گروہ اس راہ کا-
آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا-

آسرا باندہنا- امید رکھنا- سہارا ڈہونڈنا- مسرور ؎ سوا تیرے نہین [illegible]
سہارا دین و دنیا مین- ترے دروازے پہ بیٹھی ہون ترا آسرا باندھے-

آسرا بندہانا- سہارا دینا- امیدوار کرنا- مومن ؎ ہی عام خطاب [illegible]
یا عبادی- اس نے تو کچھہ آسرا بندہایا- بندہانا کی جگہہ بندہوانا [illegible]
ہی بلکہ لکھنؤ مین اب بندہانا کوئی نہین لکھتا-

آسرا بندہنا- امید بندہنا- سہارا ہونا- فقرہ- کچھہ آسرا تو بندہا
ہی کیا تعجب ہی کہ کام ہوجاے-

آسرا اٹکنا - سہارا ڈھونڈنا - اسکا استعمال کم ہی -

آسرا توڑ دینا - مایوس کر دینا - فقرہ - اُنہون نے تو آج آسرا ہی توڑ دیا -

آسرا ٹوٹ جانا - لازم - فقرہ - ایسا جواب ملا کہ جی چھوٹ گیا آسرا ٹوٹ گیا -

آسرا دینا یا سہارا دینا - امید دلانا - فقرہ - جب کام کرنا نہین ہی تو آسرا دینے سے کیا حاصل

آسرا ڈھونڈنا - سہارا ڈھونڈنا - منتظر ؎ جسکو اللہ پر بہروسا ہو
کیون کسی کا وہ آسرا ڈھونڈے -

آسرا رکھنا - بہروسا رکھنا - امید رکھنا - سحر ؎ اہل دنیا خوش ہون یا ناخوش
ہون کچھہ پروا نہین - آسرا رکھتا ہی یہ بندہ خدا کی ذات کا - رند ؎
مالک نار و جنان ہی ساقیِ کوثر ہی - رند کسکا آسرا کیجے سواے بوتراب -

آسرا رہنا - لازم - مومن ؎ تو فلک مرگ ہم سے سب غافل
اب کسی کا بھی آسرا نہ رہا -

آسرا کرنا - بہروسا کرنا - تکیہ کرنا - فقرہ - خدا پر آسرا کیے بیٹھے رہو -
سودا ؎ تو ہمین یان چھوڑ کے جاتا ہی تنہا یا نصیب - آسرا کسکا
کرین ہم وا دریغا یا نصیب - اسجگہہ آسرا لگانا زیادہ بولتے ہین -

آسرا لگانا - دیکھو آسرا رکھنا - اسیر ؎ کبھی تو خاطر غسال و گورکن
اے مرگ - غریب دیر سے ہین آسرا لگائے ہوے -

آسرا لگا ہونا - لازم -

آسرا لینا - مدد کی امید رکھنا - سہارا ڈھونڈنا - آتش ؎
قلزم عشق مین تنکے کا سہارا بھی نہ ڈھونڈ - آسرا وہ نہین لیتے جو خدا رکھتے ہین
رند ؎ سامنا لاکھہ مصیبت کا پڑے پر کوئی - آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہین -

آسکت - ھ - مونث - آلکس سستی - کاہلی - عوام کی زبان ہی -

آسکتی - ھ - سست - کاہل - عوام کی بولی ہی -

آسکتی گرا کنوین مین کہے ابھی کون اُٹھے
آسکتی گرا کنوین مین کہے یہین بھلے
} سست اور کاہل کو ملامت کرنیکے وقت طنزاً ان جملونکا استعمال ہوتا ہی

آسکنا - بیتوان آمدن - ف - پہنچ سکنا - ناسخ ؎ ہون جان بلب
مگر نہین آسکتی ہی اجل - ظلمت کدے سے ایسی دہلتی ہی ہجر مین -

آسمان - ف - مرکب ہی آس مخفف آسیا اور مان بمعنی مانند سے اس
نام رکھنے کی وجہہ یہ ہی کہ چکی کی طرح دورہ کرتا ہی) مذکر - اکاس - ھ اکاش
س - سما - فلک - ع - اسکائی - انگریزی -

صفات

اثیر - مومن ؎ وہ حاکم کہ سب جسکے فرمان پذیر - عناصر سے لیتا ہی چرخ اثیر -
بلند

اخضر - برق ؎ غرق کیا رونے سے میرے ساری دنیا ہوگئی -
کہکشان چرخ اخضر موج دریا ہوگئی -

اشکبار - برق ؎ دیکھے جو میری طرح یہ چہرہ وہ چاند سا -
تارون کے آنسوؤن سے فلک اشکبار ہو -

بخیل - اسیر ؎ وہ مست ہون مری آنکھون مین یہ سپہر بخیل -
ذلیل صورت مینائے بے شراب رہا -

بداختر - ذوق ؎ یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے کہ او بد اختر کمینے -
کہان مین اور کہان یہ شب گر تھے - مری جانب سے تیرے دل مین کینے -

بداقبال - صبا ؎ لے گئی ہمکو پیار سے آغوش مین زمین - کیا
غم عدو جو چرخ بداقبال ہوگیا -

بدبین۔ ذوق ؎ چرخ بدبین کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی سو بار۔ تیر نالے
نے مرے چشم زحل میں مارا۔

بدچلن۔ مومن ؎ بعد چندے فلکِ ناہنجار۔ بدچلن بدروش
اور کج رفتار۔ سر پہ اک آفت تازہ لایا۔ بدسلوکی سے مرے پیش آیا۔

بدخصال۔ صبا ؎ شاکی ہوں گردشِ فلکِ بدخصال کا۔ آئی
شبِ فراق گیا دن وصال کا۔

بلند پیشانی۔ مومن ؎ لطف چرخ بلند پیشانی۔ دیدۂ مہ سنے کی نگہبانی

بوقلمون۔ مومن ؎ ہائے نیرنگ چرخ بوقلمون۔ ہر نئے رنگ سے کیا دل خون

بے تمیز۔ میر ؎ آسمانِ بے تمیز و بے تہ و دشمن کمال۔ دوستی
کے پردے میں کرتا ہی مجھکو پایمال۔

بیدادگر۔ مومن ؎ بعد یک سال خصم دیرینہ۔ چرخ بیدادگر میں کینہ
آ گیا اپنی کج خرامی پر۔ غش ہوا اژگونہ کامی پر۔

بے مہر۔ سودا ؎ اے چرخ سفلہ پرور اے آسمان بے مہر۔ واژون
ہی عقل تیری اوندھا ہی تو جنم سے۔

پیر۔ آتش ؎ کیا جوانمردوں کو اُجلا یہ دنی رکھے گا۔ اوڑھ لے
آپ تو چادر فلکِ پیر سفید۔

تفرقہ انداز۔ ناسخ ؎ ہی تعجب آسمان تفرقہ انداز سے۔ ایک
جا ہیں عاشق و معشوق کیونکر خواب میں۔

جفاکار۔ صبا ؎ ثابت ہی انقلاب زمانہ سے اے صبا۔
قائم نہیں ہی چرخ جفاکار کا مزاج۔

جلّاد۔ ناسخ ؎ جی نہیں بچتا نظر آتا شب فرقت میں آج
کہکشان تلوار ہی اور آسمان جلّاد ہی۔

چنبری (مدوّر)۔ برق ؎ بلند شعلۂ عارض جو اے پری ہو جائے۔
تنور بجھے زمین چرخ چنبری ہو جائے۔

حقہ باز (مکار)۔ مومن ؎ ہاتھوں سے اپنے مہرۂ تریاک کھو دیا۔
بگڑا ہی کھیل کیا فلک حقہ باز کا۔

خضرا (سبز)۔ مومن ؎ انتظار را ہوش میں تو ہوں آنکھیں سفید۔ شب
وہم آیا ہی سوے چرخ خضرا دیکھکر۔

خونریز۔ ناسخ ؎ فلک سا تو بھی ہی خونریز مثل مہر و ماہ تو سپر
سونے کی تجھکو چاہیے شمشیر چاندی کی۔

دنی۔ میر ؎ ڈھ چشم شور چرخ سے گل ہو اک طرف۔ آنکھ اس
دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر۔

دون۔ ناسخ ؎ ہمت اگر نہیں فلک دون کو کیا ہے غم۔
یاں لب ہی آشنا نہیں حرف سوال کے۔

روسیہ۔ میر ؎ آبلے جیسے ستارے ہیں مرے دل کے بیچ
بسکہ اس چرخ سیہ رو سے رہا ہوں میں جل۔

زمین گیر۔ اسیر ؎ آوارگی میں ساتھ ہمارا نہ دے سکا۔ تھک تھک
کے آسمان بھی زمین گیر ہو گیا۔

زنگاری۔ آتش ؎ وہی نشو و نمائے سبزہ ہی گور غریباں پر۔
ہوا سے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہی۔

ستمگار۔ ستمگر۔ ناسخ ؎ کج ایسی نہ تھی آگے مرے یار کی رفتار
سیکھا ہی مگر چرخ ستمگار کی رفتار۔ اسیر ؎ گلبدن خاک میں کیا کیا نہ

ملائے تو نے عقل پہ تیری پڑین چرخ ستمگر پتھر-

سرگردان - مومن ؎ آز بسے صرفہ مین افلاک ہین کیون سرگردان
کب ہوا ایسے شریرون کو تری بزم مین بار-

سفلہ پرور - اسیر ؎ کبھی راحت نہ پائی دور چرخ سفلہ پرور مین-
نکلکر شیر کے منہ سے گرا مین کام اژدر مین-

سیہ کاسہ (بخیل) - میر ؎ جام خون بن نہین ملتا ہہین صبحکو آب - جبسے
اس چرخ سیہ کاسہ کے مہمان ہوے-

ضدی - ذوق ؎ چرخ ضدی ہی کوئی ضد نہ دلائے اسکو - گرسنے
عود کو غرقی تو جلائے اسکو-

فتنہ - مومن ؎ آسمان فتنہ کچھہ ایسا نہین اے اہل جہان-
کوئی باقی نہین رہنے کا امان ہوتے تک-

فتنہ گر - مومن ؎ دل پہ جب یہ غبار بٹھلایا - چرخ سے فتنہ گر کو رحم آیا

کاواک (جوفدار) - میر ؎ دیوار کہنہ ہی یہ مت بیٹھہ اسکے سایے - اٹھہ
چل کہ آسمان تو کاواک ہو گیا ہی-

کبود (نیلگون) - اسیر ؎ چرخ کبود جسکو سمجھتے ہین اہل خاک - نالے کیے
ہین ہم نے ہوا ہی دھوان بلند-

کج ادا - میر ؎ چرخ کی بہی کج ادائی ہم ہی پر جاتی ہی پیش - ناز کو
اس سے تو اک دم ہی جدا کرتا نہین-

کجباز - رشک ؎ کریگا چرخ مری گور سے بہی کج بازی - کوئی
زمین نہین آسمان سے باہر-

کجرو - مومن ؎ بدلجاتا ہی اک دم مین زمانا نہین اس چرخ کجرو کا ٹھکانا-

کج مدار - صبا ؎ مری طرح سے بگڑتا ہی اک دن اسکو بہی-
خرابی فلک کج مدار باقی ہی-

کمینہ - برق ؎ بے عقل ہین امید جو رکہتے ہین فلک سے -
بڑھجائے اگر لاکہہ کمینا نہین اچہا-

کہن - رشک ؎ ذلت منت کج طبع نئی بات نہین-
تیرا احسان ہم اے چرخ کہن کیون لیتے-

گدا - میر (خمس مین) ؎ مرتبہ کچھہ نہ پوچھو اس گہر کا - بندگی یانکی فخر
قیصر کا - شاہ چین پیش دست قنبر کا - آسمان ہی گدا اسی در کا-

گردان - ناسخ ؎ جو سرخی آتی ہی عکس شفق سے بہی مرے سنہ پر -
حسد سے رنگ ہوتا ہی مبدل چرخ گردان کا-

ماتمی جامہ - ذوق ؎ عزاداری مین کسکی ہی یہ چرخ ماتمی جامہ -
کہ جیب چاک کی صورت ہی خط کہکشان ہوتا-

محیل (حیلہ گر) - اسیر ؎ کیا کام ہی شکایت چرخ محیل سے - سائل نہین کہ
بغض ہو مجھکو بخیل سے - ذوق ؎ لاتا نیرنگ سے ہی رنگ نئے
چرخ محیل - واہ بگڑا ہی کچھہ اس خم مین عجب رنگ سے نیل-

معکوس (اوندہا) - اسیر ؎ کس طرح سے بادۂ عشرت نصیب خلق ہو -
جام خالی کی طرح سے آسمان معکوس ہی-

مقوس (بشکل کمان) - آتش ؎ جانب چرخ مقوس آہ ہوتی ہی روان -
یہہ کمان اک دن نشانہ ہی ہمارے تیر کا-

مینا رنگ - مینو - ذوق ؎ ہی تری بزم طرب مین پئے رسم نوروز
صورت بیضۂ رنگین فلک مینا رنگ - مومن ؎ چرخ مینو مضطرب آن

آن مین - خضر ڈوبے چشمۂ حیوان مین -

ناانصاف - غالب ؎ کچھ تو دے اے فلک ناانصاف -
آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی -

ناساز - میر ؎ اتفاق ایسے پڑے ہم تو منافق ٹھہرے - چرخ ناساز
نے غیرون سے اُسے یار کیا -

ناہنجار - مثال کے لیے دیکھو بدچلن -

نشرند - میر ؎ سارے عالم سے کرے ہی کجروی چرخ نشرند - قافیہ ہی
تنگ از بس امن کی راہین ہین بند -

نیلا - نیلگون - نیلی - میر ؎ نیلا نہین سپہر تجھے اشتباہ ہی - دود جگر
سے میرے یہ چھت سب سیاہ ہی - آتش ؎ بحر ہستی سا کوئی دریائے
بے پایان نہین - آسمان نیلگون سا سبزہ ساحل کہان - میر ؎ ٹھہرے نہ
چرخ نیلی پہ انجم کی چشم شوخ - اس قصر مین لگا جو ہی کیا لاجورد ہی -

نیلوفری - سودا ؎ کرون ہون کشت مین جس گل مین پیتخم امید -
تو چرخ نیلوفری کو ہی سبز کرنا شاق -

وارژگون - اسیر ؎ مطلب ہو خاک حاصل اس چرخ وارژگون سے -
سمجھے ہوئے تھے دریا جسکو سراب نکلا -

آبگون[ع] آبگینہ رنگ - آسیا - آسا - آئینہ فام - بدگوہر - بدلگام -
بےغبار - بیوفا - تردامن - تنگ چشم - تنگ میدان - جہانگیر خضر لباس -
خردہ بین - دغاباز - دورنگ - تیغ زن کار - سنگین دل - شب زندہ دار -
شیشہ رنگ - شیشہ ساز - شعبدہ جو - عم آئین - کاسہ پشت - کوزہ پشت
گرم عنان - لاجورد قبا - مردافگن - نادرہ فن - نادرہ کار - نیلی رواق -

تشبیہات

آبلہ - ناسخ ؎ کیون نہ کھٹکون آسمان کی آنکھ مین مین ناتوان -
آبلے کی شکل اُس مین مجھہ مین عالم خار کا -

آسیا - آتش ؎ گردش نے اُسکی سرمہ کیے اپنے استخوان
چکّی ہمارے پیسنے کو آسمان ہوا -

آشیان - ناسخ ؎ آشیان آسمان مین مرغ زرین دب رہا -
ہجر مین دیکھا جو میری شام وحشت ناک کو -

آئینہ - مومن ؎ کیا کہون قصہ طغیانی دریائے سرشک - دیکھ لو
آئینہ چرخ ہی زیر زنگار -

اطلس - ذوق ؎ کیسے گوہر انجم تراصرف انعام - طاق
اطلس گردون تراوقف نعامت -

بام - ناسخ ؎ بیخودی مین آنکھ پڑ جاتی ہی جب خورشید پر -
آسمان کو جانتا ہون اُس پری کا بام ہی -

بیضہ - غالب ؎ نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک - آسمان
بیضۂ قمری نظر آتا ہی مجھے -

پُل - ناسخ ؎ افق سے تا افق بس ایک ہی سطح ہی پانی کا -
ہمارے اشک کا دریا ہی عالم آسمان پل ہی -

تخت - اسیر ؎ تم بھی نکلو گھر سے اپنے اے شہ اقلیم حسن -
تخت گردون پر شہ خاور پیادہ ہو گیا -

تنور - سودا ؎ نہ دیر و زود پہنچی کا شکوہ کر سودا -

[ع] دیکھو حاشیہ صفات آب کہ وہان وجہ انکے لکھنے کی مرقوم ہی -

تنور ایک فلک جسمین نان ہی سب کی -

ٹاپو - اسیر ؎ دیدۂ گریان نے برپا اسقدر طوفان کیا - بنگیا دریا زمانہ آسمان ٹاپو ہوا -

جام - اسیر ؎ فیض ساقی سے یہ اپنا ظرف عالی ہوگیا - آسمان جام شراب پرتگالی ہوگیا -

جہاز - دہوین کا جہاز - بحر ؎ آنے دو جوش پر مرے طوفان اشک کو - پوچھین گے ہم کدہر کو جہاز فلک گیا - اسیر ؎ نالے نے جب سے قصد کیا ترکتاز کا - عالم ہی آسمان مین دہوین کے جہاز کا -

چاک - ناسخ ؎ کیا کلال خزان نے خمیر خاک بتان - یہہ مہر وماہ پیالے ہین چرخ گردان چاک -

حباب - برق ؎ یہانتک میری نوبت لاغری مین غم سے پہنچی ہی - حباب چرخ ہر قطرہ ہوا ہی مجھکو آنسو کا -

حصار - ذوق ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر ہے ماتمی آثار - خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل -

حلقۂ زنجیر - اسیر ؎ سات حلقے مری زنجیر کے ہین ہفت فلک - نظم عالم ہی مری سلسلہ جنبانی سے -

خُم - ناسخ ؎ میکشو روز ازل سے مین وہ صاحب ظرف ہون - جسکے اک پیمانے سے خالی خُم گردون ہوا -

خوان - ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زدیہ دوران - کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان - خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو - اتنے بڑے خوان مین ہی اک گردۂ نان -

خوشۂ انگور - ناسخ ؎ اسقدر مشرب مین وسعت رکھتے ہین ہم مے پرست - اپنے گلشن مین فلک اک خوشہ ہی انگور کا -

خیمہ - ناسخ ؎ تیرے رہنے کو اے رفیع القدر - خیمۂ آسمان بلند ہوا -

دامن پُرگوہر - ذوق ؎ تیری گہر فشانی دست کرم سے ہی - گویا کہ ایک دامن پُرگوہر آسمان -

دانۂ انگور - برق ؎ عین مستی مین جو عالی نظری سے تاکا - گنبد دور فلک دانۂ انگور رہا -

دُود - وزیر ؎ آتش فرقت سے عالم کورۂ آتش ہوا - آسمان ہی دود ہم اخگر ہین اور مجمر زمین -

دولاب عہ - مومن ؎ گرتری بے رضا کرے گردش - ٹوٹے دولاب چرخ کا محور عہ -

دیو - صبا ؎ صبا کچھ پیچ پڑجائے نہ تمپر - لڑو کشتی نہ دیو آسمان سے -

رخش - ناسخ ؎ تابع ہی یون ہی رخش فلک شاہ جہان کا - جسطرح سدا تابع فرمان ہی یہہ گھوڑا -

سائبان - میر ؎ کرون جو آہ زمین اور زمان جلجائے - سپہر نیلی کا یہ سائبان جلجائے -

سبو - اسیر ؎ برق کی آتش پہ پانی گرم کرتا ہی سحاب - بہر کے لاتا ہی سبوے آسمان مین بار بار -

سپر - ذوق ؎ فریاد ستمکش ہے وہ شمشیر کشیدہ - جس کا نہ رُکے وار فلک کی ہی سپر سے -

سقف - اسیر ؎ دار دنیا مین بجا ہی دب کے مرجانیکا ڈر -

عہ چرخی جسپر رسی ڈالکے پانی بھرتے ہین -
عہ وہ لکڑی جسپر چرخی گردش کرتی ہی -

دیکھتے ہین آسمان کی سقف بے دیوار ہم —

شامیانہ - اسیر ؎ بعد مردن ہونکدیگی اپنی آہ آتشین — کون کھنچتا ہی
فلک کا شامیانہ دور ہی —

شیشہ - ناسخ ؎ ساقیا شیشۂ گردون ہوا ہی چکنا چور —
پھینک مارین ہم اگر مستی مین ساغر اپنا —

طاؤس - ناسخ ؎ مجھکو اپنے گوشۂ دل مین ہی اُس گلشن کی سیر
آسمان نیلگون ہی جسمین اک طاؤس ہی —

طبق - رشک ؎ ہی عالمون مین عالم عشق بتان الگ - خوان
زمین الگ طبق آسمان الگ —

طلسم - اسیر ؎ جوش جنون مین نجم دم جست توڑیے - افلاک کا
طلسم سر دست توڑیے —

غبار - میر ؎ نزدیک عاشقون کے زمین ہی مزار عشق - اور آسمان غبار سر رہگزار عشق

غنچۂ نیلوفر - ذوق ؎ آرایش ایسی اور وہ گلہاے رنگ رنگ -
ادنیٰ سا جن مین غنچۂ نیلوفر آسمان —

فانوس فانوس خیالی - اسیر ؎ کیا تری محفل قدرت کی ہی
وسعت کہ جہان - آسمان صورت فانوس ہی مہتاب چراغ ولہ ؎
مہ و خورشید و انجم کی پھیرا کرتی ہین تصویرین فلک سمجھے ہین سب جسکو
یہہ فانوس خیالی ہی —

فسان - ناسخ ؎ کام کیا ہے جوہرون سے گردش افلاک کو —
واقعی کیا تیغ چوبین کو فسان درکار ہی —

فیروزہ - برق ؎ وہ قیصر ہی کہ جسکے قصر کا دربان دارا ہی — وہ
رشک جم ہی فیروزہ فلک ہی جسکے خاتم کا —

فیل - اسیر ؎ سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہی اپنے نالون کا - یہہ فیل
بے جگر کب سامنا کرتا ہی بہالون کا —

قرابہ - ناسخ ؎ وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم مہک گیا - ہی آسمان ایک
قرابہ گلاب کا —

قفس - اسیر ؎ دام زمین سے اپنی رہائی ہوئی اگر - تقدیر
نے کیا قفس آسمان مین بند —

کاسہ - ذوق ؎ پوچھین گر مجھسے مری تشویش ہوئی کب سے تمام
کہون جس دن سے فلک کاسۂ سر اب بنا —

کاغذ - سودا ؎ کہکشان خامہ آسمان کاغذ - ہو مرکب اگر شب دیجور
اتنے سامان پر ترے انصاف - آوین تحریر مین یہ کیا مقدور —

کٹورا - ذوق ؎ تکرتا ضبط مین گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر
کٹورے کیطرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا —

گرہ - ناسخ ؎ تصویر ہی جو اک خورشید کا - گرہ دل کا مثال آسمان ہی

کشت سبز - ناسخ ؎ کشت سبز آسمان - و نازل سے خشک ہی
جسمین ہی سیراب گردون چشم دریا بار سے —

کشتی - صبا ؎ کشتی گردون مرے رونے سے طوفانی ہوئی
بہہ گیا امواج مین مثل کف دریا سحاب —

کمان - مثال کے لیے دیکھو مقوس (صفات مین)

کوہ - اسیر ؎ شام وقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی - مین یہ سمجھا
کہ کسی کوہ سے اژدر اترا —

گنبد- آتش ع گنبد گردون سے نکلو جس طرح سے ہو سکے- ڈر ہی
گر پڑنے کا آتش یہ مکان گردش مین ہی-

مجمر- ذوق ع بدبین کی ہی نظر کے جلانے کیواسطے- انجم سپند
آگ شفق مجمر آسمان-

محل- اسیر ع عقل حیران ہی کہ سو بار زمانہ بدلا- چرخ کا آج کے
دن تک ہی بدستور محل-

مقبرے کی جالی- ناسخ ع آسمان پر نظر جو کی شب ہجر- سمجھے
ہم مقبرے کی جالی ہی-

منبر- ذوق ع خطبے کیواسطے ترے نام بلند کے- گو مشتری خطیب ہو
تو منبر آسمان-

مینا- ناسخ ع جوش حباب بادہ نہین خم مین ساقیا- مینا ے
آسمان مین ہین اختر بھرے ہوے-

نقارہ- اسیر ع شب یہ نالے کیجیے اُسکی سواری کر کے یاد-
آسمان نقارہ ہو فیل شب دیجور پر-

ورق- سودا ع کرین ہین نہ ورق آسمان کو تاہی- شہا
اگر تری بخشش کا کیجیے طومار-

ہنڈولا- آتش ع روز و شب چرخ ہنڈولے کیطرح پھرتا ہی-
کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہو جاے-

اُمّ النجوم ع- ایوان سیمابی- بحر اخضر- پردۂ شب رنگ- پردۂ
نیلگون- تاج فیروزہ- تخت فیروزہ- چادر کبود- چادر کحلی- چادر نیلگون-
چادر نیلی- چتر آبگون- چتر مینا- چشمۂ زنگاری- چشمۂ کبود- چنبر-
حصار فیروزہ- حصار کبود- حصار معلّق- خُم لاجورد- خوان سبز
خیمۂ ارزق- خیمۂ روحانیان- خیمۂ زنگاری- خیمۂ سبز- خیمۂ کبود
خیمۂ لاجورد- دائرہ مینا- دیو ہفت سر- سبز پل- سپر زنگاری-
سقف لاجوردی- صدف مشکین رنگ- طارم اخضر- طارم فیروزہ
طارم نیلگون- طاق خضرا- طاق فیروزہ رنگ- طاق کحلی-
طاق لاجوردی- طاق منقش- طاق نیلوفری- طاؤس آبگون
طشت کبود- طشت آبگون- طوطی طاؤس پر- فانوس خیال-
فانوس گردان- قباے زربفت- قباے کحلی- قبہ
زبرجدی- قبۂ علیا- قبۂ گردندہ- قبۂ مینا- قدح لاجوردی-
قفس سیمابی- کاسہ پشت- کاسۂ سرنگون- کوزہ پشت- کوزۂ
سربستہ- گرداب- گنبد زرنگار- گنبد فیروزہ- گوے لاجورد-
نگین زمردی- مہرۂ لاجورد- نقاب خضرا- نیلی رواق- ورق لاجورد

آسمان بنانا- ادنی کو اعلی بنانا- آتش ع خار پیدا ہون
نہ جس جا گل شگفتہ ہوتے ہین- آسمان اُسکو بنا دون جو زمین افتادہ
ناسخ ع ہمت عالی تو دی یارب مگر زر چاہیے- آسمان مجھکو بنایا ہی تو اختر چاہیے

آسمان پر پہنچا دینا- نمبر(۱) سربلند کرنا- عزت دینا- داغ ع
مری افتادگی نے آسمان پر مجھکو پہنچایا- زمین پر وہ نہ ٹھہرے جو تمھاری
خاک پا ٹھہرے- آتش ع آسمان پر جس نے پہنچا دیا دلدار کو
دھوپ سا نے کو کیا سورج کیا رخسار کو-

نمبر(۲) دماغدار بنا دینا- مغرور کر دینا- تعریف مین مبالغہ کرنیکی جگہ
اکثر کہتے ہین- فقرہ- تم نے تو تعریفین کر کے اُن کو

ع ۱ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم-

آسمان پر پہنچا دیا-

آسمان پر ٹوپی پھینکنا- کلاہ برآسمان انداختن یا افگندن- ف- نہایت خوش ہونا فخر کرنا- سودا؎ آوے جو سیر کرنے اکبار وہ چمن مین- گل آسمان پہ پھینکین اپنی سدا کلاہین-

آسمان پر چڑہا دینا- دیکھو آسمان پر پہنچا دینا- نمبر ۲ فقرہ نواب صاحب ہی نے تو منہ لگا کر اُنکو آسمان پر چڑہا دیا ہی-

آسمان پر چڑہا کے اُتارنا یا گرانا- مرتبہ بڑہا کر گھٹانا- جرأت؎ اُس شوخ نے کل باتون ہی باتون مین فلک پر- سو بار چڑہایا مجھے سو بار اُتارا-

آسمان پر چڑہنا- دُون کی لینا غرور کرنا- سحر ظش؎ آگے اُن ابروؤن کے مہ نو بڑہتے نہین- گر جائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین-

آسمان ظش پر دماغ پہنچانا- اِترانا- غرور کی لینا- فخر کرنا- رشک؎ تو نکہت چمن سے نہو بد دماغ اگر- پہنچائین عرش پر ابہی اپنا دماغ باغ- اب یہ محاورہ متروک ہی-

آسمان پر دماغ پہنچنا- لازم- برق؎ وہ آفتاب حسن جو نکلے برائے سیر- پہنچے ابہی دماغ زمین آسمان پر- قلیل الاستعمال ہی-

آسمان پر دماغ چڑہا دینا- نمبر (۱) مغرور کر دینا- حد سے زیادہ بڑہا دینا- فقرہ- خوشامدیون نے اُنکا دماغ آسمان پر چڑہا دیا- نمبر (۲) فخر و مباہات کرنا- ناسخ؎ میرے نالے سنکے چڑہ آیا وہ ظالم بام پر- آسمان پر اب دماغ اپنا چڑہایا چاہیے- ان معنی مین اب استعمال نہین ہی-

آسمان پر دماغ چڑہنا- لازم- رشک؎ کیون آسمان پر نہ چڑہے مغز کا دماغ- کہانیکو ہڈیان سگ کوے بتان جہکا-

آسمان پر دماغ رہنا- دماغدار اور مغرور ہونا- ناسخ؎ آسمان پر اندنون رہتے لگا تیرا دماغ- چاہیے رنگ شفق ظالم تری تصویر کو- سحر؎ آسمان پر دماغ یار رہا- کبھی جہک کر وہ مہ لقا نہ ملا-

آسمان پر دماغ ہونا- مغرور ہونا- فخر کرنا- اسیر؎ آسمان پر دماغ یار کا ہی- خاکسارون پر التفات نہین- مومن؎ دیکھیے زانو پر اُسکے سر اپنا- تہا دماغ آسمان پر اپنا- وزیر؎ کیسے شمع رخ سے ہی روشن چراغ آفتاب- اندنون کیا آسمان پر ہی دماغ آفتاب- اور میر نے جمع کے ساتھ بہی اس محاورہ کو کہا ہی؎ گرچہ انسان ہین زمینی ولے- ہین دماغ اُنکے آسمانون پر- مگر اب جمع کے ساتھ استعمال نہین ہی-

آسمان پر سر پہنچنا- سرفرازی حاصل ہونا- رشک؎ کرون جبہ جو تیری چوکھٹ پر- پہنچے سر تا بہ آسمان میرا-

آسمان پر لے اُڑنا- نمبر (۱) بیخود کر دینا- کسی نشے کی چیز کا- ناصر؎ ایک ساغر مین ہوگئے بیخود- لے اُڑی ہمکو آسمان پہ شراب- نمبر (۲) مغرور کر دینا- سحر؎ بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا- آیا کبھی جو ران تلے بادپائے عیش-

آسمان پر مزاج ہونا- دیکھو آسمان پر دماغ ہونا- رشک؎ قاصد کا مزاج ہی فلک پر- اُس ماہ نے خط پڑہا ہمارا-

آسمان پر ہونا- بہت بلند ہونا- میر؎ کچھ بہی مناسبت ہی یان عجز وان تکبر- وہ آسمان پر ہین مین ناتوان زمین پر- فقرہ- چھینکا

آسمان پر ہی ہاتھ کیونکر پہنچے-

آسمان پہاڑ کے تھگلی لگانا- دشوار یا محال کام کرنا- جہان کوئی نہ جا سکے وہان پہنچنا- رند کیا آسمان پہاڑ کے تھگلی لگائیگی صاحب اُسپر چلی ہی بہت گات آپ کی-

آسمان پہاڑ کے تھگلی لگائے- مثل- بڑی عیّار اور چالاک عورت کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مکّاری اور عیّاری مین ایسی طاق ہی کہ آسمان پہاڑ کے تھگلی لگائے-

آسمان پھٹ پڑے- بد دعا- غارت ہوجائے- تباہ ہوجائے نوازش مین کہان اور قفس کہان صیاد- پھٹ پڑے تجھپر آسمان صیاد

آسمان پھٹنا- قہر الٰہی غضب بادشاہی نازل ہونا- سخت مصیبت سخت حادثہ واقع ہونا- میر مجھسے کیا واقعی ہوا چارہ- آسمان جو پھٹے تو کیا چارہ- یہ محاورہ اگلا ہی اب آسمان پھٹ پڑا ہی بولتے ہین

آسمان تک جانا- تعلی کی لینا- حد سے بڑھنا- فقرہ- پیرجی ابھی تو آسمان ہی تک جاتے ہین تھوڑے دنون مین عرش پر بھی جانے لگینگے-

آسمان تھرّانا یا کانپنا- اس محاورے کا استعمال چند مقام پر ہی ظلم شدید ہونیکی جگہہ- فقرہ- اُس آسمان وقار کو پشت زین سے زمین پر گرایا زمین کانپی آسمان تھرایا-

کسی واقعۂ عظیم کی جگہہ- فقرہ- دہا ویکی صدا آنے لگی آسمان تھرایا زمین چکر کھانے لگی-

فریادِ بیکس کی جگہہ- غافل زیر خنجر جب ترے مذبوح نے نالہ کیا- کانپ کانپ اُٹھیں زمینیں آسمان تھرّا گئے-

شجاعت کی دہاک بندہنے کی جگہہ- دبیر کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی- رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی-

آسمان ٹوٹ پڑے- دیکھو آسمان پھٹ پڑے- نصیر ہنوز اُن سے کرے ہی حباب ہمچشمی- الٰہی ٹوٹ پڑے آسمان دریا پر- رند اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا- الٰہی ٹوٹ پڑے تجھپہ آسمان صیاد

آسمان ٹوٹنا یا ٹوٹ پڑنا- دیکھو آسمان پھٹنا- وزیر ہجر مین اک آہ کے آنسو ہمارے گر پڑے- آسمان ٹوٹا شب فرقت ستارے گر پڑے- اسیر گور پر ساقی نے توڑا آکے جب مینائے مے- ہم یہ سمجھے آسمان ٹوٹا ہماری خاک پر- صبا باد خزان سے باغ پر افتاد کیسی کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر-

آسمان جاہ- آسمان جناب- آسمان بارگاہ- آسمان رفعت- آسمان پایہ- آسمان منزلت- آسمان قدر- آسمان وقار- آسمان اورنگ اور مثل اسکے سلاطین وزرا اور رؤسا کے القاب ہین-

آسمان جھانکنا- مرغبازون کی اصطلاح مین مرغ کا مست اور لڑائی کے قابل تیار ہونا اور زور مین بھر کر غرور سے آسمان کی طرف دیکھنا- اور سودا نے آسمان پر اُچکنے کا قصد کرنے کے معنی مین گھوڑے کی نسبت کہا ہی جھانکے ہی ہفت آسمان کو جلدی اُسکی ہر قدم- بسکہ عرصہ شش جہت کا اُسکے اوپر تنگ ہی-

آسمان دور ہی زمین سخت ہی- بے بسی کے مقام پر بولتے ہین اور یون بھی مستعمل ہی زمین سخت ہی آسمان دور ہی- نواب مرزا شوق پر مین اب اسکو کیا کرون کمبخت- آسمان دور ہی زمین ہی سخت-

آسمان زمین ایک کر دینا یا کر ڈالنا۔ نمبر(۱) حد سے زیادہ کوشش کرنا۔ فقرہ۔ نوکری کی تلاش مین بہت خاک چھانی آسمان زمین ایک کر دیا مگر نہ ملنا تھا نہ ملی۔ مشہور شعر ؎

ایک کر ڈالے آسمان و زمین۔ نہ ملا اُسکا پر سراغ کہین۔

نمبر(۲) ہل چل ڈال دینا۔ ہُلّڑ مچا دینا۔ محشر دہلوی ؎ آسمان اور زمین ایک نہ کردون پیارے۔ تیری فرقت مین تو محشر ہی مرا نام نہین۔

آسمان زمین سیاہ ہو جانا۔ پریشانی اور غم سے کچھہ نہ سوجھنا۔ ناسخ ؎ ہو گیا ہجر مین جہان سیاہ۔ ہی زمین اور آسمان سیاہ۔

آسمان زمین کا رُونا۔ غم و تاسف کا عام ہونا۔ فقرہ۔ اُس کی مصیبت پر تو آسمان زمین روتے تھے۔

آسمان زمین کا فرق۔ بہت بڑا تفاوت۔ رشک ؎ ہی زمین و آسمان کا فرق اصل و نقل مین۔ عارض جانان کہان روے مہ کامل کہان۔ میر ؎ رخ اُسکا کہان اور مہ و خور کہان۔ تفاوت زمین آسمان کا ہی یان۔

آسمان زمین کہاں گئے۔ یعنی کہین پتا نشان نہین۔ نواب مرزا شوق ؎ رشک یوسف جو تھے جہان مین حسین۔ کہا گئے اُن کو آسمان و زمین۔ اور یون بھی بولتے ہین کہ آسمان کہا گیا یا زمین۔ مگر وہان مطلب یہ ہوتا ہی کہ یہ چیز ہوئی کیا کہان نیست و نابود ہو گئی۔ ظفر ؎ کہان گیا مرا قاصد خبر نہین اُسکی۔ زمین نے کھا یا کہ ہی آسمان نے کھا یا۔

آسمان زمین کے پردے مین نہین۔ نایاب اور مفقود ہی کہین نشان نہین۔ فقرہ۔ وفا جسکو کہتے ہین وہ کہین آسمان زمین کے پردے مین نہین۔

آسمان زمین کی خبر نہ ہونا۔ دنیا و مافیہا سے غافل ہونا۔ مشہور شعر ؎ کچھہ نہین مجھکو جسم و جان کی خبر۔ نہ زمین کی نہ آسمان کی خبر۔

آسمان زمین کے قُلّابے ملانا۔ نمبر(۱) انتہا کی کوشش کرنا۔ کیفی ؎ ابھی ملا دون زمین آسمان کے قُلّابے۔ اگر تلاش سے میری وہ مہ لقا ملجاے۔

نمبر(۲) ہل چل مچانا۔ ہنگامہ برپا کرنا۔ اسیر ؎ گھبرا کے ایک آہ بھی کھینچون اگر اسیر۔ قُلّابے آسمان و زمین کے ملاؤن مین۔

نمبر(۳) جھوٹ بولنا۔ بیفائدہ باتین بنانا۔ ظفر ؎ بس زمین و آسمان کے تو نہ قُلّابے ملا ہمنشین ہی سخت مشکل ماہ پارون کا ملاپ۔ ذوق ؎ قلابے آسمان و زمین کے ملانا تو۔ اُس مہروش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

آسمان و زمین کیون نہین شق ہو جاتے۔ کسی سخت مصیبت یا گناہ عظیم کے ہونے پر بولتے ہین کہ آسمان زمین کیون نہین پھٹ جاتے مطلب یہ ہوتا ہی کہ قیامت کیون نہین آجاتی (اسلیے کہ یہی امور قیامت کے دن ہونگے) غافل ؎ روز ہجران مین تو سارے حشر کے آثار ہین۔ کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین۔

آسمان زمین ملا دینا۔ دیکھو آسمان زمین ایک کر دینا۔ نمبر ۲ برق ؎ بیتابی فراق کیحالت نہ پوچھیے۔ تڑپا تو آسمان و زمین کو ملا دیا۔ میر (صفت عشق مین) ؎ لیا کاہ کا کوہ سے کین کہین۔ ملائے کہین آسمان و زمین۔

آسمان زمین مین پتا نہین۔ معدوم ہی کہین نشان نہین۔ اسیر ؎ آسمان مین نہ زمین مین ہی نشان درویش۔ عالم ہو نظر آتا ہی مکان درویش

آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - نمبر (۱) کمال تباہی اور بربادی
کیجگہہ کہتے ہین - رشک ؎ بے خانمان ہون جاؤن کہان کوے
یار سے - ہی آسمان مین نہ ٹھکانا زمین مین -
نمبر (۲) کہین سمائی نہین ہی - کہین گزارا نہین - فقرہ - اس جھوٹ
کا تو کہین آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - فقرہ - لڑکی ذراسی بات تجھے ایسی
بُری لگی اس مزاج کا تو کہین زمین آسمان مین ٹھکانا نہین - (عو)

آسمان زمین مین دُہوم پڑنا - بہت شہرت ہونا - میر حسن ؎
لگا ہیئت و ہندسہ تا نجوم - زمین آسمان مین پڑی اُسکی دہُوم -

آسمان زمین مین سنّاٹا ہو گیا - لوگون پر سکتے کا عالم طاری
ہو گیا جب کوئی اچھا گانیوالا گا چکے یا کامل شاعر اپنا کلام پڑھ چکے یا
مثل اِسکے اور کسی موثر بات کے غایت اثر سے لوگون پر ایک محویت
و بیخودی سے سکوت کا عالم ہو جاوے اُس جگہہ کہتے ہین - فقرہ -
میر علی صاحب جو سوز پڑھکر اُٹھہ گئے تو مجلس کیا زمین آسمان مین
سنّاٹا ہو گیا -

آسمان زمین مین فرق نہ رہے یعنی نظم عالم برہم و درہم ہو جاوے -
صبا ؎ باقی رہے نہ فرق زمین آسمان مین - اپنا قدم اُٹھا لین
اگر درمیان سے ہم -

آسمان زمین ہلا دینا - ہنگامہ برپا کرنا - ہل چل ڈالدینا - مومن
؎ دکھاؤنگا تماشا بس نہ چھیڑو مجھے مجنون کو - ہلا دونگا زمین
و آسمان زنجیر تو کھینچو -

آسمان زمین ہلجانا - لازم - غافل ؎ زمین و آسمان ہل ہل گئے
ہین - شب فرقت مری آہ حزین سے -

آسمان سر پر اُٹھانا - نمبر (۱) بہت شور غل مچانا - رند ؎
شور و شر کرتے نہین بستی دروزہ پر - آسمان اہل زمین سر پہ اُٹھا لیتے
ہین - آتش نلث ؎ - نالہ کرتا ہون تو کہتے ہین سبھی اہل زمین -
کیون اُٹھا یا چاہتا ہی آسمان بالاے سر -
نمبر (۲) اِترانا - خوشیان منانا - رند ؎ ہو آغاز پہ نازان مآل کار کو
دیکھے - یہ پتلا خاک کا کیون آسمان سر پر اُٹھاتا ہی -

آسمان سر پر پھٹ پڑنا - دیکھو آسمان پھٹنا - بحر نلث ؎ نکلی جاتی ہی
زمین بھی پاؤن کے نیچے سے آج - پھٹ پڑا ہی بیکسی کا آسمان بالاے سر

آسمان سر پر توڑنا - سخت صدمہ پہنچانا - صبا ؎ سر زمین کوچۂ
جانان کی چھڑائی مجھسے - آسمان غم کا فلک نے مرے سر پر توڑا -

آسمان سر پر ٹوٹ پڑنا - دیکھو آسمان ٹوٹ پڑنا - بحر ؎ پست
بختی نے مجھے محفوظ رکھا شکر ہی - ٹوٹ پڑتا آسمان سر پر جو رفعت مانگتا -

آسمان سر پر گرنا - طث - سخت آفت نازل ہونا - بحر ؎ جیب
گرا ہی سر پہ یہان آسمان داغ - رہتا ہی مہر و ماہ پہ مجھکو گمان داغ -

آسمان سے اُترنا - نہایت عمدہ اور نایاب چیز کی تعریف مین
کہا جاتا ہی - فقرہ - کیا یہ مٹھائی آسمان سے اوتری ہی - فقرہ -
ہر شعر مین آسمان سے اُترے ہوے مضمون بندھے ہین -

آسمان سے باتین کرتا ہی - بلندی کی تعریف مین مبالغہ
کرنے کی جگہہ استعمال ہی - فقرہ - وہ عالیشان محل کھڑا ہی کہ آسمان
سے باتین کرتا ہی -

آسمان سے پتّال تک جانا - انتہائی سعی اور کوشش کرنا۔ جانصاحب ؎ گر آپ آسمان سے پتال جائیے - مانونگی اب نہ ایک نہ ہیہ راگ لائیے -

آسمان سے تارے اُتار لانا - دشوار اور ناممکن کام کرنا گلزار نسیم ؎ وہ بولی جو توکھے زبان سے - تارے تو اُتار و ن آسمان سے - فقرہ - ایسے نایاب اور عالی مضامین کہتے ہین گویا آسمان سے تارے اُتار لاتے ہین -

آسمان سے ٹکّر کھاتا ہی - یعنی بہت بلند ہی - فقرہ - یہ عمارت تو آسمان سے ٹکّر کھاتی ہی -

آسمان سے ٹکّر لینا - نمبر(۱) بہت اونچا ہونا - فقرہ - جامع مسجد کے مینار تو آسمان سے ٹکر لیتے ہین -

نمبر(۲) دُگنے چوگنے سے مقابلہ کرنا - جیسے پہلوان کی تعریف مین کہا جائے کہ رستم کی کیا حقیقت ہی وہ تو آسمان سے ٹکّر لیتا ہی -

آسمان سے گرا کھجور مین اٹکا - مثل جہان سے کار برآری مشکل ہو وہان سے کام نکل کے اُس جگہہ اٹک جائے جہان پھنسا دے کا گمان ہنو اُس جگہہ بولتے ہین اور اب اسکی تخصیص نہین رہی عموماً ایک جگہہ سے کام نکلکر دوسری جگہہ اٹک جانے پر کہتے ہین -

آسمان سے گرنا - نمبر(۱) مجازاً - جو چیزین فضائے آسمان مین ہوتی ہین اُنکا زمین پر آنا - فقرہ - معاذ اللہ آج کسقدر اولے آسمان سے گرے ہین (حالانکہ اولے) کائنات الجو یعنی فضائے آسمان مین ہوتے ہین)

نمبر(۲) بے محنت و جستجو ملنے یا مفت ہاتھ آنے سے چیز کی قدر نہونا مرزا جان تپش ؎ گو کہ توکل ہی اور جون شبنم - طالب نگ بو تراہون مین - پر نہ اتنا بھی جان سہل مجھے - آسمان سے نہین گرا ہون مین -

آسمان سے گزرنا - آسمان کے پار ہوجانا - مجازاً بہت دُور پہنچنا - مومن ؎ منفعل سازِ درمِ ناہید نغمے کیا ہوے - کیون گزرتی ہی فلک سے آہ و زاری آپ کی -

آسمان کا تارا - مجازاً نایاب اور نادر چیز - فقرہ - حسین سبھی مگر انسان ہی ہی آسمان کا تارا تو نہین ہی -

آسمان کا تھوکا اپنے ہی مُنہ پر آتا ہی - مثل - پاک دامن بھتان اور طوفان سے بدنام نہین ہوتا طوفان جوڑنے والا ہی رسوا ہوتا ہی بڑے کی اہانت چھوٹے کے لیے باعث ذلت ہی اور اعلےٰ کا مقابلہ ادنیٰ کے لیے سبب خفت - کیف ؎ اللہ ہی نگھبان اعلےٰ کی آبرو کا - مُنہ پر پڑا اُسی کے جسنے فلک پہ تھوکا -

آسمان کا رکھا نہ زمین کا - غارت کردیا - خراب کردیا - نصیر ؎ دل شق رہا ہی تیرے ہاتھون سے گنبد آسا - اس کو زمین کا رکھا نے آسمان کا رکھا -

آسمان کھونچا - نمبر(۱) بہت بڑے لمبے نیچے کا حُقّا کے دستور تھا کہ میلون مین جو لوگ بلند مقامون پر بیٹھتے یا ہاتھیون پر سوار ہوتے تھے اُنکو گڑ والے وہ حُقا پلاتے تھے -

نمبر(۲) مزاحاً بہت لمبے آدمی کو بھی کہتے ہین -

آسمانکی باتین - جو باتین سمجھہ مین نہ آئین جیسے مجذوب کی باتین -

---

ع ؎ تحت الثریٰ - زمین کا سب سے نیچے کا طبق -

آسمان کے پار ہونا۔ دیکھو آسمان سے گزرنا۔ رند ظش ۵ نالہ ہونے لگا افلاک کے پار آجکی رات۔ ضبط مجھسے نہوا آخر کار آج کی رات۔

آسمان کے تارے توڑنا یا توڑ لانا۔ محال کے درپے ہونا۔ بہت دشوار کام کرنا۔ (کٹنی کی تعریف مین) فقرہ۔ کہو تو آسمان کے تارے توڑ لائے۔

آسمان کی چیل زمین کی اُچیل۔ وہ چالاک عورت جسکا پاؤن ایک جگہہ نہ ٹکے اور بہت چالاکی سے دوڑ دوڑ کر اندر باہر کام کرے۔

آسمان کی سیر کرنا۔ خیالات کا دُور دُور پہنچنا۔ (بیشتر نشے اور بیخودی کی جگہہ اسکا استعمال ہی) کیف ۵ آسمان کی سیر کرتا ہون مین ساقی کے سبب۔ نشۂ بادہ مجھے عقل فلاطون ہو گیا۔

آسمان کی طرف دیکھنا۔ حسرت کیوقت اکثر آسمان کیطرف نظر اُٹھہ جاتی ہی۔ فقرہ۔ اُس بیکس نے مایوسی مین آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کھینچی۔ ذوق ظش ۵ دیکھکر غیرون مین مہتابی پہ اُس مہوش کو رات۔ آہ کی اک دل سے ہمنے سوئے گردون دیکھکر

آسمان کے نیچے۔ کھلا ہوا مقام جہان چھت وغیرہ کوئی آڑ نہو فقرہ۔ آسمان کے نیچے برہنہ ہو کر نہاؤ۔ انشا ظش ۵ بُندا سے چھنکے یون تو نہ پہیر آسمان۔ ایسا نہو کہ زہرہ گردون ٹپک پڑے۔

آسمان گرجنا۔ مجازًا بادل کا کڑکنا۔ رعد کا شور کرنا۔ ذوق ۵ گرجے گردون کیطرح جسے وہ با آواز مہیب۔ جوہری جسکو کہ تبلاے ہی گرجا گوہر۔

آسمان گرنا یا گر پڑنا۔ دیکھو آسمان پھٹ پڑنا۔ قلق ۵ ہم پہ گرتا ہی آسمان ستم محفلِ عیش ہوتی ہی برہم۔ ولہ ۵ دفعتًا اُس پر اے مہ عالم۔ گر پڑے آسمان رنج والم۔ یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی آسمان پھٹ پڑنا اور ٹوٹ پڑنا زیادہ مستعمل ہی۔

آسمان مین تھگلی لگانا۔ دیکھو آسمان پھاڑ کے تھگلی لگانا۔ صبا ۵ ممکن نہین گزر ہو جو اُنکے مکانپر۔ تھگلی ہی ہم لگائین اگر آسمان مین سحر ۵ کوٹھے تک اُسکے ایک کبوتر نہ جاسکا۔ تھگلی لگا دی ٹکڑیون نے آسمان مین (کٹنی کی نسبت کمال عیاری اور فریب کیجگہہ) جانصاحب ۵ مہتاب اور زہرہ ہین وہ دونون کٹنیان۔ تھگلی لگائین چھید کرین آسمان مین۔

آسمان مین چھید ہو گئے ہین۔ کثرت سے مینہ برسنے کی جگہہ بولتے ہین۔ فقرہ۔ آج تو آسمان مین چھید ہو گئے ہین پانی رکتا ہی نہین۔

آسمان مین ڈوب جانا۔ بہت اونچا اُڑنا۔ فقرہ۔ اب تو کبوتر نظر نہین آتے آسمان مین ڈوب گئے۔

اس محاورے کا استعمال بلند پرواز طائرون اور پتنگ کے ساتھہ ہی۔

آسمان مین لگجانا۔ دیکھو آسمان مین ڈوب جانا۔ (پتنگ اور کنکوے کیواسطے اکثر کہتے ہین۔)

آسمان نہ پھٹ پڑے۔ جملہ۔ جب کوئی بہت جھوٹ بولتا ہی یا صریح تہمت لگاتا یا ظلم کرتا ہی یا علانیہ گناہ کبیرہ کرتا ہی تو یہ جملہ اور مثل اسکے کہتے ہین مثلًا اتنا جھوٹ نہ بولو کہین آسمان نہ پھٹ پڑے۔ اتنا طوفان نہ جوڑو نہین آسمان پھٹ پڑیگا۔ اس ملک مین ایسے ایسے ظلم ہوتے ہین تعجب ہی کہ آسمان نہین پھٹ پڑتا۔

ع ۵ جس موتی مین بال پڑا ہوتا ہی اوسکو گرجا ہوا موتی کہتے ہین۔

آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا - اعلیٰ کی ذات سے ادنیٰ کو جو تکلیف پہنچتی ہی وہ جھیلنا ہی پڑتی ہی اسکا استعمال اُس جگہہ ہوتا ہی جہان کسی زبردست کی زورآوری سے زیردست کو اطاعت کے سوا چارہ نہین ہوتا -

آسمان ہلا دینا - دیکھو آسمان زمین ہلا دینا - مومن ؎ اسکی تپش اک جہان ہلا دے - ہر زلزلہ آسمان ہلا دے -

اور آسمان ہلا مارنا بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی - ظفر ؎ اک ذرا ایکے ادہر آؤ نہین تو دیکھو - آسمان تک بھی مرا نالہ ہلا ماریگا -

آسمان ہلجانا - تاثیر فریاد کی جگہہ اسکا استعمال ہی -

آسمان ہونا - تشبیہاً صفات آسمان کے اعتبار سے کہتے ہین مثلاً بلندی مرتبہ کی جگہہ - اسیر ؎ یہ کسکے نقش قدم سے ملا ہی تاج شرف زمین پکار رہی ہی کہ آسمان ہون مین -

جفاکاری کی جگہہ - وزیر ؎ چلا ہی او دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر - زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر -

آسمانی - ف - نمبر (۱) آسمان کی طرف نسبت - ذوق ؎ گزرتی عمر ہی یون دور آسمانی مین - کہ جیسے حباب کوئی کشتی دخانی مین -

نمبر (۲) آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - اسیر ؎ دوپٹا آسمانی اوڑہکر وہ روبرو آئے - الٰہی سامنا ہی کس بلائے آسمانی کا - نصیر ؎ دیکھہ جانے دے بہت آسمانی چوڑیان - ہاتہ مہ پر ستم ڈہائین گی جانی چوڑیان -

نمبر (۳) ناگہانی - رشک ؎ یکایک آ کے آفت ہی یہ زلف دوتا دکہا جانا - قضائے ناگہانی ہو بلائے آسمانی ہو -

آسمانی آفت - ناگہانی مصیبت - رشک ؎ جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر - عشق آفات آسمانی ہی -

آسمانی آگ - ظث - وہ آگ جو آتشی شیشے کو آفتاب کے سامنے کرنے سے شیشے مین پیدا ہو جاتی ہی - انشا ؎ لڑی جو آنکہ اُس خورشید رو سے تو مجہے انشا - ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشے مین

آسمانی بلا - دیکھو آسمانی آفت - میر حسن ؎ گری اُس پہ جو آسمانی بلا - دل اُس نازنین کا ہوا ہو چلا - آتش ؎ ٹہے ایڑی سے چوٹی اُس پری کی - زمین پکڑے بلائے آسمانی -

آسمانی تہپیڑا - ناگہانی صدمہ جس سے انسان کو مفر نہو -

آسمانی تیر - نمبر (۱) تیر ہوائی یعنی وہ تیر جو آسمان کیطرف لگائین - نمبر (۲) شہاب ثاقب -

آسمانی دہکا - دیکھو آسمانی تہپیڑا - فقرہ - اُس ظالم کو ایسا آسمانی دہکا لگا کہ پہر نہ سنبہلا -

آسمانی رنگ - آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - ناسخ ؎ آفتاب کا کہنا ہی شراب کو زیبا - اسلیے کہ شیشے کا رنگ آسمانی ہی -

آسمانی زبان - ہنود سنسکرت زبان کو دیو بانی یعنی آسمانی زبان کہتے ہین -

آسمانی صدمہ - دیکھو آسمانی آفت -

آسمانی غضب یا قہر - قہر و غضب الٰہی - ظفر ؎ وہ چشم قہر قہر آسمانی کا نمونہ ہی - نگہہ اُسکی بلائے ناگہانی کا نمونہ ہی -

آسمانی کتاب - وہ کتابین جو خدا نے پیغمبرون پر اُتارین یعنی زبور - توریت - انجیل - قرآن شریف -

آسمانی گولا - برف اولے وغیرہ - جن چیزون سے ناگہانی سخت صدمہ پہنچے -

آسمانا - حلول کرنا - کسی چیز کے اندر سما جانا - سوز ؎ چڑھا تا ہی مرا سینہ مین نے کسکو کچھ کھایا رو - ابے کوئی بڑا شیطان تجھہ مین آسمایا ہے اب اسجگہہ در آنا یا سما جانا بولتے ہین -

آسن - س - (اسکا مادّہ آس ہی جسکے معنی بیٹھنا ہین) مذکر - نمبر (۱) گھوڑے پر بیٹھنے مین سوار کی ران کا وہ حصہ جو گھوڑے کی پیٹھہ سے لگا ہوتا ہی - اسیر ؎ کرے یہ ابلق ایام شوخی جسقدر چاہے - کھین آسن بہلا ہم شہسوارون کے اُکھڑتے ہین -

نمبر (۲) انداز نشست - جوگیون کے بیٹھنے کا ڈھنگ - فقرہ - چالیس چلّے پورا اسی آسن جب تک ختم نہون پورا جوگی نہین ہوتا - جرات ؎ شاید آجائے کبھی ہاتھہ عروس گیتی - اسی امید مین ہم بیٹھے ہین آسن مارے - مصحفی ؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین - خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہین آسن مارے -

نمبر (۳) وہ اونی یا ریشمی کپڑا جسپر فقراے ہنود بیٹھکر پوجا پاٹ کرتے ہین - اسکو آسنی زیادہ کہتے ہین -

نمبر (۴) مٹھ وغیرہ جوگیون کے رہنے اور جوگ رمانے کی جگہہ - مثل - جوگی تھا سو اُٹھہ گیا آسن رہے بھبوت -

آسن اُکھڑ جانا - سوار کی ران گھوڑے پر قایم نہ رہنا - پٹری نہ جمنا - اسیر ؎ سنبھلنے دیتی ہی کب ابلق ایام کی شوخی - اُکھڑ جاتے ہین آسن شہسوارون کے یہان جمکے -

آسن پہچاننا - کم سوار اور شہسوار کی طرز نشست سے گھوڑے کا آگاہ ہو جانا - آتش ؎ کرتا ہی عجب ابلق ایام شوخیان - پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا -

آسن تلے آنا - نمبر (۱) ران کے نیچے آنا - سواری دینا - فقرہ - ابھی یہ گھوڑا آسن تلے نہین آیا ہی یعنی سواری نہین دی ہی -

آسن جلنا - ایک کل سے بیٹھے بیٹھے ران یا زانو مین گرمی پیدا ہو جانا - میر ؎ کب تلک دھونی لگائے جوگیون کی سی رہون - بیٹھے بیٹھے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا -

آسن جمانا - ران جما کے گھوڑے پر بیٹھنا - فقرہ - دیکھو گھوڑا شوخیون پر ہی آسن جمائے رہو -

آسن جمنا - لازم - (مثال کے لیے دیکھو آسن اُکھڑ جانا)

آسن جوڑنا یا آسن سے آسن جوڑنا - زانو بزانو ایک دوسرے کے مقابل بیٹھنا - فقرہ - دونون جوگی کیا آسن سے آسن جوڑکر بیٹھے ہین -

آسن لگانا - بستر لگانا - فروکش ہونا - (بیشتر جوگیون کے لئے) فقرہ - بابا فقیرون کو کیا پوچھتے ہو جہان شام ہو گئی وہین آسن لگا دیا

آسن مار کر بیٹھنا - جوگیون کیطرح بیٹھنا - اس قصد سے بیٹھنا کہ اب نہ اُٹھین گے مصحفی ؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین - خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہین آسن مارے - مشہور شعر

؎ اب تو بیٹھا ہون مین در پر تیرے آسن مار کے - چھوڑ کر گھر بار اپنا اور تن من مار کے -

آسن مارنا - جوگ کی قطع سے بیٹھنا - انشا؎ برج اُڑتے ہوئے گر دیکھے تو یون عقل کہے - جوگی جیپال چلا مار ہوا پر آسن -

ولہ؎ شیر کی کھال بچھا اور ملے تن پہ بھبوت - گاہ جوگی کی طرح رہتے ہین آسن مارے -

آسَنی - ایک چھوٹا سا بستر جس پر ہنود بیٹھکر پرستش کرتے ہین - مسرور؎ آسنی پر جو وہان بیٹھا ہی آسن مارے - کھین جوگی کی ہی وہ شوخ نہ گردن مارے - اور چھوٹا سا بستر یا چٹائی وغیرہ جسے ہندو چوکے مین بچھا کے کھانا کھاتے ہین اُسکو بھی کہتے ہین -

آسُودَہ - ف - نمبر (۱) جو آرام سے ہو - سوز؎ آرام پھر کہان ہی جو دلمین ہی جاے حرص - آسودہ زیر چرخ نہین آشناے حرص -

نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال - فقرہ - وہ بہت آسودہ ہین بھلا نوکری کاہیکو کرین گے -

نمبر (۳) سیر - بھوکے کی ضد - فقرہ - بھئی مین تو آسودہ ہو گیا اب مجھہ سے نہین کھایا جاتا -

آسودگانِ خاک - اہل قبور - مُردے ناسخ؎ رقص مین آتی نہین یہ اُنکے گھنگرو کی صدا - کرتے ہین آسودگان خاک شیون زیر پا نصیر؎ آسودگان خاک کے شاید ہین محو دید - نرگس کے دیکھتے ہین جو آنکھین جھکا کے پھول

آسودہ حال - خوشحال - امیر -

آسُودہ دِل - ظث - خوشحال - فارغ البال - بحر؎ سرزمین لکھنؤ بھی تختۂ شطرنج ہی - کیا پیادہ کیا سوار آسودہ دل گھر سے نہین - ذوق؎ کہا یہ اُس نے کہ قید حیات مین انسان - کبھی نہوگا دل آسودہ گو ہو مست الست -

آسودہ ہونا - نمبر (۱) سیر ہونا - نیت بھر جانا؎ رغبت نہین ہی اب کسی نعمت کی مصحفی - غم کھاتے کھاتے ہجر مین آسودہ ہو گیا -

نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال ہونا - میر حسن؎ رعیت تھی آسودہ و بےخطر - نہ غم مفلسی کا نہ چوری کا ڈر -

نمبر (۳) ظث - مطمئن ہونا - راحت و آرام مین ہونا - مومن؎ نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا -

کیف؎ ٹھنڈی مری سانسون سے آسودہ خلایق ہو - جب گرم ہو ہنگامہ خورشید قیامت کا -

آسِیا - ظث - ف - مونث - چکّی - عرش؎ آسیا کہتی ہے ہر صبح باواز بلند - رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن تھپر کے؎ یہ نشان ہی ناسخ سرگشتہ کے ویرانے کا - آسیا کی طرح سنگ آستان گردش مین ہی - علاوہ اس آسیا کے جو قدیم سے مروج ہی دو چکیان اور ہوتی ہین پن چکّی اور ہوا کی چکّی جنکو آسیاے آب اور آسیاے باد بھی کہتے ہین - نصیر؎ آسیاے آب کی مانند پھرتا ہی بھنور - کیون نہو اسکو تلاش مشت ارزن آب مین - ذوق؎ مین ہون چکر مین لگی جسدن سے دنیا کی ہوا - حال میرا ہی بعینہٖ آسیاے باد کا -

آسیب - ف - مذکر - نمبر (۱) صدمہ - تکلیف - آتش؎ وہ شکر لب ہے آسیب نظر سے محفوظ - چشم بدخواہ ہو شل قدح شیر سفید -

نمبر(۲) ظت - دشمنی - مخالفت - رشک ؎ ضرر کرتا نہین بعد فنا
آسیب دشمن کا - چراغ برق کا جلوہ ہی دیوانون کے مدفن پر -
نمبر(۳) آفت - بلا - مشہور شعر ؎ عشق پریون کا دشمن جان ہی -
عشق آسیب جان انسان ہی -
نمبر(۴) دیو - جن - بہوت - پری کا سایہ - ناسخ ؎ عاملون نے
اوس پہ آسیب پری ثابت کیا - پڑ گیا جس شخص پر سایہ تری دیوار کا -
بحر ؎ کیونکر نہو سڑی تمہین انسان دیکھکر - آسیب ہوا دا مین
چھلاوا ہو آن مین -
آسیب اُتارنا - نمبر(۱) عمل اور عزیمت کی قوت سے کسی پر
آئے ہوئے بہوت جن کو دفع کرنا -
نمبر(۲) زدوکوب سے ٹھیک کر دینا - فقرہ - اُس مکّارہ مجنونہ
پر آسیب آج آنے دو مین اُسکا آسیب اُتارونگا یعنی خوب پیٹونگا -
آسیب آنا - بہوت یا جن کا کسیکو ستانا -
آسیب اُترنا - نمبر(۱) بہوت اور جن کا دفع ہو جانا - رند ؎
اُترا کسی طرح سے نہ آسیب کوے یار - بہونکے فتیلے سایۂ دیوار کے لیے -
نمبر(۲) وحشت دور ہونا - غصہ اُترنا - فقرہ - خدا خدا کر کے آسیب اُترا
آدمی بنے عقل کی باتین کرنے لگے -
نمبر(۳) زدوکوب سے ٹھیک ہونا - فقرہ - جب تک جوتیان
نہ کھائیگا اُسکا آسیب نہ اُترے گا -

؎ کمینون مین جہان بناوٹ کا خیال ہوتا ہی درحقیقت آسیب نہین ہوتا بلکہ بنتے
ہین وہان کفش کاری سے اُتارتے ہین -

آسیب پہنچانا - ظت - ایذا پہنچانا - تکلیف دینا - ناسخ ؎
اُس رشک پری کے ہجر مین اے یارو - پہنچاتے ہین آسیب شیاطین مجھکو
نسیم ؎ پابوسیِ کاکل کوئی آسیب نہ پہنچا ہے - شانہ بھی نہ آجاے
کھین ہوے کمر تک -
آسیب پہنچنا - ظت - لازم - سودا ؎ نہ پہنچا میرے اشک گرم
سے آسیب مژگان کو - بہا خاشاک کے سائے تلے سیلاب آتش کا -
آسیب زدہ - وہ شخص جو آسیب کا ستایا ہوا ہو - جس پر
بہوت جن وغیرہ آتا ہو -
آسیب سر پر آنا - پری یا جن کا خلل ہونا -
آسیب سر پر چڑہنا - نمبر(۱) دیکھو آسیب آنا - سوز ؎
عشق کا آسیب جب سر پر چڑہا - کٹ گئی مت اور بھی سودا بڑہا -
نمبر(۲) بہت غصے مین بہرا ہونا - فقرہ - تم ہوش سے باہر کیون ہو
کیا آسیب سر پر چڑہا ہی -
آسیب سر سے اُتارنا - دیکھو آسیب اُتارنا -
آسیب سر سے اُترنا - دیکھو آسیب اُترنا - رند ؎ آسیب
عشق سر سے اُترتا نہین مرے - لکھتا ہی نقش روز پری خوان نئے نئے
فقرہ - شام سے بہوت بنے ہوئے تھے بہت خوشامدین کین تو
آسیب سر سے اُترا -
آسیب کا اثر - بہوت جن کا اثر - پری کا سایہ - رند ؎ یہ بھی
ہشیار کو دیوانہ بنا دیتی ہی - اثر الفت مین بھی آسیب پری کا دیکھا -
آسیب کا خلل - دیکھو آسیب کا اثر -

آسیب کا سر پڑا کر بولنا - جن یا بھوت کا کسی کے سر پڑا کر اپنا نام و نشان بتانا - فقرہ - شاہ جی کا تعویذ باندھتے ہی لڑکی کھیلنے لگی اور آسیب سر پڑا کر بولنے لگا - ظفر نظش ؎ - افسون عشق سے دل عاشق کے سر پہ روز ہے وہ بلائے زلف گرہ گیر بولتی -

آسیب کا سر پر کھیلنا - عوام مین مروج ہی کہ جب جن یا بھوت کسی کا پیچھا نہین چھوڑتا تو منت خوشامد کرکے گانا سنواتے ہین اور پھول اور عطر وغیرہ خوشبو رکھتے اور بخور سلگاتے ہین اُسوقت خوش ہوکر وہ آسیب زدہ خوب سر ہلاتا اور کھیلتا اُچھلتا ہی - ظفر ؎ ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے - جیسے کہ آسیب زلف کا ہی نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے -

آسیب کا گزر ہونا - کسی جگہہ آسیب کا خلل اور دخل ہونا - پہان ہر وقت دل مین چاہیئے یا دبتان رہے - آسیب کا گزر ہو جو خالی مکان ہی اور گزر کیجگہہ دخل بھی کہتے ہین -

آسیب کا لپٹنا - جن بھوت کا کسی کے پیچھے پڑجانا جان نچھوڑنا - رند ؎ سر سے سودائے خط و زلف نکلنا ہی محال - عشق لپٹا ہے مجھے آسیب پری کا ہو کر - آسیب نہ آئے - نظش - ضرر نہ پہنچے - صدمہ نہ آئے - ناصر ؎ لیتا نہین مین پنجہ مژگان سے بلا مین ڈرتا ہون کہ اُس زلف پہ آسیب نہ آئے

آسیبی - جسکو آسیب کا خلل ہو - اور اُسکو آسیبا بھی کہتے ہین -

آسیبی مکان - وہ مکان جسمین جن بھوت کا گزر اور قیام ہو -

آسِیہ - فرعون کی بی بی - یہ بی بی حضرت موسیٰ کے دین پر تھین -

فصل الف ممدودہ مع شین معجمہ

آش نظش - ف - (اسکی اصل آش معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کھانا ہین) مونث - غذا - خصوصاً جو رقیق ہو مثل شوربا و حریرہ - شہیدی ؎ کہا عیسیٰ نے مجھسے نوش جان کر خون دل اپنا - مریض عشق کی بہتر غذا یہ آش ہی گویا - کیف ؎ غم ملے جائے روز کھانیکو - نہ سہی گر میسّر آش نہو -

آش پکانا - درپے ایذا ہونا - سودا (ہجو بخیل مین) ؎ مجھکو باورچی یون دہراتے ہین (دہمکاتے) - رہ تری آش کیا پکاتے ہین - اب یہہ محاورہ متروک ہی -

آش پلاؤ - (بلا اضافت آش) ایک قسم کا پلاؤ جو مریضون کے لیے گرم ہو ہنگامہ خور

آشِ جَو - مذکر - چھلے اور بُھنے ہوئے جو کا جوش دیا ہوا پانی - سودا ؎ اور جو کھانیکی لگے اسکو - کچھ نہ اسے دیجے بجز آش جو - اسکو جمع ہی کے ساتھ بولتے ہین یعنی آش جو بنائے اور پلائے کہتے ہین آش جو بنایا اور پلایا نہین بولتے -

آشام - ف - نمبر (۱) آشامیدن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے مے آشام (شراب پینے والا) خون آشام (خون پینے والا) - ناسخ ؎ خلد کی نہر عسل کو زاہد جانتے ہین رندمی آشام تلخ -

نمبر (۲) ایک قسم کا لطیف حریرہ -

آشتی - ف - (غالباً اسکی اصل استھرتیا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ٹھہراؤ ہین) مونث - صلح - ضد جنگ - رشک ؎ کہتے ہیں بیکلے جہالت کی گفتگو -

کیا آپ آشتی کی کتابین ٹرہی نہین ہمومن سے نہ سمجھی ظلم کو وہ فتنہ گر ظلم۔

عداوت آشتی سے رحم پر ظلم۔

آشفتہ ف - پریشان - حیران - عاشق - دیوانہ - رشک سے کیون نہ مرتا عاشق چشم و لب و زلف و کمر زار تھا آشفتہ تھا خاموش تھا بیمار تھا داغ سے جمع ہین کسقدر آشفتہ خدا خیر کرے - اُسکی ہر ہر شکن زلف مین اک اک دل ہی - صبا سے دیکھے انجام کو آشفتہ مژگان کیونکر جا سے اس صید کو یہ شیر نیستان کیونکر - ظفر سے گر نہین آشفتہ میری طرح یہ اُس زلف پر - باغ مین اتنا پریشان حال سنبل کیون ہوا -

آشفتہ حال - خطث - پراگندہ دل - پریشان حال - رشک سے وبال آشفتہ حالون کی پریشانی کا پڑتا ہی - جو کنگھی کو سوا د زلف مین تشہیر کرتے ہین - مومن سے اسی اندیشے سے آشفتہ احوال - اسی دل بستگی مین فارغ البال -

آشفتہ خاطر - آشفتہ دل - خطث - پراگندہ دل - رشک سے نام سفاک سے آفاق کا زہرہ ہی آب - خاطر آشفتہ جسے پا گیا پتا کھینچا -

آشفتہ رہنا - خطث - حیران پریشان رہنا - داغ سے جو مین ہون عشق مین مضطر وہ ہی میرے لیے مضطر - زیادہ مجھسے آشفتہ مرا دل سوز رہتا ہی -

آشفتہ سر - خطث - ٹرٹری - سودائی - بدحواس - غالب سے کہا ہی کسنے کہ غالب برا نہین لیکن سوا ے اسکے کہ آشفتہ سر ہی کیا کہیے - سوز سے ہو گیا آشفتہ سر ایک اُسکو دیکھکر - باندھکر نکلا نہ کر یہ لیٹ پٹی دستار تو

آشفتہ طبع - آشفتہ طبیعت - خطث - پریشان خاطر - میر سے لایق تری صفت کی صفت تیری ہی مجال - آشفتہ طبع شاعر خستہ کی کیا مجال بحر سے آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے - آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے -

آشفتہ کر دینا - خطث - پریشان کر دینا - دیوانہ بنا دینا - ناصر سے دیوانہ پہلے ہی دل عاشق مزاج تھا - آشفتہ اور کاکل جانان نے کر دیا -

آشفتہ مزاج - خطث - دیکھو آشفتہ خاطر - داغ سے تمکو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام - تم سنوارا کرو بیٹھے ہوے گیسو اپنا -

آشفتہ مو - خطث - جسکے بال پریشان ہون - کنایتاً مغموم پریشان حال اسلیے کہ غم و ماتم کی حالت مین بیشتر بال کھول دیے جاتے ہین - آتش سے تلاش مشک مین چین و ختن کی خاک چھانی ہی - پھرے ہین زلف کے سودے مین ہم آشفتہ مو برسون -

آشکار - آشکارا - ف - (اسکی اصل آکار معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین صورت اور ظہور ہین اور ش اسمین زائد ہی) ظاہر - فاش ناسخ سے یاد آگئین شباب کی رنگین مزاجیان - جب شام کو شفق کا ہوا آشکار رنگ - آتش سے حقیقت دہن یار کھولتا کیونکر - نہفتہ راز کو مین آشکارہ کیا کرتا - مومن سے غم چین جبین سے آشکارا - اک دم بھی فراق ناگوارا -

اور آشکارا علانیہ کی جگہ بھی مستعمل ہی - ذوق سے پیین مے آشکارا ہمکو کسکی ساقیا چوری - خدا کی گر نہین چوری تو پھر بندی کی کیا چوری آتش سے چھپکے آؤ آشکارا میرے گھر آئے تو کیا - اجرا اُسکا بڑا جو خیر پنہان کیجیے -

آشکار یا آشکارا کرنا - ظاہر کرنا - فاش کرنا - آتش سے دونگا سزا مین تار گریبان سے باندھکر - راز جنون کرینگے اگر آشکار ہاتھ -

ناسخ ؎ دل کی صورت سی گریبان پارہ پارہ کیجیے۔ رازِ پنہان
جی مین ہی وہ آشکارا کیجیے۔

آشنا۔ ف۔ نمبر(۱) ضد بیگانہ۔ شریک حال۔ دوست۔
آتش ؎ حالت بد مین نہین کوئی کسی کا آشنا۔ کوچ کرجاتا ہی پیش از
مردن ہمارا خواب۔ ذوق ؎ رہتا ہی اپنا عشق مین یون دل سی مشورہ
جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح۔

نمبر(۲) جان پہچان۔ روشناس۔ غالب ؎ دے وہ جسقدر
ذلت ہم ہنسی مین ٹالین گے۔ بارے آشنا نکلا اُنکا پاسبان اپنا۔

نمبر(۳) ظ ث۔ پیراک۔ شناور۔ ناسخ ؎ زورق آل نبی کے
واسطے لنگر بنا۔ بحر توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا۔ وزیر ؎ کب ہین
حریص بحر توکل کے آشنا۔ موتی کا ایک قطرے ہی مین کام ہوگیا۔

نمبر(۴) واقف۔ آگاہ۔ فقرہ۔ ہمارے کان پاس بات سی آشنا
نہین۔ ناسخ ؎ ہون وہ غمین کہ لب نہ ہنسی سے ہون آشنا۔
دیوار قہقہہ بہی جو آئے نظر مجھے۔

فائدہ۔ ترکیب کے ساتھ بہی آتا ہی جیسے صورت آشنا۔ حرف آشنا
قلق ؎ پرورش ایک جا لگے ہونے۔ جبکہ حرف آشنا گی ہونے۔ ذریر
؎ بیگانہ کوئی نظر نہ آیا۔ آئینہ بہی صورت آشنا ہی۔

نمبر(۵) جس عورت کو مرد کے ساتھ یا جس مرد کو عورت کے ساتھ ناجائز
تعلق ہو۔ قلق ؎ دل کو رد کو ذرا خدا کے لیے۔ آبرو دو گی آشنا
کے لیے۔ آتش ؎ ابر مین بے نشے کے اک دم رہا جاتا نہین۔
دختر رز ہی ہماری آشنا برسات کی۔ ذوق ؎ شور قلقل یہ کیون
ہی دختر رز۔ کیا کسی آشنا سے لڑتی ہی۔

نمبر(۶) بندہ۔ فقرہ۔ ہر شخص غرض کا آشنا ہی۔

آشنا پرست۔ احباب کا قدردان۔ سودا ؎ ہندو ہین بت
پرست مسلمان خدا پرست۔ پوجون مین اُس کسیکو جو ہو آشنا پرست۔

آشنا پرور۔ دوستون کا مربی۔ رشک ؎ شاہد گل کو خیال
بلبل بے پر نہین۔ گلشن ہستی مین بوئے آشنا پرور نہین۔

آشنا رہنا۔ دوست رہنا۔ میر ؎ جی چاہی مل کسی سے یا سب سے تو جدا رہ
پر ہو سکے تو پیارے ٹک دل کا آشنا رہ۔ فقرہ۔ عجیب زمانے کا رنگ ہی کہ قدیم
آشنا ہی آشنا نہین رہی۔ اور آشنا نہ رہنا۔ مناسبت اور لگاؤ نہ رہنا۔ فقرہ۔
میان شاعری چھوڑے اک زمانہ ہوا اُس سے ہم آشنا ہی نہین رہے۔

آشنائی۔ مونث۔ نمبر(۱) ف۔ محبت۔ دوستی۔ چاہ۔ پیار۔ اختلاط۔ آتش ؎
حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا۔ نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا
گلزار نسیم ؎ گھاتین ہوئین دلربائیونکی۔ باتین ہوئین آشنائیون کی۔

نمبر(۲) ف۔ شناسائی۔ صاحب سلامت۔ مومن ؎ ہر پیر و جوان سی آشنائی
سارے ہی جہان سے آشنائی۔ رند ؎ آستان یار تک اپنی رسائی کیجیے۔
جی مین ہی دربان سے اُسکے آشنائی کیجیے۔

نمبر(۳) ھ۔ ناجائز علاقہ۔ لوٹ کی محبت۔ قلق ؎ گھر مین غیر مردن
کو بلاؤن۔ ساری دنیا پر آشنائی جتاؤن۔

آشنائی چھوٹ جانا۔ علاقہ محبت ترک ہوجانا۔ فقرہ۔ مطالب
ساری راہ و رسم تھی مطلب نکلگیا آشنائی چھوٹ گئی۔ مصحفی ؎ قطع ہو
سارے زمانے سی خدائی چھوٹ جائے۔ یہہ نہین ممکن کہ اُس سے آشنائی

چھوٹ جاے - اس جگہ آشنائی جاتی رہنا فصیح ہی-

آشنائی چھوڑ دینا - متعدی - فقرہ - ارے میان تمنے توذراسی بات مین برسون کی آشنائی چھوڑ دی - **جان صاحب** ؎ اٹک پڑے مین جو انکی ایک مانجھی سے اری خضرو - ڈبویا نام کہنے کا نہ چھوڑا آشنائی کو -

آشنائی رہنا - محبت اور دوستی برستور رہنا - **مومن** ؎ ایسی ہی رہی گی آشنائی - آتی نہین مجھکو بیوفائی -

آشنائی کا جھوٹا - وہ شخص جو دوستی کو نباہ نہ سکے - وقت پر نکلجائے **ذوق** ؎ خدا جانے ہی ذوق جھوٹا کہ سچا - مگر وہ نہین آشنائی کا جھوٹا -

آشنائی کا سچا - وہ شخص جو دوستی کو نباہ دے - فقرہ - ہم نے تو اپنے دوستون مین کسیکو آشنائی کا سچا نہ پایا -

آشنائی کرنا - نمبر (۱) دوستی کرنا - یارانہ پیدا کرنا - **قلق** ؎ باغ مین شل ہو رسائی کی - باغبانون سے آشنائی کی - **بحر** ؎ ہجر مین یہ حال ہی کوئی نہین پہچانتا - آشناؤن سے دوبارہ آشنائی کیجیے -

نمبر (۲) مرد کا کسی عورت سے اور عورت کا کسی مرد سے ناجائز راہ و رسم پیدا کرنا -

آشنائی کھٹ کرنا - محبت اور یارانہ قطع کرنا - **انشا** ؎ لی چٹکی سی مین نے جبکہ اُسکے چٹکی - بولا کہ تڑپے جان یہ تیری ٹٹکی - پھر دانت تلے کھٹک کے ناخن یہ کہا بس چل پرے اب آشنائی تجھسے کھٹ کی -

آشنائی ملّا تا سبق - جو شخص غرض تک آشنا رہتا ہی اور غرض نکلجانے کے بعد بیگانہ ہوجاتا ہی اُسکی نسبت کہتے ہین - فقرہ - کیون صاحب اب ہم سے کچھہ کام نہین رہا آپ کی وہی مثل ہی کہ آشنائی ملّا تا سبق -

آشنائی نباہنا - پاس وضع سی محبت ترک نہ کرنا - **بحر** ؎ خدا نباہی یہ آشنائی نہین یہ الفت کی لاگ بجھائی - کسی دن اُس پہ جو دھوپ آئی یہان قلق سے بخار آیا -

آشنائی نبھنا - لازم - فقرہ - وہ ایسے ہی خود غرض ہین تو اب آشنائی نبھتی نہین معلوم ہوتی -

آشوب - ف - مذکر - نمبر (۱) ظث - شور - غوغا - **میر** ؎ اب وہ نہین کہ شورش رہتی تھی آسمان تک - آشوب نالہ ابتو پہنچا ہی لامکان تک -

نمبر (۲) ظث - فتنہ - فساد - **بحر** ؎ خون بلبل ہی غازہ رخ گل - کیا پُر آشوب ہی دیار چمن - **رشک** ؎ جن دنون آشوب عالم حسن چشم یار تھا - جسکو دیکھا نرگس بیمار کا بیمار تھا -

نمبر (۳) آنکھہ کے جوش کر آنے کی حالت - **ناسخ** ؎ ہنسکے کہتا ہی تجھے ہی نشہ یا آشوب ہی - دیکھتا ہی جب وہ میرے دیدۂ خونبار سُرخ -
آتش ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو - آشوب ہو اُس آنکھ کی اندر غبار ہو

آشوب اُٹھانا - ظث - فتنہ و فساد برپا کرنا - **میر** ؎ ہو شرم آنکھ مین تو بھاری جہاز سے ہی - مت کرکے شوخ چشمی آشوب سا اُٹھاؤ -

آشوب اُٹھنا - ظث - لازم - **میر** ؎ اُس غصیلی کی سرخ آنکھین دیکھ اُٹھے آشوب خانقاہ کے بیچ -

آشوب چشم - آنکھ کا جوش کر آنا - **رشک** ؎ چلی فصل بہاران سیر گلشن کی نہ کی تو نے - یہی آشوب چشم نرگس بیمار کا باعث -

آشوب دبجانا - ظث - فتنہ و فساد کا زور گھٹ جانا - **انشا** ؎ ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی - دبگئے جس سی زمانیکے سب آشوب و فتن

آشوب روزگار - ظث - فتنۂ زمانہ - آفت دہر - **داغ** ؎ فلک سی طور قیامت

کے بن نہ پڑتے تھے - اخیر اب تجھے آشوب روزگار کیا - اور آشوب عالم اور آشوب زمانہ بھی مستعمل ہی مثال کے لیے دیکھو آشوب - نمبر ۲ مین رشک کا شعر -

آشوب گاہ - ف - فتنہ و فساد کا مقام - اسیر ؎ بحر جہان نہین کوئی آشوب گاہ ہی - کشتی ہی موج موج سے جلدی گزر گزر -

آشوبِ محشر - ہنگامۂ قیامت - میر ؏ - عنایت کی اسی سے چشم رکھ آشوبِ محشر مین -

آشیان آشیانہ[ع] - ف - (آشیِنہ سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے معنی دری مین پرندکا انڈا ہین -) مذکر - نمبر (۱) پرندون کا گھر جسے گھوسلا کہتے ہین - رند ؎ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا - الٰہی ٹوٹ پڑے تجھ پہ آسمان صیاد - ناسخ ؎ دل مین ساکن ہی خیال اک بُت بے پروا کا - آشیانہ مرے ویرانے مین ہی عنقا کا - داغ ؎ خدا کرے ابھی اے باغبان گرے بجلی - ترے چمن مین لگی آگ آشیانون کی نمبر (۲) خطش - آدمیون کی سکونت کا مکان - رہنے سہنے کا مقام - سرور ؎ سراسر دل دُکھاتا ہی کوئی ذکر اوس ہی چھیڑو - پتا خانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا - بحر ؎ ہمارے رہنے سی تجھکو جو آگ لگتی ہے - جلائے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچھا -

فائدہ - بعد وفات سلاطین اور رُوساء کے القاب بطور خطاب اس لفظ سی ترکیب پاتے ہین جیسے خلد آشیان - عرش آشیان -

آشیان (یا آشیانہ) اُٹھانا - گھوسلا چھوڑ دینا - بحر ؎ مثل ہی بلبلو کیا اُجڑے گا نون سی ناتا - اب آشیانے اُٹھاؤ بہار دیکھ چکے

آشیان (یا آشیانہ) اُجاڑنا - گھوسلا برباد کرنا - کیف ؎ کہین نہ پھٹ پڑے بجلی فلک سی او صیاد - تھو اُجاڑ کی بلبل کا آشیان محفوظ -

آشیان باندہنا - خطش - گھوسلا بنانا - ناسخ ؎ جا رہا ہی کوے جانان مین رقیب روسیاہ - زاغ نے باندہا ہی اپنا آشیان گلزار مین ذوق ؎ کیا مجنون مجھے آشفتگی نے زلف کی کسکی - کہ میرے سر پہ مرغ شانہ (ہدہد) سر نے آشیان باندہا -

آشیان بلند کرنا - اونچی جگہ گھوسلا بنانا - ناسخ ؎ بجلی جلائے گلشن ہستی مین ہم صفیر - صیاد کے جوڑ سے کرون آشیان بلند -

آشیان (یا آشیانہ) بنانا - آتش ؎ لکھ کے خط حسرت مین قاصد کی ہون مین مجنون ہوا چاہیے ہدہد بنائے آشیان بالائے سر - بحر ؎ اپنے سر لین جفائے باغبان کسکے لیے - چار دن گُل ہین بنائین آشیان کسکے لیے -

آشیان (یا آشیانہ) بندہنا - خطش - گھوسلا بننا - جرأت ؎ قفس مین سنوائے اسیران کھنہ - بہر شاخ نو آشیانے بندہے ہین - اب یہ محاورہ نہین ہی -

آشیان (یا آشیانہ) چھانا - آشیانہ بنانا - بحر ؎ آئی بہار سبزۂ خط کی مراد پر - طوطی کا آشیان گل و سنبل سے چھائے زلف -

آشیان کرنا - خطش - آشیان بنانا - سوز ؎ باغ دنیا کی ہی حریف خزان - کس بھروسے پہ آشیان کیجیے - یہ محاورہ اب متروک ہی -

آشیان (یا آشیانہ) لگانا - آشیانہ بنانا - رشک ؎ بال و پر بندہو گئے ہین کیونکر لگا کر آشیان - میری جانب سے ہی کھٹکا خاطر صیاد مین - ناسخ ؎ آشیان میرے چمن مین جو لگائے آکر - بیضۂ زاغ سے ہو مرغ خوش الحان پیدا -

[ع] آشیان زیادہ نظم و نثر ہی مین مستعمل ہی بخلاف آشیانہ کے کہ وہ زبانون پر بھی ہی -

فصل الف ممدودہ مع صاد مہملہ

آصَف - نمبر (۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام جو برخیا کے بیٹے تھے - غالب ؎ آصف کو سلیمان کی وزارت سے شرف تھا - ہی فخر سلیمان جو کرے تیری وزارت -

نمبر (۲) مجازاً ہر وزیر پر اطلاق ہوتا ہی - نسیم ؎ نام نامی سنکے رکھتا ہون ہوس پا بوس کی - اے وزیر خسروان اے آصفِ ہندوستان -

آصَفُ الدَّولہ عہ - ایک فرمانروائے اودہ کا لقب ہی -

آصَف جاہ - بعضے امرا کا لقب - چنانچہ فرمانروایان حیدر آباد اسی لقب سے ملقب ہین -

آصَف خانی - شلوکے کی قسمون مین سے ایک ملبوس کا نام ہی اگلے بہت رواج تھا اب کم پہنتے ہین -

آصَفی - یائے نسبت آصف کی طرف - جیسے خلعت آصفی - چونکہ آصف بن برخیا بڑے نامور وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے اسلیے آصفی کے معنی وزارت کے ہوگئے ہین - مومن ؎ بہر تاریخ یون کہا بے فکر - خلعتِ آصفی عہ مبارک ہو -

عہ انکا نام محمد یحییٰ عرف میرزا امانی تھا - نواب شجاع الدولہ عرش منزل کے بڑے بیٹے تھے ۱۱۶۱ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۵ - ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق یکم فروری ۱۷۷۵ء کو مسند آرا ہوئے وزیر الممالک آصف الدولہ نواب محمد یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ خطاب ملا ؎ گشت از پائے آصف الدولہ - رونق مسند وزارت ہند - تاریخ مسند نشینی ہی - سخاوت انکی مشہور ہی حتیٰ کہ ابتک اکثر لکھنؤ کے دکاندار صبحکو کلمہ کہنے کے بعد ان کا نام لے لیا کرتے ہین ۲۳ برس کچھ مہینے سلطنت کر کے ۵۱ برس کی عمر مین ۲۸ - ربیع الاول ۱۲۱۲ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۷۹۷ء کو دنیا سے کوچ کیا عدن مقام لقب قرار پایا ؎ نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت - لہٗ روحٌ و ریحانٌ و جنات النعیم - تاریخ وفات ہی -

عہ تاریخ مسند آرائی نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ والی رامپور -

آصَفِیّہ - آصف کیطرف منسوب - جیسے سرکار حیدر آباد کو آصف جاہ کیطرف نسبت دیکر سرکار آصفیہ کہتے ہین

فصل الف ممدودہ مع غین معجمہ

آغا - ت - مذکر - آقا - ف - نمبر (۱) مالک - بڑا بھائی - انشا ؎ مرے آغا (آقا) کی سلامی کو جھکی ہے - سکّان سرا پردۂ تقدیس کی ٹوپی -

نمبر (۲) مغلون اور کابلیون وغیرہ کا تعظیمی لقب - جیسے بڑے آغا منجھلے آغا - آغا صاحب - جان صاحب ؎ جم جم آئین منجھلے آغا منع مین کرتی نہین پھر یہ ہی ساتھ اُنکے بد نظر آنے لگے -

آغا میر - غازی الدین حیدر شاہ اودہ کے ایک نامور وزیر کا لقب ہی جنکا خطاب نواب معتمد الدولہ تھا -

آغا میر کی دائی سب کچھ سکھائی - مثل - جو عورت سب گنون پوری نہایت چالاک اور عیّار ہو اُسکی نسبت کہتے ہین -

آغا مینا - نمبر (۱) پیار سے پالو مینا کو کہتے ہین - انشا ؎ بیگانے جو کیا جھک کے سلام آتو کو - آغا مینا نے سنائی اُسے یون ہی آواز -

نمبر (۲) پیاری پیاری باتین کرنے والا بچہ -

آغاز - ف - مذکر - ضد انجام - ابتدا - عنوان - ناسخ ؎ نہین آغاز خط اُس رشک گل کے روے رنگین پر - دلا یہ برگ گل پر عکس ہی مژگان بلبل کا - مومن ؎ موئے آغاز الفت مین ہم افسوس - اُسے بھی رہ گئی حسرت جفا کی - فقرہ - ادب مقتضی اسکا ہوا کہ آغاز نامہ بنام اقدس ہو - (عود ہندی)

آغاز انجام نہ سوچنا - بے سوچے سمجھے کام کر بیٹھنا - مآل اندیشی

نکرنا۔ مقصود بیان انجام نہ سوچنا ہی ہوتا ہی مگر آغاز بہی داخل محاورہ ہی

آغازِ بد کا انجام بد ہی۔ جملہ۔ جس کام کی ابتدا بُری ہو اُسکی انتہا بہی بُری ہوتی ہی۔ **مومن** ؎ بُرا انجام ہی آغاز بد کا۔ جفا کی ہو گئی خو امتحان سے۔

آغاز کرنا۔ شروع کرنا۔ **ناسخ** ؎ تیری زلفون کی طرح ہونے لگا دونون کو طول۔ داستان اپنی شب فرقت مین جو آغاز کی۔

آغشتہ۔ خلث۔ ف۔ آغشتن مصدر سے اسم مفعول۔ آلودہ۔ **نصیر** ؎ تیغ آغشتہ بخون ننگئی رنگ پان سی۔ برگ گل کیون نہ کرے تیری زبان کی تعریف۔ **ہوس** ؎ شاید بہار مین ترا دیوانہ مر گیا۔ آغشتہ خون سے باغ کے دیوار و در نہین۔

آغشتہ کرنا۔ خلث۔ تر کرنا۔ آلودہ کرنا۔

آغُوش ف۔ (اصل اسکی آگوش ہی جسکے معنی ژند مین بغل ہین) مذکر۔ گود۔ کنار۔ بغل۔ **رند** ؎ مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بہی۔ واکسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا۔ **آتش** ؎ دوُر ہون یکجائی پر بہی صورتِ فانوس و شمع۔ ہی بغل مین یار پر خالی مرا آغوش ہی ؎ شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین اے ظفر۔ دیکہہ ہی آغوش چرخ پیر بہی خالی پڑی۔ **رشک** ؎ شب فرقت کی آمد پاکے آغوش لحد پہیلی قضا کی مہربانی ہی اجل سرگرم احسان ہی۔ شعرا نے مذکر بہی کہا ہی اور مونث بہی استعمال کیا ہی چنانچہ مثالون سے پیدا ہی۔ مگر مولف کے نزدیک اسکی تذکیر کو ترجیح ہی۔

آغوش بہرنا۔ بہرپور گود مین آنا۔ **ناسخ** ؎ جنکے آغوش کو تم بہرتے نہین۔ زندگانی کے وہ دن بہرتے ہین۔ **داغ** ؎ بہر دے اگر قدم سے وہ آغوش نقش پا۔ پہولا سمائے پہر نہ تن و توش نقش پا۔ اور بہرنا کی جگہہ لبریز ہونا بہی کہا گیا ہی۔ **نسیم** ؎ لا ڈر شہوار مضمون بدل کر جلد اے خیال۔ تاکہین لبریز ہو آغوش گوش سامعان۔

آغوش پہیلانا۔ گود مین لینے کو دونون ہاتہہ پہیلانا۔ **اسیر** ؎ برنگ ہالہ دوڑا دل مرا آغوش پہیلا کر۔ اسیر اُس رُخ کا دہوکا ہو گیا کیا ماہ کامل پر۔

آغوش پہیلنا۔ لازم۔ مثال کے لیے دیکہو آغوش مین رشک کا شعر

آغوش خالی کرنا۔ گود سے نکلجانا۔ **ناسخ** ؎ کر گیا ہی پہر کوئی خالی مرے آغوش کو۔ پہر خیال آیا ہی مجہکو گور کے آغوش کا۔ **رند** ؎ جب سے وہ آرام جان آغوش خالی کر گیا۔ اے اجل مشتاق ہون تب سے کنار گور کا۔

آغوش خالی ہونا۔ لازم۔ **ناسخ** ؎ لوگ کہتے ہین کہ ہالے مین عیان چاند نہین۔ یان جو آغوش ہی بے حور شمائل خالی۔ اور خالی کی جگہہ تہی بہی کہا ہی۔ **رند** ؎ جیتا ہون جب تلک مرا آغوش ہی تہی۔ مہر مین ہون اور پہلوئے حورا بہشت مین۔

آغوش سے نکلنا۔ دیکہو آغوش خالی کرنا۔ **داغ** ؎ جسطرح تو مرے آغوش سے نکلا اے شوخ۔ یون ہی ہاتہون سے نکلتی ہی طبیعت میری

آغوش کا پالا۔ گود کا پالا۔ اولاد سے کنایہ ہی۔ **ناسخ** خلث ؎ دل کے جانے کا نہو کیون غم مجہے۔ وہ مرے آغوش کا پروردہ ہی۔

آغوش کشادہ یا کشودہ۔ (بلا اضافت آغوش) گود پہیلائے

ہوے (با ضافت آغوش) پھیلی ہوئی گود- مومن ؎ امید بغل وصالِ جانان- آغوش کشادہ چشم حیران- غالب ؎ آغوش گل کشودہ براے وداع ہے- اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے-

اور آغوش کشائی بھی کہا ہے- غالب ؎ گلشن کو تری صحبت از بسکہ خوش آئی ہے- ہر غنچے کا گل ہونا آغوش کشائی ہے-

آغوش کھولکر لپٹنا- کمال شوق سے بغلگیر ہونا ؎ بسان ساحل دریا ہو مشکل چھوٹنا ناسخ- لپٹ جاوٗن اگر مین کھولکر آغوش جانان سے-

آغوش کھولنا- دیکھو آغوش پھیلانا- سوز ؎ تیغ ابرو سے مرے دلکو لگا ہی دھڑکا- جی نکلتا ہے میان کھول بھی آغوش کہین- صبا ؎ جب اُس بے مہر کو اے جذبِ دل کچھ جوش آتا ہے- مہِ نو کی طرح کھولے ہوئے آغوش آتا ہے- ناسخ ؎ مجھکو تو یار سے ہے ہم آغوشی کا خیال- وا میرے اشتیاق مین آغوش گور ہے-

آغوش گرم کرنا- پیار سے گود مین لینا (معشوق کو) قلق ؎ یار سے گرم کیجیے آغوش- مے وصلت سے ہو جیے مدہوش-

آغوش مین آنا- گود مین آنا- ہمکنار ہونا- آتش ؎ وہم ہے یار کا آغوش مین آنا شب وصل- پیرہن مین مجھے مشکل ہے سمانا شب وصل ظفر ؎ دل چاہتا ہے یہ کہ وہ آغوش مین آئے- بیہوش سے کہد و کہ ذرا ہوش مین آئے

آغوش مین بٹھانا- گود مین بٹھانا-

آغوش مین بیٹھنا- لازم-

آغوش مین دبانا- گود مین بھینچکے لینا-

آغوش مین رہنا- ذوق ؎ مجھ مین اُسمین ربط ہے گویا بزنگ بو و گل- وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا-

آغوش مین سونا- رند ؎ وہ راحت پائی ہے کنج لحد مین خود مین حیران ہون- کنار گور مین سوتا ہون یا آغوش مادر مین- رشک ؎ دیا تھا سب کو آرام اُسکا نعم البدل پایا- نہین ہین گور مین سوتے ہین ہم آغوش مادر مین-

آغوش مین کھینچنا- (غلبۂ تمنا و شوق کی جگہ کہتے ہین) ظفر ؎ کھینچتے ہین غیر اُنکو اپنی جب آغوش مین- دل سے ہم ہین نالۂ پُر درد و حسرت کھینچتے-

آغوش مین لینا- آتش ؎ بہاگتا ہے اپنی آنکھون سے خیالِ روے یار- کسطرح آغوش مین لیتا ہے ہالہ ماہ کو-

آغون- دودھ پیتے ہوئے بچون کی آواز-

آغون غٹّے دودھ پی پی کر میان ہوئے مٹّے- دایہ اطفال کو یہ کلمات کہہ کہکر کھلاتی بہلاتی ہے- (خالا ننھے بچے کیطرف مخاطب ہوکر) فقرہ- کیون جی بڑے میان تم کچھ اپنی اماجان کو نہین سمجھاتے- (بچہ) آغون- (خالا) آغون غُٹّے دودھ پی پی کر میان ہوئے مُٹّے-

(توبتہ النصوح)

آغون کرنا- دودھ پیتے ہوے بچون کا آواز نکالنا- جس کی تعبیر آغون سے کیجاتی ہے

فصل الف ممدودہ مع فا

آفات- مذکر- آفت کی جمع- بلائین- مصیبتین- بحر ؎ پڑھ کے عمل عشق ہو آفات سے محفوظ- سودا ہے جنہین وہ ہین مکافات سے محفوظ

قلق ؎ واقعی کہتی ہی صلاح کی بات - سچ ہی جلدی ہی باعث آفات -
آفات آسمانی یا سماوی - آسمانی حوادث - ناگہانی بلائین - رشک
؎ جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر عشق آفات آسمانی ہی - فقرہ - کھیتی
تیاری پر تو آگئی ہی مگر خدا آفات آسمانی سے بچائے - سحر ؎ کیا ہی آفات
سماوی جو خدا حافظ ہی - دانے چکی سے نکلتے ہوے سارے دیکھے -
آفات ارضی - زمین سے پیدا ہونے والی خرابیان - رشک ؎
ہو آفات ارضی ہو بلائے آسمانی ہو - خدا کا قہر بے حد ہو عذاب ناگہانی ہو
سحر ؎ مری آہ فلک فرسا ہی گویا آفت ارضی - حصار اپنے لیے کیونکر نہ ہالے
سے قمر باندھے - آفات ارضی و سماوی ملا کے زیادہ بولتے ہین - فقرہ -
کیا سرسبز کھیتی ہی خدا آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے -
آفت - ع - اگفت - ژند - آید - س - مونث - حقیقی معنی آسیب بلا و زحمت -

اُردو کے مستعملات

نمبر (۱) دکھ - سختی - صدمہ - ذوق ؎ ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوتی -
ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی - غافل ؎ ایک دل جس پہ لاکھ آفت
ہی - وہ وہی داغ ہی جراحت ہی - صبا ؎ بندے کے لیے جو آفتین
ہین - اے عشق تری کرامتین ہین -
نمبر (۲) ظلم - اندھا دھند - اندھیر - رشک ؎ ایک ایک زخم آفت
دنیا سے کم نہین - زخمی ہون تیغ فرقت آفت شعار کا - فقرہ - یہ آفت
کھین نہین دیکھی کہ جسکا حق مار لین اُسیکو آنکھین دکھائین -

؎ اس شعر مین رشک نے آفات کو واحد اور اس شعر مین ؎ واقف ہون جناب اگر جذبہ
عشق سے - یوسف سے پوچھیے آفات راہ کی - کیف نے واحد کے ساتھ مونث ہی کہا ہی -
مگر مولف کے نزدیک جمع اور تذکیر کو ترجیح ہی -

نمبر (۳) فتنہ - قہر - غضب - کیف ؎ چھوڑ دے مشاطہ گر تیری
طبیعت پر اُسے - اک نہ اک آفت تری زلف دوتا پیدا کرے -
غافل ؎ چھپتے ہی مین یار آفت ہی - کچھ بڑھا قد تو پھر قیامت ہی -
نمبر (۴) عیار - شریر - بدذات - ظفر ؎ سمجھ نہ اشک کو لڑکا
کہ یہ وہ آفت ہی - لگا کے آگ جو پانی کو چشم نم دوڑے -
نمبر (۵) دشواری - مشکل - دقت - شیفتہ ؎ ہم ہی دکھاتے غیر سے
اخلاص کا مزہ - آفت تو یہ پڑی ہی کہ تم بدگمان نہین -
نمبر (۶) وبا - قحط وغیرہ - (حوادث) فقرہ - سخت بیماریان پھیلی تھین
مگر خدائے تعالی اُنے سب آفتون سی بچایا -
نمبر (۷) غل - شور - فقرہ - لڑکون نے وہ آفت مچائی کہ دوپہر کو سونے ندیا
نمبر (۸) عذاب - وبال - قلق ؎ سچ ہی کیا قہر عشق السنان ہی
دل لگانا ہی آفت جان ہی -
نمبر (۹) دشمن - قلق ؎ وہ بت کم نگاہ و آفت ہوش - ہو گئی جبکہ زینت آغوش
نمبر (۱۰) جلدی - گھبراہٹ - ظفر ؎ کہا سنکر زبانی حال قاصد سے
یہ اُسنے - مصیبت کیا تھی آفت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا -
نمبر (۱۱) خلش - نہایت - بہت - جان صاحب ؎ فتنہ انگیز او -
آفت شوخ - بچی خیرن کی ہی قیامت شوخ -
آفت آنا - نمبر (۱) قہر نازل ہونا - صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ موذیون
کو خانمان برباد کرتا ہی فلک - جب نہ تب آتی ہی آفت خانہ زنبور پر - مومن ؎
پامال ہم نہ ہوتے فقط جور چرخ سی - آئی ہماری جان پر آفت کئی طرح -
نمبر (۲) خفگی پڑنا - غصہ اترنا - (کسی پر) قلق ؎ ہم غریبون پر

آفت آئیگی۔ مفت عزت ہماری جائیگی۔

نمبر (۳) وبا آنا۔ قحط پڑنا۔ فقرہ۔ اُس شہر مین ایسی آفت آئی ہی کہ
سیکڑون آدمی مرتے چلے جاتے ہین۔ فقرہ۔ پانی نہ برسنے سے
ایسی آفت آئی ہی کہ خلقت بھوکون مری جاتی ہی۔

آفت اُٹھانا۔ نمبر (۱) مصیبت اور تکلیف کا برداشت کرنا۔ دکھ
سہنا۔ نواب مرزا شوق ؎ کبھی آفت نہ یہ اُٹھائی تھی۔ چھاؤن مین پہونچا
مین نوج آئی تھی۔ سوز ؎ خوف رقیب و حسرت عجز و نیاز و منت۔
جیوڑے پہ یہ اذیت آفت اُٹھائین کیا کیا۔ اب صدمہ اور تکلیف
اُٹھانا ہی بولتے ہین۔

نمبر (۲) غضب ڈھانا۔ فتنہ برپا کرنا۔ میر حسن ؎ یہ کیا عشق آفت
اُٹھانے لگا۔ مرے دل کو مجھ سے چھڑانے لگا۔ انشا ؎ جہان
دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم۔ تو اک آفت اُٹھاتا ہی یہ ہٹ دھرم۔

نمبر (۳) غل کرنا۔ شور مچانا۔ فقرہ۔ شام سے اُس لڑکے نے وہ
آفت اُٹھا رکھی ہی کہ نہ خود سوتا ہی نہ سونے دیتا ہی۔

آفتِ بالائی۔ یہ صفت اس وجہ سے ہی کہ آفات کا نزول عالم بالا سے
ہوا کرتا ہی اور شعرا قد کی رعایت سے کہا کرتے ہین۔ آتش ؎ دھیان
رہتا ہی قدِ یار کی رعنائی کا۔ سامنا روز ہی یان آفت بالائی کا۔ رند ؎
مین ہون مارا ہوا اک آفت بالائی کا۔ مجھکو کیا دیکھتی ہو وہ قدِ بالا دیکھو

آفت برپا رہنا۔ نمبر (۱) مصیبتون کا سامنا رہنا۔ فقرہ۔ اُن کی
بدمزاجی سے روز ایک نہ ایک آفت برپا رہتی ہی۔

نمبر (۲) شور غل رہنا۔ فقرہ۔ ان لڑکون کی ذات سے وہ آفت برپا
رہتی ہے کہ خدا کی پناہ۔

آفت برپا کرنا۔ نمبر (۱) قہر و ستم توڑنا۔ قیامت اُٹھانا۔ نصیر ؎
تو عہد جوانی مین برپا کرے آفت ہی خط شام قیامت ہی رُخ صبح قیامت ہی۔

نمبر (۲) شور غل کرنا۔ رونا۔ چلانا۔ فقرہ۔ آج لڑکون نے ایسی آفت
برپا کر رکھی تھی کہ دوپہر کو نیند حرام ہوگئی۔

آفت برپا ہونا۔ لازم۔ نمبر (۱) بحر ؎ تابشِ داغ جنون سے
ہی یہ آفت برپا۔ آتشین اژدہی جاوے ہین بیابان دوزخ۔

نمبر (۲) فقرہ۔ دُلہن کی رخصت کیوقت گھر مین ایسی آفت برپا تھی
کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔

آفت برسانا۔ غضب ڈھانا۔ پامال ستم کرنا۔ (تیر و تفنگ کی بوچھار
اور گولیون کی مار کی جگہ اسکا استعمال زیادہ ہی) فقرہ۔ دونون
طرف سے تیر اندازون اور گلچاون نے آفت برسا رکھی ہی۔

آفت برسنا۔ لازم۔ فقرہ۔ یہ پانی پڑ رہا ہی کہ آفت برس رہی ہی
فقرہ۔ گراب کی مار کیا پڑ رہی ہی ایک آفت برس رہی ہی۔

آفت پڑنا۔ نمبر (۱) قہر و غضب نازل ہونا۔ انشا ؎ کیا یار
آفت پڑے اس سحر پر۔ اُداسی برسنے لگی بام و در پر۔

نمبر (۲) صدمہ پہنچنا۔ صبا ؎ گنبد گردون پہ اپنے دل آہ سے
کچھ نہ کچھ آفت پڑے افتادہ ہو۔

نمبر (۳) مشکل پڑنا۔ دقّت ہونا۔ مثال کے لیے دیکھو آفت نمبر (۵)

نمبر (۴) جلدی پڑنا۔ فقرہ۔ ایسی آفت کیا پڑی ہی کہ کھانا کھا لو تو جانا۔

آفت توڑنا۔ نمبر (۱) ستم کرنا۔ غضب ڈھانا۔ رند ؎ ہجر کی شب

اضطرابِ دل نے آفت توڑ دی [illegible] آیا دم بھر نہ نیند آئی مجھے

نمبر (۲) غصہ اُتارنا خفا [illegible] فقرہ [illegible] سرکار نے نوکرون پر آفت توڑ رکھی ہے

آفت ٹالنا - [illegible] بچانا مشکل آسان کرنا - قلق ؎ مین اس [illegible] کو ٹالے دیتی ہون - ڈر تمہارا ٹکالے دیتی ہون -

آفت ٹلنا - لازم - فقرہ - خدا ہی یہ آفت ٹالے تو ٹلے -

آفت ٹوٹنا - آفت توڑنا کا لازم - فقرہ - یہ آفت تو دلّی ہی پر ٹوٹ پڑی ہے کہ کوئی مسلمانون کو نوکر نہین رکھتا - (عودِ ہندی)

آفتِ جان - نمبر (۱) جان کا دشمن - جان کا عذاب - قلق ؎ تیغ کی چال آفتِ جان ہے - صاف رفتارِ نازِ خوبان ہے - آتش ؎ آفتِ جان سامنا اُسکا ہے انسان کے لیے - خوبصورت جسکو کہتے ہین وہ عزرائیل ہے

نمبر (۲) مجازاً معشوق - ناسخ ؎ روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہین آنکھین - کیا مرے پاس سے اے آفتِ جان اُٹھتا ہے -

آفت جان پر آنا - دیکھو آفت آنا - نمبر ۱ داغ ؎ آئیگی اسی جان پر آفت ہو کسی کی - ہم اپنے ہی سر لین گے مصیبت ہو کسی کی -

آفت جان پر لینا - دُکھ سہنا - مصیبت گوارا کرنا - ظفر ؎ وہ دلبر آفتِ جان ہے دل اُسکو دون تو کیونکر دون - اک آفت مین جو اپنی جان پر لون کسطرح سے لون -

آفت جوتنا - ہنگامہ برپا کرنا - فقرہ - شریر لڑکے تو چھٹّی پاتے ہی آفت جوت دیتے ہین - یہ محاورہ فصحا کے استعمال مین کم ہے -

آفت جھیلنا - صدمون اور بلاؤن کا برداشت کرنا - رند ؎ دن تو مر مر کے کٹا ہجر مین اُسکے اے رند - جھیلنی ہے ابھی آفت شبِ تنہائی کی - سحر ؎ ہماری جان نے گن گن کے آفتین جھیلین شبِ فراق مین روزِ شمار دیکھ چکے -

آفت خیز - جس مقام سے آفت اُٹھے - (یہان امر نے اسم سے ملکر ظرف کے معنی دیے ہین) آتش ؎ منزلِ مقصود تک اللہ پہنچادے ہمین - وقت شب ہے ابر ہے صحرا ہے آفت خیز ہے - وزیر ؎ کیا یہ خانہ مرا پُرہول و آفت خیز ہے - افعیِ شامِ جدائی کا بنا ہے من چراغ -

آفت دکھانا - خش - بلا اور مصیبت سے دوچار کرنا - رند ؎ آفت ہجر دکھاتا ہی رہا وصل کے بعد - کب یہ عادت تری اے چرخِ ستمگار نہ تھی - ناسخ ؎ آفتین دکھلائین بیتابی نے کیا کیا عشق مین - کیون نہ مین حسرت سے دیکھون گورِ مادرزاد کو -

آفت دیکھنا - لازم - ذوق ؎ نہ دیکھ لی کیسی کیسی آفت جہان مین ہم نے تمہارے باعث - اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت نہ دیکھ لینگے - کیف ؎ خاک ہوتا جلکے مرتا لاکھ آفت دیکھتا - کوئی صورت ایسی ہوتی اُنکی صورت دیکھتا -

آفت ڈالنا - قہر توڑنا - مصیبت مین گرفتار کرنا - رشک ؎ عجب صدمے مین ہون اے رشک جب سے اُنکو دیکھا ہے - نہ ڈالے چرخ یہ آفت کسی دشمن سے دشمن پر -

آفت ڈھانا - قیامت برپا کرنا - ستم توڑنا - صبا ؎ تیری رفتار نے کس روز نہ آفت ڈھائی - پاؤن آکر نہ پڑا فتنۂ محشر کس دن - اسیر ؎ جوانی مین کیا کیا نہ ڈھاؤ گے آفت - ابھی سے ہین باتین قیامت تمہاری

آفت رسیدہ - مصیبت مین گرفتار - درد سے فرگان تر ہون یار گ تاک بریدہ ہون - جو کچہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون اے داغ جسکے واسطے روز جزا بنا - وہ کون ہی وہ مین ہی تو آفت رسیدہ ہون

آفت روزگار نمبر(۱) قہر و بلاے زمانہ - بیشتر اسکا استعمال معشوق کی نسبت ہوتا ہے داغ سے آفت روزگار جب تم ہو شکوہ روزگار کون کرے - اور آفت دوران آفت زمانہ بہی ہے - رشک سے کون ہی صدمۂ دوران ورد سے خالی - گردش چشم کا عشق آفت دوران نکلا - میر سے جہان کو فتنے سے خالی کبہی نہین پایا - ہمارے وقت مین تو آفت زمانہ ہوا -

نمبر(۲) مفسد - فتنہ پرواز - فقرہ - یہ ایک ہی آفت روزگار ہے اسکا شریک صحبت ہونا اچھا نہین - فلق سے چند ہم صحبتین ہین آفت دہر - مکر مین بدلا فریب مین قہر -

آفت زدہ - دیکہو آفت رسیدہ - سحر سے کسی آفت زدہ کو پوچھتا ہی کون عالم مین سبحر گلشن کوئی پرسان نہین برگ خزانی کا - نسیم سے بہت چھی نہایت خوب گزری - اجی آفت دیکہا تو چھینا کیا

آفت سر پر ڈالنا - دیکہو آفت ڈالنا - رند سے ڈالی کیون سر پہ ترے کوہکنی کی آفت - پیار کرتی نہین شیرین تجہے فرہاد ابہی - جرات سے نہ اُس بیرحم سے ملتے تو کیون ہم خاک مین ملتے - خرابی ہی یہ از خود آفت اپنے سر پہ ڈالی ہی -

آفت سر پر لینا مصیبت مول لینا - بلا مین پڑنا - سحر سے مین اس دلکا ساتہی نہین عاشقی مین - بلا میری لے سر پہ آفت کیسی - داغ سے اپنے سر کوئی بہی لیتا ہی پرائی آفت - طور آگاہ نہ تہا اس سے کہ جلجاونگا -

آفت سر پر ہونا مصیبت اور تکلیف مین گرفتار ہونا - خلیل سے اُفتادگی نے جادہ صحرا کا بنایا ہی - ہر شخص کے پاؤن سے سر پر مرے آفت ہی -

آفت سر سے ٹالنا - دیکہو آفت ٹالنا - صبا سے زلفونکے پہندے سے نکلے ٹالی سر سے آفت کیسی

آفت سے ٹلنا - لازم - فقرہ - خدا خدا کرکے یہ آفت سر سے ٹلی ہی - اور سر کی آفت ٹلنا ہی ہی - سحر سے ٹلگئی غیر کے سر پہ مرے سر کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین -

آفت سہنا - صدمے اور دکہ کا تحمل کرنا - نسیم سے سہنی پڑی ہین مجھکو بڑی آفتین نسیم - عاشق ہوا ہون ایک بت خردسال کا -

آفت سے چُہڑانا - مبتلاے مصیبت کو مصیبت سے بچانا - فقرہ - بڑے پامرد ہین جو اپنی جان پہنسا کے دوسرے کو آفت سے چہڑاتے ہین -

آفت سے چہوٹنا - لازم - فقرہ - روزگار گیا تو گیا روز کی آفت سے تو چہوٹے

آفت طلب - خط - بلا و مصیبت کا خواستگار - آتش سے ایک مدت سے ہون آفت طلب اے گردش چرخ - کوئی معشوق مجہے آگ بگولا دکہلا - رشک سے محو خط عارض و رخسار ہین آفت طلب زلزلہ درکار ہی سورج گہن درکار ہی -

آفت کا - بیحد - بے انتہا - صبا سے آفت کا زور ضعف پکڑتا ہی ہجر مین - انسان تو کیا ہی دیو پچہڑتا ہی ہجر مین - داغ سے قیامت کی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش - مرے دل مین تری حسرت ہی یا کانٹا ہی چہالے مین -

آفت کا بنا ہوا - سراپا شوخی اور چالاکی -

آفت کا پرکالہ - نمبر(۱) بلاے روزگار - سراپا آفت - ہمہ تن شرارت جان صاحب سے نہ تم اتنی سی ہٹ پر جاؤ اس لڑکی کی اے مرزا - یہ آفت کی ہی پرکالہ یہ شر کرنے کی بانی ہی -

نمبر(۲) ذہین - ذکی - زود فہم - فقرہ - وہ ایک ہی آفت کا پرکالہ

ہی فوراً بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہی - اور معشوق کو بھی کہتے ہین - مصحفی ؎
عجب آفت کا پرکالہ ہی جسکو دل دیا ہمنی - کہ دل لیتی ہی ظالم ہو گیا ہی جان کا دشمن

آفت کا ٹکڑا - دیکھو آفت کا پرکالہ - غالب ؎ ہین اور اک آفت کا
ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہی - عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا - سحر ؎
مقدر نے دیا ہی ہاتھ مین کاسہ ہلاکت کا - گدا ہون اوس پری پیکر کا
جو ٹکڑا ہی آفت کا - میر حسن ؎ قد و قامت آفت کا ٹکڑا اتمام - قیامت
کرے جسکو جھک کر سلام -

آفت کا گھر - جہان بلا اور مصیبتون کا ہجوم ہو - سحر ؎ خانۂ یار
گھر آفت کا ہی اے رہگیر و - جسم پر سایۂ دیوار نہ آنے پائے -

آفت کا مارا - دیکھو آفت رسیدہ - فقرہ - تنخواہین دس دس مہینے
کی چڑھی ہین جو کوئی آفت کا مارا جا پڑے تو اُسکی بری گت بنتی -

آفت کا نمونہ - آفت کا پتا دینے والا - رشک ؎ قد قیامت
ہی نگہ قہر ہے انداز نگاہ - دین خدا نے تجھے آفت کا نمونا آنکھین -

آفت کی پُڑیا - نمبر (۱) عیارہ - دغا باز - فقرہ - یہ بڑھیا آفت
کی پُڑیا ہے -
نمبر (۲) شریر بچہ - فقرہ - ذرا سی ڈیل پر نہ جاؤ یہ لڑکی آفت کی پُڑیا ہی -

آفت کی پوٹ - دیکھو آفت کی پُڑیا -

آفت کی چیز - عیار - چالاک -

آفت کے لوگ - چالاک اور عیار آدمی - کیف ؎ اے کیف
نہ لگ چلنا خوبان ستمگر سے باتین مین غضب انکی یہ لوگ ہین آفت کے -

آفت گزرنا - آفت پڑنا - مگر اسقدر فرق ہی کہ آفت گزرنا مین زمانہ
گزشتہ ملحوظ ہوتا ہی - اسیر ؎ سر فرہاد پر آفت جو جبل مین گزری -
خبر اُسکی دل شیرین کو محل مین گزری -

آفت لانا - بلا مین پھنسانا - ستم توڑنا - غضب ڈہانا - قلق ؎
عزت اپنی گنوایا چاہتی ہو - آفت اور ون پہ لایا چاہتی ہو - میر ؎
عشق کیا کیا آفتین لاتا رہا - آخر اب دوری مین جی جاتا رہا - سحر ؎
تیری طفلی سے تو نازل ہی بلا جانو پر - دیکھین لاتی ہی جوانی تری آفت کیسی -

آفت مچانا - شرارت کرنا - شور مچانا - فقرہ - بچہ کیا ہی بھونچال ہی
دو گھڑی مین کیسی آفت مچا دی -

آفت مول لینا - جان بوجھکے مصیبت مین پڑنا - فقرہ - اس ناہنجار
بدمعاملہ کے ہاتھ مال بیچ کر کون آفت مول لے -

آفت مین آجانا - مصیبت مین پڑ جانا - ظفر ؎ دل و جان عشق کے ہاتھون جو آجاتے
ہین آفت مین - تو عاشق کو مصیبت پر مصیبت دونی ہوتی ہی -

آفت مین پڑنا - بلا مین گھرنا - مصیبت مین پھنسنا - سحر ؎ یہ دل ہی تو آفت مین
پڑتے رہینگے - یونہین ہر یابان ہم رگڑتے رہینگے - رند ؎ بت سے مطلب
تھا نہ کچھ کام تھا الفت سے ہمین - دفعتاً پڑ گئے آفت مین خدایا کیسے -

آفت مین پھنسانا - مصیبت مین ڈالنا - فقرہ - اُسی کی بدچلنی نے تو سارے
گھر کو آفت مین پھنسایا ہی -

آفت مین پھنسنا - لازم - اسیر ؎ پھنس گیا ہی تو جو آفت مین تو گھبراتا ہی کیون
غمزے کرتی ہی یہ دنیا نازِ معشوقانہ ہی - صبا ؎ جور گلچین عشق گل خوف خزان
اندیشۂ خار - لاکھ آفت مین پھنسی ہی ایک جان عندلیب -

آفت مین ڈالنا - آفت مین پھنسانا ؎ اسیر آفت مین ڈالا ہی فراق یار نے ہمکو

تڑپتے ہین سسکتے ہین نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین۔

آفت مین گھر جانا۔ بہت سی مصیبتون مین مبتلا ہونا۔ رشک ؎ عشق کی شرین پڑے فرقت کی آفت مین گھرے۔ ہم ہوئے ہین تیرے گرویدہ شرافت دیکھکر۔ نواب مرزا شوق ؎ گھر گئی آکے کیسی آفت مین۔ پڑ گئی جان کس مصیبت مین۔

آفت نازل رہنا۔ مصیبتین آتی رہنا۔ فقرہ۔ وہان ہر روز ایسی ہی آفتین نازل رہتی ہین

آفت نازل ہونا۔ مصیبت پڑنا۔ ناسخ ؎ جہان مین تیرہ دل جو ہین وہی بیرنج رہتے ہین۔ کہ نازل ہوتی ہی آفت ہوا کی شمع روشن پر۔

آفت نصیب۔ ستمکش۔ مصیبت زدہ۔ رشک ؎ وحشت مین سنگسار ہوا پر دعا یہ ہی۔ آفت نصیب اے سر شوریدہ تو رہی۔ ؎ گیا جب داغ مقتل مین کہا خوش ہوکے قاتل نے۔ مرا آفت نصیب آیا مرا اندا طلب آیا۔

آفتین ٹوٹ ٹوٹ کر آنا۔ بہت سی بلائین مصیبتین نازل ہونا۔ داغ ؎ آئینگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پر آفتین۔ غافل ادہر ادہر بھی ذرا دیکھتا چلے۔

آفاق (ظ ث) ع۔ افق کی جمع کنارہائے آسمان۔ مطالع آفتاب۔ مجازاً دنیا جہان۔ ناسخ ؎ کسطرح سیح ہی نہ خورشید کو رجعت ہو جائے تجسا آفاق مین جب ماہ لقا پیدا ہو۔ آتش ؎ ظرف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو۔ نام اک عالم مین چینی نے کیا فغفور کا۔

آفتاب۔ ف۔ مذکر۔ شمس ع۔ سورج۔ ھ۔

صفات آفتاب

احمر (سرخ)۔ اسیر ؎ تیرے حضور رنگ بدلتا ہی شرم سے۔ احمر سحر کو شام کو ہی اصفر آفتاب

انور۔ منور۔ منیر۔ برق ؎ مہر انور ہی روے صاف نہین متفق ہے جہان خلاف نہین۔ ولہ ؎ گرد رخ پرنور سے ہوگا گریبان کو کمال ماہ نو مہر منور سے قمر ہو جائیگا۔ مومن ؎ صبح سے تا شام جون مہر منیر دمبدم رنگ رخ و حالت تغیر۔

تابان۔ آتش ؎ یاد دلواتی ہی فصل گل مے انگور کو۔ تاک خشک اسے پرتو خورشید تابان سبز ہو۔

جہانتاب۔ عالمتاب۔ میر ؎ اک روز بے نقاب ہوا تھا وہ صبح کو۔ ابتک ہی آفتاب جہانتاب پر زوال۔ غالب ؎ صبحدم دروازۂ خاور کھلا۔ مہر عالمتاب کا منظر کھلا۔

جہانگیر۔ سودا ؎ وہ معرکے یون اس سے تھے جون لشکر خفاش۔ ہو معرکہ پرواز بخورشید جہانگیر۔

درخشان۔ بحر ؎ چشم تحقیر سے دیکھا نہ کسی کی جانب۔ ذرے ذرے کو مین خورشید درخشان سمجھا۔

ذرہ پرور۔ آتش ؎ حال پر اپنے توجہ کی نظر تھی جن دنون۔ آفتاب ذرہ پرور جلوہ جانانہ تھا۔

روسیاہ۔ میر ؎ شام شب وصال ہوئی یان کہ اسطرف۔ ہونے لگا طلوع ہی خورشید روسیاہ۔

زرد۔ اصفر۔ رشک ؎ شاید گیا فلک تک اثر تیرے عشق کا۔ ہی جرم آفتاب جو اے رشک ماہ زرد۔

اصفر کی مثال احمر مین دیکھو۔

طلائی۔ برق ؎ رنگت مثال مہر طلائی ہی جسم کی۔ گل کی طرح جدا ترے ہاتھون سے زر نہین۔

نورانی۔ برق ؎ کہان خورشید نورانی کہان رخسار لاثانی۔ شرف ہی تیرے پرتو سے لب لعلین کو لالون پر۔

آتشین دل۔ انجم سوز۔ بلند اختر۔ پاک گوہر۔ تازہ رو۔

؎ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم۔

تنہا گرد - جہان آرا - صبح آرا - عالم سوز - فلک سیر - گیتی پرور -

تشبیہات و استعارات

آتش - ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہیں اُٹھتے دہوان
آکھڑے ہو بام پر تم بال سکھلاتے ہوئے -

آئینہ - آتش ؎ خط کے بیرونگٹے نہین رخسار یار پر - بال آگئے
ہین آئینۂ آفتاب مین -

اُجاغ (چولہا) - ناسخ ؎ دانۂ انجم جیا لیتا ہی ہر صبح آسمان - گرم رہتا ہی عبث
دن بہر اجاغِ آفتاب -

باغ - گلزار - وزیر ؎ سیر کرتا ہی دل پر داغ کی وہ رشک مہر ہی بجا
کہیے اگر اب اُسکو باغِ آفتاب - برق ؎ کھائے داغ ہجر ہی قابل
ہین دید کے - دیکھا ہی کسنے آنکہ سے گلزار آفتاب -

بیضہ - اسیر ؎ آسنے کب دیتا ہی مرغ نامہ بر ہم تک فلک - بیضۂ
خورشید کو پوچھا تو گندہ کہدیا -

پنجہ - ناسخ ؎ کھلگئی ہی جیسے مٹھی پنجۂ خورشید کی - اسقدر پُر نور ہین
اُس فتنہ گر کی انگلیان -

پیمانہ - صبا ؎ خدا کیواسطے جام شراب لا ساقی - جگر کے داغ پہ
رکھ آفتاب کا پیمانہ -

پیالہ - قدح - کاسہ - وزیر ؎ ہی آفتاب پیالہ فرشتہ خو ساقی -
خُم فلک ہی سبوئے شراب خانۂ عشق - آتش ؎ بیخود ہوئے نہ رند
چڑہا کر خُم و سبو - چکّر مین چرخ ہی قدحِ آفتاب سے - صبا ؎ اُنکے روئے
آتشین کے عشق کا یہ جوش ہی - کاسۂ خورشید بنتا ہی حباب شیر صبح -

تیغ - میر ؎ ہی کشیدہ جیسے تیغِ آفتاب - میان مین رہتی نہین شمشیر یار
اسیر ؎ گھر سے جب اپنے وہ نکلا مثلِ تیغِ آفتاب - صاف مطلع ہوگیا
میدان خالی ہوگیا -

جام - ساغر - آتش ؎ حیف ہی بے نشہ اس میخانے مین انسان
رہی - روز و شب جامِ مہ و خورشید یان گردش مین ہی - وزیر ؎ جس
بزم مین ہی شیشۂ فلک ساغر آفتاب - پہنچا وہان مین نشۂ مے کی ترنگ سے -

چتر - میر ؎ تجھ ظل اللہ کا اطلاق شاہا راست ہی - چتر ہی خورشید
تیرا چرخ تیرا سائبان -

چراغ - اسیر ؎ اے شمع حسن تیرے فروغ جمال سے - گل آفتاب
کا ہی چراغ آسمان پہ -

چشم - برق ؎ تیری پرچھائین وہ ہی مثل جہان ہوتی ہی چشم
خورشید ہی جسکو نگران ہوتی ہی -

چشمہ - ناسخ ؎ تیرے رخسار عرق آلود سے نسبت ہی کیا -
ایک قطرہ چشمۂ مہر درخشان مین نہین -

چہرہ - رخ - رشک ؎ تیرے عکس جبین تابان سے - چہرۂ آفتاب
روشن ہی - ولہ ؎ آثار داغ دل ہین رخ آفتاب مین - چاک سحر کسی
کا مگر چاک جیب ہی -

خال - ناسخ ؎ تیرے آگے نظر آتا ہی یہ خورشید سیاہ - کہ مری عقل
مین جز خال لب بام نہین -

خشت زر - اسیر ؎ کیا کہیے منزلت ترے قصر بلند کی - مہتاب
خشت سیم ہے خشت زر آفتاب -

خنجر- اسیرؔ ہین جو روشن طبع کب لیتے ہین وہ احسان غیر- خنجر خورشید کو سنگِ فسان سے کیا غرض-

دستار- اسیرؔ دو چار رند ہم سے جو محشر مین آ گئے- دستار آفتاب قیامت اُچھل گئی-

دست رعشہ دار- دست سائل- اسیرؔ سمجھے یہ آفتاب کو مستی مین دیکھکر- ہی دست رعشہ دار کسی بادہ نوش کا- سوداؔ خورشید دست سائل ہو جاے آسمان پر- تیری علوے ہمت جسوقت زرفشان ہو

دیدہ- مومنؔ سرمۂ دیدۂ خورشید ہون مین- خاک مین کسنے ملا یا مجھکو-

رخسار- ناسخؔ بیخودی مین دیکھکر خورشید کو کھتا ہون روز آج ہی رخسار جانان کا نظارا ہو گیا-

زر- اسیرؔ زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک- زیور بنا کے لائے زرِ آفتاب کا- مومنؔ اے فلک دلکو داغ کرتی ہی زرِ خورشید کی درخشانی-

زر دیتا- آتشؔ غم نہین گو اے فلک رتبہ ہی مجھکو خار کا- آفتاب اک زر دیتا ہی مرے گلزار کا-

زنبور- آتشؔ نیش سے لگتے ہین ہجر یار مین تار شعاع- آسمان نیلگون چھتا ہی زنبور آفتاب-

سان- ناسخؔ اُس بُت کو آفتاب پرستی بہانہ ہی- تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی-

سپر- میرؔ کرے نیزہ بازی یہ آہ سحر- کہ خورشید کی پھوٹ جاوے سپر-

شرارہ- ناسخؔ بے ثباتی جو ہوئی عالم کی ثابت اے فلک- آفتاب اپنی نظر مین اک شرارہ ہو گیا-

شمع- رشکؔ ہجر کی رات چاہیے اے چرخ- دن کو ہی شمع آفتاب عبث-

صفحہ- ناسخؔ خوب سادہ دیکھا جو مینے صفحہ خورشید کو- صاف ہی تصویر یہ میرے دلِ بیتاب کی-

عقیق- منیرؔ خورشید پائمال ہو دور شراب مین- پس جاے گردشون سے عقیق آفتاب کا-

غزال- بحرؔ اپنے کوٹھے پر چڑھا دنکو جو وہ صیادِ خلق- آسمان پر چوکڑی بھولا غزال آفتاب-

فرد- اسیرؔ حق تو یہ ہی کہ ترے صفحہ عارض کے حضور- فرد خورشید کو بھی خارج دفتر پایا-

قرص- ناسخؔ ساغر مے جلوہ گر ہی مثل قرص آفتاب- خشک اپنا زاہدو دامان تر ہو جائیگا-

قندیل- اسیرؔ قندیل کی شبیہ بنا ہے سپہر پر- تا آئے تیرے کعبۂ ابرو مین آفتاب-

کرمک شب تاب- ناسخؔ جلوہ گاہ اُسکا ازل سے یہ دل بیتاب ہی- جسکے آگے آفتاب اک کرمکِ شب تاب ہی-

کلاہ- صباؔ ہی اپنے داغ پہ اُنکی نقاب کا پہاہا- نمونہ ہی کلۂ آفتاب کا پہاہا-

گرداب- ناسخؔ جلوۂ رخسار جانان سے ہی گرداب آفتاب-

ہو گئے خط شعاعی سے زیادہ انوار موج -

گردۂ نان - نان - ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زد بیہ دوران - کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان - خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو - اتنے بڑے خوان مین ہی ایک گردۂ نان - ولہ ؎ نان خورشید تو ہر صبح دکھاتا ہی کسے - مجکو گردون ترے تنور سے کچھ کام نہین

گل - ناسخ ؎ ہوتے ہین روز اُس گل بے خار کے حضور - تار شعاع خار گل آفتاب ہین -

مجمر - برق ؎ خال روئے آتشین کو دیکھکر کہتی ہی خلق - تارے ہین اسپند اے مہتاب مجمر آفتاب -

نقاب - ناسخ ؎ کسکو ہمارے یار کے نظارے کی ہی تاب - خورشید جسکو کہتے ہین اُسکی نقاب ہی -

آتش بیدود - افسر یاقوت - بیضۂ زرین - تاج مذر - ترنج - جام زر جام مسیحا - چتر زرین - چراغ عالم افروز - خسرو انجم - دائرہ - زرین سلغ زرین سپر - شاہ خاور - شاہ مغرب - شعلہ - طاس زر - قبۂ زرین - قرص زر - گوے - لالہ - لعل - مردمک - مشعل - یاقوت -

آفتاب - نمبر (۲) خلش - دہوپ - وزیر ؎ نہیرے پہ تیرے آنکھین تری کیون نہون سیاہ - ہوتا ہی آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ - ظفر ؎ یہ عمر ہمنے بسر سب شراب مین کی ہی - سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی -

نمبر (۳) (عمدہ صفات مین) مشہور - کامل - بلند رتبہ - کیف ؎ تعریف کس زبان سے کرین منچہون کی ہم - اے کیف آفتاب ہی یہ خاندان تمام

فقرہ مولانا فضل الرحمن صاحب کا کیا کہنا ہی وہ آج آفتاب ہین -

نمبر (۴) خلش شراب آتش ؎ کھلی ہی چاندنی مے پیجیے تو موقع ہی طلوع ماہ ہے اور آفتاب شیشے مین - گلزار نسیم ؎ ساقی قدح شراب دیدے - مہتاب مین آفتاب دیدے -

نمبر (۵) معشوق - خوبصورت - صبا ؎ ہچکی لگی ہی دہیان مین اک آفتاب کے - کیونکر گلے سے گھونٹ اُتارین شراب کے ؎ آتش شب فراق مین پوچھونگا ماہ سے - یہ داغ ہی دیا ہوا کس آفتاب کا -

نمبر (۶) گنجفے کی چھٹی بازی کا پہلا ورق جس سے دن کو کھیل شروع ہوتا ہی - ہلال ؎ گنجفے کا شوق ہو تجہکو جو اے خورشید رو - آفتاب آسمان آئے بجائے آفتاب مصحفی ؎ آیا تو جسکے ہاتھ گیا جیت وہ صنم بازی ہو گنجفے کی فزون آفتاب سے -

آفتاب برآمد ہونا - نمبر (۱) سورج نکلنا صبح ہونا - سحر ؎ اے آفتاب محشر اب جلد ہو برآمد - ڈیوڑہی پہ منتظر ہی شور نشور تیرا -

نمبر (۲) گنجفے مین آفتاب کا دوسرے پتے کے ساتھ پہنکا جانا - جس سے کھیل شروع ہوتا ہی اوسوقت کہتے ہین کہ آفتاب برآمد -

آفتاب بلند ہونا - سورج کا اُفق سے اونچا ہونا - ظفر ؎ سمند ناز پہ تو ہو جو مہ رکاب بلند - تو شرم سے نہو گردون پہ آفتاب بلند -

آفتاب بنادینا - مرتبہ بلند کرنا - فقرہ - قطرے کو دریا ذرّے کو آفتاب بنا دیا -

آفتاب پرست - سورج پوجنے والا - ظفر ؎ پہر آفتاب کو دیکھین نہ آفتاب پرست - ظفر جو یار کے رخسار آتشین کو تکین -

غالب ؎ ہر ایک ذرۂ عاشق ہی آفتاب پرست - گئی نہ خاک ہوئے

؎ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

پرسولے جلوۂ ناز - اور فارسی مین سورج مکھی (پہول) اور گرگٹ کو بھی کہتے ہین (برہان جامع)

آفتاب چھپ جانا - نمبر (۱) سورج ڈوبنا - کیف ؎ اندہیر ہو نہان اگر آنکھو سے جام ہو - چھپ جاے آفتاب تو کیونکر نہ شام ہو -

نمبر (۲) بدلی یا غبار کا سورج پر آجانا - ظفر ؎ دود جگر مین دیکھو شعلے کو آہ کے آکر چھپا ہی ابر کے دامان مین آفتاب -

آفتاب حشر - جو سورج قیامت کے دن نکلیگا - وزیر ؎ تر دامن اسقدر ہون کہ ای آفتاب حشر - سایہ مرا خجل کرے ابر بہار کو - آتش ؎ ای آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو منہہ پہیرتا جدہر سے پہر بین اُدہر نکرتا - رشک ؎ بغیر پایہی ہی دن روز حشر ای ساقی - ہی آفتاب قیامت مرے حضور شراب -

آفتاب ڈوب جانا - سورج کا غروب ہو جانا - وزیر ؎ لگایا غوطہ جو اُس مہروش نے دریا مین - تو لوگ کہنے لگے آفتاب ڈوب گیا -

آفتاب ڈہلنا - آفتاب کا وسط آسمان سے مغرب کیطرف جہکنا - دن کا زوال شروع ہونا - رشک ؎ جب آفتاب ڈہلا شام زلف یاد آئی - ہمارے روز مصیبت نے یہ نکالی رات -

آفتاب سر آنا - دوپہر ہونا - اختر شاہ اودہ ؎ سر پہ جب آفتاب آتا تہا - پاؤن مین سایہ لپٹا جاتا تہا -

آفتاب شام - سورج جب قریب غروب ہو - ناسخ ؎ تو نظر آتا نہین لیکن منور بام ہی - جلوہ تیرا بھی برنگ آفتاب شام ہی -

آفتاب غروب ہونا - سورج کا چھپ جانا - شام ہونا - وزیر ؎ تارے نمود ہون جو غروب آفتاب ہو - آنسو نہین بھی جو ہو ساغر شراب کا -

صبا ؎ اسی مین ہوگا مرا آفتاب عمر غروب - کوئی گہڑی جو شب انتظار باقی ہی -

آفتاب کا ایک نیزے پر یا سوا نیزے پر آنا - قیامت آنا - آثار قیامت سے ہی کہ آفتاب اُس دن زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا - ظفر ؎ حق مین پروانون کے تہا اک نیزے پر خورشید حشر - شمع کے سر جو شعلہ ای ظفر پیدا ہوا - وزیر ؎ مجھے وہ طفل بازیگر قیامت یاد آئیگا - سوا نیزے پہ جب دیکھونگا مین خورشید محشر کو -

آفتاب کا طلوع کرنا - آفتاب برآمد ہونا - انشا ؎ بوقت صبح ہوین نشہ شراب طلوع - کہ جیسے مشرق سے کرتا ہی آفتاب طلوع - اور آفتاب طلوع ہونا اسکا لازم ہی اور اس جگہہ طلوع بمعنی طالع ہی -

آفتاب کا مغرب سے نکلنا - قیامت کے آثار کبریٰ[ع] مین سے ہی - صبا ؎ وہ مست ہین ادہر تو رکہتے نہین ہین ساغر - مغرب سے ہان نمایان جب آفتاب ہوگا -

آفتاب گرم یا تیز ہونا - دہوپ تیز ہونا - دوپہر کا وقت ہونا - خلیل ؎ یار مین شوخی شباب نہین - ابتلک گرم آفتاب نہین - ظفر ؎ گرمی ہی کیون سوا ترے چہرے کی زیر زلف - ہوتا ہی آفتاب کہان وقت شام تیز -

آفتاب لب بام - آفتاب قریب غروب - اور کنایۃً ہر چیز قریب زوال - اسی وجہ سے سن رسیدہ آدمی کو بھی کہتے ہین - بحر ؎ حسین ہین کلمۂ

ع ؎ شرع اسلام کی رو سے قرب زمان قیامت مین ایک دن آفتاب مغرب کیطرف سے نکلیگا چاند کے ساتھ اور چوتھائی آسمان تک آکر پہر جائیگا بعد اسکے پہر بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا -

نقرہ باف پر مغرور۔ وہ آفتاب لب بام ہی خیال نہین **خلیل** ؎ خط سے حسن اُسکا
ہی قریب زوال۔ اب لب بام آفتاب ہی یہ۔
اور آفتاب بام ور آفتاب بر سر دیوار بھی اسی معنی مین کہا گیا ہی۔ **رند** ؎
ہم آفتاب بام ہین یا ہین چراغ صبح۔ کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے۔ **سحر** ؎
جب سفیدی آئی سر پر کیا ہو ساز زیست کا۔ سحر اب ہم آفتاب بر سر دیوار ہین۔

آفتاب نکلنا۔ نمبر (۱) دیکھو آفتاب برآمد ہونا نمبر ۱۔ **اسیر** ؎ تارے
چھپین آفتاب نکلے۔ خاطر کی ہوس شتاب نکلے۔ **درد** ؎ شب گزری اور
آفتاب نکلا۔ تو گھر سے بھلا شتاب نکلا۔
نمبر (۲) غبار اور بدلی کا آفتاب کے مُنھ سے ہٹ جانا۔ **رند** ؎ زلفون سے
اُسکا رو سے منور عیان نہین۔ ابر سیہ کو چیر کے نکلا ہی آفتاب۔

آفتابہ۔ ف۔ مذکر۔ ایک وضع کا لوٹا ہی جسکے پیچھے گرفت کیواسطے دستگی لگی ہوتی
ہی اور مُنھ پر سر پوش ہوتا ہی اُس سے اکثر مُنھ ہاتھ دہوتے ہین۔ **ناسخ** ؎
ماہ کامل تیرے مُنھ دہونیکی ہی سیلابچی۔ آفتاب ای ماہ تابان آفتابہ ہوگیا۔

آفتابی۔ مونث۔ نمبر (۱) ایک قسم کی آتشبازی جسکے چھوٹتے ہی دہوپ
سی پھیلجاتی ہی جیسے ماہتابی چھوڑنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہی۔
سحر ؎ جب کبھی بام پر اُسکا رُخ تابان چمکا۔ آفتابی سی لگی چھوٹنے مہتابی سے
نمبر (۲) ماہی مراتب مین چاندی سونے کا ایک دائرہ ہوتا ہی جسمین ایک ڈنڈی
لگی ہوتی ہی اور بادشاہون کے جلوس مین سواری کے ساتھ ہوتا ہی اُسکا سایہ
چتر کیطرح سر پر پڑتا ہی۔ **ذوق** ؎ وہ آفتابی اُسکی نجل جس سے آفتاب
وہ چتر اُسکا جس سے ہو ہمسر آسمان۔
نمبر (۳) دہوپ کھایا ہوا۔ (صفت مین آتا ہی) جیسے آفتابی گلقند۔ یاد ہو پکا
مارا ہوا یعنی داغدار شکستہ رنگ جیسے سیب آفتابی۔
نمبر (۴) گول۔ مدور۔ جیسے آفتابی دائرہ۔ آفتابی چہرہ۔
نمبر (۵) امرا کے مکانات مین ایک بلند مقام ماہتابی کیطرح ہوتا ہی۔ **شعور**
؎ چلے آتے ہین کثرت سے جو مرغ نامہ بر پیہم۔ بنی ہی آفتابی یار کی چھتری
کبوتر کی۔
نمبر (۶) ایک قسم کی چھوٹی سی پنکھیا طاؤس کی کھلی ہوئی دم سے مشابہ جس سے
چہرے کی دہوپ بچاتے اور کبھی پنکھے کیطرح جھلتے بھی ہین اور اُسے سورج مکھی
بھی کہتے ہین۔ **ناسخ** ؎ رشک سے تا نہ آفتاب جلے۔ اسلیے حائل آفتابی ہی
اسیر ؎ ہون وہ مجرم دہوپ مین بیٹھا تو سایے کے لیئے۔ آفتاب آکر
فلک سے آفتابی ہوگیا۔ **ظفر** ؎ دیکھکر اُس مہ کو وقت بیحجابی آفتاب۔
ہوگیا مُنھ پر بچائے آفتابی آفتاب۔
نمبر (۷) ایک قسم کی ڈھال جو سرخ رنگ ہوتی ہی۔ **ظفر** ؎ وہ ہلال ابرو اگر
چمکائے تیغ مغربی۔ نکلے مشرق سے لیے وان آفتابی آفتاب۔

آفتابی چہرہ۔ گول چہرہ۔ چہرے کی دو قسمین ہین۔ دوسرے کو کتابی
چہرہ کہتے ہین جو ذرا لنبا ہوتا ہی۔

آفتابی دائرہ۔ گول دائرہ۔ خوشنویسون نے دو قسم کے دائرے
خط نستعلیق مین قرار دیے ہین۔ دوسرے کو بیضاوی کہتے ہین جسمین
ذرا لنبا پن ہوتا ہی اگر اُسکے اوپر ایک حلقہ کھینچدین تو انڈے کی شکل ہوجائے

آفریدگار۔ ف۔ خالق۔ ع۔ پیدا کرنیوالا۔

آفریدہ۔ ف۔ آفریدن مصدر کا مفعول۔ پیدا کیا گیا۔ **ظفر** ؎
بندہ خدا کا کون وہ خاص آفریدہ ہی۔ پشت فلک سلام کو جسکے خمیدہ ہی

داغ ؎ سروسہی ہون اور نہ شاخ خمیدہ ہون۔ تسلیم و راستی کے لیے
آفریدہ ہون۔

آفرینش ۔ ف ۔ مونث ۔ آفریدن سے حاصل مصدر۔
نمبر (۱) پیدایش ۔ قلق ؎ باعث آفرینش عالم ۔ نور تابندہ رخ آدم ۔
نمبر (۲) کائنات عالم ۔ ؎ نخلبند آفرینش سے دعا مانگو یہ سحر ۔ دفن ہون
صحن چمن مین جہان نثار سبزہ رنگ ۔

آفرینندہ ۔ ف ۔ آفریدگار ۔ رشک ؎ رکھیگا موے سر شوریدہ عاشق
کی شرم ۔ آفرینندہ سمور و قاقم و سنجاب کا ۔

آفرین ۔ ف ۔ نمبر (۱) مونث ۔ کلمہ تحسین ۔ سبحان اللہ ۔ واہ وا ۔
شاباش ۔ مومن ؎ پڑہتا ہون اور مطلع رنگین کہ حسن جیسے ۔ سرگرم آفرین ہو
لب خونچکان تیغ ۔ داغ ؎ آفرین داغ تجھے خوب نباہی تو نے ۔
مرحبا کوچہ دلدار سے مر کر نکلا ۔ اور یہ اور اسکے امثال محل طنز مین بھی بولے جاتے
ہین ۔ ناسخ ؎ یہ گل کھلے ہین تمہارے ہی ہجر مین صاحب ۔ ہمارے
دیکھتے ہو داغ آفرین دیکھو ۔ سوز ؎ کیون جی ہم بد نظر بھلا صاحب
آفرین تیری بدگمانی کو ۔ میر ؎ جب گیا مین یاد سے تب کسکا گھر کا ہی کا
پاس ۔ آفرین صد آفرین اے مردمان روزگار ۔
نمبر (۲) آفریدن سے صیغہ امر اسم کے ساتھ ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے
جہان آفرین ۔ ذوق ؎ یہی گر تری چشم سحر آفرین ہے ۔ تو نے دل نہ
جان ہے نہ ایمان نہ دین ہے ۔ وزیر ؎ بنایا تجکو ایسا خوبصورت ۔ کہ نازان
تجھ پہ صورت آفرین ہے ۔

آفرین آفرین ۔ آفرین کی تکرار مزید تعریف کے لیے ۔ رند ؎ ۔
آفرین آفرین مجھ مست کے مے پینے پہ ۔ مرحبا مرحبا ساقی ترے پلوانے کو ۔
اور تعریف مین مبالغے کی جگہ اور کبھی طنز سے آفرین صد آفرین ۔ آفرین ہزار
آفرین آفرین صد ہزار آفرین بھی کہتے ہین ۔ ؎ نکی آہ سوزِ غم دل پر اُٹھائے
تجھے آفرین ذوق صد آفرین ہے ۔

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ۔ یہ مصرع عالی حوصلگی و ریا مردی
کی تعریف مین کہتے ہین ۔

آفرین کرنا ۔ تعریف کرنا ۔ تحسین کرنا ۔ فقرہ ۔ اُستاد نے غزل سُنکر آفرین کی
فقرہ (طنز سے) بیٹا ایک مین کیا جھینکتا ہون سارا زمانہ تمکو آفرین کرتا ہے

آفرین کہنا ۔ تعریف کرنا ۔ اسیر ؎ ہماری فہم کو انصاف ہو تو آفرین کہیے ۔
نکالا ایک تمکو ڈھونڈ کر سارے زمانے مین ۔ مومن ؎ کہے کون جز طعن یا ان
آفرین ۔ زبان اور حمد زبان آفرین ۔

آفرین ہو رہی ہے ۔ تعریف ہو رہی ہے بیشتر طنز کی جگہ کہتے ہین ۔ فقرہ ۔
تمہاری سعادتمندی پر زمانے مین کیا آفرین ہو رہی ہے ۔

آفرین ہے ۔ کیا بات ہے ۔ کیا کہنا ہے ۔ شاباش ۔ مرحبا ۔ مدح اور ذم
دونون جگہ مستعمل ہے ۔

فصل الف ممدودہ مع قاف

آقا ۔ ف ۔ مذکر ۔ مالک ۔ خداوند ۔ حاکم ۔ آتش ؎ پہلو مین مرے دل
نہین اے اہل جہان ہے ۔ بندہ ہو نہین جسکا یہ اُس آقا کا مکان ہے ۔ ؎ بحر
آقا کی جدائی سے تڑپتا ہی غلام ۔ کربلا یاد آئی جب دیکھا حسین آباد کو ۔
قلق ؎ ہمسے آقا ہمارا چھوٹا ہے ۔ گھر سے چھٹ کر نصیب پھوٹا ہے ۔

ع ؎ لکھنؤ مین ایک امام باڑہ ہے محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کا بنوایا ہوا جسمین وہ خود بھی دفن ہین ۔

آقائے ولی نعمت - خداوند نعمت - سرکار - ملازم اپنے آقا کو کہتے ہین اس لغت کو اسلیئے قائم کیا کہ بعض کم استعداد آقائے نعمت انہین معنی مین بولتے ہین حالانکہ وہ صحیح نہین ہی -

فصل الف ممدودہ مع کاف عربی

آکا - ت - مذکر - نمبر (۱) بھائی - خصوصاً بڑا بھائی -
نمبر (۲) کلمہ خطاب - جسطرح میان یا دوست - اس لفظ کا رواج اکثر سپاہیون اور بانکون ترچھون مین ہی - فقرہ - سنو آکا یار لوگون سے یہ چالین اچھی نہین
فقرہ - (مثال) زبردست پہلوان پر دو گٹھے لکڑی کے لادو اور کہو کہ آکا اٹھو یقین ہی کہ آکا سے اٹھانہ جاے (چند پند)

آکاس بیل - مونث - (عوام اکاس بیل) امربیل جسکی فارسی افتیمون ہی ایک قسم کی زرد بیل درختون سے لپٹی ہوتی ہی بال بڑہانے کے لیے سر پر ٹپاتے ہین اور امراض سوداوی مین بھی اسکا استعمال کرتے ہین -

آکسفورڈ - انگلینڈ کا ایک شہر اپنی یونیورسٹی (مدرستہ العلوم جہان سے فضیلت کے خطاب ملتے ہین) کے سبب سے مشہور ہی -

آکھٹکنا - ذوق ؎ دلمین نشتر نگہ یار کا آہی کھٹکا - وہی پیش آیا جو مدت سے تہا کھٹکا ہمکو -

آکھر - ھ - مونث - مسکن بہائم عموماً اور خصوصاً شیر کا مسکن - سحر ؎ زندگی چاہیئے جنگل مین بھی کچھ خوف نہین - اے جنون شیر کی آکھر ہی گھر تہا اپنا
ولہ ؎ جنون عشق ہو دلمین تو عقل کیا ٹھہرے - جہان ہو شیر کی آکھر وہان غزال نہین - انشا ؎ تھے جتنے کہ اڑنے اور گینڈے - آکھر پر اپنی اپنی اینڈے -

آکھڑا ہونا - گلزار نسیم ؎ وہ ناچنے کیا کھڑی ہوئی تھی - خود رگنی اکھڑی ہوئی تھی - ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہین اٹھتے دہوان آکھڑے ہو بام پر تم بال سکھلاتے ہوئے -

آکھلاپن - ھ - (مشتق ہی آکھل سے جسکے معنی سنسکرت مین چنچل ہین) مذکر - گھوڑے کی کود پھاند - شوخی - شرارت مصحفی ؎ روند ڈالا دلکو ہر جا بناز کے - آکھلاپن نے سمند ناز کے -

آکھنا - انشا ؎ دیوار پھاند نے مین دیکھو گے کام میرا - جب ہم سے آکھنا صاحب سلام میرا - آپ کے کہنا بولتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع کاف فارسی

آگ - ھ - اگن - س (اسکا مادہ اگ ہی جسکے معنی پھیلنا ہین) - مونث آتش - ف - نار - ع - نمبر (۱) یہی مشہور اور متعارف آگ - آتش ؎ دہوکا جو تیرے آتش رخسار کا نہ کہاے - سیماب آگ مین نہ کبھی بیقرار ہو
نمبر (۲) موسم تابستان کی گرمی - فقرہ - اس فصل مین کہ ابھی سے آگ برستی ہی اچھا ہوا کہ رحمت سفر نہ کہینچی - (عود ہندی) رشک ؎ جلنے رونے کو بنایا ہی عناصر مین مے - گرمیونکی آگ داخل ہی ہوا برسات کی -
نمبر (۳) سوزش - تپک - فقرہ - چہالونمین آگ بہری ہی - انشا ؎ کیا کیا آہ ناتوان تونے - آگ سی پہونکدی یہان تونے - سحر ؎ حال گرمی محبت کا نہ پوچھو ہمسے - آگ ہتی ہی دماغونمین تپش جانونمین -
نمبر (۴) چرپراہٹ - تیزی - فقرہ - اتنی مرچین تہین کہ زبان مین آگ لگ گئی -
نمبر (۵) آتشک - باد فرنگ - فقرہ - اسکے حسن پر نہ جاؤ آگ مین جھک رہی ہی -

نمبر(۶) بھوک پیاس کی شدت - ہی کوئی ان داتا جو پیٹ کی آگ بجھا دے - (فقیر کی صدا) مومن ؎ آب خنجر سے کہین پیاس مری بجھتی ہی - اور بھی آگ لگاتا ہی یہ پانی مجکو -

نمبر(۷) ماتما - جوش خون - فقرہ اولاد کی آگ بری ہوتی ہی -

نمبر(۸) سوز و گداز - عشق و محبت - دلکی لگی - مومن ؎ مری چشم دریا بہاتی رہی - مری آگ عالم جلاتی رہی - ناسخ ؎ دبی تھی آگ جو سینے مین پھر بھڑک اُٹھی - کل اس ببوکے نے دکھلائی جو بھڑک ہمکو - عرش ؎ آب گریہ سے مٹے کیا دل بیتاب کی آگ - آتش برق کبھی بجھتی نہین باران سے -

نمبر(۹) مصیبت - آفت - مثل - پرائی آگ مین کون پڑتا ہی - داغ ؎ سچ ہی پرائی آگ مین پڑتا نہین کوئی - ہمراہ کوہ طور کے موسے نہ جل گئے -

نمبر(۱۰) غصہ - تیہا - جہلا پن - نسیم ؎ تھوڑے خلاف حکم سے ہوتا ہی خشمگین - کیسی بھری ہوئی ہی مزاج بشر مین آگ -

نمبر(۱۱) حسد - جلاپا - عداوت - نقرہ - سوت میری آگ مین جلی جاتی ہی - (عو)

نمبر(۱۲) لڑائی - جھگڑا - فساد - فتنہ - سحر ؎ دیکھنا پھر یہی شر ہمسے اور اُنسے ہوگا - لوگ آئے ہین سبھی آگ کے بھڑکانے کو -

نمبر(۱۳) گرم - حار - ایک تو باعتبار تاثیر کے جیسے اجواین آگ ہوتی ہی - فقرہ - ابھی پانی نہین پڑا آجکل کے آم آگ ہوتے ہین -

دوسرے بہت گرم جلتا ہوا جسمین بظاہر گرمی ہو کہ چھوا نہ جائے - فقرہ - چنبر نہ چھونا آگ ہو رہا ہی - ناسخ ؎ ہجر مین آگ ہو گیا پانی - دلکو کرتی ہی کباب شراب -

نمبر(۱۴) جلے تن - غضبناک - جہلا - مومن ؎ لگائی آہ نے غیرونکے گھر آگ - ہوئے کیا کیا وہ اتنی بات پر آگ - اسیر ؎ ہوئے وہ آگ فوراً پانی پانی دیکھکر مجکو - غضب کی برخلافی ہی ٹھکانا بھی ہی اس ضد کا -

نمبر(۱۵) تشبیہاً بہت سرخ - ؎ گلشن مین آگ لگ رہی تھی رنگ گل سے میر - بلبل پکاری دیکھکے صاحب پرے پرے - آتش ؎ بہار لالہ و گل سے لگی ہی آگ گلشن مین - گریبان پھاڑکر چل بیٹھیے صحرا کے دامن مین -

نمبر(۱۶) مدار کا درخت - قلق ؎ یہ فیض ربہار اندنون ہی عالم مین - درخت آگ کا پیدا ہو کر بڑے جو شرار - عرش ؎ اصل کی نقل سے گر کار روائی ہوتی - آگ کے پھول نے بھی آگ لگائی ہوتی -

فائدہ - ان معنی مین اسے لوگ نبات تازی آک بھی کہتے ہین اسلیے کہ اصل اسکی ارک ہی اور ارک سے آک - آک سے آگ ہو گیا -

نمبر(۱۷) تشبیہاً چمک دمک - روشنی - مومن ؎ وہان آب رخ اور یان آتش دل - جدھر دیکھو اُدھر ہی جلوہ گر آگ -

آگ اُبلنا - شدت تپش اور بہت گرمی کی جگہہ کہتے ہین - کہ زمین سے آگ اُبلتی ہی -

آگ اُٹھنا - فساد اور فتنے کا پیدا ہونا - نقرہ - غدر مین جو ہزارون جانین تلف ہوگئین یہ آگ میرٹھ ہی سے اُٹھی تھی -

آگ اور بیری کو کم نہ سمجھے - آگ چاہے کتنی ہی کم ہو اور دشمن کیسا ہی حقیر ہو مگر ان دونون کو تھوڑا نہ سمجھنا چاہیے جہان آگ تیز ہوئی یا دشمن نے قابو پایا پھونک دینے اور ضرر پہنچانے مین دیر نہین ہوتی - جسجگہہ نصیحتاً یہ کہنا ہوتا ہی کہ دشمن ضعیف کو بھی ضعیف نسمجھنا چاہیے وہان یہ مثل کہی جاتی ہی اور اسی جگہہ فارسی کا یہ مصرع مشہور ہی - دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد -

آگ بولا - دیکھو آگ بگولا - رشک ؎ مجھ سے گرمی ہی وہ کرتا ہی تو دہری
گرمی - خود جلانا مجھے خود آگ بولا ہونا - جن مصادر کے ساتھ آگ بگولا لکھا گیا ہی
اُن سب کے ساتھ آگ بولا بھی مستعمل ہی اسواسطے کہ بولا اور بگولا دونون لفظ گرد باد
یعنی بونڈرے کے معنی مین ہین -

آگ بتانا - بندوق وغیرہ کو داغنا - عرش ؎ آگ تو دے پیتنچو تکو بتا
دیتے ہو - خاک بھی صورت بارود اڑا دیتے ہو -

آگ بجھانا - نمبر (۱) حقیقی معنی - قلق ؎ دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی -
جلد پانی منگاؤ آگ لگی -

نمبر (۲) جھگڑا اٹھانا - غصہ فرو کرنا - فقرہ - دونون مزاج کے جھلّے ہین یہ
آگ تمہین بجھاؤ گے تو بجھیگی -

نمبر (۳) بھوک پیاس مٹانا - تشنگی رفع کرنا - پیٹ بھر کے کھلانا - فقرہ -
ہی کوئی اللہ کا بندہ جو پیٹ کی آگ بجھا دے - (فقیر کی صدا) فقرہ - یہ آگ
تو برف کا پانی بجھائیگا -

نمبر (۴) تسکین دینا - جی ٹھنڈا کرنا - مومن (رباعی) ؎ آتش دل زار
مین لگائی اُسنے - برسون جان حزین جلائی اُسنے - پھینکا مجھپر کل اختلاط کا پانی
بھڑکی ہوئی آگ کیا بجھائی اُسنے - ظفر ؎ کہا مین نے جو اُس سے کہ اسکو
بجھا یہ جو دلمین لگا ہی تو آگ لگا - تو یہ ہنسکے وہ ناز سے کہنے لگا مجھے آتی لگا ہی
بجھائی نہین - کیف ؎ ایک دنیا مین نہ ایسا کوئی صحرا پایا - آگ دلکی جو بجھاتے
کہین نم بھر روکے -

آگ بجھنا - نمبر (۱) حقیقی معنی - ناسخ ؎ اڑائے خاک کو کیونکر ہوا تیری
حکومت مین - نہین بجھتی ہی اب ای عدل گستر آگ پانی مین -

نمبر (۲) جلاپا مٹنا - جان صاحب ؎ سوت کی آگ بجھی سوت کے بچون سے جلی
ان جہنم کے شرارونکی شرارت نہ گئی -

نمبر (۳) تڑپ جاتی رہنا - قرار آجانا - ذوق ؎ ہم آپ جل بجھے مگر اس
دل کی آگ کو - سینے مین ہمنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا - ظفر ؎ وہ جو دلمین
لگ رہی ہی آگ بجھنے کی نہین - چشم تر سے گرچہ اک دریا روان ہو جائیگا -

نمبر (۴) بھوک مٹنا - پیاس بجھنا - فقرہ - اتنا کھاتا ہی مگر اسکے پیٹ کی آگ
نہین بجھتی - انشا ؎ لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا - جگر کی آگ بجھے
جس سے جلد وہ شے لا -

نمبر (۵) تسکین ہونا - جی ٹھنڈا ہونا - تسلیم ؎ وصل کے دن شربت
دیدار سے - آگ بجھی طالب بیدار کی - فقرہ - آنسو نکلجانے سے کسیقدر
دلکی آگ بجھگئی -

نمبر (۶) لڑائی جھگڑا رفع ہونا - غصہ فرو ہونا - بحر ؎ بجھی آگ لگائی ہوئی
رقیبونکی - بہائے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ -

آگ برسانا - نمبر (۱) گرمی کا پھونکے دینا - رشک ؎ آگ برسائی ہین
آہین جب فور گریہ ہو - یون تو موتی ہی رطوبت زا ہوا برسات مین -

نمبر (۲) گولیون کا منہ برسانا - معرکۂ کارزار گرم کرنا - فقرہ - انگریزی فوج
نے سیل اور بم کے گولون سے ایسی آگ برسائی کہ سارا میدان دوزخ کا طبقہ ہوگیا

آگ برسنا - نمبر (۱) لو چلنا - تڑاقے کی دھوپ پڑنا - سخت گرمی ہونا
میر ؎ حذر کہ آہ جگر تفتگان بلا ہی گرم - ہمیشہ آگ ہی برسے ہی یان
ہوا ہی گرم - مومن خان ؎ پھر دل مین مرے لگی ہی آتش - نالے سے
برس رہی ہی آتش -

نمبر (۲) معرکہ کارزار گرم ہونا۔ گولیوں کی بوچھاڑ ہونا۔ فقرہ۔ حریف کی توپوں سے آگ برس رہی ہے فوج کا قدم کیونکر ٹہرے۔

آگ بگولا۔ نمبر (۱) لال لال۔ جلتا بھنتا۔ دہکتا ہوا۔ **سحر** ؎ مر گئے پر بھی وہ سودے کی حرارت نہ گئی۔ قبر سے خاک مری آگ بگولا نکلی۔

نمبر (۲) تند و تیز۔ غصے میں بھرا ہوا۔ **سحر** ؎ جلا جلا کے یہ کرتے ہیں دوست کو زیر باد۔ مزاج آگ بگولا ہے خوش جمالوں کا۔

نمبر (۳) شوخ۔ گرما گرم۔ **آتش** ؎ ایک مدت سے ہوں آفت طلب اے گردش چرخ۔ کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا۔

آگ بگولا بنا دینا۔ افروختہ کرنا۔ غصہ دلانا۔ فقرہ۔ تمنے انکو چھیڑ چھیڑ کر یونہیں آگ بگولا بنا دیا۔

آگ بگولا بنجانا۔ لازم۔ فقرہ۔ ذراسی بات پر آپ آگ بگولا بنگئے۔

آگ بگولا کردینا۔ دیکھو آگ بگولا بنادینا۔ فقرہ۔ تمہاری جلی کٹی باتوں نے آخر اُسے آگ بگولا کردیا۔

آگ بگولا ہوجانا۔ لازم۔ فقرہ۔ وہ مارے غصے کے آگ بگولا ہوگئے۔

آگ بنا دینا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔ فقرہ۔ دو باتیں ایسی جڑیں کہ انکو آگ بنادیا۔ اسجگہ آگ کردینا زیادہ کہتے ہیں۔

آگ بنجانا۔ لازم۔ **مومن** ؎ آئے ہو جب بڑھا کے دلگی جلن گئے ہو۔ جوں سوز دل کہا ہے تم آگ بنگئے ہو۔ **نصیر** ؎ عاشق تو جلا ہوا کھڑا ہے۔ وہ آگ بنا ہوا کھڑا ہے۔

لکھنو میں اب اس جگہ آگ ہوجانا زیادہ کہتے ہیں۔

آگ بن دھواں کہاں۔ مثل۔ ہر بات کی بنیاد ہر فرع کے لیے اصل ضرور ہے۔ جب علت نہو تو معلول کہاں۔

آگبوٹ یا آگنبوٹ۔ ھ۔ دھویں کا جہاز۔ اس لیے کہ بوٹ گوٹ کے وزن پر انگریزی میں کشتی کو کہتے ہیں۔ **منیر** ؎ سیکڑوں آگبوٹ اور جہاز حسن دریا کی گرم بازاری۔

آگ بھبوکا۔ آگ کیطرح سرخ۔ شوخ۔ گرما گرم۔ **رند** ؎ شعلہ حسن سے جلجاؤ پر انکھیں سینکو۔ کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو۔

آگ بھبوکا بنجانا۔ غصے سے سرخ ہوجانا۔ **ظفر** ؎ آیا ہے کس پہ تو یوں آگ بھبوکا بنکر۔ تیرے رخسار جو اے ہوش ربا خوب ہیں سرخ۔

آگ بھری ہونا۔ نمبر (۱) سوز و گداز کی جگہ۔ ؎ پڑھے ہے مومن نے کیا کیا گرم اشعار۔ بھری تھی دلمیں یارب کسقدر آگ۔

نمبر (۲) تپاک اور جلن کی جگہ۔ فقرہ۔ پھوڑے میں ایسی آگ بھری ہے کہ ہونکے دیتی ہے۔

نمبر (۳) بغض اور عداوت کی جگہ۔ فقرہ۔ سوت کے دل میں میری طرف سے آگ بھری ہوئی ہے۔ (عو)

آگ بھڑکانا۔ نمبر (۱) آگ کو ہوا دیکر مشتعل کرنا۔ **رشک** ؎ آگ بھڑکا کے دکھانا اُسے اے نامہ بر۔ حال جانسوز زبانی نہ کہا جائیگا۔

نمبر (۲) فتنہ اُٹھانا۔ فساد بڑھانا۔ **سحر** ؎ دیکھنا پھر یہی شر ہے اور اُنسے ہوگا۔ لوگ آندھی ہیں سبھی آگ کے بھڑکانے کو۔ **غافل** ؎ گرم ہوتا ہے جو مجھسے دمبدم وہ شعلہ رو۔ یہ رقیبوں کی ہے شاید آگ بھڑکائی ہوئی۔

نمبر (۳) شوق اور محبت بڑھانا۔ بیتاب اور بیقرار کرنا۔ **سحر** ؎ دوپٹا وہ گلنار دکھلا گئے۔ نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے۔ **جرأت** ؎ آہ اس دلکی لگی پہ چشم گریاں کیوں نہو۔ یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوئی۔

آگ بھڑکنا۔ بھڑک اُٹھنا۔ نمبر (۱) آگ کا دہکنا۔ شعلے بلند ہونا۔ آتش

؎ نالۂ عاشق دلسوختہ ہی آفت جان - بھڑکی خوب آگ جہان ڈھیر ہی خاکستر کا - رند؎ بعد از کلیم بھڑکی نہ پہر آگ طور کی - کیا کیا ہوائین ورنہ جہانمین چلین نہین -

نمبر (۲) لڑائی بڑہنا - حسد اور کینہ زیادہ ہونا فقرہ - دونون جلے تن ہو ہی رہے تھے کوئی دخل دیتا تو اور آگ بھڑک اُٹھتی -

نمبر (۳) شوق بڑہنا - محبت مین بیتاب ہونا - جرأت؎ گل دیکھے جو یار بن چمن مین - بس آگ بھڑک اُٹھی بدن مین سحر؎ آگ بھڑکی ہوئی ہی مجکو نہ سمجہائے کوئی - جان کا مال کا ہوتا ہی زیان ہونے دو -

نمبر (۴) جلن اور گرمی زیادہ ہونا - فقرہ - یہ پہاہا رکتے ہی زخمون مین آگ سی بھڑکنے لگی -

آگ بھی نہ لگاؤن - عورتین کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنیکی جگہ بولتی ہین - فقرہ - تمہارے نزدیک خوشرنگ ہوگی مین تو اس اطلس کو آگ بھی نہ لگاؤن -

آگ پانی؎ - (عو) مرگی - ھ - صرع - ع -

آگ پانی کا بیر - فطرتی مخالفت - جبلّی عداوت - اجتماع ضدین - (جو ممکن نہین) فقرہ - ہمارے اُنکے تو آگ پانی کا بیر ہی موافقت ہو ہی نہین سکتی اور یون بھی بولتے ہین کہ آگ پانی ایک جگہہ نہین رہ سکتے - یکرنگ؎ پارسائی اور جوانی کیونکہ ہو - ایک جاگھ آگ پانی کیونکہ ہو -

آگ پانی کا سنجوگ ہی - سنجوگ بواو مجہول - (ملاپ) اجتماع ضدین - دو مخالف چیزونکا میل ملاپ - جہان دو مخالفونمین موافقت ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ یہ تو آگ پانی کا سنجوگ ہی -

آگ پانی کا کھیل - جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہا جاتا ہی کہ یہ تو آگ پانی کا کھیل ہی اپنا کیا اختیار ہی کبھی بنتا ہی کبھی بگڑتا ہی (بیشتر وہی لوگ بولتے ہین جنکو کھانا وغیرہ پکانے سے تعلق ہوتا ہی)

آگ پانی مین لگانا - متحمل مزاج کو بھڑکا دینا - جہان لڑائی نہوتی ہو وہان لڑوا دینا - شرارت کرنا - فتنہ اُٹھانا - جانصاحب؎ لگایا کرے آگ پانی مین سوکن - کبھی میرے اُنکے جدائی نہ ہوگی - خلیل؎ کچھ شرارت سے نہین دل ہی جلانے والے - آپ تو پانی مین ہین آگ لگانے والے - داغ؎ کب شرارت سے باز آتے ہین - آگ پانی مین یہ لگاتے ہین -

آگ پر تیل ٹپکانا - شعلے کو اور بھڑکانا - ایسی بات کہنا کہ جس سے فساد بڑہجاے - ذوق؎ میر گریہ ترے رخسار کو چمکاتا ہی تیل اس آگ پہ تل آنکھ کا ٹپکاتا ہی - اور آگ پر تیل ڈالنا بھی کہتے ہین -

آگ پر رکھنا - نمبر (۱) جلانا - پھونکنا - سلگانا - انشا؎ کہتا ہی کہ نامے کو ترے آگ پہ رکھا - قاصد نے تو لو اور سنائی یہ خبر گرم - آگ پر دھرنا بھی کہتے ہین رند؎ بے سوز عشق جوہر دل کسطرح کھلین - بو آگ پر دھرے سے نکلتی ہی عود کی - اور پر کی جگہہ مین بھی کہتے ہین - آتش؎ وہ گریبان آگ مین رکھدئے موسم گل مین جو ہوئے چاک کے -

نمبر (۲) پکانا - گرم کرنا - سحر؎ باعث شیرین لبی ہی پان کے لاکھے کا رنگ - آگ پر جب تک رکھی جاے کیا شکر بنے - فقرہ - سالن جمگیا ہی ذرا آگ پر رکھدو -

؎ عورتین اس مرض کا نام لینے سے بچتی ہین اور آگ پانی اس مناسبت سے کہتی ہین کہ اس مرض والے کو آگ پانی دیکھکر اکثر دورہ پڑجاتا ہی -

آگ پر سینکنا - کسی چیز کو قریب سے آگ دکھانا - انشا ؎ آگ پر سینکنے کے ساتھ اُس مین - آئینہ کے کالے کالے حروف اُبھر -

آگ پر لٹانا - جلانا - تڑپانا - بیقرار کرنا - مومن (رباعی) ؎ شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے لیے - گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لیے - دشمن بے گناہ سرد مہری کے سبب - تم آگ ہوئے مرے جلانے کے لیے -
آتش ؎ نہانے کو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹا دیگا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر -

آگ پر لکڑی یا کمان سیدہی کرنا - کمان اور لکڑی کو بار بار گرم کر کے اُسکا خم نکالنا - آتش ؎ کر دیگی صاف جبین اُن ابروؤنکی گرمی صہبا - کمان رخ کر گئی جب بہرہ ہو گی آگ پر سیدہی - ناسخ ؎ آگ سے جب تک نہ سینکا مین ہو کمان کیونکر درست - حسن ابرو کے لیے وہ روئے آتشناک ہے -

آگ پر لوٹنا - نمبر (۱) یہ ایک قسم کے فقرا کا فعل ہے جنکو جہل بدال کہتے ہین جو دہکتے ہوئے انگارون پر لوٹتے لوٹتے آگ بجھا دیتے ہین عوام ان فقرا کو جہابدار کہتے ہین - اسیر ؎ ہر روز لوٹتا ہے یہ داغون سے آگ پر - دل ہجر یار مین جہل ابدال ہوگیا - سودا ؎ رہ نوردونکی چال کا ہے یہ حال - جون بجہاتے ہین آگ جہل بدال -

نمبر (۲) بے چین اور بے قرار ہونا - تڑپنا - صبا ؎ رحم کر حال پہ مرے کے تو ای سوز فراق - قبر مین آگ پہ لوٹون پس مردن کبتک - میر ؎ سوز درون سے کیونکر مین آگ پر نہ لوٹون - جون شیشہ حبابی سب دل پر آبلے ہین -

نمبر (۳) رشک و حسد سے جلنا - فقرہ - تم کیون کسیکا مال کسیکی اولاد دیکھکر آگ پر لوٹتے ہو - رشک ؎ ہم ہین وہ گرم رو راہ بیابان عدم - آگ پر ٹوٹتی ہے موت قضا جلتی ہے -

آگ پڑ جانا - نمبر (۱) سوزش اور جلن پیدا ہونا - فقرہ - اس مرہم سے تو پھوڑے مین اور آگ پڑ گئی -

نمبر (۲) گرمی بہت ہونا - فقرہ - میان آگ پڑ رہی ہے ایسے مین سفر کا کیا موقع ہے -

نمبر (۳) گرانی ہونا - فقرہ - اس ملک مین ہر چیز پر آگ پڑ رہی ہے تھوڑی تنخواہ مین کیونکر بسر ہو -

نمبر ۲ اور نمبر ۳ کے معنو نمین لکھنؤ مین نہین سُنا - البتہ بعض ارباب دہلی سے تحقیق ہوا کہ وہان بولتے ہین -

آگ پھانکنا - جھوٹ بولنا - مبالغہ کرنا - ذوق ؎ کہے یہ زاہد کہ او زہر فروش آگ نہ پھانک - مانگے گر بادۂ نو زہ کہن کی قیمت -

آگ چھکنا ع - سخت گرمی یا سوزش معلوم ہونا - فقرہ - خدا جانے ڈاکٹر نے کون سی دوا پلادی ہے کہ بدن مین آگ چھک رہی ہے -

آگ پھوس مین بیر ہے - یعنی اجتماع ضدین ممکن نہین جہان جوان مرد اور جوان عورت ایک جگہ رہکر پاکدامنی کا اظہار کرین وہان اکثر یہ مثل بولی جاتی ہے اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی صورت مین عصمت کہان رہ سکتی ہے - اور یہ مثل مختلف صورتون سے بولی جاتی ہے شلًا آگ پھوس کا ساتھ کیا - آگ پھوس کی

ع ؎ چھکنا کے املا مین اختلاف ہے بعضے بغیر نون غنہ لکھتے ہین اور بعض نون غنہ کے ساتھ اصل مین تو نون غنہ ضرور ہے اسلیے کہ پھونکنا مین نون غنہ ہے اُسی سے لازم ہے مگر اب لہجے اور املا دونون مین بغیر نون غنہ زیادہ رواج ہے -

دوستی کیسی آگ بھوس ایک جگہ کب رہ سکتے ہین -

آگ پھونکنا - نمبر (۱) آگ کو مُنہ یا دھونکنی وغیرہ سے ہوا دیکے بھڑکا دینا
نمبر (۲) غصہ دلانا - لگائی بجھائی کرنا - فقرہ - یہ آگ آپ ہی کی پھونکی ہوئی ہے
مگر فصحاے لکھنؤ اسجگہ آگ لگائی ہوئی زیادہ بولتے ہین - البتہ بعض اربابِ
دہلی سے دریافت ہوا کہ وہان بے تکلف بولتے ہین -
نمبر (۳) جلن اور سوزش پیدا کردینا - غافل ؎ بادۂ گلرنگ نے وہ آگ تن مین
پھونکدی - نزع کے دم ہی نہ جو پانی کے ساغر سے بجھی - انشا ؎ کیا کیا
آہ ناتوان تو نے - آگ سی پھونکدی بیان تو نے -
نمبر (۴) ولولہ اور شوق بڑہانا - ناسخ ؎ بادنوروزی نے پھونکی ہے اُٹھا
تن مین آگ - یان برنگ غنچۂ لالہ ہی پیراہن مین آگ -

آگ پھیلانا - حقیقی معنی کی مثال - انشا ؎ یہ جلبتنگ نے پھیلادی
آگ پانی پر - کہ جلکے گر پڑے خود دیکھ کر آگ پانی پر -
مجازاً فساد پھیلانا - فتنہ برپا کرنا - فقرہ - یہ آگ اُسی فتنہ پرداز کی پھیلائی
ہوئی ہے -

آگ پھیلنا - لازم - صبا ؎ خوف کی جا ہے نہ چھیڑو دلِ سوزان کو
مرے - آگ پھیلی جو کسی نے کہین اخگر توڑا -
(مجاز کی مثال) فقرہ - خدا خیر کرے غدر کی آگ پھیلتی جاتی ہے -

آگ تاپنا - آگ سے ہاتھ پاؤن سینکنا - غالب ؎ رات کو آگ اور
دنکو دہوپ - بھاڑ مین جائین ایسے لیل و نہار - آگ تاپے کہان تلک انسان
دہوپ کہاوے کہان تلک جاندار - فقرہ - انگیٹھی لگ رہی ہے اور آگ تاپ
رہا ہون اور خط لکھ رہا ہون (عود ہندی) لکھنؤ مین اس محل پر صرف تاپنا بولتے ہیں

ناسخ ؎ ہم فقیر ایسے ہین ای شاہ کہ جاڑا جو لگا - بھاڑ مین تاپنے کو بال
ہما کے جو نکے -

آگ ٹھنڈی کرنا - آگ بجھانا - کیفؔ ؎ آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے
ٹھنڈا - اب پڑی ہی جو جلائے تو بلا جلتی ہے -

آگ جاگ اُٹھنا - بجھی ہوئی آگ کا مشتعل ہوجانا - شوق بڑہجانا - نکہت ؎
جنبشِ دامن مژگان کی ہوا سے کسکی - آگ جاگ اُٹھی محبت کی دبی سینہ میں
انشا ؎ تو نے لگائی آکے یہ کیا آگ ای بسنت - جس سے کہ دل کی آگ
اُٹھی جاگ ای بسنت - اور اسکا متعدی جگانا بمعنی روشن کرنا بھی مستعمل
ہے - ؎ سخت خفتہ نے جگایا اُسے صد حیف نصیر - آگ جو گلخن سینہ مین
دبی رہتی تھی -

آگ جانے لہار جانے دہونکنے والے کی بلا جانے -
جہان کوئی کسیکے حکم سے کچھ کام کرتا ہے اور دوسرا شخص کارکن پر اعتراض کرتا
ہے یا اُسمین نقصان بتاتا ہے تو اسجگہ کارکن یہ مثل کہتا ہے مطلب یہ ہوتا ہے کہ
اچھائی برائی سے ہمین کیا کام جو حکم ملا اُسکی تعمیل کی نتیجہ جو ہوگا وہ کارفرما
بھگتے گا -

آگ جلانا - آگ روشن کرنا - رند ؎ وہ آیا شب کو جو سرا مین مین
یہ گھبرایا - جلائی شمع تو مجمر مین اور لگن مین آگ - اسیر ؎ وہ بلبل ہین
رہا ہم ہمارا باغبان برسون - جلائی آگ اونکو قریب آشیان برسون -

آگ جلنا - لازم - میر ؎ روز ازل سے آتے ہین ہوتے جگر کباب
کیا آجکل سے عشق کی یاں دل جلی ہے آگ -

آگ جھاڑنا - نمبر (۱) آگ سے راکھ پھونک کر اڑا دینا - فقرہ - آگ جھاڑ کر تم

رکہو تاکہ چقماق جلد سلگ جاسے۔

نمبر(۲) پتہر اور چقماق سے آگ نکالنا۔ فقرہ۔ سب سے پہلے ہوشنگ نے پتہر سے آگ جہاڑی ہے۔

آگ جہڑنا۔ نمبر(۱) سنگ و چقماق وغیرہ سے آگ نکلنا۔ **عاشق** ؎ پتہر کہیں آگ جہڑی جسم زار سے۔ جب میرے استخوان لگے استخوان پر۔

نمبر(۲) شرر جہڑنا۔ شعلے اُٹھنا۔ بہت گرمی پڑنا۔ **رند** ؎ آہ آتش فشان جو کرتا ہون۔ آگ جہڑتی ہی آشیانے سے۔ **ہلال** ؎ ای فلک تارے نظر آتے ہین سب چنگاریان۔ کیا شب فرقت مین جہڑتی ہی مہ کامل سے آگ

آگ جہونکدینا۔ جلا دینا۔ جلن ڈالدینا۔ **انشا** ؎ جہونکدی عشق نے جب اس دل بیتاب مین آگ۔ غل پڑا یہ کہ گری معدن سیماب مین آگ۔

آگ چمکنا۔ آگ کا روشنی دینا۔ **ہلال** ؎ آنکہین یون غیر سیہ رو کی نظر آتی ہین کبھی جسطرح چمکتی ہی شب تار مین آگ۔

آگ دبانا یا دابنا۔ نمبر(۱) انگارون کو راکھ وغیرہ مین چھپا دینا۔ بہڑک مٹا دینا فقرہ۔ آندہی رہی ہی آگ خوب دبا دو۔ **ذوق** ؎ خنک ہونگی اگر مشت خاک دوزخ مین پڑے تو واقعی اکبار آگ داب تو دے۔

نمبر(۲) فتنہ و فساد مٹانا۔ غصہ دور کرنا۔ فقرہ۔ یہ بہڑکی ہوئی آگ تمہین دباؤگے تو دبے گی۔

نمبر(۳) سوز دل کی جگہہ۔ **میر** ؎ دن رات میری چہاتی جلتی ہی محبت مین۔ کیا اور نہ تھی جا کہ یہ آگ جو یان دابی۔

لکھنؤ مین آگ دبانا کو آگ دابنا سے فصیح جانتے ہین۔

آگ دبنا یا دبی ہونا۔ لازم۔ نمبر(۱) **میر** ؎ پاؤن نہین ٹہر گئے ہین پہپہولے مرے تمام۔ ہر گام راہ عشق مین گویا دبی ہی آگ۔ **مومن** ؎ جلے کیا کیا شجر تربت پہ میری۔ دبی تھی لاش کے بدلے مگر آگ۔

نمبر(۲) فقرہ۔ فوج آجانے سے غدر کی آگ دبگئی۔

نمبر(۳) **غالب** ؎ تم اپنے شکوے کی باتین نہ کہود کہود کے پوچھو۔ حذر کرو مرے دل سے کہ اسمین آگ دبی ہی۔ **ناسخ** ؎ دبی تھی آگ جو سینے مین بہڑک اُٹھی۔ کل اس بہبو کے نے دکہلائی جو بہڑک ہمکو۔

آگ دکھانا۔ نمبر(۱) آگ کے قریب لیجا کے گرم کرنا۔ **گلزار نسیم** ؎ دو بال دیے کہ لو مری لاگ۔ جب وقت پڑے دکھائیو آگ۔ **غافل** ؎ عرق انفعال سے ہم نامہ لکھینگے تجکو۔ آگ دکھلاتے ہی ہوتا ہوے عبارت پیدا۔

نمبر(۲) جلانا فتیلے وغیرہ سے آگ لگانا۔ **گلزار نسیم** ؎ بو آتی ہی آدمی کی لیجا ناپاک ہی آگ اسکو دکھلاؤ۔ فقرہ۔ بارود ہو تو بہنک اُڑے آگ دکھائیں تو دہوان ہو (عود ہندی کیلئے کی توپ کے بیان مین)

آگ دہکانا۔ نمبر(۱) آگ مشتعل کرنا۔ فقرہ۔ دہوان بہت ہوتا ہی ذرا آگ دہکا دو۔

نمبر(۲) شوق بڑہانا۔ **انشا** ؎ چمک کر تو ای برق ستارہ شکن۔ تو مستی آتش کو مت اور دہکا۔ بول چال مین اسکو بہڑکانا ہی۔

آگ دہکنا۔ لازم۔

آگ دہونکنا۔ دہونکنی وغیرہ سے آگ کا تیز کرنا۔ فقرہ۔ بہتیرا دہونکا آگ بہلا کب سلگتی ہی۔

آگ دینا۔ نمبر(۱) دیکھو آگ دکھانا نمبر ۲۔ **ناسخ** ؎ غم نے جہاں سے رخصت دلکو جو آگ دی۔ روشن ہر رنگ خانہ زنبور ہوگیا۔ **میر** ؎ محبت نے شاید کہ دی

دلگواگ - دہوان سا ہی کچھ اس نگر کی طرف - فقرہ - آتشبازی کو آگ دیکہی گولے چہوٹنے لگے -

نمبر (۲) آگ جہڑنا - آگ پیدا ہونا - فقرہ - یہ پتہری ایسی خراب ہی کہ جب بہت چوٹ کہاتی ہی تو آگ دیتی ہی -

نمبر (ثلث) روشن کردینا - چمکا دینا - سودا ؎ شفق آفتاب شام و سحر آگ دے ہی جہان کو یکسر - ناسخ ؎ دی آگ اسنے پر تو رخ سے شراب کو شرمندہ جام مے سے کیا آفتاب کو -

آگ رکہہ دینا - (کسی چیز پر) جلا دینا - پہونکدینا - آتش ؎ نہایت بلبل شیدا کا اسنے دل جلایا ہی - جو بس ہووے تو رکہدون آگ مین گلچین کے دامن پر -

آگ روشن کرنا - آگ مشتعل کرنا -

آگ روشن ہونا - لازم - اسیر ؎ تیرے فروغ حسن نے کہویا غبار خط روشن ہوی جو آگ تو غائب دہوان ہوا - داغ ؎ مرا اختر جلایا ای فلک تجہپر گرے بجلی - شب فرقت یہ کیسی آگ روشن تہی ستارہ نہین -

آگ سا دہکتا ہی - آگ کی مثل لال ہی - آگ کیطرح جلتا ہی - ناسخ ؎ دونون حنائی ہاتھ دہکتے ہین آگ سے - مچہلی کف صنم مین سمندر سے کم نہین - فقرہ - بخار کی ایسی شدت ہی کہ بدن آگ سا دہکتا ہی -

آگ سرد ہونا - نمبر (۱) شوق باقی نہ رہنا - فقرہ - کل تک شوق کی کیسی گرما گرمی تہی آج بالکل وہ آگ سرد ہوگئی -

نمبر (۲) فتنہ و فساد رفع ہونا - فقرہ - تعصب کا یہی حال ہی تو یہ آگ سرد ہو چکی -

آگ سلگانا - آتش ؎ خس و خاشاک کا رتبہ ہی مجہے عالم مین - پہلے پہل تا ہون مین جو آگ کو سلگاتا ہی -

مجازاً لگائی بجہائی کرنا - ورغلانا - فتنہ و فساد اٹہانا - سودا ؎ گوش زد اسکے کیا اعدا نے میرا حرف عشق - کیا رہا گہر جلنے مین اب آگ وہ سلگا چکے -

آگ سلگنا - فقرہ - لکڑیان تو گیلی ہین آگ کیا خاک سلگے -

مجازاً سوز عشق ہونا - ؎ آگ سی اکدل مین سلگے ہی کبہی بہڑکی تو میر - دیگی میری ہڈیون کا ڈہیر جون ایندہن جلا -

آگ سے پانی ہو جانا - غصہ اتر جانا - فقرہ - چار باتین ایسی کہین کہ وہ آگ سے پانی ہو گئے -

آگ کا باغ - آتشبازی -

آگ کا بنا ہوا - تندخو - گرم مزاج -

آگ کا پتلا - نمبر (۱) شعلہ - نہایت گرم - جرات ؎ ہر آہ سے جو شعلہ نمایان ہی آگ کا - پتلا بغل مین کیا دل سوزان ہی آگ کا - عرش ؎ یقین ہی ساقیا جلجائے زاہد گر مجہے دیکہین - بنا ہون آگ کا پتلا وفور بادہ خواری سے -

نمبر (۲) نہایت گرم مزاج - فقرہ - دو رتی اجواین سے انکے بدن مین آگ پہک گئی - آدمی کاہے کو ہین آگ کا پتلا ہین -

نمبر (۳) سراپا غصہ - نہایت تندخو - فقرہ - آدمی کیا ہی آگ کا پتلا ہی جب دیکہو موچہون سے چنگاریان اڑا کرتی ہین -

آگ کا پتنگا - جلتے ہوے گہاس پہوس کا شرارا -

آگ کا پرکالہ - نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا - انگارا - بحر ؎ داغ ہین آگ کے پرکالے بہڑک اٹہینگے - دیکہو فصل بہاری نہ بہت جوش مین آ - مصحفی ؎ ظاہر جو کسی روز کرون سوز نہان کو - ای اشک تجہے آگ کا پرکالہ کردون مین -

نمبر(۲) شوخ و شنگ معشوق - مومنؔ آبلے کیونکر نہ نکلیں جاے اشک آنکھوں سے آہ - میرے پہلو میں ابھی وہ آگ کا پرکالہ تھا -

آگ کا پھول - نمبر(۱) چنگاری - نصیرؔ بلبل ترے جلینگے خس و خار آشیان - آکر پڑا جو آگ کا اس گلستان سے پھول - ظفرؔ لگ گئی جوش گل لالہ سے گلشن کو جو آگ - کہیں اس آتش رخسار کا کیا پھول پڑا -

نمبر(۲) مدار کا پھول - بحرؔ رہے شگفتہ ہم اسطرح جیسے آگ کے پھول - کبھی نہ دشت نوردی میں ہمنے مانی دھوپ -

آگ کا پیڑ - مدار کا درخت - یہ درخت چار قسم کا ہوتا ہی اور بلندی اور پتّون کی چھٹائی بڑائی اور پھول کی رنگت میں ایک دوسرے سے فرق رکھتا ہی انمین سے اعلیٰ قسم کا جو ہی وہ بہت بلند ہوتا ہی پہل آم سے مشابہ ہوتے ہیں - پکنے پر بیچ سے شق ہو جاتے ہیں جنمین سے دُھنکی ہوئی روئی سی نکلتی ہی اس قسم میں دودہ ہوتا ہی درخت موسم گرما میں سرسبز و شگفتہ ہوتے ہیں اور برسات میں پژمردہ اور خشک ہو جاتے ہیں اور دودہ بعض امراض کو مفید ہی عاشقؔ ظاہر ہی میری قبر سے سوز دروں کا حال - سبزے کے بدلے آگ کا ہی پیڑ گور پر -

آگ کا جلا آگ سے اچھا ہوتا ہی - چونکہ آگ کے جلے کو سینکنا مفید ہوتا ہی اسلیے یہ مثل وہان بھی بولتے ہیں جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جسنے ایذا دی ہی اُسی سے رجوع کرنا چاہیئے - اسیرؔ داغ غم اس دل سوزان کا مداوا ہوگا - آگ کا ہی جو جلا آگ سے اچھا ہوگا - رشکؔ سچ ہی کہ جلا آگ کا ہو آگ سے اچھا آزار سے گا جو دل آزار ملے گا -

آگ کا دریا - مبالغتہً جہان آگ کی کثرت ہو - ظفرؔ دل بیتاب میں جوش تپش عشق نہیں - مارتا آگ کا دریا ہی یہ سیماب میں جوش -

آگ کا کُرہ - جو کرہ فلک قمر یعنی آسمان اول کے جوف میں کرۂ ہوا کو محیط ہی - ناسخؔ ایسے ہیں میرے نالۂ آتش فشان بلند - ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دھوان بلند -

آگ کا کھیل - آتشبازی -

آگ کا کھیل ہی - مہوسون سے جب کوئی چیز بگڑ جاتی ہی تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو آگ کا کھیل ہی ایک آنچ کی کسر رہگئی -

آگ کا گھر - بہت گرم - فقرہ - آجکل کے آم آگ کا گھر ہوتے ہیں چھینٹا پڑ جاے تو کہانا -

آگ کا لوکا - آگ کی لو - شعلے کی لپک - مخمس - ہلالؔ آتش گل آہ بھڑکاتی ہی کیا باد بہار - کرتی ہی گلشن کو گلخن سے سوا باد بہار - آگ کے لوکے نظر آتے ہیں یا باد بہار - جلتی ہی اس گل کی فرقت میں ولا باد بہار - باغ میں تو بھی دم آتش فشان دو چار کھینچ -

آگ کا ہنسنا - آگ کا شرر افشان ہونا - تیز ہونا - بھڑکنا - اسیرؔ غم سے کسیکے تند مزاجون کو کام کیا - ہنستی ہی آگ گریۂ چشم کباب پر - ولہؔ گرم بازار حسد کس جا زمانے میں نہیں - آگ کے ہنسنے پہ روٹی جلگئی تنور میں -

آگ کجلانا - آگ کا سلگ سلگ کر سیاہ ہو جانا - جھوٹے کوے پھونکنے سے سُرخ ہو جاتے ہیں اور پھر فوراً ہی اُنپر سیاہی دوڑ جاتی ہی اُسکو کجلانا کہتے ہیں مصحفیؔ سوزش دل سے میں ذرات ٹپکا جاتا ہون - ہوئی اک عمر یہ اخگر نہیں کجلاتی ہی - جراتؔ جب نظر بجلی کر وہ چشم فسون ساز آگئی - آتش افسردہ کی مانند بس کجلا گئی - معروفؔ مجھسا کوئی جہان میں نہوگا فسردہ دل

جب آگے آگ آسے ہی کجلائی جاسے ہی۔

آگ کر دینا - افروختہ کر دینا۔ غصہ دلانا۔ **مومن** ؎ تیرے سمند ناز کی ہیجا شرارتین۔ کرتی ہین آگ نالۂ اندیشہ کام کو۔ فقرہ۔ اُسنے لگا سجہا کر اُنہین آگ کر دیا۔ نمبر (۲) گرم کرنا۔ فقرہ۔ تیز تیز دواؤنکے استعمال نے میرا مزاج اور آگ کر دیا۔ فقرہ۔ بند مکانمین گہرار کہکر پانی کو آگ کر دیا۔

آگ کو آگ مارتی ہی - مثل۔ شریر شریر ہی سے دبتا ہی۔ فقرہ۔ شہد سے کے ساتھ شہد پن ہی چاہیئے آگ کو آگ ہی مارتی ہی۔

آگ کو دامن سے ڈہانکنا - بات کو اسطرح چہپانا کہ اور افشا ہو جائے (دامن سے جب آگ چہپائی جائیگی تو دامن جلجائیگا آگ اور بہڑک اُٹھیگی) فقرہ۔ ضبط سے عشق کے آثار اور ظاہر ہو جائینگے بہلا آگ کہین دامن سے ڈہانکی جاتی ہی۔

آگ کہائیگا تو انگارے ہگے گا - مثل۔ شراب خواری قمار بازی وغیرہ بدکاریون کے حق مین کہتے ہین۔ یعنی جو بُرا کام کریگا اُسکا نتیجہ بُرا ہی ہوگا۔ بدی کا انجام بد ہی جیسا کریگا ویسا بہریگا۔

آگ کہائے منہ جلے اُدہار کہائے پیٹ - مثل۔ آگ سے زیادہ قرض سے ڈرنا چاہیئے کہ اسکا ضرر زیادہ ہی۔

آگ کہتے منہ نہین جلتا - مثل۔ بُری چیز کا نام لینے سے بُرائی کا اثر نہین ہوتا۔ اسکے قریب ہی قریب فارسی مین یہ مثل ہی نقل کفر کفر نباشد یعنی بغیر گناہ کیے فقط زبانی کہنے سے آدمی مجرم نہین ہوتا۔

آگ کے آگے سب بہسم ہین - مثل۔ آگ جس چیز کو پاتی ہی جلا دیتی ہی اسکا استعمال بیشتر غصے کی حالت بیان کرنے مین ہوتا ہی یعنی غصہ ایسی بدبلا ہی کہ اس حالت مین کچہ کسی بڑے بوڑہے کا بہی لحاظ نہین رہتا۔

آگ کی بڑہیا - مدار کے درخت کے پہولونکی مودار روی جو گرمی کے موسم مین ہوا سے اُڑتی پہرتی ہی بہت نرم اور چمکتی ہوئی ہوتی ہی کاتنے کے کام نہین آتی تکیون مین لوگ بہرتے ہین اور اُسکو مدار کی بڑہیا بہی کہتے ہین۔ **ناسخ** ؎ آوارہ یون ہوا و ہوس مین ہین پہر چی۔ جسطرح اُڑتی پہرتی ہی بڑہیا مدار کی۔ اور نیز اکثر بہت بوڑہی عورت کو کہتے ہین۔ **انشا** ؎ تہوراسے جو مخلونکی ہو کوئی آگ کی بڑہیا۔ بنے آکے وہ بوڑہی اور بڑے نداف کا جوڑا۔ **سودا** ؎ ضعیفی سے کرون اُسکی مین کیا بات۔ کہ جسکی تہی بڑہیا آگ کی نات۔ بجز موئے سپید اُسمین نہین کچہ۔ نہین جون آگ کی بڑہیا کہین کچہ۔ **نکہت** ؎ ہین جوان کیون دام الفت مین اسیر۔ جفت اسکا چاہیئے ہی چرخ پیر۔ کیا دورنگی مین گل رعنا ہی یہ۔ زال دنیا آگ کی بڑہیا ہی یہ۔

آگ کے لوکے اُٹہنا - نمبر (۱) آگ کے شعلے بلند ہونا۔ نمبر (۲) جی جلنے کی جگہ۔ **مسرور** ؎ دل سے نالے نہین نکلتے ہین۔ اُٹہ رہے ہین یہ آگ کے لوکے۔ نمبر (۳) تپش کے مقام پر۔ فقرہ۔ تپتی ہوئی زمین پر پانی چہڑکا جاتا ہی تو آگ کے لوکے اُٹہتے ہین۔

آگ کے مول یا مولون - مہنگا۔ گران قیمت۔ **آتش** ؎ دکہاؤ ہنسکے صفا اکدن اپنے دندان کی۔ گہر ہین آگ کے مول اپنی آبداری سے۔ **بحر** ؎ ابہی تو آگ کے مولون گل رخسار بکتے ہین۔ کہین قیمت کہلی اسکی خط رخسار بیچک ہو۔

آگ گاڑنا - دبا ہوا آگ دبانا۔ خواص اسکی جگہہ آگ دبانا بولتے ہین۔

آگ گڑی ہونا - لازم - درد ؎ کیا جانیئے کیا دلپہ مصیبت یہ پڑی ہے -
اک آگ سی کچھ ہے کہ وہ سینے مین گڑی ہے -

آگ لگا کر پانی کو دوڑنا - شر فساد پیدا کرکے اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرنا - اسیر ؎ دل جلا کر مکر سے آنسو بہانا کیا ضرور - دوڑتے ہو کیون لگا کر آگ پانی کے لیے - اور آگ لگا کر بجھانا بھی انہین بھی مین ہے - رشک ؎ جلا جلا کے نہ دے ہمکو آبروئے عشق - لگا کے آگ بجھانے کو کون کہتا ہے -

آگ لگانا - نمبر (۱) کسی چیز کو آگ دینا جلانا ناسخ ؎ باروت مین لگا دے کوئی آگ جسطرح - کرتے ہی عشق دل نہ رہا اختیار مین - آتش ؎ سنا ہے عاشقون سے برق وش بھی نام جو اپنا - تماشا دیکھتے ہین وہ لگا کر آگ خرمن مین

نمبر (۲) سوزش اور حرارت پیدا کرنا - ناسخ ؎ تب فرقت نے آگ ایسی لگائی میرے اعضا مین - عرق کے بدلے ہوتے ہین مسامون سے شرر پیدا - ظفر ؎ بہا ہے چشم سے دریا بھی وہ تو بجھ نہ سکے - جگر مین آگ کسیکے گئے لگا کے فراق

نمبر (۳) تیزی اور چرپراہٹ پیدا کرنا - فقرہ - کبابون نے تو زبان سے حلق تک آگ لگا دی -

نمبر (۴) بیقرار کرنا - ولولہ پیدا کرنا - اسیر ؎ دیتا ہے مزے سہاگ کیا کیا - دیپک نے لگائی آگ کیا کیا - ناسخ ؎ گرمی بازار یوسف آگئے اُس یوسف کے کیا مُنھ دکھاتے ہی لگادے آگ جو بازار مین - ؎ معشوقونکی گرمی بھی ہے سیر قیامت ہے - چھاتی مین گلے لگ کر تک آگ لگا دینگے -

نمبر (۵) رشک و حسد پیدا کرنا - رند ؎ وہ جیسے بزم مین ہنستا ہا رقیب جلے - لگائی گرمی صحبت نے انجمن مین آگ -

نمبر (۶) حسرت دلانا - تڑپانا - مومن ؎ دیکھتے ہی گل نظر مین تیر اپنا پھر گیا آتش گل نے لگائی آگ اے گلرو ہمین - خلیل ؎ داغ دیجاتی ہے برسات مین بے یار گھٹا - ابر تر آگ کلیجے کو لگا دیتا ہے -

نمبر (۷) لگانا - بجھانا - برافروختہ کرنا - شوخی اور شرارت کرنا - سحر ؎ بجھی آگ لگائی ہوئی رقیبونکی - بہا سے بحر نے دریا مین بار ہا تعویذ - برق ؎ آپ جلبجائین کہے سب آگ لگانے والے - دو گھڑی مین وہی تم ہو وہی جانان مین ہون سحر ؎ یہ کبھی طرز ملاقات نہ تھا اُس گل کا - کسنے یہ آگ لگائی کہ جلاتا ہے مجھے آتش ؎ مشق رفتار کرو گرم روی کی نہ سہی - کونسی چال ہے یہ آگ لگانے نہ چلو - داغ ؎ چلکے دو چار قدم آگ لگا دی کسنے - تلملاتی ہوئی پھرتی ہے قیامت کیسی -

نمبر (۸) مہنگا سودا خریدنا - غبن کرنا - (عو) فقرہ - (مثلاً) ما عظمت تو ہر سودے مین آگ لگاتی ہے (مراۃ العروس)

نمبر (۹) الفت کرنا - چھوڑنا - اسیر ؎ قفس آباد کر بلبل لگا دے آگ گلشن کو - جلا یا باغبان نے کاٹ کر شاخ نشیمن کو - ؎ مومن آ تو بھی اپنے نام پہ جا نام کو ان بتون کے آگ لگا -

نمبر (۱۰) اُڑا دینا - تلف کرنا - لٹا دینا - فقرہ - شرابخواری اور قمار بازی مین ساری دولت کو آگ لگا دی -

نمبر (۱۱) چوپٹ کرنا - بگاڑ دینا - فقرہ - صاحبزادی گوٹ لگانے کیا بیٹھین کہ سارے پاجامے مین آگ لگا کر رکھدی -

نمبر (۱۲) کسی چیز سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین - مومن ؎ نام کو اسکے آگ لگاؤن - دلکی طرح سے اسکو جلاؤن -

نمبر (۱۳) باغ مین گل و لالہ کھلنے - جنگل مین ڈھاک پھولنے - کثرت چراغان اور

سرخی شفق وغیرہ کی جگہہ تشبیہاً کہتے ہین - رند ؎ گلشن مین آکے آگ لگادی بہار نے - انگارے کیطرح سے ہر اک گل دہک گیا - سودا ؎ لالۂ خودرو نہین ہی خون نے فرہاد کے - جوش مین آکر لگادی کوہ کے دامن مین آگ - فقرہ - ڈہاک کے پہول پہولے ہین یا کسینے بن مین آگ لگادی ہی - فقرہ - دوالی مین ساہوکارون نے اتنے چراغ جلائے ہین کہ سارے ساہوکارے مین آگ لگادی ہی - ناسخ ؎ شعلۂ رخسار جانان نے لگائی ہی جو آگ - ماہ تابان آج مہتابی ہی آتشباز کی -

نمبر (۱۴) بہوک پیاس بڑہادینا - فقرہ - سینے کی جلن مین کچھہ بہی تسکین نہوی پونڈے کی گنڈیرون نے تو اور آگ لگادی - فقرہ - دورتی کشتے نے وہ آگ لگادی کہ سیرون گہی پی گئے -

نمبر (۱۵) تباہ کرنا - اُجاڑنا - نیست و نابود کرنا - سحر ؎ خانہ برباد ہون ققنس کیطرح عالم مین آگ قسمت نے لگادی مین جسے گھر سمجھا - میر ؎ دل و جگر جلکے مرے دونون ہوے خاک - کیا پوچھتے ہو عشق نے کیا آگ لگائی -

نمبر (۱۶) خاوند اور فرزند کے مرجانیکی جگہہ (مانگ اور کوکھ کے ساتھہ) (عو) فقرہ - اُس بدنصیب کی مانگ اور کوکھ دونو مین تقدیر نے آگ لگادی -

نمبر (۱۷) نیا فتنہ برپا کرنا - نئی آفت اُٹھانا - فقرہ - پہلے تو نوکر کو برطرف کرکے تنخواہ کاٹ لینے کا دستور نہ تہا یہ آگ آپکی لگائی ہوئی ہی -

آگ لگاؤن - بددعا - پہونکون - جلادون - بہاڑ مین جہونکون - اصل مین عورتون کی زبان ہی - رند ؎ مین گرم سیر ہون غربت کے دشت مین شب و روز - لگاؤن آگ کے کیا دست و طن مین آگ - جانصاحب ؏ لگاؤن آگ مین ایسے بناؤ کو ہی ہی -

آگ لگائے تماشا دیکھے - مثل - جہان کوئی فتنہ و فساد برپا یا لڑائی جہگڑا پیدا کرکے خوش ہو وہان بولی جاتی ہی -

آگ لگنا - نمبر (۱) جلنا - بہکنا - ناسخ ؎ ذکر کیا شبہاے فرقت مین چراغ و شمع کا - آگ لگنے سے کبہی روشن سیہ خانہ ہوا - آتش ؎ برگشتہ طالعی کا تماشا دکہاؤن مین - گہر کو لگے جو آگ تو پانی بجہاؤن مین -

نمبر (۲) چرپراہٹ اور تیزی معلوم ہونا - فقرہ - سالن مین ایسی مرچین جہونکدی تہین کہ زبان سے حلق تک آگ لگ گئی -

نمبر (۳) جلن اور سوزش ہونا - رشک ؎ یہی ہی ذکر ہمکو نام اُس آتشخو کا جپتے ہین - زبانہ ہی زبان اپنی لگی ہی آگ تالو مین -

نمبر (۴) تڑپنا - بیتاب و بیقرار ہونا - (سوز محبت سے) فقرہ - اپنے کے لیے جیسے آگ لگتی ہی غیر کے لیے نہین لگتی - داغ ؎ یہ مزہ تہا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی - نہ تجہے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا - مشہور شعر ؎ الفت کا یہ مزہ ہی کہ وہ بہی ہون بیقرار - دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

نمبر (۵) سوز و گداز عشق کی جگہہ - اسیر ؎ بجا ہی آنکھون سے گرم آنسو جو شمع کیطرح ڈہل رہے ہین - لگی ہی اک آگ اپنے دلمین بدن سے شعلے نکل رہے ہین - داغ ؎ یہ کسکی لو ہی اے دل مضطر لگی ہوئی - اک آگ سی ہی سینے کے اندر لگی ہوئی -

نمبر (۶) رشک و حسد ہونا - داغ ؎ ذکر مجنون سے مجہے آگ لگی جاتی ہی گرچہ ظاہر ہی تمہارا وہ طلبگار نہ تہا - اسیر ؎ دست و پا یار مین جب غیر نے مہندی ملی - آگ سی دلمین لگی مین ہاتہہ ملکر رہگیا -

نمبر (۷) ضد و عداوت ہونا - میر ؎ تمکو ہمسے آگ لگی ہی روتے ہین تو ہنستے ہو

ہمنے گھر کو کہول رکہا ہی اپنی کہ تم گشتہ ہو - یہ اب متروک ہی -

نمبر (۸) گران قیمت ہونا - مہنگا ہونا فقرہ - اس سال تو ہر چیز کو آگ لگ رہی ہی -

نمبر (۹) برباد اور غارت ہوجانا - سحر ؎ ہر اربیگانہ گنجینۂ ظلم کیشون کا - لگیگی آگ قرا بین کے خزانے ہین -

نمبر (۱۰) غصہ آنا - ناگوار گزرنا فقرہ - دوست کی برائی سنکر تن بدن مین آگ لگ گئی - ظفر ؎ اثر دیکہا ترا آگے یہ دیدۂ بیدار دکہتا ہی - کہ مجکو آگ لگتی ہی ترے آنسو بہانے پر - سحر ؎ ہمارے رہنے سے تجکو جو آگ لگتی ہی - جلا سے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچھا -

نمبر (۱۱) گل ولالہ وغیرہ سرخ سرخ پہول کہلنے اور جنگل مین ڈہاک پہولنے شفق کی سرخی نمود ہونے اور کثرت چراغان کیجگہ تشبیہاً کہتے ہین آتش ؎ بہار لالہ و گل سے لگی ہی آگ گلشن مین - گریبان پہاڑ کر چل بیٹہیے صحرا کے دامن تک - جان صاحب ؎ پہولا ہوا جو ڈہاک ہی اک آگ لگی ہی - آتا ہی نظر گرمیوں مین کوسون ہی بن سرخ - فقرہ - آسمان پر شفق کیا پہولی ہی جیسے آگ لگی ہی - فقرہ - دوالی کی روشنی کا کیا کہنا جدہر دیکہو آگ لگی ہی -

نمبر (۱۲) بہوک پیاس کا غالب ہونا - فقرہ - تربز عجب میوہ ہی لگی ہوئی آگ بجہا دیتا ہی -

نمبر (۱۳) بہت رنج وغم ہونا - فقرہ - صبر کیونکر آئے جب اسکی جوانمرگی کا خیال آتا ہی تو کلیجے مین اک آگ لگتی ہی -

نمبر (۱۴) خاوند اور اولاد کا مرجانا - (مانگ اور کوکہ کے ساتہہ) (عو) جان صاحب ؎ مانگ مین آگ لگی کوکہ جلی ہون جہلسی - خود پشیمان کو کرتے ہو پشیمان عبث -

آگ لگے آگ لگجائے - بددعا - غارت ہو - اُجڑ جائے اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی - مومن ؎ لگے آگ آتش غم کو زبان خامہ شعلہ ہی - جلا دیتے ہین سو سو خط دم تحریر اکثر ہم - نواب مرزا شوق ؎ کہون کس کس سے اس کہانی کو - آگ لگجائے اس جوانی کو - وزیر ؎ گرمیان وہ غیر سے کرتا ہی مین مرتا نہین - آگ لگجائے الٰہی سوت کی تاخیر کو - اور عورتین بطور تکیہ کلام کے بہی بولتی ہین - فقرہ - آگ لگے مجہے نہ چہیڑو - فقرہ - آگ لگجائے کیا بکتے ہو -

آگ لگے پر پانی کہان - مثل - غصے غضب کیوقت مروت اور محبت غرض کے وقت حیا اور غیرت نہین رہتی ہی -

آگ لگے پر کنوان کہودنا - بیوقت کوشش کرنا - جب کوئی شخص اُس کام کو کہ پہلے سے کرلینا چاہیئے عین وقت پر کرتا ہی تو کہتے ہین کہ واہ آگ لگے پر کنوان کہودنے سے کیا حاصل -

آگ لگے تو تجہے جل سے - جل مین لگے تو تجہے کہو کیسے - یہ مثل اکثر وہان بولی جاتی ہی جہان وہ شخص جس سے فریادرسی کی امید ہو ظلم کرے اور اسیکے قریب قریب فارسی مین یہ مصرع ہی - ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی -

آگ لینے آنا - آتے ہی پلٹ جانا - کہڑی سواری یا کہڑے کہڑے آنا ذوق ؎ لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے - تم آگ لینے آئے تہے کیا آئے کیا چلے - رند ؎ ان ٹہنڈی گرمیون سے مین جلتا ہون آپکی - تم آگ لینے آئے تہے کیا آئے کیا چلے -

آگ مٹنا - نمبر (۱) جلن اور تپک جاتی رہنا - فقرہ - زخمونکی آگ اس مرہم

سے مٹکیگی۔

نمبر (۲) حسد اور عداوت نہ رہنا۔ فقرہ۔ سوت کی آگ کہین ان باتون سے مٹتی ہے۔

نمبر (۳) شوق و عشق کا جاتا رہنا۔ عرش ؎ آب گریہ سے مٹے کیا دل پتیا کی آگ۔ آتش برق کبھی بجھتی نہین باران سے۔

مگر اب آگ مٹنا کیجگہ آگ بجھنا زیادہ کہتے ہین۔

آگ مین آگ لگانا۔ نمبر (۱) جلے ہوے کو جلانا۔ دکھے دلکو ستانا۔ صبا ؎ داغ پر داغ مرے دلکو دیا کرتے ہین۔ آگ مین آگ وہ ہین اور لگاتے جاتے۔

کیف ؎ آنسے سوز غم فرقت کا بیان کون کرے۔ آگ مین آگ وہ ہین اور لگانے والے

نمبر (۲) فساد مین فساد پیدا کرنا۔ فقرہ۔ صلح کیونکر ہو جو آتا ہے وہ اور آگ مین آگ لگاتا ہے۔

آگ مین جھلس جاناؑ۔ آگ مین جلکر سیاہ ہو جانا۔ فقرہ چیچک سے بدن کا وہ حال ہو گیا کہ جیسے آگ مین جھلس گیا ہے۔ نصیر ؎ گرہی تیری شرارت ہے تو اے آتش عشق۔ تا قدم سر سے مین جاونگا جھلس شمع نمط۔

آگ مین جھون ڈالنا۔ جلانا۔ فقرہ بخار کی وہ شدت ہے کہ جیسے کوئی آگ مین جھونے ڈالتا ہے۔

آگ مین (یا آگ پر) پانی ڈالنا۔ غصہ فرو کرنا۔ لڑائی فساد مٹانا۔

آگ مین جھونک دینا۔ آگ مین ڈالکر جلا دینا۔ ؎ جو وہ کرتے ہین

ع ؎ اگرچہ جھلس جانا جھون ڈالنا جھونک دینا جلانا اور جلنا یہ سب محاورات ایسے ہین کہ اگر آگ مین انسے نکال ڈالیے تو بھی انہین معنی کو مفید ہونگے مگر سلیسے لکھے گئے کہ یون بھی بولتے ہین اور خلاف فصاحت نہین ہے۔

مرا امتحان پڑین بیچ والے ندر میان۔ اگر آگ مین بھی وہ جھونک دین تو خلیل کچھ مجھے ڈر نہین۔

آگ مین جلانا حقیقی معنی۔ ظفر ؎ وہ ہوا ایکبار غیرون پہ نہ سرگرم عتاب۔ جنے لکھ لکھکر جلائے آگ مین سو بار نقش۔

مجازاً رشک و حسد سوز عشق مین جھونکنا۔ صبا ؎ اللہ ری سوزش والا یار۔ مار کس آگ مین جلا کر۔

آگ مین جلنا۔ لازم۔ جان صاحب ؎ کیون سوت کی مین آگ سے جل جلکے مرونگی۔ ہون سہرے نہ جلد سے کی جو بہنا مین بھرونگی۔ ؎ تب الفت کی حرارت نہین کسکو اے کیف۔ ایک ہی آگ مین سب خلق خدا جلتی ہے۔

آگ مین جو چیز پڑی وہ آگ ہے۔ یہ مثل تاثیر صحبت کے اظہار مین بولی جاتی ہے۔ ناسخ ؎ عشق جب کامل ہوا ہے عین حسن۔ آگ مین پڑ جائے جو شے آگ ہے۔ اس جگہ فارسی کی یہ مثل اردو مین زیادہ مستعمل ہے ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔

آگ مین جھونکدینا۔ نمبر (۱) آگ مین ڈالدینا۔ جلا دینا۔ سحر ؎ حمام کو یون گرم کیا یار کی خاطر۔ جھونکا کیے من آگ مین صندل کیے من بھول

نمبر (۲) سخت ایذا دینا۔ مصیبت مین گرفتار کرنا۔ قلق ؎ پہلے دریافت خوب کر نہ لیا۔ آگ عـ مین لیکے مجکو جھونکدیا۔ نصیر ؎ مجکو سوجھے ہے کہ تو آتش رخون سے ملکے آہ۔ جھونکدیگا ایکدن یہ دل مقرر آگ مین۔

آگ مین ڈالنا۔ دیکھو آگ مین جھونکدینا نمبر ا۔

آگ مین رکھکے جھونکدینا۔ جلا دینا۔ فقرہ۔ جی مین آتا ہے ان کاغذون کو

عـ ؎ یعنی بے دیکھے بھالے بُری جگہ شادی کردی۔

آگ مین رکھکر پھونکدون -

آگ مین کود پڑنا - جان کی پروا نکرنے اور جلنے مرنے سے نہ ڈرنیکی جگہہ اسکا استعمال ہی - آتش ؎ اپنے کہنے سے اک آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم کودتے ہین آپ گریبان کیجیئے - سحر ؎ وہ بشر اور ہین جو کرتے ہین نازِ منّاج - آگ مین کود پڑین ہم ترے ارشاد کے ساتھ -

آگ مین گرنا - ذوق ؎ گر پڑا آگ مین پروانہ دمِ گرمیِ عشق - سمجھا اتنا بھی نہ کمبخت کہ جلجاؤنگا -

مجازاً مصیبت مین پہنسنا - فقرہ - ارے میان کیون جان بوجھکے آگ مین گرتے ہو

آگ نکالنا - چقماق یا پتھر وغیرہ سے آگ جہاڑنا - مومن ؎ سنگ در سے ترے نکالی آگ - ہمنے دشمن کا گھر جلانے کو -

آگ نکلنا - لازم - نمبر (۱) ظفر ؎ دھوان آگ سے آگ پتھر سے نکلے - محبت کا سب مین اثر دیکھتے ہین

نمبر (۲) سخت جلن اور سوزش ہونا - بہت گرمی پڑنا - میر ؎ آگے تو اشک پانی سے آجاتے تھے کبھو - اب آگ ہی نکلنے لگی ہی جگر سے یان - ہلال ؎ اُف رے سوزِ ہجر کیا پکتی ہی مقتل کی زمین - خون کے بدلے نکلتی ہی تنِ بسمل سے آگ - فقرہ - آج تو زمین سے آگ نکلتی ہی -

آگ ہوجانا - نمبر (۱) ایندھن کا دہک جانا - فقرہ - ابھی آگ نہین ہوئی تو کیا گرم ہو -

نمبر (۲) نہایت گرم ہوجانا - جہلکنے لگنا - ناسخ ؎ سوزِ غم سے ہوگیا ہی آگ سب میرا بدن - پہنکیدی قاتل نے ایسی ہوگئی تلوار گرم -

نمبر (۳) غصے مین بھر جانا - برافروختہ ہونا - سحر ؎ شیل کب بوسے کا عارض ہے

عیان ہوتا ہی - آگ ہوجاتے ہین وہ رنگ دہوان ہوتا ہی - عاشق ؎ بھڑکانے سے رقیب کے تم آگ ہوگئے - میری طرف سے دلمین بھرا تھا غبار کیا

آگا - ھ - آگر (سامنا) - س - مذکر - پیش - ف - نمبر (۱) سامنا - مہرہ - مثل - فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہی -

نمبر (۲) جسم کا اگلا رخ - فقرہ - یہ کیا بدلحاظی ہی دیکھو آگے سے دلائی سنبھالو (عو)

نمبر (۳) پوشاک کا وہ حصہ جس سے جسم کا اگلا رخ ڈھکے - مثال کیلیے دیکھو آگا پیچھا -

آگا باندھنا - سامنا روکنا - سدراہ ہونا - مہرہ دبانا - ؎ ای صبا قلعۂ ہستی سے جو دم گھبرایا - بُرج کے دو چار قدم موت کا آگا باندھا -

آگا پیچھا - نمبر (۱) انگرکھے اچکن وغیرہ بعض لباس کا اگلا پچھلا حصہ - فقرہ - کپڑے کا عرض کم ہی آگا پیچھا نہین ہوتا -

نمبر (۲) انسان کا پیش وپس - فقرہ - یہ کیا وضع ہی کہ آگا پیچھا کھلا ایک جب ہی گلے مین لپٹی ہوئی ہی دوپٹا ایسا چاہیئے کہ سارا بدن ڈھکا رہے -

نمبر (۳) آغاز انجام - فقرہ - آدمی کو چاہیئے کہ ہر کام کا آگا پیچھا سوچ لیا کرے

آگا پیچھا دیکھنا ع - آغاز وانجام سوچنا - فقرہ - آگا پیچھا دیکھکر خرچ کرو -

آگا پیچھا سوچنا ع - آغاز وانجام کار مین غور کرنا -

آگا تاگا لینا - (عو) خبر لینا - آؤبھگت خاطر مدارات کرنا - فقرہ - بی بی محفل تمہارے گھر ہی جب تمہین سویا کروگی تو مہمانون کا آگا تاگا کون لیگا -

آگا روکنا - دیکھو آگا باندھنا - سودا ؎ کل سیر چمن کو جو گیا تھا طرف باغ

ع ؎ اس جگہہ آگا صرف تبعاً ہی مقصود پیچھا یعنی انجام سوچنا ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کہ آغاز انجام سوچکے کام کرو حالانکہ مقصود صرف انجام ہوتا ہی -

گلگشت کرُدہر سے جو ہین پہرنے وہ لاگا - پیچہے سے تو دامن کے تئین خار نے

کہینچا - اور سروکہڑا ہوکے لگا روکنے آگا -

آگا مارنا - سامنے سے حملہ کرنا - فقرہ - فوج نے بڑہکر غنیم کا آگا مارا -

آگے - ھ - پیچہے کی ضد - نمبر (۱) پیش - مقدم - ذوق ؎ جاتے

اسطرح سے اُس کوچے مین ہین پامال رہم - دلسے ہم آگے کبھی ہمسے کبھی دل آگے

آتش ؎ گلگشت کا خیال جو آجاسے آپ کو - تم آگے پیچہے پیچہے تمہارے

بہار ہو -

نمبر (۲) سامنے - مقابل مین - آتش ؎ گل کو نظر سے اشک خونین

اُتارتے ہین گلچین ہمارے آگے دامن پسارتے ہین - مومن ؎ آگے اُس

غرفے کے چلمن ہی پڑی - پس چلمن کوئی عورت ہی کہڑی -

نمبر (۳) مقابلے مین - مومن ؎ اک پریوش سبزہ رنگ وسبز پوش -

جسکے آگے حور کے اُڑجایئن ہوش - ناسخ ؎ آگے تری بہار کے بیرنگ

گل اُڑا - ہین دامن نسیم مین تودے گلال کے -

نمبر (۴) پیشتر - اس سے پہلے - ؎ کہو تجر ایسی ہی تھی شکل آگے - ہوئی

کسکے پیچہے یہ صورت تمہاری - ؎ وہی گرمی ہی بازار محبت کی ہنوز آتش -

وہ یوسف کی خریداری جو آگے تھی سو اب بھی ہی -

نمبر (۵) جیتے جی - جبین حیات - فقرہ - وہ اپنے آگے ہی بڑے بیٹے کو یہ گہر

دےگئے تھے - داغ ؎ کیا دم کا بھروسا ہی سمہر آسکے کہ نہ آسکے - جانا ہی جو

قاصد کو توجاسے مرے آگے -

نمبر (۶) آیندہ - اسکے بعد - صبا ؎ جو حال دیکھتا ہی وہ کہنا پیامبر

آیئن نہ آیئن آگے انہین اختیار ہی - آتش ؎ سامنا اُس آتشین رخسار کا اندہیر ہی

ہم کہے رکہتے ہین آگے اختیار آفتاب - قلق ؎ آگے کیا ماجرا کرون مین بیان

سب اسی واسطے یہی سامان -

نمبر (۷) آیندہ زمانے مین - ظفر ؎ ہو گیا غم فراق سے حال آگے دیکھیے

کیا ہو گیا ابھی سے ہی تاب و توان مین فرق - قلق ؎ دل لگانا ہی ایسا کیا آسان

آگے مشکل پڑیگی مہربان -

نمبر (۸) پرے - اُسطرف - دور - داغ ؎ رہگیا عرش سے آگے جاکر -

ہاے عالم مری تنہائی کا - ذوق ؎ گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے

لاکہون کوس - لیک ہی گمشدگی کا ابھی منزل آگے -

نمبر (۹) زیادہ - سوا - بڑہکر - فقرہ - اس سے آگے ایک کوڑی نہ دونگا -

نواب مرزا شوق ؎ یہ حیدر مین کو لیتے جو دہن - اس سے آگے نہین ہی

جاسے سخن کون حیدر کا رتبا سمجہا - کوئی بندہ کوئی خدا سمجہا -

نمبر (۱۰) پاس - قریب - فقرہ - ذرا آگے آکر بات سن لو -

نمبر (۱۱) سے کے معنی مین - مگر سے کا لفظ اس سے مقدم ہو - مثل دائی

کے آگے پیٹ کا پردہ - جان صاحب ؎ چھپتا نہین ہی پیٹ دو دائی کے

آگے - جو کچھ پڑی ہی بیگم مین کوئی مجہسے تو پوچھے -

نمبر (۱۲) نظرمین - دانست مین - قلق ؎ میرے آگے چمن جہنم ہی -

محفل عیش بزم ماتم ہی - وزیر ؎ وہ پیکش ہون نہ دیکھون رات بھر

اُسکی طرف ہرگز - فلک پے آفتاب آگے مرے مینا سے خالی ہی - رشک ؎

ہمت نے بے نیاز کیا اسقدر مجہے - حاتم زیادہ ہی مرے آگے بخیل ہے -

نمبر (۱۳) بعد - مومن ؎ لذت آتی جو لفظ الفت سے - پڑہتے دائم الف کے

عہ اس جگہ سامنے ہونیکی قید ہی -

آگے تے ۔ فقرہ ۔ غور کرکے دیکھو جیم کے آگے کیا لکھا ہی ۔

نمبر(۱۴) زد پر ۔ نکہت ؎ کیا عالم گوشۂ چشم کے عالم کو دیکھو تو ۔ صف مژگان نے آگے رکھلیا رستم کو دیکھو تو ۔

آگے آگے ۔ نمبر(۱) پیشاپیش ۔ پیچھے پیچھے کا عکس ۔ **قلق** ؎ آگے آگے نقیب کی للکار ۔ باادب باملاحظہ ہشیار ۔ **داغ** ؎ جب ترے در سے پھر اخلقت تماشائی ہوئی ۔ پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی ۔ **انشا** ؎ اداؤ ناز و حجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل ۔ تمہاری چتون کے آگے آگے یہ کرتے ہین اہتمام آٹھون ۔

نمبر(۲) آیندہ زمانے مین ۔ آگے چلکر ۔ مشہور شعر ؎ ابتدائے عشق ہین روتا ہی کیا ۔ آگے آگے دیکھئیے ہوتا ہی کیا ۔ **اسیر** ؎ نو برس کا سن ہی صدقے فلک ہین ناز پر ۔ آگے آگے دیکھئیے آئین وہ کس انداز پر ۔

نمبر(۳) قبل ۔ پیشتر ۔ **میر** ؎ دل دین ہوش و صبر سب ہی گئے ۔ آگے آگے تمہارے آنے کے ۔ مگر ان معنو نمین اب متروک ہی ۔

آگے آگے چلنا ۔ پیشاپیش چلنا ۔ **قلق** ؎ کوئی بیخود تھا آگے آگے روان ۔ کوئی دل پکڑے پیچھے پیچھے دوان ۔ **غافل** ؎ صحرا مین میسر خضر کا پڑتا نہین قدم ۔ جب تک نہ آگے آگے کوئی رہنما چلے ۔

آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا ۔ مثل ۔ جہان کسی اچھے برے کام مین کوئی اپنے بزرگ یا عزیز یا دوست کی پیروی کرتا ہی تو کہتے ہین کہ آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا ۔ یعنی اُنکے بزرگ ہی ایسا کرتے ہین تو یہ کیون نہ ایسا کرین ۔

آگے آگے ہونا ۔ رہبر ہونا ۔ **آتش** ؎ قطع ہو جائیگی گام چند مین سہنی راہ خضر ہی جب آگے آگے شوق منزل ہو گیا ۔ **ناسخ** ؎ جب شب تاریک مین ہم کوے جانان کو چلے ۔ آگے آگے جاتے مشعل آتشین نالے ہوے ۔

آگے آنا ۔ نمبر(۱) سامنے آنا ۔ روبرو آنا ۔ فقرہ ۔ آگے آکر سلام کرو نذر دو پیچھے کبتک کھڑے رہو گے ۔

نمبر(۲)؏ قریب آنا ۔ بہت نزدیک آنا ۔ فقرہ ۔ راز کی بات ہی آگے آکے سنلو ۔

نمبر(۳) مقابل ہونا ۔ مقابلہ کرنا ۔ **تسلیم** ؎ کیا منھ جو کوئی بات بنائے مرے آگے ۔ دعوے ہو سخن کا جسے آئے مرے آگے ۔

نمبر(۴) آڑے آنا ۔ کام آنا ۔ فقرہ ۔ دیا لیا آگے آیگا ۔ **ہلال** ؎ دیکے بررو دعائین لیتا ہی ۔ آگے آتا ہی تیرے تیرا فیض ۔

نمبر(۵) پیش آنا ۔ فقرہ ۔ بزرگون کا کہنا آگے آتا ہی ۔ **داغ** ؎ مسخر کر لیا آخر کو بنگالے کے جادو نے ۔ بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن مین ۔

نمبر(۶) پاداش عمل کی پہنچنا ۔ باپ کرے باپ کے آگے آئے بیٹا کرے بیٹے کے آگے آئے (مثل) **داغ** ؎ محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے ایسی ۔ کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے ۔

نمبر(۷) کسیکے سامنے آنا ۔ بے پردہ ہونا ۔ فقرہ ۔ اُنکے گھر کی عورتین ماموزاد بھائی کے آگے ہی نہین آتی ہین ۔ فصحا اس جگہہ سامنے آنا زیادہ بولتے ہین ۔

آگے آیت ۔ آگے آئی آیت ۔ القط ۔ بس ۔ چونکہ تلاوت قرآن شریف مین آیت پر توقف ہوتا ہی لہذا یہ عنوان استعمال وہان کا ماخوذ ہی ۔ جہان کوئی پڑھتے پڑھتے یا کچھ کہتے کہتے رک جاتا ہی تو دل لگی کے طور پر سننے والے کہتے ہین کہ آگے آئی آیت ۔

؏ سامنے ہونے کی تخصیص ہے ۔

آگے بڑہانا - آگے لانا - آگے لیجانا - **جرات** ؎ شب وصال مین حبشی سا دیکھ مجکو وہ شوخ - کہے ہے دیکہو بس آگے نہ تم بڑہاؤ ہاتھ - فقرہ - افسرون نے فوجونکو آگے بڑہایا -

آگے بڑہنا - نمبر (۱) آگے چلنا - کوچ کرنا - روانہ ہونا - **میر حسن** ؎ کئی ہم مین تھین جو کچھ پچھڑ رہین - دعائین وہ پڑہ پڑہ کے آگے بڑہین - **کیف** ؎ قیامت ہو کہین اٹھین لحد سے ہم بڑہین آگے - مسافر کیطرح رستے مین ٹھہرے بھی تو کیا ٹھہرے -

نمبر (۲) قریب آنا یا نزدیک جانا - فقرہ - اتنی دور سے مین نہین سن سکتا ذرا آگے بڑہکر بات کہو -

نمبر (۳) نکل جانا - سبقت لیجانا - **سحر** ؎ ثابت قدم طریق محبت مین شرط ہے - آدم سے جبرئیل بھی آگے بڑہے نہین - **ناسخ** ؎ گزرے جو باغ مین وہ سوار سمند ناز - گلگون بھی آگے بڑہ نہ سکے گل کے رنگ سے -

نمبر (۴) ترقی کرنا - **کیف** ؎ بڑہینگے جو عشق مجازی سے آگے حقیقت مین کیا ہوگا نقشا ہمارا -

نمبر (۵) استقبال و پیشوائی کرنے کی جگہہ - فقرہ - نوابصاحب خود وزیر صاحب کو آگے بڑہکر لے گئے - **غافل** ؎ معشوقۂ خیال کی شوخی تو دیکھیو - آگے بڑہا مین لینے تو پیچھے کو ہٹ گیا -

نمبر (۶) مقابلہ اور سامنا کرنیکی جگہہ - فقرہ - بڑے بہادر ہو تو آگے بڑہو -

نمبر (۷) دعوے کرنا - بدزبانی کرنا - **سحر** ؎ آگے ان ابروؤن کے مہ نو بڑہے نہین - گر جائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین - فقرہ - زبان سنبھالو دیکھو تم اب بہت آگے بڑہتے جاتے ہو -

آگے بڑہو **آگے چلو** **آگے دیکھو** **آگے مانگو**	یعنی دوسری جگہہ سوال کرو - فقیر سائل سے یہ جملے کہے جاتے ہین اور کبھی ان جملونکی جگہہ صرف "آگے" کا لفظ کہتے ہین "میانصاحب آگے"

آگے پانا - کیے کی سزا پانا - پاداش عمل بھگتنا (عو) **جانصاحب** ؎ دل لیکے رنج دیگا سر اسر کسیکو جو - بی اپنے دیدے گھٹنے کے آگے وہ پائیگا -

آگے پیچھے - نمبر (۱) پیش و پس - ادہر ادہر - **سوز** ؎ آگے پیچھے دیکھکر بولا کہ او کوئی یان حاضر نہین اپنا بکار -

نمبر (۲) حاضر غائب - فقرہ - آگے پیچھے وہ ہمارا خیر خواہ ہے -

نمبر (۳) یکے بعد دیگرے - پے در پے - فقرہ - آگے پیچھے صد ہا اونٹ تھے - **غافل** ؎ کوئی تو ہے مجلس آراے طرب زیر زمین - آگے پیچھے جو چلے جاتے ہین سب زیر زمین -

نمبر (۴) متقدم - موخر - بے ترتیبی کی جگہہ - فقرہ - سب ورق آگے پیچھے کر دیے -

نمبر (۵) غیبت مین - اس جگہہ آگے کا لفظ زائد اور پیچھے کا تابع ہوتا ہے - فقرہ - بھائی مین تو سفر کو جاتا ہون آگے پیچھے کوئی بات ہو تو گھر کی خبر رکھنا -

نمبر (۶) موقع اور وقت پاکر - (یعنی جب موقع ملیگا) فقرہ - خیر اب جاؤ آگے پیچھے سمجھ لونگا -

نمبر (۷) گھات مین - فقرہ - جان عذاب مین ہے دشمن آگے پیچھے لگے ہوئے ہین -

نمبر (۸) دیر سویر - فقرہ - آگے پیچھے سب پہنچ رہینگے - **اسیر** ؎ مقام ہے سرا ملک ہستی ہے عدم آخر - کوئی آگے کوئی پیچھے پہنچ رہتا ہے منزل پر -

آگے پیچھے چلنا - نمبر (۱) بے ترتیبی سے چلنا - فقرہ - پہاڑ کی گھاٹی

تنگ تھی صف بندی توڑکے سوارونکو آگے پیچھے چلنا پڑا۔

نمبر(۲) آگے بڑہکر یا پیچھے ہٹ کر چلنا۔ برابر نہ چلنا۔ فقرہ۔ آگے پیچھے کیون چلتے ہو برابر آؤ باتین کرتے چلین۔

آگے پیچھے سب چل بسینگے۔ مثل۔ یعنی ایکدن سب کو مرنا ہی دنیا کی بے ثباتی کے بیان مین کہتے ہین۔

آگے پیچھے کا خیال نہونا۔ انجام کا خیال نہونا۔ فقرہ۔ وہ ہر آتے سے روپیہ اُٹھاتے چلے جاتے ہو آگے پیچھے کا کچھ خیال نہین۔

آگے پیچھے کوئی نہین۔ کوئی وارث نہین۔ جسکو عورتین نگوڑا ناٹھا کہتی ہین۔

آگے پیچھے ہاتھ دہرے ہونا۔ ننگا اور برہنہ ہونا۔ کمال مفلس ہونا (جسکو ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو)

آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھیں پھوٹین

مثل۔ (عو) جہان کسی کام کے کرنے مین بھی خرابی ہو اور نکرنے مین بھی اُسجگہ بولتی ہین۔

آگے جانا۔ نمبر(۱) دور نکلجانا۔ سبقت لیجانا۔ (رفتار خواہ پرواز مین)

رند۔ اللہ ای رہبر واماندگان۔ منزلون آگے گیا ہی قافلہ۔ آتش۔ اسدری ہوائے لب بام قصر یار۔ اڑکر کبوتر آگے گیا ہی نسیم سے۔ فقرہ۔ جنکو پوچھتے ہو وہ آگے جاتے ہین ذرا قدم بڑہاؤ ابھی ملجائینگے۔

نمبر(۲) بڑہنا۔ سوز۔ تاب کسکو ہی کہ تیرے در سے آگے جاسکے۔ جو ترے کوچے مین آیا سر پٹکتا ہی رہا۔

آگے جو قدم رکھتا ہون پیچھے پڑتا ہی۔ نمبر(۱) حسرت کی جگہ۔ جہان سے جانے کو جی نہ چاہے۔ بحر۔ پیچھے پڑتا ہی جو آگے کو قدم رکھتا ہون کسطرح کوئی نکلتا ہی وطن سے باہر۔

نمبر(۲) رعب چھاجانے کی جگہ۔ فقرہ۔ سرکار کا وہ رعب ہی کہ درباری جو قدم آگے رکھتے ہین پیچھے پڑتا ہی۔

آگے چلتے ہین پیچھے کی خبر نہین۔ جہان کوئی ناعاقبت اندیش ظاہری نفع دیکھکے کسی کام کا ارادہ کرے اور اُسمین انجام کو جو نقصانات ہون اُسکا خیال نرکھے اُسجگہ یہ مثل کہتے ہین۔

آگے چلکر۔ نمبر(۱) کچھ دور چلکر۔ فقرہ۔ آگے چلکر پہاڑ ملینگے۔

نمبر(۲) آیندہ۔ کچھ دنون کے بعد۔ فقرہ۔ آگے چلکر یہ لڑکا آفت ہوگا۔ اور آگے بڑہکر بھی بولتے ہین۔

آگے چلنا۔ نمبر(۱) پیشاپیش چلنا۔ بڑہکے چلنا۔ ظفر۔ قدم اُٹھائے تو آندہی سے بھی بیابان مین۔ اُڑتا خاک چلے تیرا خاکسار آگے۔ آتش۔ اٹھ گئے وصل کی شب پیشتر از یار قدم۔ آگے ہم عمر روان سے بھی چلے چار قدم

نمبر(۲) رہبری کرنے اور راہ بتانے کی جگہ۔ فقرہ۔ کوتوال کو رستہ نہین معلوم ہی چوکیدار رستے کو آگے چلے۔

آگے خدا کا نام۔ بس خاتمہ ہی۔ اس سے آگے کچھ نہین۔ برق۔ ہے اعلی سب سے بالا وہ بت خودکام ہی۔ کچھ نہ پوچھو اس سے آگے اب خدا کا نام ہی۔ فقرہ۔ اس غریب کے بھی ایک لڑکا ہی آگے خدا کا نام ہی۔

آگے خدا کا نام محمد کا کلمہ۔ دیکھو آگے خدا کا نام۔

آگے خیریت ہی۔ جملہ۔ اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ جو کچھ ہونا تھا ہوچکا اب امید نہ رکھو۔ ناصر۔ کچھ تو کر ہمرہ آئین کچھ بجلی کی صفت ہی

اک بوسہ دیکے بولے بس آگے خیریت ہی-

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ - جہان کوئی ایک کام کو ناتمام چھوڑ کے دوسرے کیطرف دوڑتا ہی وہان یہ مثل بولی جاتی ہی-

آگے دھرا ہی - ضرور پیش آنا ہی - ہونا ہی ہی - فقرہ - چار دن کے بعد پھر وہی جھگڑا آگے دھرا ہی - داغ ؎ ہوسے طور بطور الفت مین دل کے - قضا اک نہ اک روز آگے دھری ہی -

آگے دھر لینا - رکھ لینا - نمبر (۱) سامنے رکھ لینا - آنکھ کے روبرو رکھنا فقرہ - اشعار قدما کے آگے دھر لیے اور اپنے قیاس کے مطابق چلدیئے (عود ہندی)

نمبر (۲) نظر کے سامنے آگے آگے حراست کے طور پر لیچلنا - فقرہ - اُسکو جبراً پولس نے آگے دھر لیا -

نمبر (۳) آگے لیکر فریاد کو چلنا - سودا ؎ ای دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہی فوج اشک - لخت جگر کی نعش کو آگے دھرے ہوے -

نمبر (۴) مہرے پر رکھ لینا - زد پر رکھ لینا - نکہت ؎ کیا عالم کو کشتہ چشم کے عالم کو دیکھ تو - صف مژگان نے آگے رکھ لیا ستم کو دیکھو تو - یہان دھر لینا غیر فصیح ہی -

آگے دھرنا - رکھنا - نمبر (۱) سامنے رکھنا - پیش نظر رکھنا - فقرہ - کتاب آگے رکھ کے پڑھو - میر حسن ؎ شب آدھی گئی جب تو خاصہ منگا - تکلف سے ہر اک کے آگے دھرا - انشا ؎ جسنے یارو مجھسے دعوےٰ شعر کے فن کا کیا - مین نے لیکر اُسکے کاغذ اور قلم آگے دھرا -

نمبر (۲) نذر کرنا - پیشکش کرنا - فقرہ - بیٹا جو کچھ کماؤ باپ کے آگے رکھو -

نمبر (۳) آگے لیچلنا - غافل ؎ پہلے نکلے دل سے نالہ پیچھے آنسو چشم سے - فوج آگے ہی رکھتے ہین علم بردار کو - اور ان سب مقامون پر اب رکھنا ہی بولتے ہین دھرنا غیر فصیح ہی -

آگے دیکھکے چلنا - دیکھ بھال کے چلنا - فقرہ - آگے دیکھکے چلو کہین ٹھوکر نہ لگے -

آگے دیکھیئے کیا ہوتا ہی - جب کسی بات مین موجودہ زمانے سے زیادہ آیندہ زمانے مین خرابی کا کھٹکا ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ ابھی تو یہ حال ہی آگے دیکھیے کیا ہوتا ہی - میر ؎ پہنچینگے آگے دیکھین کس درجے کو ابھی تو - اُس ماہ چاردہ کا سن دس ہی یا کہ بارہ فقرہ ابھی تو یہ آفت ہی آگے دیکھیے کیا ہوتا ہی اور آگے کی جگہ آیندہ اور آگے آگے تکرار کے ساتھ بھی بولتے ہین - مشہور شعر ؎ ابتدائے عشق ہی روتا ہی کیا - آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہی کیا -

آگے دینا - نمبر (۱) سامنے دینا - روبرو دینا - فقرہ - انکو روپیہ پیسہ لیکے آگے دینا کہین لیکے مُکر نہ جائین -

نمبر (۲) زیادہ دینا - فقرہ - مین آپ کے ندون کا میرا اگلا ہی روپیہ پہنچا ہوا ہی

نمبر (۳) چوٹ کرتے ہوئے شکار کی راہ مین کوئی چیز ڈالدینا - (تاکہ اُسکی طرف متوجہ ہو جاے) فقرہ - شیر میری طرف جھپٹا مین نے تکیہ آگے دیکر وار کیا

آگے ڈالدینا - نمبر (۱) سامنے رکھدینا - روبرو ڈالدینا - فقرہ - پہلے تو انکے تیور بہت کڑے تھے جب روپیہ کھنکھنا کے آگے ڈالدیا تو نرم ہو گئے -

نمبر (۲) بیوہ کی مدد کرنا - اُسکی گزر اوقات کے لیے کچھ فراہم کر کے دینا - (ہندوؤن مین رسم ہی کہ دن بیوہ کے عزیز و اقربا اکثر روپیہ حسب مقدور اُسکے آگے ڈالتے جاتے ہین)

آگے رہنا - نمبر (۱) مقدم رہنا - **رند ؎** جانبازی ندکی معرکۂ عشق مین کس قدر
میدانمین رہا چار قدم آگے ہی سب سے -

نمبر (۲) مقابل رہنا - سامنے رہنا - **رند ؎** رشک آتا ہی مجھے طالع پر اُس
نخچیر کے - بنکے تودہ رہگیا آگے جو تیرے تیر کے - فقرہ - چھوٹے بچے بزرگونکی
نظر کے آگے رہین تو بہتر ہی -

آگے سے - نمبر (۱) سامنے سے - روبرو سے - فقرہ - میرے آگے سے
دفع ہو - فقرہ - میرے آگے سے چلاجا - اور اسیطرح آگے سے دور ہو آگے
سے ہٹ جا - آگے سے اُٹھالو - اکثر افعال کے ساتھ مستعمل ہی -

نمبر (۲) پیشتر سے - ابتدا سے - فقرہ - ہمکو آگے ہی سے خبر تھی - تمنے آگے
سے سوچ لیا ہوتا - ہمنے آگے سے ٹھان لی تھی - اور اسیطرح اکثر افعال
کے ساتھ بولا جاتا ہی -

نمبر (۳) جسم کے اگلے رُخ سے - فقرہ - آگے سے دوپٹا سنبھال کراوڑہو (عو)

آگے سے ہوتی آئی ہی - قدیم زمانے سے یہ رسم جاری ہی - پہلے سے
اسیطرح ہوتا چلا آیا ہی -
اور اسیطرح سلف سے ہوتی آئی ہی - ابتدا سے ہوتی آئی ہی - ہمیشہ سے ہوتی
آئی ہی بھی بولتے ہین - ؎ تمہین نے داغ نرالے نہین اُٹھائے ستم -
یوہین سلف سے مرے یار ہوتی آتی ہی - اور صرف ہوتی آئی ہی بھی انہین معنون
مین کہتے ہین - **غالب ؎** کی وفا ہمسے تو غیر اسکو جفا کہتے ہین - ہوتی
آئی ہی کہ اچھونکو بُرا کہتے ہین -

آگے قدم رکھنا - پیش قدمی کرنا - بڑہنا - **ذوق ؎** لیئے ناواقف
رہ پہلے ہی سے ہی موجود - کور سے آگے قدم دیکھ عصا نے رکھا - **داغ ؎**
ابھی سامان آہ و نالہ و فریاد پیچھے ہی - قدم آگے نہ رکھے عرش اسے عاشق پر دعا ٹھہرے

انشا ؎ رہروانِ عشق نے جسدم علم آگے دہرا - سدرہ کے سائے مین
دم لے پھر قدم آگے دہرا -

آگے قدم نہ اُٹھنا - نمبر (۱) تھک جانے کی جگہہ - **مسرور ؎** -
تھک گیا ہون مین ناتوان ایسا - ابتو آگے قدم نہین اُٹھتا -

نمبر (۲) رعب اور خوف کی جگہہ - **اسیر ؎** کُھلجائیگی جس روز رہِ مرگ کی سختی
آگے قدم عمرِ شتابان نہ اُٹھیگا -

نمبر (۳) کمال افسردہ خاطری کی جگہہ - فقرہ - یہ خبر سنتے ہی ایسا جی بیٹھ گیا
کہ آگے قدم نہ اُٹھتا تھا -

آگے قدم نہ بڑہنا - آگے قدم نہ اُٹھنا - **سحر ؎** تمہارے فتنۂ قامت
نے ایسا رعب باندہا ہی - قدم پھر بھی قدم آگے نہین بڑہتا قیامت کا -
صبا ؎ مجنون ضعیف کیا مرے جنگل مین آئیگا - شمشیر دن کے ہاتھ بھر قدم
آگے بڑہے نہین - اور آگے قدم نہ بڑہنا بھی بولتے ہین -

آگے قسمت - اس جگہہ بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آئیندہ جو نصیب
مین ہوگا وہ پیش آئیگا - **قلق ؎** پیچھا چھوڑونگی مین نہ تا مقدور -
آگے قسمت تری مین ہون مجبور - **مصحفی ؎** دل نذر ایک یار پریوش کو
کر چکے - ای مصحفی اب آگے مقدر ہی اور ہم -

آگے کا اُٹھا - پس خوردہ - اُلش - جھوٹا - عوام کی زبان ہی اور فصحا
اس احتیاط سے کہ اسمین مذمت کا پہلو ہی اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین

آگے کر دینا - نمبر (۱) کسیکا پردہ توڑ دینا - فقرہ - چارون کی بیاہی دلہن
کو کیون جیٹھ کے آگے کر دیا - (عو)

نمبر (۲) اپنے بچاؤ کے لیے دوسرے کو سامنے کر دینا۔ فقرہ۔ یارو باتین ہی باتین ہین جب وقت پڑیگا مجھی کو آگے کر دوگے۔

نمبر (۳) علم وہنر مین اورون سے بڑھا دینا۔ فقرہ۔ اُستاد کی مہربانی نے مجھے مکتب مین سب سے آگے کر دیا۔

آگے کنوان پیچھے کھائی۔ مثل۔ دیکھو آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھین پھوٹین۔ مگر اسمین عورتونکی بول چال کی کوئی تخصیص نہین ہی۔

آگے کو۔ آیندہ زمانے مین۔ آگے چلکر۔ داغ ؎ کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو۔ دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو۔

آگے کے دانت۔ وہ دانت جو مُنہ کھلنے مین سامنے نظر آتے ہین۔

آگے کے دن پیچھے گئے ہر سے کیونہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کھیت۔ جو کام وقت پر نہ ہو سکا اُسکے لیے افسوس کرنا بیفائدہ ہی۔ یہ اصل مین کبیر کا دوہا ہی کثرت استعمال سے مثل ہوگیا۔ اور کبھی صرف دوسرا مصرع کہا جاتا ہی۔

آگے کے ہاتھ پیچھے ہو جانا۔ مشکین بندھ جانا۔

آگے لانا۔ کسیکا پردہ توڑ دینا۔ فقرہ۔ اُنہون نے اپنی بہو کو میرے بیٹے سے چھپایا تو مین اپنی بہو کو کیون اُنکے آگے لاؤن۔ (عو)

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔ (نکیل) مثل۔ (عو) لاولد۔ لاوارث کی نسبت بولتی ہین جبکا کوئی پوچھنے والا نہو۔ فقرہ۔ تم اُنکی طرح فضول خرچی پر کمر نہ باندھو اُنکا کیا ہی آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔

آگے نکال رکھنا۔ مطالعہ کر رکھنا۔ بے پڑھے ہوے سبق کو دیکھ رکھنا

آگے نکلجانا۔ سبقت لیجانا۔ بڑھجانا۔ داغ ؎ کوئی آگے نکل نہین سکتا۔ تجھسے فتنہ بھی چل نہین سکتا۔ کیف ؎ پھرتی دکھائی یار نے آج ایسی صبح آگے نکل گیا وہ چمن مین نسیم سے۔ فقرہ۔ کیا ذہین لڑکا ہی کہ چار دن مین سب سے آگے نکل گیا۔

آگے نہ چلنا۔ نمبر (۱) رواج نہ پانا۔ مشہور اور مروج نہونا۔ فقرہ۔ رنگ مغفور کا رنگ اُنکے شاگردون ہی تک رہا آگے نہ چلا۔ فقرہ۔ نور جہان کا سکہ عہد جہانگیر تک رہا آگے نہ چلا۔

نمبر (۲) قائم نہ رہنا۔ مٹ جانا۔ فقرہ۔ بہت سے گلدستے دو چار مہینے نکلے آگے نہ چلے

نمبر (۳) زیادہ نہ بڑھ جانا۔ چل نہ ہونا۔ فقرہ۔ عجب دق کتاب ہی کیسا ہی ذہین ہو ورق دو ورق سے آگے نہین چلتی۔

نمبر (۴) کسیکے سامنے سرسبز نہونا۔ پیش نہ جانا۔ فقرہ۔ اُنکے آگے کسیکی نہین چلتی۔

نمبر (۵) مقابلے مین قدم نہ اُٹھنا۔ میر ؎ تیرا خرام دیکھے تو جاسے نہ ہل سکے کیا جی تدرو کا جو ترے آگے چل سکے۔

آگے ہاتھ پیچھے پات۔ مثل۔ اُس مفلس کی نسبت بولتے ہین جسے ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو۔

آگے ہونا۔ نمبر (۱) قدم بڑھا ہونا۔ آگے بڑھ کے چلنا۔ گلزار نسیم ؎ بولا وہ کہ یہ نہوگا مجھسے۔ مین دو قدم آگے ہونگا تجھسے۔ داغ ؎ بظاہر رنجہا ہین درد ملین بدگمانی ہی۔ ترے کوچے مین جو جاتا ہی آگے ہم بھی ہوتے ہین

نمبر (۲) سبقت لیجانا۔ ترقی کرنا۔ فقرہ۔ یہ لڑکا بہت لڑکون سے سبق مین آگے ہوگیا

بحر ؎ ان دونون شاعرون سے ہی مجکو برابری۔ آگے کلیم سے ہون نہ پیچھے سلیم سے

نمبر (۳) عورت کا کسی کے سامنے ہونا۔ پردہ نکرنا۔ ناسخ ؎ غیر کے آگے نہو ان
مرے کہنے کو۔ ای صنم کرتی ہی تاثیر نظر تہر ہین۔

آگے ہی - قدمانے بیشتر ہی سے کی جگہ کہا ہی۔ اور اب یہ درست نہین ہی
آگے ہی سے بولتے ہین۔ جرأت ؎ جاؤن جاؤن کیا لگایا ہی میان بیٹھے بھی
ہو نہین اپنی زیست سے آگے ہی اُکتایا ہوا۔ ولہ ؎ ہو ہے سے دل نگارون پہ پیت
دست بقبضہ۔ ہین آگے ہی زخمی تری شمشیر کے ہاتھون۔ البتہ آگے ہی
بیشتر ہی کے معنی مین درست ہی ؎ دل تو آگے ہی دے چکا ہی رند۔ جان
بھی اب نثار کرتا ہی۔

آگاہ - ف - واقف - ہوشیار - کاردان - بحر ؎ تم ہے چھپایا نکر و راز
کچھ اپنا - اپنا دل آگاہ ہی ہرکارہ خبر کا۔ اور نظم مین بتکلف شاعرانہ اسکا مخفف
آگہ بھی مستعمل ہی۔ آتش ؎ شب آدینہ بھی آتا نہین گور غریبان پر۔ ہنوز
آگہ نہین وہ شمع رو سکین نوازی سے۔ ظفر ؎ واے کس شوخ ستمگر سے
لگا دل اپنا۔ کہ نہی مہر سے آگہ نہ وفا سے واقف۔ اور کرنا اور ہونا کے ساتھ
مستعمل ہی۔ ناسخ ؎ میری چاہت سے کیا آگاہ اُس طناز کو۔ ہی بجا سمجھون
وکیل اپنا اگر غماز کو۔ آتش ؎ اچھا ہون یا بُرا ہون تمہارا ہون جو کہ ہون
آگاہ ہین غلام کے عیب و ہنر سے آپ۔

آگاہی - آگہی - ف - مونث - نمبر (۱) واقفیت علم - صبا ؎
اپنی ماہیت سے آگاہی نہین۔ کیون روان ہین ہر طرف دریا عبث۔
نمبر (۲) ہوشیاری - غالب ؎ اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو۔ آگہی گر نہین
غفلت ہی سہی۔ ظفر ؎ طفل کو راحت زیادہ ہی جوانی پیری سے۔ جیسی نادانی
مین ہے کرتی ہی آگاہی خراب۔

آگاہی پانا (ظش) - خبر پانا - واقف ہونا۔ گلزار نسیم ؎ آگاہی جو دیو نی نے
پائی - بگڑی ہوئی بات یون بنائی۔

آگاہی دینا (ظش) - مطلع کر دینا۔ مصحفی ؎ راہ مین ملگیا جو اک راہی۔
دی مجھے اس خبر سے آگاہی۔

آگاہی رکھنا (ظش) - خبر اور واقفیت رکھنا۔ صبا ؎ رکھتے نہین ہین رسم
محبت سے آگہی۔ راہ وفا طریق حسینان سے دور ہی۔

آگاہی ہونا - علم اور واقف کاری ہونا۔ آتش ؎ آخر کار جہان سے
ہوا گر آگاہی۔ صاحب خانہ نظر آنے لگین مہمان سے۔

آگرنا - نمبر (۱) آپڑنا - گر پڑنا - فقرہ - دیوار سر پر آگری - فقرہ - یہ پتھر کہان سے آگرا
نمبر (۲) ٹوٹ پڑنا - حملہ کرنا - فقرہ - ٹڈیان کھیت پر آگرین - فقرہ - انگریزی
فوج آگری۔
نمبر (۳) جھپٹا مارنا - فقرہ - چیل گوشت پر آگری۔
نمبر (۴) بھیڑ کرنا - ہجوم کرنا - فقرہ - جہان کھانا دیکھا سب کے سب ٹڈی دل
کی طرح آگرے۔

آگرہ - ایک شہر ہی دریاے جمن کے کنارے جسے اکبرآباد کہتے ہین۔ اسے
اکبر بادشاہ دہلی نے بسایا تھا۔

فصل الف ممدودہ مع لام

آل - نمبر (۱) ع - مونث - بیٹا - بیٹی - نسل - خاندان - جیسے آل داؤد
آل عمران - مومن ؎ کیون نہ تکبر کرین نہ آل داؤد۔ افسون شہنشہی سکھایا
نمبر (۲) ت - سرخ رنگ - لال - جان صاحب ؎ شاہانہ بیگماتی کسم کا یہ
رنگ ہی۔ بیگماتی رنگ ہی نہین رنگت مین آل شوخ۔

نمبر (۳) ھ- پیاز کی گٹھی اور ڈنٹھل کو کہتے ہین-

نمبر (۴) ایک مشہور درخت جسکی جڑ سے سرخ رنگ نکلتا ہی-

نمبر (۵) ھ- سطح زمین کی نمی - تہ زمین کی تری - فقرہ - جب تک ایسا پانی نہ برسے کہ آل سے آل ملجائے وہان کیونکر بوئے جائین-

آلِ اولاد- مونث - بیٹا بیٹی - اور اُنکے بال بچے - کُل خاندان - میر حسن ع مری آل اولاد کو شاد رکھ - مرے دوستونکو تو آباد رکھ - اور آل اطفال بھی کہتے ہین-

آلتمغا - (بلا اضافت لام) مذکر - لغوی معنی سُرخ مہر - مجازاً فرمان بادشاہی جو جاگیر وغیرہ کی نسبت عطا ہو - تحقیق مقام یہ ہی کہ آلتمغا مین آل اگر سُرخ کے معنی مین لیا جائے اور تمغا مہر کے معنی مین تو ترکیب مقلوب یعنی تمغائے آل یعنی مہر سُرخ ہوگا - جیسا کہ صاحب غیاث نے لکھا ہی کہ شاید زمانۂ قدیم مین بادشاہی مہر شنجرف سے ثبت کیجاتی ہو - دوسری صورت یہ ہی کہ آل بمعنی نسل اور تمغا بدستور بمعنی مُہر قرار دیا جائے اسصورت مین بھی ترکیب مقلوب ہوگی اور اسیکو ترجیح ہی اسلیے کہ جو عطیات شاہی نسلاً بعد نسلٍ ہوتے ہین اُسی کے فرمان و سند کو آلتمغا کہتے ہین - فقرہ - کیا سات پشت کے لیے آلتمغا لکھوا لیا ہی - سحر ع تفاخر آلتمغا پر عبث اولاد آدم کو - نہین ممکن مقدر کا نوشتہ فرد باطل ہو - اُردو مین ہر چیز سرمایۂ تفاخر کو بھی کہتے ہین - فقرہ - اُستاد نے چار شعرون پر صاد کیا کردیے تم اُسکو اپنے کمال کا آل تمغا سمجھنے لگے - فقرہ - (مثالاً) شیخ موصوف اسقدر الفاظ کو فرمان آلتمغا اپنے کمال کا سمجھے (آب حیات)

آلِ رسول ص - اولاد جناب فاطمہ زہرا رضہ (سادات) انشا ع اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا - آسرا اللہ اور آلِ رسول اللہ کا - اور آل نبی آلِ پیمبر بھی مستعمل ہی - قلق ع یا آلہی بحق آل نبی - بہر بنت رسول روح علی - رشک ع چاہیے آلِ پیمبر کا وسیلہ ای رشک - شافع حشر نہین کوئی پیمبر کے سوا -

آلِ عبا - حضرت فاطمہ زہرا حضرت علی - حضرت امام حسن - حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے مراد ہی اسلیے کہ عبا کملی اور چادر کے معنی مین ہی رشک ع غم کونین کسے ہی ای رشک - ماتم آل عبا کرتا ہون - سحر ع ہم فقیرون نے جہان شام سے کمل تانا - ذکر معبود ہی یا آلِ عبا کی تعریف - فائدہ - تنہا لفظ آل بھی آلِ عبا کے معنو مین استعمال کیا گیا ہی جیسے آل و اصحاب کا وسیلہ ہی - سحر ع وہ اپنے ہاتھ مین کاسہ ہی جو اُترا اتھام شد کو - کیا تھا فخر جسپر آل نے اپنا وہ کمل ہی - مومن ع درود خدا وقف اصحاب و آل ہوئے ختم جنپر جہان کے کمال -

آل کا انڈا - لڑکون کا ایک کھیل ہی جس لڑکے کو غریب بیکتے ہین اُسکو چپتین لگانے کے واسطے ایک لڑکا کہتا ہی کہ اتنا انڈا کا ہے کا - جواب مین باقی لڑکے کہتے ہین آل کا - تو وہ پوچھنے والا لڑکا اس غریب لڑکے کیطرف (جسکو پہلے سے دہین لگانے کے لیے تجویز کر رکھا ہی) اشارہ کرکے کہتا ہی جو اسکو نہ مارے اُس پر قسم ہی - یہ قسم سوتے ہی اُس لڑکے پر چپتین پڑنے لگتی ہین وہ بھاگتا پھرتا ہی اور سب لڑکے دوڑ دوڑ کر دہپین لگاتے ہین اور جو لڑکا نہ مارے اُس پر یہ قسم باقی رہتی ہی کہ جب کبھی وہ دہپین کھانیوالا ملے گا تو قسم اُتارنے کے واسطے یہ چپت مار لیگا -

---

منقول ہی کہ ایک دن حضرت خواجہ ہر دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان چارون صاحبونکو اپنی عبا سے مخطط مین لیلیا اور آیۂ تطہیر پڑھا -

آل کا رنگ - سُرخ رنگ جو آل کی لکڑی سے نکلتا ہی -

آلا - نمبر (۱) ھ - (یہ آلے سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین جگہ ہین) مذکر - طاقچہ - دیوار مین چراغ وغیرہ رکھنے کی جگہ (مثل) دیوار کھوئی آلون نے گھر کھویا سالون نے -

نمبر (۲) ہرا - کچّا - اُس زخم کی صفت مین آتا ہی جو مندمل ہو کر پختہ نہ ہوا ہو - **ناسخ** ؎ پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آلے ہوے - پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوے - **جرأت** ؎ آغاز محبت مین نہ دے پند کہ ناصح - ٹھیس اسکو لگاتے نہین جو زخم ہو آلا -

نمبر (۳) گنجفہ بازونکی اصطلاح مین دونون طرف سر کرنے کو کہتے ہین -

نمبر (۴) ف - مصدر آلودن کا صیغہ امر جو اسم سے ترکیب پاکر مفعول کے معنی دیتا ہی جیسے حسرت آلا - یعنی حسرت سے بھرا ہوا - **مومن** ؎ مرے سوز درون سے چشم تر ہو - نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو -

آلا پٹ جانا - گنجفے مین دونون طرف سر کرنے سے فارغ ہو جانا - فقرہ - اگر دونون آلے پٹ گئے تو سولہا ورق کی جیت ہوگی -

آلا دے نوالا ع۱ - مثل - وہان بولتے ہین جہان کوئی دنی الطبع اعلے درجے کو پہنچے مگر فطرتی دنائت اسکی نہ جاے -

آلا رہنا - زخم تازہ رہنا - فقرہ - زبان کی تلوار کا زخم ہمیشہ آلا رہتا ہی -

آلا کرنا - گنجفے مین دونون طرف سر کرنا - فقرہ - سر ہو تو آلا کرو -

آلا کھل جانا ع۲ - دیکھو آلا پٹ جانا - فقرہ - جو حکما آلا کھل جاے تو پھر دو حکما سر کرنا -

آلا کھیلنا - دیکھو آلا کرنا -

آلات - ع - مذکر - جمع آلہ - نمبر (۱) ہتھیار - اوزار - جیسے آلات حرب - آلات کاشتکاری - **ناسخ** ؎ خدا کے کام کچھ آلات پر نہین موقوف - ابو البشر ہوے بے مادر و پدر پیدا -

نمبر (۲) ساز و سامان - لوازم - **غالب** ؎ صرف بہاے مے ہوے آلات میکشی - تھے یہ ہی دو حساب سو یون پاک ہو گئے - **قلق** ؎ جہاڑ سازون کو کہدو جلد آئین - شیشہ آلات سب لگا جائین -

آلاگنا - آلگنا - **انشا** (کچھ ونکی ہجو مین) ؎ جون ہوئی شام وُدن یہ آلاگے - آدمی ان سے اب کہان بہاگے - اب یہ متروک ہی اسکی جگہ آلگنا ہی کہتے ہین -

آلگنا - نمبر (۱) قریب تر ہونا - پہنچنے کے قریب ہو جانا - **بحر** ؎ کیا پیر ہو کے نشے مین ڈوبے ہوے رہین - کشتی عمر گور کنارے سے آلگی -

نمبر (۲) گھات مین بیٹھ رہنا - تاک مین رہنا - جیسے چور شام ہی سے آلگا -

نمبر (۳) پڑجانا - ضرب پہنچنا - فقرہ - اُنھون نے جاکے نہین مارا غُلّہ لگ گیا تھا چڑیا پر اتفاق سے تمہارے آلگا -

نمبر (۴) پناہ لینے کی جگہ - (دامن اور قدم کے ساتھ) ؎ تجکو کیا سلسلۂ قیس مین بیعت ہی نصیر - خار صحرا ترے دامن سے بھی جو آلگتا ہی - فقرہ - مین حضور کے قدمون سے آلگا ہون اب مجھے کسکا ڈر ہی -

آلام - ع - جمع الم - رنج و غم - **رشک** ؎ ہو انسان مبتلاے فراق - ہاے آلام و صدمہاے فراق -

ع۱ مشہور ہی کہ ایک حسینہ دختر فقیر سے ایک بادشاہ نے شادی کی وہ باوجود ثروت حسب عادت طاق مین روٹی رکھ رکھکر آلا دے نوالا کہکر مانگتی تھی اسوقت سے یہ مثل بنگئی -

ع۲ کھلنا کا مصدر ترکیبی ہی جو کھیلنا کا لازم ہی -

آلان - س - (باندہنے کی چیز - مادّہ لاہی جسکے معنی پکڑنا ہین) مونث - وہ کڑا یا زنجیر جس سے ہاتھی کا پاؤن باندہا جاتا ہی -

آلائش - ف - مونث - آلودگی - میل کچیل - پیٹ کی انتڑیان وغیرہ پہوڑے کی پیپ اور لہو - اسیر ؎ پاک ہو جلد لگا بحر فنا مین غوطے - جسم خاکی جسے کہتے ہین وہ آلائش ہی - سحر ؎ یہ جگہہ وہ ہی فرشتون نے کنوین چہانکے ہین - پاک آلائش دنیا سے بشر کیا ہوگا - رشک ؎ پڑگئی ہی پیپ قاتل کے تغافل سے یہان - اور زخم دل مین ای جراح آلائش نہین -

آلپٹنا - لپٹ جانا - ناسخ ؎ روشنی کی سیر جب مین نے شب فرقت مین کی شعلے آلپٹے مجھے سر و چراغان چھوڑکر - فقرہ - عجب ہولناک مقام تھا یہ معلوم ہوا کہ چار طرف سے بلائین آلپٹین -

بعض مقامات استعمال - پیار اور محبت کی جگہہ - فقرہ - یہ بچہ مجھے دور سے بھی دیکھتا ہی تو آلپٹتا ہی -

تنگ اور زچ کرنے اور پیچھا نہ چھوڑنے کی جگہہ - فقرہ - خدا اس قرض سے نجات دے صبح ہوئی اور سیٹھ جی کا آدمی آلپٹا -

حملہ کرنے لڑنے بھڑنے کی جگہہ - فقرہ - حضور مین تو کچھ بولا بھی نہین وہی مجھے آلپٹا -

آلتی پالتی - ایک نوع کی نشست جسے فصحا چار زانو کہتے ہین -

آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - چار زانو بیٹھنا -

آلنگ - ھ - (یہ آلنگن سنسکرت کے لفظ سے نکلا ہی - آ - کے معنی ہین اچھی طرح - اور لنگن کے معنی ملنا ہین) گھوڑی کی مستی - نکہت ؎ - اسپ گلی بنا کے گر اس خاک سے کلال - آلنگ پر رہے وہ کہلونا تمام سال -

آلنگ پر آنا - نمبر (۱) گھوڑی کا مست ہونا -

نمبر (۲) مذاقاً - عورت کی نسبت بھی کہتے ہین -

آلو - ھ - آلہ - س - (جڑ والی ترکاری - مادّہ اُول - ہی) مذکر - ایک قسم کی گول ترکاری جسکا مزاج سرد و خشک ہوتا ہی کبھی صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور طرح سے بھی کھاتے ہین - اور آلوئے بخارا کو بھی صرف آلو کہتے ہین - مومن ؎ یان لہو سے چاہیے گرہ زلف یار کے - ممکن نہین کہ دانۂ آلو ہو چارہ ساز -

آلوچہ - ف - مذکر - آلو بخارا سے مشابہ ایک ترش میوہ ہوتا ہی -

آلو شفتالو - مذکر - ایک کھیل ہی جسمین ایک لڑکا دوسرے کی چڈہی پر سوار ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اُسکی دونون آنکھین بند کرتا ہی اور باقی لڑکون مین سے ایک لڑکا اس سوار کی پشت کی طرف جا کر اپنی انگلیان ہلا کر گھوڑے سے پوچھتا ہی کہ آلو شفتالو تیری چلتی کمر مارون - گل سور کے پیڑ تلے بول گر کی - اگر اُسنے انگلیون کی تعداد صحیح بتادی تو گھوڑا سوار اور پوچھنے والا گھوڑا بنجاتا ہی - اور اُس کھیل کو آلو شفتالو کہتے ہین (ارمغان)

آلوئے بخارا - مذکر - ایک قسم کا آلو جو بخارا مین پیدا ہوتا اور دوا مین استعمال ہوتا ہی - جو قسم اسکی یورپ اور خاص کر فرانس مین پیدا ہوتی ہی وہ اس آلو سے جو کابل کیطرف سے آتا ہی تگنی چوگنی بڑی ہوتی ہی - مگر ترشی بہت ہی کم - مزاج اسکا سرد و تر اور خاصیت ملین اور دافع صفرا ہی -

آلودہ - ف - نمبر (۱) بھرا ہوا جسکو عوام لتھڑا ہوا کہتے ہین - سوز ؎ مژگان کی تیری نوکین آلودہ ہین لہو مین ظالم نگاہ کسکے دل مین گڑو کے آیا - صبا ؎ تیغ حسن ای گل تر ہوگئی خون آلودہ - مجھپہ غصے مین ترا منہہ جو بہت

لال ہوا - مومن ؎ ہین چند فغان عاشقانہ - آلودہ دردہی فسانہ -
نمبر (۲) بُرے کامون کا مرتکب - ملوث - ؎ یہ داغ رند کب آلودہ شراب
نہ تھا خراب آج ہوا آج تک خراب تھا - مومن ؎ وہ محو فکر عقبےٰ ہی جسکا خمار وہ
می جسکے آلودہ پرہیزگار -

آلودگی - ف - مونث - نمبر (۱) آلائش - گندگی - لوث - تعلقات دنیاوی
ناسخ ؎ وسعت مشرب ہی تو رند و گنہ سے کیا ضرر - دامن دریا ہزار آلودگی
سے پاک ہی - ولہ ؎ پاک ہین آلودگی سے جو ہین وارستہ مزاج -
تر نہین ہوتا کبھی صرصر کا دامن آب مین - سحر ؎ پاک رکھ قلب کو آلودگی
دنیا سے - شیشہ می ہی بغل مین جو ہی دنیا دل مین -

آلودہ دامن - (بلا اضافت ہائے مختفی) گناہگار - ذوق ؎
مین وہ آلودہ دامن ہون بنائین تار سبحے کا - فرشتے پاکدامن لیکے میرے
تار دامن سے - سحر ؎ اگر آب ندامت کار گر ہوگا - بہت آلودہ دامن
ہون کرون گا شست و شو برسون -

آلودۂ دنیا - (باضافت ہائے مختفی) دنیا کی محبت مین گرفتار - رند ؎
ضد بہم جمع نہونگے تجھے بیجا ہی تلاش - فکر عقبےٰ نکر آلودۂ دنیا ہوکر -

آلودہ کرنا - نمبر (۱) بھرنا - لتھیڑنا - ذوق ؎ تڑپکر دامن زین کو نہ آلودہ
کرے خون سے - سفر ترک سے کیون تو نے صید نیمجان باندھا -
نمبر (۲) ملوث کرنا - خراب کرنا - سحر ؎ تلخ باتون سے نہ آلودہ کرے یار زبان
کچھ تو لوز لب شیرین مین حلاوت رکھے -

آلودۂ گناہ (باضافت ہائے مختفی) گناہگار - ملوث - آتش ؎ آلودۂ گناہ ہی اپنا ریاض
بھی - شب کاٹتے ہین جاگ کے مَے کی کانین ہم - سحر ؎ گناہ عصیان اور معصیت بھی کہتے ہین -

آلہ - مذکر - نمبر (۱) ع - جسکی جمع آلات ہی جیسے دودھ پینے کا آلہ عمل دینے کا آلہ
نمبر (۲) عـ۱ ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین ٹھگ کو کہتے ہین قاعدہ ہی کہ جب
اثنائے راہ مین کسیکو دیکھکر شبہہ ہوتا ہی کہ یہ ٹھگ ہی یا مسافر تو مسلمان کی
نسبت کہتے ہین کہ آلہ خان بھائی سلام - اور اگر ہندو ہی تو کہتے ہین آلہ بھائی
رام رام پس اگر وہ بھی ٹھگ ہی تو اپنی زبان مصطلحہ مین جواب دیتا اور بات چیت
کرتا ہی اور اگر مسافر ہوا تو جواب سلام دیکر خاموش ہو جاتا ہی اور یہ لوگ اسکو
مسافر سمجھ جاتے ہین اور اپنے دام مین لاتے ہین -

آلۂ مہلک - وہ آلہ جس سے مارنا اس بات پر دلالت کرے کہ مارنیوالے
کا قصد ہلاک کرنیکا تھا - یہ لفظ اکثر قانون مین آتا ہی -

آلھا - ھ - (اسکی اصل سنسکرت الہادہی) ایک بہادر راجہ کا نام جسکا قصہ
اکثر عوام برسات مین گاتے ہین اور اس قصے کو بھی آلہا کہتے ہین - ناصر ؎
آلہا وہ روز سنتے ہین رات تو انکو اسلیے - تا صبح کو دلیر ہو دل قتل عام پر - مجازاً
طول طویل بے سروپا باتین - فقرہ - مین نہین سمجھتا کہ تم اتنی دیر سے کیا
آلہا گا رہے ہو یعنی خدا جانے کیا خرافات قصہ کہہ رہے ہو جو تمام ہی نہین ہوتا

آلہا گانا - آلہا راجہ کے حالات جنگ وغیرہ گانا - اور مجازاً بات کو حد سے
زیادہ طول دینا - اپنی ہی کہے جانا - مثال آلہا مین گذری -

آلے بالے عـ۲ - مذکر - حیلے حوالے - مثل - دن کھویا آلے بالے کاتنے
بیٹھی دیا بالے - لکھنؤ مین فصحا ٹالے بالے بولتے ہین -

عـ۱ ان معنی مین آلا چاہیے مگر ٹھگونکی اصطلاحی بعض رسائل مین آلہ پایا گیا ہی اسلیے یہان لکھا گیا -
عـ۲ شاید آرے بلے سے بگڑ کر آلے بالے ہو گیا ہو یا یہ کہ عورتین مکان کے آلون یعنی طاقون مین
چیزین رکھدیا کرتی ہین اور نہ دینے کیوقت حیلۃً کہتی ہین کہ کہین آلے والے مین پڑی ہوگی پس آلا والا کا
بقاعدہ علم زبان آلا بالا ہوگیا -

آلینا - نمبر (۱) پاس آنا - پہنچ جانا - **مومن** ؎ حضر نے گم کردہ رہ کو آلیا - حاصل مطلب نے مطلب پالیا -

نمبر (۲) گھیر لینا - دبا لینا - پکڑ لینا - **مومن** ؎ سرہ آلیا ان دشمنون نے سمجھائی آگ کب آتش زنون نے - **جرات** ؎ مجھ مین کچھ حال نہین ہی اُسے لانا ہی تو لاؤ - ورنہ غش اب کوئی دم مین مجھے آلیتا ہی - **داغ** ؎ شکر ہی دل کہ انکو غصہ آکر رہگیا - آلیا تھا موت نے پر بچگئے تقدیر سے - **اشتاق** ؎ روٹھکر اُس سے مین جو کل بھاگا - ناگہان دل کی بیقراری مین - آلیا اُسنے دوڑکر مجھکو - تاک لیے اوچھل اک کیاری مین -

فصل الف ممدودہ مع میم

آم - ھ - آمر - س - (اَم - سیّال چیز کا بہنا) انبہ - ف - انج - معرب مینگو - انگریزی - یہ ہندوستان کا ایک مشہور اور بہت لذیذ میوہ ہی البتہ یمین اور عمان اور سوڈان (واقع ملک افریقہ) مین بھی تہوڑا بہت پیدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین ہین - قلمی اور تخمی اور اس نظر سے کہ ہر گاؤن ہر قصبے اور ہر شہر مین (جو قسمین پیدا ہوتی ہین) وہ مختلف نام سے مشہور ہوتی ہین (مثلاً قلمی آمون مین بمبئی احاطے کا بمبئی اور بنگال احاطے کا مالدا بنارس کا لنگڑا ملیح آباد ضلع لکھنو کا سُرخا اور سپیدا وغیرہ وغیرہ) ان دونون قسمون کی بہت سی قسمین ہین قلمی عموماً بہت ہی شیرین اور بے ریشہ ہوتے ہین اور تراش کے کھاے جاتے ہین - تخمی بعض کھٹے بعض چاشنی دار اور بعض بالکل میٹھے ہوتے ہین اس قسم مین بعض ریشہ دار بعض بے ریشہ کسی کا رس پتلا اور کسی کا رس گاڑھا ہوتا ہی مزے مین تو اپنی اپنی پسند ہی مگر اس پر اتفاق ہی کہ بے ریشہ اور پتلے رس کا آم عمدہ ہوتا ہی قلمی کا درخت بہت بڑا نہین ہوتا اور زیادہ پھیلتا ہی تو چھانٹ ڈالا جاتا ہی اور چوتھے یا پانچوین برس پھلنے لگتا ہی اسکی قلم لگائی جاتی ہی اور قلمی جلد ثمر لاتا ہی البتہ تخمی معمولی طور پر گٹھلی بونے سے پیدا ہوتا ہی اسکا درخت بہت بڑا اور اکثر بونے کے بعد دسوین بارہوین برس پھلنا شروع ہوتا ہی اسکی فصل ایک سال زیادہ اور ایک سال کم آتی ہی بلکہ بعض درخت ایک سال پھلتے ہین اور دوسرے سال پھلتے ہی نہین - گرمیون مین سپید زردی مائل گچھے کے گچھے ننھے ننھے پھول جنہین مور کہتے ہین پھوٹتے ہین مور کی بو ہوا مین پھیل کر بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہی بہت لوگ پودینہ اور نمک مرچ ملاکر مور کی چٹنی کھاتے ہین کیونکہ اسمین ترشی کے ساتھ ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی - اسکے بعد پھل آتے ہین اور جب تک جالی نہین پڑتی ہی اُسوقت تک اسکے ثمر کو کیری یا اَنبیا کہتے ہین - کیری جہان مٹر سے کچھ بڑی ہوئی لوگ چٹنی بنانے اور کھانے لگتے ہین - کچے آم کو چھیل کر قاشین کر کے مربے اور اچار بناتے ہین اور پیسکر چٹنی - مگر تیل کا اچار ڈالنے مین اسکو چھیلتے نہین ہین کبھی مسلم اور کبھی بیچ سے دو ٹکڑے کر کے جالی نکالکر خواہ بے نکالے ڈالدیتے ہین - چھیلکر اور سُکھا کے اُسکی کھٹائی بناتے ہین جو بعض کھانون مین ترشی کے لیے ڈالی جاتی ہی اور کپڑا رنگنے مین کسم یا ہلدی کا رنگ شوخ کرنے اور نیز زیور کی صفائی کے لیے اس کھٹائی کا زلال استعمال کیا جاتا ہی کچے آم کا گڑانبا قندانبہ اور قلیہ انبہ پکاتے ہین اور بھوبل مین بھون کے قند یا شکر ملا کر افشرہ پیتے ہین - جس سے فرحت اور ٹھنڈک حاصل ہوتی ہی لو کے مارے ہوئے کو اسی ترکیب سے نمکین افشرہ بہت ہی مفید ہوتا ہی - آم عموماً برسات کے قریب پکنا شروع ہوتے ہین اور دو ڈھائی مہینے تک فصل رہتی ہی - اور بعض بھادون مین پکتے ہین جنکو بھدّیان کہتے ہین جس درخت کا آم پال ڈالنا

منظور ہوتا ہی اُس درخت کے دو ایک پکے آم (سیپ) ٹپکنے کے بعد توڑ کر پال ڈال دیتے ہین کم سے کم چار روز اور زیادہ سے زیادہ آٹھ روز مین پال اُٹھتی ہی ان آمون کو پال کا آم اور جو درخت سے پختہ ہو کر ٹپکین اُنہین ٹپکا آم کہتے ہین ۔

آم بوؤ آم کھاؤ املی بوؤ املی کھاؤ ۔ مثل ۔ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے یعنی جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے ۔

آم پال رکھنا یا ڈالنا ۔ ایک قاعدہ خاص سے کچے اور گدرائے ہوئے آمون کا بھوس وغیرہ مین رکھ دینا تاکہ پک جائین ۔

آم پھلنا یا ہونا ۔ آم کا درخت مین لگنا ۔ آم کی فصل ہونا ۔ فقرہ ۔ اب کے تو آم بہت پھلے ۔ امسال آم بہت ہوئے ۔

آم پھلے نیوے چلے ارنڈ پھلے اترائے ۔ مثل ۔ شریف دولتمند ہو کر اور بھی (جھک چلے) متواضع ہو جاتا ہی اور رذیل لدا ہو کر سرکش اور مغرور بنجاتا ہی ۔

آم تراشنا ۔ آم کے پختہ اور گدر پھلون کا چاقو سے کاٹنا ۔ آم کی قاشین کرنا ۔ ٹپکے آم اکثر تراش کر کھائے جاتے ہین ۔

آم ٹپکنا ۔ آمون کا پختہ ہو کر ڈال سے گرنا ۔ برق ؎ وہی پکوان تلے جائین وہ ٹپکین پھر آم ۔ سیرین پھر دیکھین وہی ہوش ربا ساونکی ۔

آم چوسنا ۔ پختہ آم کو نرم کر کے اُسکا رس چوسنا ۔ پال کے آم اکثر چوس کے کھائے جاتے ہین ۔

آم ڈہلجانا ۔ آم کا رکھے رکھے زیادہ ملایم ہو کر بیمزہ ہو جانا ۔

آم کا ٹپکا لگنا ۔ آم ٹپکنا شروع ہونا ۔ رشک ؎ جب تک رہا وہ شہد لب آمون کی فصل مین ۔ شوق دہن سے باغ مین ٹپکا لگا رہا ۔

آم کھانے سے کام یا پیڑ گنّے سے ۔ یعنی مطلب سے مطلب رکھو بیفائدہ باتون سے کیا کام ۔

آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیئے تال کا ۔ یہ جملے بطور کلیے کے ضرب المثل کی طرح زبانون پر ہین ۔ یعنی آم پال کا اور خربزہ تازہ ٹوٹا ہوا ڈال کا اچھا ہوتا ہی اور پانی دریا کا خوشگوار ہوتا ہی ۔

آم کے آم گٹھلی کے دام ۔ مثل ۔ جس تجارت جس کام مین ہر صورت سے نفع یا دُہرا فائدہ ہو وہان بولتے ہین ۔ یعنی آم نفع مین رہے اور گٹھلیان دام دے گئین ۔ مشہور شعر ؎ اس تجارت مین فائدہ ہی تمام ۔ دام گٹھلی کے اور آم کے آم ۔

آم گھاس ۔ بُرا بھلا ۔ خوب و زشت ۔ فقرہ ۔ اچھا بُرا کچھ نہ دیکھا آم گھاس اُٹھا لائے ۔

آم لو پال کے ۔ آم بیچنے والون کی آواز ہی پال کے آم جب بیچنے نکلتے ہین تو یہ کہتے ہین اور اسی طرح آم لو ڈال کے یا آم لو ٹپکے بھی پکار پکار کے بیچتے ہین ۔

آم مچھلی کا کیا ساتھ نہوگا ۔ جب کوئی کسیکو زک دیکر چلدیتا ہی یا چھپ رہتا ہی تو زک اُٹھانے والا کہتا ہی کہ آم مچھلی کا کیا ساتھ نہوگا ۔ یعنی پھر بھی تو ملاقات ہوگی اُسوقت سمجھ لونگا (مچھلی پکانے مین آم کی کھٹائی دیجاتی ہی اسوجہ سے آم مچھلی کا ساتھ کہا گیا ہی) اور یہ مثل ان الفاظ مین بھی ہی کہ آم مچھلی کی بھینٹ ہو ہی جاتی ہی ۔

آم مین مور آنا ۔ آم کے پیڑ کا پھولنا ۔ ہلال ؎ کیون ہوا جوش جنون پھر آگئی فصل بہار ۔ مور آیا آم مین پھولا ہوا ہی ڈھاک سرخ ۔

آمن ۔ ھ ۔ مونث ۔ پتلے اور بلیے آم کو کہتے ہین ۔

آم ہلانا - آم کے درخت پر چڑھکر شاخون کو ہاتھ پاؤن سے جنبش دینا - اکثر
اسطرح ہلا دینے سے گدر اور پختہ آم گر پڑتے ہین اور کچے آم رہجاتے ہین -

آماج - ف - ہدف - نشانہ - جس چیز یا جس مقام کو تاک کر تیر یا گولی لگائین -
ناسخ ؎ ہی نگاہ یار میرے داغ پر - یہ چراغ اب تیر کا آماج ہی -

آمادہ - ف - مستعد - راضی - **ناسخ** ؎ دوست جب سے اک برہمن زادہ ہی -
دل ہمارا کفر پر آمادہ ہی - فقرہ - پیام بھیجا تھا وہ بھی شادی کرنے پر آمادہ ہین -

آمادہ بیٹھنا - تیار اور مستعد رہنا - فقرہ - وہ تو جانے کو آمادہ بیٹھے ہین تمہین
ہچکچاتے ہو - **قلق** ع بندہ بیٹھا ہوا ہی آمادہ -

آمادہ کرنا - مستعد کرنا - راضی کرنا - فقرہ - بڑی مشکل سے انکو چلنے پر آمادہ
کیا ہی -

آماس - ف - (اکٹھا ہونا - ماس - گوشت) ورم - ع - سوجن - ھ -
ناسخ ؎ وصل کانٹون سے ہوا شادی سے بالیدہ ہوئے - دشت وحشت
مین مرے پاؤن پر آماس نہین - **اسیر** ؎ جانتا ہون راحت دنیا کو سراپا الم -
فربہی پر مجکو ہوتا ہی یقین آماس کا -

آماس کر آنا یا آماس کر جانا - سوج جانا - فقرہ - دونون پاؤن آماس کر آئے -

آمان - آ آنا سے اور مان ماننا سے امر کے صیغے ہین - اس کام سے باز آ
میرا کہنا مان - **سودا** ؎ مت مجکو ستا نادان آمان مین کہتا ہون - ہی تیغ قضا
نادان آہ دل رنجیدہ - **ولہ** ؎ آمان قتل بیگنہان سے تو در گزر - رہتی نہین ہی
ہاتھ مین پیارے سدا حنا - اگلا محاورہ ہی اب اسکا استعمال نہین ہی -

آمد - ف - مونث - آمدن سے حاصل مصدر - نمبر (۱) آنے کی خبر آنیکے آثار -
ذوق ؎ سنکے آمد انکی از خود رفتہ ہو جاتے ہین ہم - پیشوا لینے کو جاتا کوئی
ہم سے سیکھ جائے - فقرہ - اعضا شکنی ہو رہی ہی بخار کی آمد ہی - پانی کی آمد ہی -
آندھی کی آمد ہی -
نمبر (۲) آمدنی - محاصل - یافت - فقرہ - سو کی آمد ڈیڑھ سو کا خرچ - **عاشق** ؎
خال پر صدقے کرون پاؤن جو تحصیل ختن - زلف پہ وارون اگر شام کی آمد لکھائے
(مگر اس جگہہ زبانون پر آمدنی زیادہ ہی) مثل - خوشامد سے آمد ہی -
نمبر (۳) کثرت اور بہتات سے جیسے سودا اور اجناس بازار مین آئین تو بولتے
ہین کہ آج کے بازار مین کرانے کی بڑی آمد ہوئی یا غلے کی بڑی آمد ہی -
نمبر (۴) ضد آورد - بیساختہ - بے تکلف - بناوٹ سے پاک - فقرہ -
آمد کے مضامین کا کیا کہنا - فقرہ - جو لطف آمد مین ہی وہ آورد مین کہان -
نمبر (۵) مضامین اور خیالات کے پے در پے پیدا ہونے کی جگہہ بھی بولتے ہین
فقرہ - انکی شاعری کا عجب حال تھا جہان آنکھ بند کی اور آمد شروع ہو گئی
مضامین برس پڑے -
نمبر (۶) گنجفے چھپیی چوسر اور تاش مین زیادہ بازی اور پو آنے کے وقت کہتے ہین
جیسے اللہ ری آمد ہر خم مین میر وزیر اٹھتے ہین پو کی آمد جو شروع ہوئی تو چار ہی
ہاتھون مین چارون گوٹین لال تھین -
نمبر (۷) ظرافتاً دھول دھپے کی جگہہ - اب کے تم کچھ بولے اور مین ادھر سے ایک
آمد کی آیا - یعنی مین نے ایک دھول جڑ دی -

آمد آمد - ف - مونث - آنیکی دھوم - آنے کا چرچا یا خبر - **ناسخ** ؎
آمد آمد ہی کسی بت کی مری تربت پر - زیست اب مجکو خدا بار دگر دیتا ہی -
مومن ؎ آمد آمد ہی چمن مین کس سمن اندام کی - سبزۂ خوابیدہ سے مخمل
بچھاتی ہی بہار - اور جب آمد آمد کے ساتھ دھوم یا شور یا خبر کا لفظ ملکر آتا ہی تو

آمد آمد کے معنی صرف آنیکے رہجاتے ہین آمد کی تکرار زائد ہوتی ہی مگر یہ تکرار موافق
محاورہ ہی اور فصاحت کے خلاف نہین ہی۔ **قلق** ؎ آمد آمد کی چار سو اکِ ہوم ہو
بام و در پر وہ مرد و زن کا ہجوم۔

آمد آمد پھیلنا۔ آنیکی خبر مشہور ہونا۔ ؎ پھیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا۔
دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی پر آگ ہین۔

آمد برآمد کے دن۔ تبدیل فصل کا زمانہ۔ رُت پھرنے کے دن۔ اصل مین
یہ محاورہ درآمد برآمد کے دن ہی اور اہل تحقیق یون ہی بولتے ہین۔

آمدن بارادت و رفتن باجازت۔ مثل۔ لفظی معنی ارادے سے
آنا اجازت سے جانا مطلب یہ کہ آنا اپنے ارادے سے ہوا کرتا ہی اور رخصت ہونا
دوسرے کی مرضی پر موقوف ہی۔ جب کوی کہین مہمان جاتا ہی اور کوئی پوچھتا ہی
کہ آپ ہان سے کب پھرینگے اور مہمان کو یہ کہنا ہوتا ہی کہ میرا کیا اختیار ہی میزبان
کی مرضی اور رخصت دینے پر موقوف ہی تو وہ یہ مثل زبان پر لاتا ہی۔

آمدنی۔ مونث۔ محاصل۔ مداخل۔ یافت۔ فقرہ۔ تمہارے گاؤن کی
کیا آمدنی ہی۔ فقرہ۔ آجکل اُنکی آمدنی بہت کم ہوگئی ہی۔

آمدنی کے سر سہرا ہی۔ کسیکے سر سہرا ہونا دار و مدار ہونا کے معنون مین اسوجہ
سے ہی کہ سہرا دولہا کے سر پر ہوتا ہی اور برات کا مدار دولہا ہی پر ہی۔ مثل کا مطلب
یہ ہی کہ آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ درست ہوتا ہی عیش و آرام کا مدار اسی پر ہی آمدنی
نہو تو کچھ نہو۔

آمد و رفت۔ ف۔ مونث۔ آنا جانا۔ **ناسخ** ؎ عازم گلگشت وہ غارت گر
گلشن ہی کیا۔ آمد و رفت نسیم صبح بیتابانہ ہی۔ **رند** ؎ پھر وہی آمد و رفت
اُنکی مرے گھر ہوگی۔ پھر کچہری سے نکلتا ہی محلا کا دیکھو۔ اور مجازاً رسم و راہ اور
رہگذر کی جگہ بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ ہمارے آنکے آمد و رفت نہین ہی۔
صبا ؎ زاہد کو رسے خم پیر مغان دور ہے۔ آمد و رفت سے اندھے کی کنوان
دور ہے۔ اور آمد و رفت بغیر واو عاطفہ بھی درست ہی۔ **ہلال** ؎ اپنی آمد
رفت کیا بند آج ہی دم بند ہی۔ شکل مردہ ہوگئے ہین ہم محلا کا دیکھکر۔

آمد و رفت بند ہونا۔ راہ مسدود ہونا۔ راہ و رسم ترک ہونا **ظفر** ؎ یہ ہوئی ہی بہتا
اسکے جوش گریہ سے مرے۔ قافلون کی آمد و رفت اس برس مین بند ہی۔ فقرہ۔ دیوار
کھنچ گئی اُدھر سے آمد و رفت بند ہی فقرہ۔ ہمارے اُنکے وہ تعلقات کہان مدت سے آمد و رفت بند ہی۔

آمد و رفت جاری ہونا۔ اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ آمد و رفت بند
تھی اب جاری ہوگئی اور دوسری استمرار کی صورت کہ بدستور باقی ہی مگر اس
اخیر صورت مین صرف ہی کے ساتھ بولتے ہین ہونا کے اور مشتقات کے
ساتھ نہین کہتے۔

آمد و رفت رہنا۔ آتے جاتے رہنا۔ راہ و رسم رہنا۔ **رند** ؎ پیشتر
آمد و رفت اُسکی رہا کرتی تھی۔ اب کے ایسا گیا پھر آن کے دل نہ پھرا۔

آمد و رفت لگانا۔ بار بار آنا جانا۔ فقرہ۔ تمنے بار بار یہ کیسی آمد و رفت لگائی ہی

آمد و رفت لگی رہنا۔ آنے جانے والون کا تار نہ ٹوٹنا۔ فقرہ۔ بھیڑ چھٹنے
کا انتظار کب تک یہان تو یون ہی آمد و رفت لگی رہیگی۔

آمد و شد یا آمد شد۔ ف۔ (آمدن اور شدن کے حاصل مصدر) دیکھو
آمد و رفت۔ **ظفر** ؎ دم مبدم کی آمد و شد مین ہو دم کو چین کیا۔ کون ہی
ایسا کہ رہتا ہو سفر مین چین سے۔ ؎ بلبل ہی گل مین کیا خفگی آگئی ہی
تیر۔ آمد شد نسیم سحر دمبدم ہی کچھ۔ **مومن** ؎ غیرت آمد شد دشمن سے
تلووں سے لگی۔ جل بجھینگے اب کہ حال شمع سنکوس ہی۔ فقرہ۔ ادھر سے

آمدوشد بندہی اُدہر سے جاؤ۔ جن افعال کے ساتھ آمدورفت لکھا گیا اُن سب کے ساتھ آمدوشد مستعمل ہی مگر آمدورفت زبانون پر زیادہ ہی۔

آمرزش - ف - آمرزیدن سے حاصل مصدر بخشش - وزیر ؎ اُسکو طاعت پہ غرور اسکو ہی آمرزش پر - کبر زاہد ہی جدا کبر گنہگار جدا - ؎ مومن اس فہم پہ پیچ و تاب ہی حیف - فکر آمرزش گناہ نہ کی۔

آمرزگار (مخلوط) - ف - بخشنے والا - رحیم اللہ تعالے کی صفت ہی - بحر ؎ دعا ہی آمرزگار بخشنے بہت گران ہین گناہ میرے - کہین نہ ٹوٹین زمین کے تختے بلا سے میرا مزار بیٹھے۔

آملنا - نمبر(۱) آکر ملنا - ملاقات کرنا - رند ؎ یارب مجھے بلائے وہ یا آپ آملے - مطلب برآئین دل کے مراد عاملے - گلزار نسیم ؎ فردوس مین جا کے صورت حور - مان باپ سے آملی وہ مہجور۔

نمبر(۲) دو چیزون کا باہم ملجانا - شعور ؎ لذت مین کیا کہون مجھے اُسوقت کیا ملی - شمشیر یار میرے گلے سے جو آملی - (واسوخت مین)

نمبر(۳) (مخلوط) قالب اور صورت بدل کے کسیکے رنگ مین ملجانا - گلزار نسیم ؎ - جادو سے بنی وہ آدمی زاد - انسا نو ن مین آملی پریزاد - منیر ؎ عظمت عاشقونکی دیکھے جو وہ غیرت شمع - چھپ کے طاؤس فلک آملے پروانو نمین۔

آملہ - ف - (آمل سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ترش ہین) آملج - معرب - آنولا - ھ - مذکر - ایک قسم کا کھٹا اور ترش پھل - خشک سے سر ہوتے ہین اور ہندوستان سے کا اچار بنا کے کھاتے ہین مربے اسکا مقوی دل و دماغ ہی مزاج اول مین سرد دوم مین خشک ہی۔

آمنا سامنا - ھ - (آمنا - آگمن سے اور سامنا - سن مکھ سے بگڑ کر بنا ہی اسلیے کہ آگمن کے معنی آنا اور سُن کے معنی اچھی طرح اور مکھ کے معنی چہرہ - چونکہ آمنا سامنا ہونے مین چہرہ اچھی طرح نظر آتا ہی اسلیے یہ اشتقاق ٹھیک معلوم ہوتا ہی) مذکر - تابع - متبوع - نمبر(۱) مقابلہ - مواجہہ - فقرہ - دونون باغ آمنے سامنے لگے ہین - فقرہ - راہ مین کوتوال سے آمنا سامنا ہو گیا نمبر (۲) بے پردگی - فقرہ - بہت پردے کی لیتی نہین آج تو بالکل آمنا سامنا ہو گیا۔

آمنّا و صدّقنا - لغوی معنی - ہم ایمان لائے اور ہمنے تصدیق کی غایت قبول اور سچا و درست کی جگہ کہتے ہین - سودا ؎ مریدون کی نہ تھی یہ شُن کے زنہار - جز آمنا و صدقنا کے گفتار - اور صرف آمنا بھی بولتے ہین - سودا ؎ جو سخن آپ کی زبان سے سُنا - کچھ نہ بولا سوائے آمنا۔

آموجود ہونا - پہنچ جانا - یکایک آجانا - فقرہ - سوار گھوڑا دوڑا کر سر پر آموجود ہوا

آموختہ - ف - مذکر - آموختن سے اسم مفعول - پڑھا ہوا - پچھلا سبق -

آموختہ پڑہنا یا سُنانا - پڑھے ہوئے کو دُہرانا - پچھلا سبق سنانا اور بطور مجاز کئی مقامون پر بولتے ہین - جب کوئی رُک رُک کے بات کہے یا اٹک اٹک خواہ ہل ہل کر کچھ پڑھے یا کسی چیز کو آنکھ بند کیے اندھا دہند پڑھے جائے تو کہتے ہین کہ بات کہتے ہو یا آموختہ پڑھتے ہو - خط پڑھتے ہو یا آموختہ سُناتے ہو۔

آموزگار (مخلوط) - ف - سکھانے والا - اُستاد مُعلّم - مصحفی ؎ عالم مین علم ہوتا ہی آموزگار خلق - اور اُسکی ذات پاک ہی آموزگار علم۔

آمیزش - ف - مونث - آمیختن سے حاصل مصدر - میل - ظفر ؎ - خدا جانے کہ سینے مین مرے کیا رنگ ہی دل کا - نظر آتی ہی کچھ آمیزش خون آج آنسو مین

آتش ؎ گالی نہین زیبا لب شیرین سے تمھارے - یہ شہد کرو تلخ نہ آمیزش سم سے -

آمیزش کرنا - نمبر (۱) میل کرنا - اچھی چیز مین ناقص چیز ملا دینا - فقرہ - اس شہر کے سنار سونے چاندی مین بہت آمیزش کر دیتے ہین -

نمبر (۲) (ظلش) باہم اتفاق کرنا - یکذات ہو جانا - آتش ؎ تمھارے شربت دیدار کی لذت نہین پاتے - ہزار آپسمین آمیزش گلاب و قند کرتے ہین - ظفر ؎ شمیم زلف سے اُس رشک گل کی کر لے آمیزش - جو بیہوشی مجھے ای نکہت سحاب دیتی ہے - مگر اب نظم و نثر مین بھی اسکا کم پایا جاتا ہے -

آمیزش ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - کلکتے کے گھی مین ناریل کے تیل کی آمیزش ہوتی ہے -

نمبر (۲) رشک ؎ تھر ہی شیرینی گفتار و دندان سفید - ایسی آمیزش نہین ہوتی نبات و شیر مین - ؎ مرد نیکو کار کو دنیا سے آمیزش ہو گیا - ای ظفر یہ پاک جوہر اور وہ ناپاک دون -

آمین - ع - نمبر (۱) ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کے لیے استعمال کرتے ہین خدا دعا قبول کرے - قلق ؎ ہاتھ اُٹھایا اگر بصدق و یقین غیب سے آئیگی صدا آمین -

نمبر (۲) ختم قرآن کی تقریب - چونکہ جو دعا اُسوقت لڑکے کو پڑھائی جاتی ہے اُسمین اکثر جگہ آمین کا لفظ آتا ہے اور شریک محفل بھی آمین کہتے جاتے ہین اسلیے یہ ایک اصطلاح ہو گئی ہے -

آمین آمین - مزید التجا اور مناجات کی جگہہ - نماز کے بعد جب امام دعا کو ہاتھ اُٹھاتا ہے تو مقتدی اُسکے ساتھ ہاتھ اُٹھا کے آمین آمین بار بار کہتے ہین صبا ؎ صاف قلقل سے صدا آتی ہے آمین آمین - اپنے ساقی کو جو ہم رند دعا دیتے ہین -

آمین آمین کرنا - شریک دعا ہونا -

آمین آمین ہونا - امن و امان ہونا - سکہ چین بیٹھ جانا - ظفر ؎ آمین آمین ابھی ہو جائے وہ یان - مہربانی کرے آمین اللہ - فقرہ - منہ بر سے تو آمین آمین ہو جائے - یہ محاورہ دلّی کا ہے لکھنؤ مین نہین سُنا -

آمین اللہ - خدا قبول کرے - اللہ یون ہی کرے - اصل مین یہ محاورہ عورتون کا ہے کہ آمین کی جگہہ بولتی ہین - ظفر ؎ محتسب تو نے خم می توڑا - ہاتھ ٹوٹین ترے آمین اللہ -

آمین بالجہر - جب امام قرأت جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو امام و مقتدیون کا پکار کے آمین کہنا - حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک یون ہی آمین کہنا چاہیے

آمین بالسر - جب امام قرأت جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو امام مقتدیون کا چپکے سے آمین کہہ لینا یہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے -

آمین بولنا - آمین کہنا - ؎ ختم سودا کرے سخن بدعا - آمین سب بولین بندگان حضور - اب یہ محاورہ متروک ہے اسکی جگہہ آمین کہنا بولتے ہین

آمین پڑھنا - تقریب ختم قرآن شریف مین پکار پکار کے آمین کہنا -

آمین پکار کر کہنا - آمین باآواز بلند کہنا - فقرہ - حنفی آمین پکار کے نہین کہتے

آمین ثم آمین / **آمین فآمین** } آمین اور پھر آمین - مزید التجا کے لیے - آمین کی تکرار کرتے ہین اور آمین فآمین ثم آمین بھی کہتے ہین -

آمین کہنا - شریک دعا ہونا - داغ ؎ دعا مانگے دل غمگین کہانتک کہون مین دمبدم آمین کہانتک - قلق ؎ کہتی تھی رو کے لوگون سے وہ

حزین - مین دعا مانگون تم کہو آمین -

آمین یارب العالمین - (دعا قبول کر اے پالنے والے عالمون کے) جملہ دعائیہ -

فصل الف ممدودہ مع نون

آن - مونث - نمبر(۱) ع - دم - ف - پل - ھ - زمانے کا وہ جزو جو تقسیم نہو سکے - **ناسخ** ؎ ہون بیقرار وادیِ غربت مین اسقدر - اک آن ہی مقام تو ہی ایک آن کوچ - **مومن** ؎ ترے فراق مین آرام ایک آن نہین - یہ ہم سمجھ چکے گر تو نہین تو جان نہین -

نمبر(۲) ہنگام - وقت - نواب مرزا **شوق** ؎ کھنچکے تالو مین لگ گئی جو زبان - رحم کچھ اُنکو آگیا اُس آن - **قلق** ؎ دل کے دل ہی مین تھے ہنوز ارمان کہ فلک نے کیا یہ قہر اُس آن - بول چال مین اسجگہ وقت ہے -

نمبر(۳) ف - شان - ادا - حُسن - چھب - وضع - **صبا** ؎ کہتے ہین حسینان جہان دیکھکے تجکو - یہ آن یہ شوخی یہ شرارت نہین ہوتی - ؎ کیا کہون سارا زمانہ کشتہٗ و مردہ ہے **میر** - اُسکے اک انداز کا اک ناز کا اک آن کا **میرحسن** ؎ زمرد کا مونڈھا چمن مین بچھا - وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا -

نمبر(۴) ھ - مُناہی - ممانعت - خلاف رسم (عو) فقرہ - اُنکے یہان سبز چوڑیون کی آن ہے - فقرہ - ہمارے یہان کسی بات کی آن نہین ہے -

نمبر(۵) عادت - خصلت - فقرہ - تم کتنا ہی سمجھاؤ مگر وہ اپنی آن نہ چھوڑیگا -

نمبر(۶) آبرو - شان - پاس وضع - مشہور شعر ؎ آن مین فرق نہ آنے دیجے جان اگر جاے تو جانے دیجے -

نمبر(۷) آنا مصدر سے مشتق - اسکا استعمال آ کی جگہ پہلے تھا - **مومن** ؎ اک ذرا آن کے باہر ٹھہرا - دم کے دم جان کے باہر ٹھہرا - **رند** ؎ وصل کے دن آن پہنچے گزرے ایام فراق - آمد آمد یار کی ہے دیدہ و دل شاد ہین - **ذوق** ؎ مین نے جب دیکھا مہ نو تو اُس ابرو کا خیال - لیکے خنجر مری چھاتی پہ وہین آن چڑھا -

آن آن - نمبر(۱) آآکے ؎ پوچھا کسی نے سوز کو مارا تو کس لیے - بولا مجھے وہ گھورے تھا ہر آن آن آن -

نمبر(۲) گھڑی گھڑی - دمبدم - **سوز** ؎ دشنام دیکے ہاے وہ جمدھر کا کھینچنا چبھتی ہے میرے دل مین وہی آن آن آن - ان دونون نمبرونکو اگلی زبان ہے اب نہین بولتے -

آن بان - ھ - مونث - نمبر(۱) شان و شوکت - ناز و انداز - **اسیر** ؎ کیا کہیے جو آن بان دیکھی - حقا کہ خدا کی شان دیکھی -

نمبر(۲) بانکپن - وضعداری **بحر** ؎ اُسکی زلفون نے بل نکالدیے - اب ہماری وہ آن بان نہین - **صبا** ؎ کیا کیا دکھاے رنج و الم تو نے اے فلک - تیور مگر وہی ہین مری آن بان دیکھ - **سودا** ع جدی جدی ہے جہان آن بان ہے سب کی -

نمبر(۳) تمکنت - غرور - اکڑ - گھمنڈ - **جرات** ؎ ملنا اکڑا اکڑ کر اور بولنا بگڑ کر - نام خدا قیامت اب آن بان پر ہین - **رند** ؎ کون سے بت مین آن بان نہین ہے بے نیازی کی کس مین شان نہین -

---

ع ؎ نمبر۱ - اور نمبر۲ - مین یہ فرق ہے کہ نمبر۱ مین زمانے کا جزو اقل قلیل مقصود رہتا ہے اور نمبر۲ مین تقلیل زمانہ سے بحث نہین -

ع ؎ مگر اب ان معنی مین آ کو زیادہ فصیح جانتے ہین -

نمبر (۴) ہٹ - ضد - انشاء ؎ اے آہ اتو اپنی کہین آن بان چھوڑ - جاوین
کدھر ملائکہ ہفت آسمان چھوڑ - فقرہ - جب وہ آن بان پر آجاتے ہین تو اپنی بات
پوری کر کے رہتے ہین -

آن بان سے رہنا - ٹھاٹھ سے رہنا - وضع بنائے رہنا - فقرہ -
اس مفلسی مین بھی وہ اسی آن بان سے رہتے ہین -

آن بان والا - نمبر (۱) غیرت دار - باوضع - فقرہ - وہ بڑے آن بان
والے ہین راجہ صاحب کیہان اب کہڑے تو ہونگے نہین -
نمبر (۲) دماغدار - فقرہ - وہ بڑے آن بان والے ہین میرے یہان کیون
آنے لگے -

آن بندھنا - دیکھو آ بندھنا - جرات ؎ اب تصور ترا آنکھون کے حضور آن بندھا
سچ ہی جاتا نہین انسان کو جو دھیان بندھا - یہ اگلی زبان ہی متاخرین آ بندھنا
کہتے ہین اور اسیطرح آن بننا - آن بیٹھنا - آن پڑنا - آن پہنچنا - آن چڑھنا
وغیرہ کو اکثر فصحائے لکھنؤ نے ترک کر دیا ہی - میر ع شاید کہ مرے جی ہی یہ
اب آن بنی ہی - غالب ؎ غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے - سامنے
آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ یون - آن پہنچنا اور آن چڑھنا کی مثالین آن نمبر ۲
مین گزرین -

آن تان - ھ - مونث - نمبر (۱) ناز - خودداری - شان - داغ ؎
حسن کی آن تان ہائے غضب - بے نیازی کی شان ہائے غضب -
نمبر (۲) وضعداری - رکھ رکھاؤ - فقرہ - (مثالاً) جو اپنی آن تان تھی اسکو
لیے ہوئے وہ دنیا سے چلے گئے - (آب حیات) اب لکھنؤ مین آن تان کی
جگہ آن بان زیادہ بولتے ہین -

آن جانا - بات جانا - فقرہ - جان جائے مگر آن نہ جائے -

آن کا مہمان - کوئی دم کا مہمان - جلد دنیا سے جانے والا - جرات
؎ کیا دل جگر کی اسکی گلی مین کہین خبر - اک مر گیا اک آن کا مہمان ہی دوسرا

آن کہان ہو گیا - (عو) تباہ و برباد ہو گیا - ستیاناس گیا - بستیر وہان
کہتے ہین جہان کسی چیز کی نحوست سے بربادی ہو -

آن کی آن - دم کے دم - میر حسن ؎ یہ کہتی ہوئی آن کی آن مین -
چھپی جا کے اپنے وہ دالان مین -

آن ماننا - لوہا ماننا - مان جانا - کسیکے کمال کا مقر ہونا - انشاء ؎
کیون نہ عشق اللہ بولون حضرت دل آپ کو - پیشواؤن نے بھی اپنے آن
مانی آپ کی -

آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی - گھڑی بہر مین کچھ گھڑی بہر مین کچھ
ہی - متلون مزاج آدمی کی نسبت کہتے ہین کہ انکے قول فعل کا کچھ اعتبار نہین ہی
آن مین کچھ ہی آن مین کچھ ہی -

آن نکلنا - شان اور انداز معشوقانہ پائے جانا - جرات ؎ خدا شاہد ہی
بس اپنی تو اسپر جان نکلے ہی - کہ جس مین اس بت کا ذرکی سی کچھ آن نکلے
ہی - داغ ؎ دلبرین اوائین بھی دلکش ہین جفائین بھی - اک آن ستمگر
مین ہر آن نکلتی ہی -

آن واحد - ایک آن - کیف ؎ ہین جو لیگئے تھے لوٹ کر اک آن واحد مین
الٰہی خیر ہو بہرہ اسی تدبیر مین آئے -

آنا - ھ - آمدن - ف - نمبر (۱) جانا کی ضد - بحر ؎ نہ آئین گے ہم خانہ آباد
صاحب - اگر نا گوارا ہی آنا ہمارا -

نمبر (۲) پہنچنا - فقرہ - خط آیا حال معلوم ہو - اسیر ؎ میری آواز بھی ہے
میری طرح بطاقت - سو جگہ بیٹھکے یہ تا بگلو آتی ہے - مصحفی ؎ رعشۂ
دست بُرا ہو کہ ترے باعث سے - میرے لب تک نہ کبھی ساغر لبریز آیا -
وزیر ؎ جہان مین شور ہے پھٹتے ہین کان کے پردے - ابھی تو آئی ہے
سینے سے تا زبان فریاد -

نمبر (۳) دکھائی دینا - نظر آنا - داغ ؎ صبح سے تکو آرہی ہے ہنسی -
خواب مین کسکی چشم تر آئی - مصحفی ؎ صبحدم بستر راحت سے وہ جیتا نہ اُٹھا
خواب مین جسکے ترا خنجر خونریز آیا -

نمبر (۴) چلنا - ظفر ؎ ہووے تمہارے در تک اپنا کہان سے آنا -
حیف اک قدم ہو مشکل اِس ناتوان سے آنا - ذوق ؎ چالیس قدم ساتھ وہ
تابوت کے آئے - کیا ہو جو بڑہین چند قدم اور زیادہ - فقرہ - ہم جاتے ہین
تمہین ساتھ آنا ہو تو آؤ

نمبر (۵) برآمد ہونا - باہر نکلنا - رشک ؎ گھر سے آتا ہی وہ خورشید منور کسدن
دیکھیے راہ پڑتا ہی مقدر کسدن ظفر ؎ نفس کے ساتھ جو وہ جگر لپٹا ہوا آیا
کباب سوختہ کا سامنے منھ مین مزا آیا -

نمبر (۶) واپس آنا - پہرنا - بحر ؎ صنم خانے سے بحر اب تک نہ آیا - مسافر
آتے کب کے کربلا کے - رشک ؎ آیا جو سفر سے لیے آیا نئے عاشق -
سوغات نکالی تو یہ سوغات نکالی - داغ ؎ رہا مقتل مین بھی محروم آب تیغ قاتل سے
یہ ناکامی کہین دریا پہ جا کر تشنہ لب آیا - مصحفی ؎ دشنام پاسبان کے
دو چار کہا کے آئے - آخر ہم اُس گلی سے خفت اُٹھا کے آئے -

نمبر (۷) در آنا - سمانا - گھسنا - داغ ؎ در دبنکر دل مین آنا کوئی تمسے سیکھ جائے -
جان عاشق ہو کے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے - ناسخ ؎ دل چرا کر مجھسے
تم آنکھین چراتے ہو تو کیا - چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو -

نمبر (۸) اُترنا - فروکش ہونا - آتش ؎ غنیمت جان اسی دل نقش عشق آیا
جانی کو - شرف ہی اُس مکان کا جسمین مہمان حسین آیا - فقرہ - اب اس سرا
مین مسافر بہت کم آتے ہین -

نمبر (۹) نمودار ہونا - طلوع ہونا - ناسخ ؎ یہ ترے روئے مخطط پر عرق آیا نہین -
خوشۂ پروین عیان ہے خرمن مہتاب مین - داغ ؎ جا شب ہجر وہ سحر آئی
تو ہی جائے گی پہر اگر آئی - وزیر ؎ خط کے آنے سے بھی مکدر ہے - عطور تو
اب کونسی صفائی کی - مصحفی ؎ کب سے کہلی ہین آنکھین مری انتظار مین
ای صبح منھ دکھا کہین ای آفتاب آ -

نمبر (۱۰) پہلنا - پہولنا - پیدا ہونا - ؎ خاک پیدائش مضمون ہو بڑہاپے مین
اسیر - کہ ثمر نخل کہن سال مین کم آتے ہین ظفر ؎ بے اشک لخت دل کے
ثمر کا نہو نمود - آئے ثمر نہ شاخ مین جب تک نہ آئے گل - فقرہ - دیکھو
اس درخت مین بے فصل کے انار آئے ہین -

نمبر (۱۱) تولد ہونا - پیدا ہونا - آتش ؎ کہدو اندھے ہونے کوئی اپنی تم آنکھین
کھولو - روشنی نگہ عالم ایجاد آیا - بحر ؎ واقعی منزل ہستی ہے مقام غفلت
جو یہان آیا اُسے پہر نہ وطن یاد آیا - ؎ کیا حقیقت ہے سخن کی رہے
باقی نہ رہے - آپ ہم آئے ہین ای رشک فنا کی خاطر - داغ ؎ نوشتۂ میر
بے معنی تو دل بے مدعا میرا - مگر اس عالم اسباب مین ہین بے سبب آیا -

نمبر (۱۲) آمادہ اور راغب - مائل ہونا - بحر ؎ بانکپن پر جو کسی روز مزاج
آتا ہے - ابرو و خال اُسے تیغ و سپر دیتے ہین - ذوق ؎ ہم رونے پہ

آجائین تو دریا ہی بہائین یہ شبنم کیطرح سے ہمین رونا نہین آتا۔ غالب ؎
جانتا ہون ثواب طاعت و زہد۔ پر طبیعت ادہر نہین آتی ۔

نمبر (۱۳) گزرنا منقضی ہونا۔ (زمانے کے ساتھ) داغ ؎ میرے
افسانے کو پورا نہوا روز جزا۔ ڈہلگیا دن تو یہ جانا کہ گہڑی بہر آیا۔ فقرہ۔ اتنی
عمر آئی مگر ہمنے ایسا تماشا نہین دیکھا۔ اسیر ؎ کہولکر زلف کو کہتے ہین
وہ مجہسے شب وصل۔ رات آئی ہی بہت آپ بہ آرام کرین ۔

نمبر (۱۴) گزرنا۔ نکلنا (کسی چیز کا سامنے سے ہو کے) آتش ؎ ہمسے
دیوانے بہی ہووین گے پری کے سائل۔ اسطرف سے جو سواری سلیمان آئی

نمبر (۱۵) ٹہن جانا۔ گزرنا ۔ (کسی بات کا دل مین) جیسے دل مین آیا کہ
زہر کہا لون۔ سحر ؎ پاس بہٹلاتے ہو مجکو مرا رہتا کیا ہی۔ آج مرضی
مبارک مین یہ آیا کیا ہی۔ ظفر ؎ جو وقت نظر کوئی وہان اور ہی آتا۔ اسوقت
مرے دل مین گمان اور ہی آتا۔

نمبر (۱۶) پڑ جانا (جان و روح کے ساتھ) سحر ؎ بسمل ہجر سے پوچہے کوئی
مرنیکی خوشی۔ جان آتی ہی بدن مین کہ قضا آتی ہی۔ آتش ؎ پری شیشے مین
اُترہی کیہ پیا قالب مین روح آئی۔ عجب انداز سے آغوش مین وہ نازنین آیا

نمبر (۱۷) اچڑہنا۔ بلندی یا سواری پر۔ سحر ؎ نہ آیا یار کوٹھے پر خدا نے آبرو
رکہلی۔ کہ ماہ چار دہ پر قہقہے اُڑتے چکورون مین ۔ فقرہ۔ رفتہ رفتہ کل فوج
پہاڑ پر آگئی۔ فقرہ۔ تم بہی اسی ہاتہی پر آجاؤ۔

نمبر (۱۸) کسی ہنر پر قادر ہونا۔ کسی کام مین سلیقہ ہونا۔ کیف ؎ ذبح کرنا ہی
تمکو آتا ہی۔ اور کوئی ستم نہین معلوم۔ وزیر ؎ نہانے سے خون مین ہم ہاتہ
جان سے دہوئے۔ غسل آیا ہمین اور نہ وضو آیا۔ آتش ؎ ہمیشہ فکر
سے بیان عاشقانہ شعر ڈہلتے ہین۔ زبان کو اپنی بس اک حسن کا افسانہ آتا ہی

نمبر (۱۹) مدرک ہونا۔ معلوم ہونا غالب ؎ داغ دل گر نظر نہین آتا۔ بو بہی
اے چارہ گر نہین آتی۔ جرات ؎ اللہ رے ترا حسن کہ جسکو نظر آوے۔ پہر
دیکہے پری کی بہی جو صورت تو ڈر آوے۔

نمبر (۲۰) سنائی دینا۔ کان تک پہنچنا۔ داغ ؎ موت نے مجکو پکارا کہ مرے
قاتل نے۔ آئیے آئیے مقتل سے ندائین آئین۔ غالب ؎ کیون نہ چیخون
کہ یاد کرتے ہین۔ میری آواز گر نہین آتی۔ مصحفی ؎ ملگیا خاک مین
جب اشک تو آئی یہ صدا۔ دیکہو جاتے ہین تو یون اہل صفا جاتے ہین۔
ناسخ ؎ جو گوش گل نہ سُنے باغ مین تو کیا چارہ۔ قفس سے نالہ بلبل
ہزار بار آیا۔

نمبر (۲۱) جچنا۔ اندازے یا اٹکل مین آنا۔ آنکنا۔ فقرہ۔ میری نگاہ مین تو
یہ مال اتنے ہی کا آتا ہی۔

نمبر (۲۲) نازل ہونا۔ نیچے اُترنا۔ اسیر ؎ بلائین لاکہ شب ہجر مین یہان
آئین۔ نکالا بیتین نہ کبہی اُس سے درمیان آئین۔ داغ ؎ نہ آیا نامہ بر
اب تک گیا تہا کہ کے اب آیا۔ الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا۔ صبا
؎ اُتر کے یار نے کوٹہے سے حال دل پوچہا۔ مسیح چرخ سے آیا مری
خبر کے لیے۔ رشک ؎ شہد لب نے ہمین بہیجے جو ٹیہر دن کے کباب۔
یہ اُڑی بات کہ خوان من وسلوا آیا۔

نمبر (۲۳) وارد ہونا۔ ؎ فارسی کہنے کا اے رشک اگر قصد کرون۔ کہین
ہندی کہو ولایت سے یہ آیا تازہ۔

نمبر (۲۴) برسنا۔ ٹپکنا۔ پڑنا۔ اسیر ؎ جاسکا ہر نہ سے گہر جو وہ جانی آیا

رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا۔ ناسخ ؎ کسکے دانتون کی چمک کا دھیان
نہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سمجھ بلور سے۔ فقرہ۔ رات جب بونا ہین
آئی ہین تو تم جاگتے تھے!

نمبر (۲۵) گرنا۔ داغ ؎ تھم ذرا ورنہ گرا ٹوٹ کے یہ خانہ خراب۔ گنبد چرخ اب
ای شورش فریاد آیا۔ ناسخ ؎ درد سر مجکو جو فرقت مین ہوا واسے نصیب آ
بدے صندل کے وہین چرخ سے پتھر آیا۔ برق ؎ کوئی کہتا ہی آئی
وہ دیوار۔ کہ رہا ہی کوئی دکان گرا۔ فقرہ۔ وہ کمرے پر سے اتنا جھکا ہوا تھا
کہ مین سمجھا اب آیا۔

نمبر (۲۶) مبتلا ہونا۔ پھنسنا۔ گرفتار ہونا۔ صبا ؎ دکھایا روپ حسن و
عشق کی نیرنگ سازی نے۔ ہمارے دام مین وہ انکی ہم تزویر مین آئے۔
ناسخ ؎ لگا جو تیر ترا سینۂ مشبک مین۔ مین خوش ہوا کہ مرے دام مین
شکار آیا۔ مومن ؎ الجھا ہی پاؤن یار کا زلف دراز مین۔ لو آپ اپنے دام مین
صیاد آگیا۔

نمبر (۲۷) لگ جانا۔ پڑ جانا۔ داغ ؎ نگاہ یار نے اس شوق سے لگائی
چوٹ۔ کہ جسطرح سے دل آتا ہی دل پر آئی چوٹ۔

نمبر (۲۸) اڑنا۔ جمنا۔ پیچ کرنا۔ فقرہ۔ اب اسوقت تم اپنی بات پر آگئے ہو

نمبر (۲۹) اترنا۔ نقش ہونا۔ چھپنا۔ شہیدی ؎ اسکی تصویر شب و روز
رہی سینے مین۔ عکس زائل نہوا آکے اس آئینے مین۔ فقرہ۔ یہ روف مین پورے
حرف نہین آئے۔

نمبر (۳۰) چڑھنا۔ امنڈنا۔ فقرہ۔ غضب کی بارش ہوئی رات ہی بھر مین دریا کہان
سے کہان آگیا۔

نمبر (۳۱) چڑھنا (رنگ کے ساتھ) لگنا (زنگ کے ساتھ) فقرہ۔ رنگریز کیا
کرے میلے کپڑے پر کہین اچھا رنگ آتا ہی۔ صبا ؎ نہ کر چوہ رنگ مجھے
عاشق تیرہ مردہ خاطر کو۔ کہین زردی نہ قاتل سبزۂ شمشیر مین آئے۔ مصحفی ؎
مسی آلودہ ہوئے یار کے دندان سفید۔ کشور حسن مین موتی پہ بھی زنگ آتا
ہی۔ اسیر ؎ وہ آئینہ ہی محفل خوبان مین مرا دل۔ زنگ اسمین کبھی بال
برابر نہین آتا۔

نمبر (۳۲) ٹھیک ہونا۔ فقرہ۔ یہ جوتا میرے پاؤن مین نہین آتا۔ فقرہ۔
اس صندوقچے پر یہ غلاف خوب آیا۔

نمبر (۳۳) سمانا۔ گنجائش پانا۔ داغ ؎ رنج اتنا نہین میرا جسے لکھے کوئی
یہ مرے نامۂ اعمال مین کیونکر آیا۔ فقرہ۔ اب اس بٹوے مین روپیہ نہین آتا۔

نمبر (۳۴) پیدا ہونا۔ ناسخ ؎ کسی طریق سے دل مین گر غبار آیا۔ ہوا
یقین یہ مجکو وہ شہسوار آیا۔ آتش ؎ یار کے دل مین کدورت آئی ہی جلتی تو
مین۔ دو گھڑی دل کھولکر رونے کی فرصت مانگتا۔

نمبر (۳۵) جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ داغ ؎ ہم جانتے ہین آئے ہین ماتم کو فرشتے
جس بزم مین شغل مے و ساغر نہین ہوتا۔ فقرہ۔ اور لوگ بھی آجائین تو
تماشا شروع ہو۔

نمبر (۳۶) عارض ہونا۔ چڑھنا۔ (مرض کے ساتھ) جیسے انکو کئی روز سے
لرزا آتا ہی۔ آج بخار نہ آئے تو جانون۔

نمبر (۳۷) پھلجانا۔ دانے نکلنا۔ جیسے منہ آگیا۔

نمبر (۳۸) تیار ہوجانا۔ فقرہ۔ خشکا پکنے مین کیا دیر ہوتی ہی ایک آنچ مین تو چاول
آتے ہین۔ پلاؤ کو انگارون پر لگا دو ابھی اچھی طرح نہین آیا۔

نمبر(۳۹) ملنا - حاصل ہونا۔ ہجر ؔ یار آئے جو میرے گھر مراد آئے۔
جا لگین جو نصیب ترے جگا ہو۔ مصحفی ؔ وان باد صبا جاسے نہ قاصد کا گزار آ
یاران عدم رفتہ کی کیونکر خبر آئے - میر ؔ جب نام ترا لیجیے تب آنکھ بھر آئے
اس زندگی کرنے کو کہان سے جگر آوے -

نمبر(۴۰) قرض ہونا فقرہ - مجھپر تمھارا ایسا کیا آتا ہی جو ہر گھڑی تقاضا کرتے ہو

نمبر(۴۱) شمار ہونا - محسوب ہونا - فقرہ - تم بھی اُنہین لوگون مین آگئے -

نمبر(۴۲) چھا جانا - گھرنا - اسیر ؔ بندہا کب تصور ترے گیسوون کا -
کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا - داغ ؔ میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹائین آئین
تمپہ رحمت ہوئی تو یہ بلائین آئین -

نمبر(۴۳) ترک کرنا - جانے دینا - فقرہ - آؤ اُنکے منھ نہ لگو - مگر ان معنی مین
اس صیغہ حاضر کے سوا اور مشتقات کے ساتھ نہین مستعمل ہی -

نمبر(۴۴) ہونا - پڑنا - ذوق ؔ خلاف وعدہ سے مین تیرے
کل تو جان بلب آیا - نہ آیا آج بھی گر تو تو ہی ظالم غضب آیا - صبا ؔ طاقت
فقر سے ہم نفس پہ غالب آئے - لنگر اس دشمن شہ زور کا توڑا کیا کیا -
ہجر ؔ دلربا سے نہ ملون دل کو تسلی کیا دون - سخت ناچار ہون کچھ
بن نہین آتا ہی مجھے - رشک ؔ یہ اتحاد سے ٹھہرا ہی دل بیتاب
تجھے قرار گر آیا مجھے قرار آیا - اسیر ؔ ذرا بھی بل جو ابرو دے بت بے پیر مین
آئے - کمر ٹوٹے کمان کی بل ابھی شمشیر مین آئے -

نمبر(۴۵) شروع ہونا - ابتدا ہونا - ہجر ؔ طاقت گریہ نہین کھینچ رہا ہون
دم سرد - آئے جاڑے ہوے برسات کے ایام تمام - رشک ؔ پھر
پریشانی خاطر کا زمانا آیا - وحشت زلف تر ہی موسم سودا آیا - ذوق ؔ
خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری - نہین مہتاب یہ ہی روشنی صبح جیل

نمبر(۴۶) جوش زن ہونا (کسی کیفیت کا) جیسے پیار آنا - رشک آنا - غیرت آنا
غصہ آنا - شرم آنا - مروت آنا -

نمبر(۴۷) اجازت دینا - جیسے استخارہ آنا -

نمبر(۴۸) فریفتہ ہونا - جیسے دل آنا -

نمبر(۴۹) بکنا - فروخت ہونا - فقرہ - آم تو بازار مین آنے لگے - اب بازار
مین خربزے نہین آتے ہین -

نمبر(۵۰) برپا ہونا - قائم ہونا - رشک ؔ حشر کا آنا گوارا ہی ہمین - پر قیامت
ہی کسی پر آئے دل -

نمبر(۵۱) مقابلہ کرنا - فقرہ - مرد ہو تو آجاؤ - کچھ دعوے ہی تو آؤ - ان معنی مین
صرف صیغۂ حاضر کے ساتھ بولتے ہین -

نمبر(۵۲) دبجانا - پسجانا - جیسے پاؤن پہیے کے نیچے آگیا -

نمبر(۵۳) پڑجانا - فقرہ - باغ کی زمین ریل مین آگئی - سیکڑون مکان
قلعے کے میدان مین آگئے -

نمبر(۵۴) سوار ہونا (جن بھوت کے ساتھ) جیسے اسکے سر جن آیا ہی

نمبر(۵۵) خریدا جانا - مول آنا - فقرہ - اور سب چیزین اسیوقت آرہین گوشت
سویرے آجائیگا -

نمبر(۵۶) نکلنا - رشک ؔ خبر زلف بت دلشکن آنکی درست - فال نیک
آئی ہی نامے کی شکن سے ہمکو -

نمبر(۵۷) نمایان ہونا - پہنچنا - پھیلنا - فقرہ - اس دالان مین دھوپ پڑ کر آتی ہی
فقرہ - دھوپ آگئی ہو تو کرسیان ڈالدو وہین چل بیٹھین -

نمبر (۵۸) روپے کا سولھوان حصہ (چار پیسے ڈبل) جائداد کا سولھوان حصہ۔
(ان معنی مین انش سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین حصہ ہین) فقرہ۔ پیسے
کم ہوگئے ہین روپے کے پونے سولہا آنے ملتے ہین۔ فقرہ۔ گاؤن مین ایک
آنے کا حصہ دار وہ بھی ہی۔ ان معنی مین ہائے مختفی کے ساتھ (آنہ) تحریر مین
مروج ہوگیا ہی مگر ہندی لفظ ہی اسلیے قاعدہ مقتضی ہی کہ الف سے لکھا جائے۔

آنا جانا۔ مذکر۔ نمبر (۱) آمد و رفت مومن ؎ پایا جو ذرا وہان ٹھکانا۔ سب
جاسے کا چھوڑا آنا جانا۔ رند ؎ سانس کی تھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور جلاد نے چرکا دیا جاتے جاتے۔
نمبر (۲) چڑھنے اُترنیکی جگہ۔ فقرہ۔ بار بار کوٹھے پر کیون آتے جاتے ہو۔
ناصر ؎ فرش سے عرش پہ جا کر اُترا آسے سر فرش۔ نہ ہوی دیر محمد کو
کچھ آتے جاتے۔
نمبر (۳) آنا شروع ہونیکے مقام پر۔ فقرہ۔ اب محفل مین لوگ آتے جاتے ہین۔
فقرہ۔ اب طبیعت راہ پر آتی جاتی ہی۔

آنے جانیوالا۔ آتا جاتا۔ راہرو۔ فقرہ۔ کوی آنے جانیوالا ملجائے
تو اسکا جواب بھیجدینا۔

آنا پائی۔ تمام تر۔ بالکل۔ حبہ حبہ۔ اسیر ؎ اب رہا محکمۂ حشر مین کون اپنا
حساب۔ پاک دامن ہوئے سمجھا چکے آنا پائی۔

آنا نہ پائی نری پاؤن گھسائی۔ مثل اُس جگہہ بولتے ہین جہان کچھ
فائدہ نہو بیکار دوڑ دھوپ اور محنت و مشقت کرنا پڑے۔

آنے پائی سے بیباق کرنا۔ بالکل ادا کردینا۔ زرمالگذاری ادا کرنیکی نسبت زیادہ بولتے ہین

آناً فاناً۔ نمبر (۱) آن واحد۔ فوراً۔ سودا ؎ ایک صاحب نے قبول ان زہر کا
پیالہ کیا۔ جن نے ٹکڑے سب جگر آناً فاناً کردیا۔
نمبر (۲) دمبدم۔ فقرہ۔ آناً فاناً طبیعت بگڑتی جاتی ہی۔

آناکانی۔ ھ۔ (ظاہرا یہ لفظ ان آکرن سے مشتق معلوم ہوتا ہی۔ ان سنسکرت
مین حرف نفی ہی اور آکرن کے معنی سننا) مونث۔ چشم پوشی۔ ٹال ٹول۔
فقرہ۔ کام کرنا ہی تو کرو دیکھو یہ آناکانی اچھی نہین۔

آناکانی دینا۔ تغافل کرنا۔ جان بوجھ کے ٹال جانا۔ ؎ دل
مین کیا ہی کیا نہین پر کان سے غیرون کا ذکر۔ سُنکے اُسنے ای ظفر کچھ
آناکانی دے تو دی۔

آناکانی کرنا۔ دیکھو آناکانی دینا۔

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند۔ یہ مصرع زبانون پر بہت ہی اور معنی
سے محل استعمال ظاہر ہی کہ اغنیا غربا سے بسبب آسایش طلبی اور تکلفات
کے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین۔ غربا جو کام اپنے ہاتھ سے کرلیتے ہین اغنیا
اُسمین بھی اورونکے محتاج ہوتے ہین۔

آنبا ہلدی۔ ایک قسم کی ہلدی ہی جو رنگت مین سرخ اور چوٹ کیواسطے
بہت مفید ہوتی ہی۔

آنت۔ ھ۔ آنتر۔ س۔ (مادہ آنتی ہی باندھنا) مونث۔ رودہ۔ انتڑی۔

آنت اُترنا۔ فتق۔

آنت بھاری توماتھا بھاری۔ مثل۔ یعنی معدہ کے فساد سے
دردسر ہوتا ہی پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہی۔

آنت کی آنت۔ بہت لمبی چیز یا کوئی طول طویل بات۔

آنتوں نکا بل کھلنا۔ فاقون کے بعد پیٹ بھر کے کھانا۔ چونکہ فاقون سے

آنتین خشک ہوجاتی ہین اسلیے جب کوئی بھوکا خوب ڈٹکر کھانا کھاتا ہی تو مذاقاً
کہتے ہین کہ آج تو خوب آنتو نکے بل کھل رہے ہین -

آنتون کا قُل ہُواللہ پڑہنا - بہت بھوکا ہونا - ناسخ (رباعی) ؎ ہو
رنج مرے دلکو دیا ہو آرام - جز ذکر خدا نہین ہی مجکو کچھ کام - فاقون سے تباہ میری حالت
ہی مگر - آنتین پڑہتی ہین قل ہو اللہ مدام اسیر ؎ قل ہو اللہ لگین پڑہنے ہماری
آنتین - فاقہ جس روز ہوا یاد خدا بھی آئی -

آنتین اُلٹ جانا - قی ہونا یا بہت اُبکائیان آنے سے جی تلے اوپر ہونا

آنتین سوکھنا - فاقون سے آنتون کا خشک ہونا - بھوکون مرنا -

آنٹ - ھ - مونث - سنار سونے یا چاندی مین سوہن سے لکیر کرکے تپاتے ہین
تاکہ حقیقت کھل جائے کہ کھرا ہی یا میل ہی اُس لکیر کو آنٹ کہتے ہین - دینا اور لگانا
کے ساتھ مستعمل ہی -

آنٹ سانٹ - مونث - سازش - کسی بات مین باہمی مشورہ عوام کی بولی
ہی فصحا لمی بھگت بولتے ہین -

آنٹھ - ھ (اسکی اصل آنڈہ معلوم ہوتی ہی - آنڈہ آنڈ (باندہنا) سے مشتق ہی - پہلے د ت
سے بدلگئی اور پھر ت ٹ سے - اور مجازاً گرہ - کینہ عداوت کے معنی مین
مستعمل ہوگیا -) کینہ - عداوت - قدیم زبان ہی -

آنٹھ رکھنا - بغض و عداوت رکھنا - نصیر ؎ موبمو دل مین گانٹھ رکھتی ہی
زلف بیوجہ آنٹھ رکھتی ہی - یہ محاورہ قدیم ہی لکھنو مین اسجگہ عوام دل مین اینٹھ رکھنا
اور خواص بل رکھنا بولتے ہین -

آنٹھی - مونث - جما ہوا دہی کا تھکا - عوام الف مقصورہ سے انٹھی بھی بولتے ہین

آنچ - ھ - (یہ لفظ ارچھ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین شعلہ ہین اور مادہ ارچ ہی) پرستش
مونث - نمبر (۱) شعلہ - لوکا - لو - فقرہ - دہیمی آنچ مین پکالو -
نمبر (۲) آگ کی تیزی - گرمی - تپش - فقرہ - تاپنے کی انگیٹھی مین اتنے انگارے
بھر دیے ہین کہ آنچ سہی نہین جاتی ؎ پھونک مت مجکو پرے بیٹھکے رواُف
انشا - شمع کی لو ہی ترے دیدۂ خونبار کی آنچ -
نمبر (۳) تاؤ - جوش - فقرہ - ایک آنچ کی کسر رہگئی -
نمبر (۴) مامتا - مادری الفت - جوش خون - مثل - اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہی
نمبر (۵) چمک - گرمی - (تلوار کے ساتھ) فقرہ - انسان آگ مین کود پڑے دریا مین پھاند
پڑے مگر تلوار کی آنچ نہین سہی جاتی - وزیر ؎ تلوار کی سی آنچ ہی بتی
کے شعلے مین - روغن ہی کیا چراغ مین قاتل کی ڈہال کا - برق ؎ -
جوہر ابرو خمدار سے ہی گرمی حُسن - گل گلرنگ ہوئی آنچ سے تلوار اُنکی -
نمبر (۶) نقصان - ضرر - مثل - سانچ کو آنچ کیا عہ - ذوق ؎ پیش دشمن نہ گزند
حق سے نہین سانچ کو آنچ - بلکہ ہی آتش نمرود گلستان خلیل

آنچ آنا - نمبر (۱) ضرر یا صدمہ پہنچنا - گلزار نسیم ؎ مین جاکے جلی تو
غم نہین ہائے - ڈر ہی کہ نہ تجھپہ آنچ آجائے - سحر ؎ ہمرنگ دُشنک ہوکر
زلفون نے کی شرارت   ناقون پہ آنچ آئی اُٹھا دہوان ختن مین عاشق
؎ کیا جلے ہو دل مین میری آہ سے - آپ تک بھی آنچ آئی دیکھیے -

آنچ پہنچنا - صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ جل گیے ہون خاک مگر آنچ نہ پہنچے اس
تک - اسمین اپنا کوئی پروانہ بھی انباز نہین - شعور ؎ آنچ پہنچے خلیل کو کیونکر
اُس بہشتی کو باغ ہی آتش -

آنچ دکھانا - آگ پر گرم کرنا - فقرہ - گھی کو آنچ دکھالو تو پگھل جائے

عہ یعنی سچ بولنے مین کچھ ضرر نہین -

زیادہ یہان آگ دکھانا بولتے ہین۔

آنچ دینا - آگ پر گرم کرنا - تاؤ دینا - اسیر ؎ خشم آگین گرم باتون سے ہوا وہ سخت دل۔ دی کڑی جب آنچ ہمنے سرخ آہن ہوگیا۔

آنچ کا کھیل ہی - یہ محاورہ باورچیون حلوائیون رکابدارون اور مہوسون وغیرہ کے استعمال مین ہی جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہتے ہین یہ تو آنچ کا کھیل ہی ذرا آنچ کڑی ہوگئی تو خراب ذرا آنچ دھیمی ہوگئی تو خراب یعنی نازک اور بے قابو بات ہی۔

آنچ کرنا - آگ روشن کرنا۔

آنچ کڑی ہونا - آگ کے شعلے تیز ہونا۔ اسیر ؎ سوزش دل مین نکلیگی دہن سے مرے اُف - آنچ ہو لاکھ کڑی دیگ اُبلنے کی نہین۔

آنچ کھانا - پکنا - تاؤ کھانا - پگھل جانا - آتش ؎ آتش عشق مین ثابت دل بیتاب رہا - آنچ کھا کھا کے ہی قایم ہی سیماب ترا۔

آنچین نکلتی ہین - زیادہ گرمی اور سوزش کی نسبت کہتے ہین کہ بدن سے آنچین نکلتی ہین - در و دیوار سے آنچین نکل رہی ہین۔

آنچل - ھ - انچل - س - (مادّہ انچو پہننا ہی) مذکر - دوپٹے وغیرہ اوڑھنے کی چیز کے (سوا رومال کے) دونون سرے جو ایک طرف سے دوسری طرف شانے پر ڈالے جاتے ہین - مومن ؎ آنچلون سے کھو مقیش کہان ٹھہرتا تھا کب دوپٹا یہ مری طرح کا اڑتا تھا - گلزار نسیم ؎ آنچل ہوا ان حجاب عارض سہرا ہوا یان نقاب عارض - اور شعرا نے دامن کے کنارے کو بھی آنچل کہا ہی مگر زبانون پر نہین ہی - ؎ آنچل اس دامن کا ہاتھ آتا نہین - میر دریا کا سا اسکا پھیر ہی - نسیم ؎ یہان دانتون کا جو آیا تو یہ سوجھی تشبیہ صبح نے منھ پہ لیا دامن شب کا آنچل

آنچل پلّو - کئی طرح کا ہوتا ہی ایک تو دوپٹے کے آنچلون پر چوڑے پٹھے کی وضع کا بادلے سے بنا ہوا لگاتے اور آگے اُسکے مقیش کی جھالر اور ٹونی ٹانکر اُسکو بھاری کر دیتے ہین - دوسرے بنارسی دوپٹون پر کلابتونی کام بناوٹ کا سرون پر ہوتا ہی - تیسرے نین سکھ کا کٹاؤ جالی پر بنا کے دوپٹون مین ٹانک دیتے ہین اور دوشالے یا شال یا چادر کے کنارے پر جو زرین کام آنچلون مین ہوتا ہی اُسکو بھی آنچل پلو کہتے ہین۔

آنچل پھاڑنا - ایک ٹوٹکا ہی یہ عورتون کا خیال ہی کہ اگر بانجھ عورت بچے والی عورت کے آنچل کا ٹکڑا پھاڑ لے اور جلا کے کھا جائے تو یہ صاحب اولاد ہو جائے اور اُسکی اولاد مر جائے۔

آنچل ڈالنا - عو - ایک رسم ہی کہ جب نکاح کے بعد دولہا دُلہن کے گھر مین ادائے رسوم کے لیے جانے لگتا ہی تو اُسکی بہنین دروازے سے اُسکے سر پر آنچل ڈالکر گھر مین لیجاتی ہین اور نیگ مانگتی ہین اور جو کچھ ملتا ہی اُسے سب بہنین آپسمین تقسیم کر لیتی ہین اس حق کو آنچل ڈلوائی کہتی ہین - جان صاحب ؎ مان جائی ہون مین ڈالونگی آنچل یہ ہی میرا کام - ہو تا چھپا کے نیگ لین دولہا کی سالیان۔

آنچل سر پر ڈالنا - آرسی مصحف کی رسم کے وقت دولہا اور دُلہن کے سر پر سرخ کپڑا اڑھا لینے کو کہتے ہین - قلق ؎ بیچ مین رکھکے مصحف آئینا سُرخ آنچل سرون پہ ڈال دیا۔

آنچل کترنا - (عو) دیکھو آنچل پھاڑنا۔

آنچل منھ پر لینا یا منھ پر رکھنا - ناچ مین بھاؤ بتانے کی ایک ادا ہی

جس سے اکثر جھانکنے کی تصویر کھینچتے ہین - سحر ؎ دوپٹے کا آنچل جو منھ پر لیا
تو دامن مین خورشید محشر لیا - وزیر ؎ رکھے گا منھ پہ جو آنچل وہ پری رقص کے
وقت - شعلۂ حسن چراغ تہ دامان ہوگا -

آنچل مین گرہ دینا - کوئی بات یاد رکھنے کے لیے آنچل مین گرہ لگانا -
ہلال ؎ وعدۂ وصل اب نہ بھولین گے - گرہین دیتے ہین اُنکے آنچل مین
مشہور شعر ؎ وعدۂ وصل ہی کل دے لو گرہ آنچل مین - بھول جاؤ گے تمھین
دھیان رہے یا نہ رہے -

آنچل مین بات باندہ رکھو - (عو) یعنی اس بات کو یاد رکھو - اس
نصیحت کو کبھی نہ بھولو - جانصاحب ق ؎ نین سکہ کو سمجھ نہ گاڑھا یار -
آنہ محمودی اسکی چھل بل ہین - سر کی چادر تلک نہ چھوڑے گا - باندہ رکھ میری
بات آنچل مین -

آنحضرت - آن سرور - مراد ہی حضرت محمد مصطفے صلعم سے -
سودا ؎ نور چشم اپنے سے غرض سُنکر - یہ لطیفہ ہوئے خوش آن سرور
اور کہین آن سرور سے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف اشارہ ہوتا ہی -
سودا ؎ خبر ہی یون وہ لعین بعد قتل آن سرور - بہ سوئے شام چلے
رکھکے سر کو نیزے پر -

آن دفتر را گاؤ خورد - یہ مثل اس جگہ بولتے ہین جب کسی ایسی چیز کا ذکر
کرتے ہین جسکا نام و نشان نہ باقی رہا ہو اور پورا فقرہ بھی کہتے ہین جیسا کہ
مثال سے ظاہر ہی " قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ
امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا آن دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و
قصاب در راہ مرد (عود ہندی) "

آندو - ھ - اَندو - س - مادہ - اَدی ہی (بعض کا قول ہی کہ آند الف ممدودہ کے
ساتھ بھی سنسکرت مین مستعمل ہی) مذکر - چاندی وغیرہ کی زنجیر کو کہتے ہین جسے
پہلوان کوئی نامی کشتی نکالنے کے بعد پاؤن مین پہنتے ہین جو ہم پیشہ لوگون
پر غلبے اور اُستادی کا نشان سمجھا جاتا ہی - شعور ؎ مجھسا نہین دیوانو نہین
تیرے کوئی بانکا - آندو ہی مرے پاؤن مین زنجیر نہین ہی -

(زنجیر - باندہ بہنا)

آندہی - ھ (غالباً یہ اندھکار سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین اندھا کر دینے
والا ہین اور بعض کا خیال ہی کہ اندھے سے آندہی بنا لیا ہی جسکے معنی نگاہ
روکنا ہین) مونث - نمبر (۱) گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا - داغ ؎
پوچھو نہ کچھ کدورت اس داغدار دل کی - آتی ہی خاک لینے آندہی کبھی اس
چمن مین - سحر ؎ رہی خدا کی حفاظت مین مشت خاک اپنی - ہوا و حرص
کی اُٹھی ہین اندہیان کیا کیا -
اور صرف بہت تیز ہوا کو بھی آندہی کہتے ہین جیسے آج ہوا کیا ہی آندہی ہی
نمبر (۲) نہایت تیز - چالاک - چست - مستعد - فقرہ - صاحبزادے تو
روپیہ اُڑانے مین آندہی ہین - ؎ صبا سے حال نہ پوچھو کدورت غم کا
ہی اپنے نام کا آندہی وہ خاک اُڑاتے ہین - ذوق ؎ نگاہ بوالہوس
آندہی ہی تیری خاک اُڑانے کو - چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے -

آندہی آنا - نمبر (۱) بہت تیز ہوا کے ساتھ گرد و غبار کا بلند ہو کر اُڑنا میر ؎
آندہی آئی ہو گیا عالم سیاہ - شور نالون کا بلا سے دہر ہی - سحر ؎ کوئی
برباد ہوا تا تو کسیکے پیچھے - آندہیان آئین تو گھر مین سے نہ تنکا نکلے -
نمبر (۲) آفت آنا - غضب آنا - مثل - باندی کے آگے باندی آئی تو کون نے
جانا آندہی آئی - مگر سوا اس مثل کے ان معنو مین کسی اور جگہ زبانو پر نہین ہی

آندھی آئے بیٹھ جائے مینہ آئے بھاگ جائے - مثل یعنی
تھوڑی سی مصیبت جسکو جھیل سکے اُسکو جھیل لے اور زیادہ ہو تو الگ ہو جائے

آندھی اُٹھنا - آندھی کا بلند ہونا - سحر ؎ بجلی گھر سے جو وحشت میں پریشان
حال گو - آندھیاں اُٹھیں بگولے آئے استقبال کو - گلزارِ نسیم ؎ تھی اسکے غبار
سے بھری وہ - آندھی سی اُٹھی ہوا ہوئی وہ -

آندھی تھمنا یا ٹھہرنا - آندھی کا کم ہو جانا - رشک ؎ آہین بھرلونگا تو کچھ
بات سنائی دیگی - ناصحو پہلے یہ آندھی تو ٹھہر جانے دو -

آندھی آئے یا مینہ بڑھیا پینٹھ سے نہ رہے - یہ مثل وہان بولتے ہین
جہان کوئی شخص اپنی عادت اپنے کام سے کسی حال مین باز نہ رہے -

آندھی چڑھنا - آندھی کا بلند ہونا - آندھی اُٹھنا -

آندھی چلنا - بہت تیز ہوا چلنا - ذوق ؎ پہنچے کیونکر جرس ناقۂ لیلےٰ
کی صدا - آج آندھی تری قسمت سے ہے مجنون چلتی - رشک ؎ شب فرقت مین
بلائین ہوئین نازل کیا کیا - زلزلہ آگیا آندھی چلی تارا ٹوٹا -

آندھی حضرت بی بی کے دامن مین باندھی - جب آندھی آتی ہے
تو عورتین اور لڑکے یہ کہکے چلاتے ہین اُنکے اعتقاد مین اس سے آندھی
تھم جاتی ہے -

آندھی رُوکنے کو جھاڑو دبانا - عورتون کا اعتقاد ہے کہ جھاڑو پتھر کے
نیچے دبانے سے آندھی رُکجاتی ہے -

آندھی کاٹنا - بعض لوگ افسون پڑھکے انگلی سے آندھی کاٹنے کا اشارہ
کرتے ہین جس سے خیال ہے کہ اکثر آندھی دفع ہو جاتی ہے -

آندھی کا جھونکا - تیز ہوا کا ریلا - سحر ؎ اڑگئی ٹوپی بھی سر سے جب چلی
بادو باران - تاج عشقہ کو مور چھل آندھی کا جھونکا ہو گیا -

آندھی کا شور - آندھی مین گرد و غبار اُڑنے اور ہوا کی تیزی سے آواز پیدا ہونے
کو کہتے ہین - ظفر ؎ بل بے ہوائے شوق کہ آندھی کے شور مین - کیا کیا ہے
خاک عاشق دلگیر بولتی -

آندھی کا کوا - چونکہ کوا آندھی مین تباہ رہتا ہے کسی جگہ قرار نہین آتا نہ بیٹھ
سکتا ہے نہ اُڑ سکتا ہے اسلیے جو شخص بہت تباہ ہے اور پریشانی سے بیقرار ہو
اُسکو کہتے ہین - فقرہ (مثالاً) وہ بھی چند روز مین آندھی کا کوا ہو کر غائب غلّا
ہو گیا (آب حیات)

آندھی کے آم - بہت ارزان چیز جسکی قدر نہو - کیونکہ آندھی مین آم بکثرت
گرتے اور سستے بکتے ہین -

آنڈھی بانڈھی کھانا - لڑکے ایک کھیل میں پہل بجھوّل کھیلتے ہین -
جب اتفاق سے دونون طرف کے سرگرد ہون کو اس بات کا موقع نہین ملتا ہے
کہ پہل بجھانے کے لیے تجویز کرکھین تو اپنے اپنے شرکا سے کہتے ہین کہ
آنڈی بانڈی کھاؤ لڑکے انڈھی بانڈھی کہتے ہوئے دور چلے جاتے ہین اور
اس عرصے مین یہان پہل تجویز ہو جاتا ہے -

آنر - انگریزی - عزت - مرتبہ - بڑائی - جیسے ہز آنر لفٹننٹ گورنر -

آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک - مثل - دیانت دار
بددیانتی کے اندیشے سے محفوظ رہنے کے بیان مین کہتا ہے -

آنرِیبل - انگریزی - ذی عزت - صاحب مرتبہ - گورنمنٹ کیطرف سے معزز اور
صاحب ثروت لوگون کے نام سے پہلے استعمال کرتے ہین -

آنریری - انگریزی - تعظیمی - امتیازی - اعزازی - کسی منصب پر

محض اعزاز کے لیے یا اسیدوارانہ بغیر تخصیص ملازمت و تنخواہ کے کام کرنیوالا جیسے آنرری مجسٹریٹ - آنرری ڈپٹی کلکٹر -

آنسو - ھ - اَشک - س - (اَشک کے معنی بہنا ہین) مذکر - نمبر (۱) اشک - وہ پانی جو زیادہ غم و تکلیف یا بیحد خوشی سے آنکھون مین پیدا ہو - یا ٹپک پڑے - آغا حجو **شرف** ؎ بہتے ہین سر زلف گرگہر مین آنسو - کیا عجب جو جکڑ و اہین گے زنجیر مین آنسو -

صفات

آتشین - **آتش** ؎ جوش اشک آتشین کا باعث آہ سرد ہے - گرم کرتی ہے ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا -

اشک شادی (وہ آنسو جو زیادہ مسرت کیحالت مین نکل آتے ہین) **مومن** ؎ آبرو رکھی مرنے کی کہ روتے تو ہین وہ - اشک شادی ہی سے گو چشم کو نم کرتے ہین -

برباد - **مومن** ؎ اشک برباد دیدۂ نم مین - خاک اثر آتش تب غم مین -

بے تاثیر - پر تاثیر - **ناسخ** ؎ اشک بے تاثیر کو نا دم کیا برسات نے - مینہ کے باعث رات میرے گھر مین جانان رہگیا - **مومن** ؎ گرائے اشک پر تاثیر کیون خلوت مین آنکھو - کوئی یون خاک مین ایسے گہر کو بھی ملاتا ہے -

تر - **میر** ؎ اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل - ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا -

تیز و تند - مثال کے لیے دیکھو آہو (تشبیہات مین)

جگر سوز - **میر** ؎ یہ اتصال اشک جگر سوز کا کہان - روتی ہے یون تو شمع بھی کم کم تمام شب -

جگر گون - **ناسخ** ؎ دل کو ہجر یار مین اشک جگر گون کیجیے - گوہر نایاب کو اک قطرۂ خون کیجیے -

حنائی - **میر** ؎ اب اشک حنائی سے جو تر نہ کرے مژگان - وہ تجہ کف رنگین کا مارا نہ ہوا ہوگا -

خونین - خون آلود - ؎ **ذوق** اس پائے نگارین کا جو ہی وصف نگار - اشک خونین سے ہی کاغذ کو حنائی کرتا - **اسیر** ؎ عجب کیا ہی جو نکلین اشک خون آلود ماتم مین - کہ گلگون دانۂ تسبیح ہوتے ہین محرم مین -

رنگین - گلرنگ - لالہ گون - گلگون - **اسیر** ؎ تفوق ہی گل شاداب پر ہر اشک رنگین کو - گریبان داغ دیتا ہی مراد امان گلچین کو - **وزیر** ؎ اشک گلرنگ پروتی ہی مژہ مین کیا خوب - کیا بناتی ہی یہ پھولون کی چھڑی میری آنکھ

ذوق ؎ زیبا ہی روے زرد پہ کیا اشک لالہ گون - اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین - **ناسخ** ؎ بھر لیے انگارے مین نے عشق کے اعجاز سے داغہاے اشک گلگون میرے دامن مین نہین -

روان - **ناسخ** ؎ حسن یار آلودگی سے پاک ہی تو کیا خطر - ہی گواہ اشک روان اپنی نگہ بھی پاک ہے -

سرخ - **ناسخ** ؎ فصل گل ہی کیون نہو پھر بہار - سرخ آنسو ہین تو چہرہ زرد ہے -

سوختہ - **ذوق** ؎ عیان ہی عشق کی گرمی ہو یدا سوزش دل ہے - کہ آتا اپنا اشک سوختہ مانند فلفل ہے -

غماز - **مومن** ؎ دیکھ گریبان مجھے وہ چشم کو تر کرتا ہی - اشک غماز ہی کیا آنکھو مین گھر کرتا ہے -

کلفت آلود - مومن ؎ آئے ہین سرشک کلفت آلود - تعمیر مکان کی آب گل کو

گرگرم - ؎ ایک اشک گرم ناسخ گرخزانے مین گرے - طعنہ زن فوارہ ہو

منقار موسیقار پر -

مسلسل - آتش ؎ جو عالم حسن رکھتا ہی تو حالت عشق غارتگر - کہین زلف

مسلسل ہی کہین اشک مسلسل ہی -

میگون - مومن ؎ کہ خیال چشم مین حال خراب - اشک میگون سے

سینہ مست شراب -

یتیم - مومن ؎ ہم بہا اُسکی دُرفشانی سے - تار اشک یتیم سلک گہر

تشبیہات واستعارات

آبجو - ناسخ ؎ ہو چلا ہی خشک ہر گل رشک روئے یار سے - آبجو اشکونکی

گلشن مین بہائے عندلیب -

آبلہ پھپھولا - وزیر ؎ چشم کی گردش مین ہی اب دشت پیمائی کا رنج - اشک

گویا آبلے ہین ہر مژہ کے خار مین - برق ؎ کیا سوز غم نے میرے جلائے

دل وجگر - آنسو پھپھولے بنگئے پائے نگاہ کے -

آنکھون کا تارا - اسیر ؎ صفائے دل نے کہو یا یہ نشان گرد مکدر کا - کہ ہر

آنسو ہر تارا ہی چشم روزن دُر کا -

آہو - اسیر ؎ ہماری آنکھ سے یون تیز و تند آنسو نکلتے ہین - کہ جیسے چوکڑی

بھرتے ہوئے آہو نکلتے ہین -

ابر - مومن ؎ دیکھکر مجمع یہ امڈا کیا ہی ابر اشک آہ - حلقۂ اغیار اُسکے

گرد مہ کا ہالہ تھا -

اختر شفق آلود - ناصر ؎ لعل تر ناسفتہ گوہر اشک ہی - یا شفق آلود اختر

اشک ہی -

بادام - دو مغز شیرۂ بادام - وزیر ؎ دونون آنکھین تری یاد آئین تو ہم رونے

لگے - صاف بادام دو مغز اپنا ہوا ہر آنسو - ولہ ؎ آگئی یاد دم گریہ جو کن آنکھونکی

ہو گئے شیرۂ بادام سے بہتر آنسو -

بحر - دریا - قلزم - رشک ؎ میرے بحر اشک کی روئے زمین پر دہاک ہی -

آہ آتشبار برق خرمن افلاک ہی - ناسخ ؎ شعبدہ عشق کا دیکھو کہ مین جہانکا

جسدم - بہ چلا آنسوؤنکا روزن در مین دریا - مومن ؎ قلزم اشک نے طغیانی

کی - دست مژگان نے دُرافشانی کی -

برشکال - مینہ - ناسخ ؎ کی ہی یہان شدت سے شدت برشکال اشک نے -

کیون نہ دوران آجائے موسم سبز پیکے آغاز کا - ولہ ؎ اشک آتے ہین دود آہ

کے ساتھ - مینہ نہ برسے نہو اگر بدلی -

پھلجھڑی - ناسخ ؎ کیون ہین اشک اپنے پھلجھڑی کیطرح - شب فرقت

شب برات نہین -

پیکان - اسیر ؎ اشک کے باعث سے ہی موئے مژہ کا مرتبہ - دیکھ لو پیکار

ہی پیکان نہو جس تیر مین -

تخم - برق ؎ مین تخم اشک ہون مری نشو ونما کہان - مین ہون نہال

آہ امید ثمر نہین -

چراغ طور - برق ؎ تصور مین جو اُسکے عارض تابان کے روتا ہون چراغ

طور ہی اک برق آنسو چشم گریان مین -

چنگاری - میر ؎ دل کو آگ لگا دم مین دیدی اشک ہیں یہ چنگاری سے - کیا ہی

شرر ہی شوخی برق بلا کی اُس نے شرارت مین -

دانہ۔ رشکؔ گوہر بے بہا سے بہتر ہی۔ دانۂ اشک دیدۂ تر کا۔

رال کا گولا۔ اسیرؔ گرم آنسو سے نیستانِ مژہ جل جائے گا۔ آگ جنگل مین لگا دیتا ہی گولا رال کا۔

ساغر۔ وزیرؔ ہجر مین آتی ہی قلقل کی صدا نالون سے۔ ہین جو شیشے دلِ بیتاب تو ساغر آنسو۔

ستارہ۔ ناسخؔ شام سے اُس ماہِ تابان کا ہی ہمکو انتظار۔ کیون نہون آنسو ستارے دیدۂ بیدار کے۔

شرارہ۔ ذوقؔ میرے نالون سے جو پانی سنگ خارا ہوگیا۔ کوہ کے چشمون کا ہر آنسو شرارا ہوگیا۔

شیشہ۔ میرؔ شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھونکی۔ ہر پلک پر میرے اشکون سے رواں ہی شیشہ۔

طفل۔ فرزند۔ ناسخؔ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے طفلِ اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا۔ اسیرؔ کسقدر اشک کو رکھتی ہی مری آنکھ عزیز۔ سچ ہی دنیا مین کسے الفت فرزند نہین۔

طوفان۔ اسیرؔ طوفان اشک وہ لب ساحل اُٹھایئے۔ اُڑ جائے بادبان کیطرح ناخدا کا رنگ۔

عطر۔ ناسخؔ ہی تصور اُس گل تر کا دل غمناک مین۔ عطر ہی اشکون کے بدلے دیدۂ نمناک مین۔

عقدِ ثریا۔ مومنؔ ہر شب کسکے روتے روتے چشم اے ماہرو۔ شب جو اشک آیا سو اک عقد ثریا ہوگیا۔

عقیق۔ میرؔ اس رنگ سے جھمکے ہی پلک پر کہے تو۔ ٹکڑا ہی ترا اشک عقیق جگری کا۔

قاصد۔ میرؔ غم سے فرصت اُسکو کہان ہی۔ قاصدِ اشک ہمیشہ روان ہی۔

قافلہ۔ کاروان۔ ناسخؔ چشم تر سے عشق ابرو مین چلے آتے ہین اشک۔ قافلہ گویا سمندر مین روان ہی جاج کا۔ اسیرؔ اشک جاری ہین مگر راہ اثر ملتی نہین۔ کاروان ہین ہمکو یوسف کی خبر ملتی نہین۔

گلاب۔ اسیرؔ دوڑ کر قیس نے چھڑکا وہین اشکون کا گلاب۔ غش جو لیلی کو پس پردۂ محمل آیا۔

گل تر۔ وزیرؔ یار پوچھے جو مرے اشک نہ رسوا ہو کبھی۔ دست گلرنگ مین پہنچا یہین گل تر آنسو۔

گولی۔ وزیرؔ عشق خال مژۂ یار نے لی جان آخر۔ تیر ہی آہ تو گولی ہی مرا ہر آنسو۔

گھنگرو۔ اسیرؔ وقت رونے کے تصور تھا جو اُس خلخال کا۔ جو گرا آنسو ہماری آنکھ سے گھنگرو ہوا۔

لعل تر۔ مثال کے لیے دیکھو اختر شفق آلود۔

مرجان۔ میرؔ لعل سے جب بدل تھے ہمارے مرجان سے تھے اشک چشم۔ کیا کیا کچھ پاس اپنے ہم بھی عشق کی دولت رکھتے تھے۔

موتی۔ موتیون کا مالا۔ ناسخؔ بزم غم شبیر مین گرتے ہین جو آنسو۔ زیبا ہی کہین ہم انھین ایمان کے موتی۔ ولیؔ اشک مالا موتیونکا دود کلگی شعلہ تاج۔ رکھتی ہی تخت لگن مین شوکت شاہانہ شمع۔

موج۔ وزیرؔ ثابت ہوئی ہی کونسی تقصیر پاے شمع۔ جو موج اشک

بنگئی زنجیر پائے شمع -

تا سفتہ گوہر - مثال کے لیے دیکھو اختر شفق آلود -

ہرکارہ - اسیر ؎ صاف اشکون سے ہی ظاہر کہو اول پانی - گرم ہرکارے ہین سچی یہ خبر دیتے ہین -

ہیرے کی کنی - میر ؎ لیتا ہی نکلتا ہی مرا لخت جگر اشک - آنسو نہین گویا کہ یہ ہیرے کی کنی ہی

یوسف - اسیر ؎ دیدۂ گریان کو طفل اشک نے چمکا دیا - خاندان یعقوب کا یوسف سے روشن ہوگیا -

آنسو - نمبر (۲) بہت رقیق پانی سا - جیسے دال ایسی پتلی ہی جیسے آنسو - آنسو سا شوربا پکا کے رکھدیا -

آنسو آنا - آنسوؤن کا آنکھ سے ٹپکنا - ناسخ ؎ کسکے دانتونکی چمک کا دھیان ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سبحۂ بلور سے -

آنسو ایک نہین کلیجا ٹوک ٹوک - یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جو کسی رنج وغم کو زبان سے بہت کچھ ظاہر کرے مگر کسی قسم کا اثر نہ پایا جائے -

آنسو بہانا - رونا - وزیر ؎ ہون وہ عمدیدہ ہنسے کوئی تو مین رونے لگون - کچھ بہانہ چاہیئے آنسو بہانے کے لیے - نسیم ؎ پھر مین بھی کچھ کہونگا دیکھو زبان روکو - پھر منھ چھپا کے مجھسے آنسو بہاییے گا - کیف ؎ بہا دینا کوئی آنسو بھی اتنا خون بہا دینا - لہو میرا جب اپنی تیغ سے اک تیغ زن دہونا -

آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہوجانا - صبا ؎ دل مین اک درد اٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے - بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا - کیف ؎ لاکھ ہنستا ہون مین آنسو سے بھرے آتے ہین - کبھی چھپتی ہی نہین رنج ومحن کی صورت -

آنسو بھر لانا - متعدی - اسیر ؎ کھل گیا راز محبت نہ رہا کچھ پردہ - اشک بھر لائے ان آنکھون نے ڈبویا مجکو - مومن ؎ سوزش دل جب کہتے ہین تب آنسو وہ بھر لاتے ہین - موم کی مانند آتش غم سے پتھر کو پگھلاتے ہین -

آنسو بہنا - آنسو جاری ہونا - آغا حجو شرف ؎ فردوس مین رُو رُو کے نکالا شرف اتنے ہی موتی - بہتے ہین جو میرے غم شبیر مین آنسو -

آنسو پاک کرنا - آنسو پونچھنا - (حقیقی معنون مین) اختر شاہ اودہ ؎ صورت جان لیا بغل مین اُسنے - چہرے سے آنسو اُسکے پاک کیے -

آنسو پچھنا - تسکین ہونا - بحر ؎ شہر سے ہٹنے قدم اپنے نکالے تسکین ہی کچھ تو آنسو پچھ گئے دامان صحرا دیکھکر - نسیم ؎ قدر رکھتا ہی نہایت گریہ بیچارگی زخم کے پچھتے ہین آنسو دامن شمشیر سے -

آنسو پونچھنا - (پونچھنا بواو مجہول) حقیقی معنونکی مثال - اسیر ؎ دامن گو موتیون سے وہ بھر لیگا روز حشر - پونچھے گا آستین سے جو آنسو یتیم کے - مجازاً تسکین اور دلاسا دینا - گلزار نسیم ؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو - مادر کے بھی چلکے آنسو پونچھو - مومن ؎ کوئی زہا کہ پونچھے آنسو - کیا روؤن مین اپنی بیکسی کو -

آنسو پھوٹ نکلنا (ظ) - آنسو بہ نکلنا - آنسو نکل پڑنا - انشا ؎ آنکھون سے اپنی آنسو کچھ ایسے پھوٹ نکلے - فوارے کسی نے جیسے ہونل کو توڑا -

آنسو پی جانا - ایسا ضبط کرنا کہ بھرے ہوے آنسو آنکھ ہی مین خشک ہوجائین باہر نہ نکلین - قلق ؎ آنسو آنکھ مین گاہ بھر لانا - خوف کے مارے گاہ پی جانا داغ ؎ آنسو نہ پئے جائینگے اے ناصح ناداں - ہیرے کی کنی جان کے کھائی

نہین جاتی - سحر ؏ نشتر لگا جگر مین اگر ضبط غم کیا - آنسو جو پی گیا کوئی تیزاب پی گیا

آنسو توڑ - (ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح) بے موسم کے مینہ کو کہتے ہین جو برسات کے سوا اور دنون مین برسے ٹھگون کے اعتقاد مین یہ شگون بد ہی گھر سے نکلتے وقت اگر مینہ برسنے لگے تو بچائین بلکہ دو ایک منزل جا چکے ہین تو بھی پلٹ آئین اور ایک دن رات گھر سے سفر کے قصد پر نہ نکلین -

آنسو تھمنا - رقت موقوف ہونا - ناسخ ؏ کیا ہی آنکھین ہجر مین جلنے لگین کوئی دم جو میرے آنسو تھم رہے -

آنسو ٹپک پڑنا - بے اختیار رو دینا - اسیر ؏ وہ گریہ دوست ہین بلبل ٹپک پڑے آنسو - ہماری آنکھون نے دیکھا جو خواب خندۂ گل -

آنسو ٹھہرنا - آنسو تھمنا - ظفر ؏ چشم مین دو قطرے آنسو کے نہ ٹھہرے وزنہ کیا - ایک ڈبیا مین دُر شہوار دو رہتے نہین -

آنسو جاری یا روان ہونا - آنسو بہنا - مصحفی ؏ رو کے رُکتے نہین ہین اب آنسو - جاری رہتے ہین روز و شب آنسو - سحر ؏ تری یاد مین مُنھ پہ آنسو روان ہین - تجھے سجدہ کرنے کو ہر دم وضو ہی - ظفر -

آنسوؤنکا مری آنکھون سے روان ہو جانا - اور مرا راز نہان سب پہ عیان ہو جانا -

آنسو جوش پر آنا - بہت رونا - رشک ؏ آنسو آئین جوش پر تو روکنے والا ہی کون - آنکھین ہین گنگ و جمن عالم خس و خاشاک ہی -

آنسو چلنا - آنسو بہنا - آنسو روان ہونا - ؏ کسطرح اسکو روانہ کرون ناسخ مکتوب جاسے قاصد مرے آنسو وہم تحریر چلے - میر ؏ آنسو چلے ہی آنے لگے مُنھ پہ متصل کیا کیجے اب کہ راز محبت نہان رہے - ظفر ؏ بارے آنسو تر سے اے دیدۂ تر چل نکلے - پاؤن چل سکتے نہین لڑکے یہ پر چل نکلے -

آنسو دینا - جب شمع کی چربی پگھلکر بوندین ٹپکتی ہین تو کہتے ہین کہ شمع آنسو دیتی ہے - سحر ؏ منظور روح کو نہین افشاے راز عشق - آنسو ہماری شمع لحد کیا مجال دے

آنسو ڈالنا - رونا - مشہور شعر - ؏ شمع روئے قبر پر گلرو ہمارے واسطے - حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے -

آنسو ڈبڈبا آنا - آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - سحر ؏ نہ پوچھو کسلیے آنسو ہین ڈبڈبائے ہوئے - کسی جگہ سے ہم آتے ہین چوٹ کھائے ہوئے - فقرہ - اُنکا یہ حال دیکھکر ہر شخص کی آنکھونمین آنسو ڈبڈبا آئے -

آنسو ڈھال - گھوڑونکی ایک بیماری ہی جسمین آنکھ سے پانی آنسو کی طرح بہا کرتا ہی -

آنسو ڈہلنا - آنسو بہنا - سوز ؏ رونا ہی تھم گیا ترے غصے کے خوف سے تھی چشم ڈبڈبائی پر آنسو نہ ڈہل سکے - غافل ؏ پھر صدمہ ہوا کوئی دل زار کے اوپر - آنسو جو ڈہلے جاتے ہین رخسار کے اوپر - سحر ؏ چشم تر مثل صدف موتیون کا سانچا ہے - موتی بن بن کے یہان اشک ڈہلا کرتے ہین -

آنسو روکنا - رونے کو ضبط کرنا - کیف ؏ کسطرح اشک روان عاشق مضطر روکے - ایسا بہتا ہوا دریا کوئی کیونکر روکے -

آنسو سوکھ جانا - بیشتر جوش حیرت اور شدت قلق مین ایسا ہوتا ہی کہ آنسو خشک ہو جاتے ہین - میر حسن ؏ زمین مین سمایا تحیر سے آب - گئے سوکھ آنسو کنوئین کے شتاب -

آنسو کا چھالا - (یہ ایک مبالغہ شاعرانہ ہی) وہ آبلہ جو آنسوؤنکی حدت اور گرمی سے پڑ جائے - اسیر ؏ یہان تک نخم ہی دل مین کہ پھرون مین لہو رویا - کوئی آنسو کا بھی چھالا جو دیکھا تیغ مژگان ہین - (تلوار آئینے یا شیشے

کے بنانے ڈہالنے مین خمیر کی کوئی بوند جمجاتی ہی تو اُسکو چھالا کہتے ہین ۔

آنسو گرانا - رونا - **غافل** ؎ تو نے تربت پہ مری دو نہ گرائے آنسو - غم فرہاد مین شیرین نے بہائے آنسو

آنسو گر پڑنا - بے اختیار رو دینا -

آنسو ترکنا - بے اختیار رونا - ضبط گریہ نہو سکنا - **ظفر** ؎ دل جو اُمڈے تو کہین رو کے سے رکتا آنسو - کہین دریا بھی ہی اے دیدۂ نم بند ہوا -

آنسو نکل پڑنا - دیکھو آنسو ٹپک پڑنا - **داغ** ؎ ناصح نے میرا حال جو مجھسے بیان کیا - آنسو نکل پڑے مرے بے اختیار آج - **وزیر** ؎ رو دیا دیکھکے تجکو تو نہو آزردہ - پیش خورشید نکل آتے ہین اکثر آنسو -

آنسوؤن سے منھ دہونا - زار زار رونا - بہت رونا - **مصحفی** ؎ صبح کو روز اُٹھکے روتے ہین - ہم تو منھ آنسوؤن سے دہوتے ہین -

آنسوؤنکا تار - آنسوؤنکا سلسلہ جو برابر جاری رہے شعرا تار سے تشبیہ دیتے ہین **آتش** ؎ فرصت وقت ہی تدبیر کی خاطر لازم - پھر سلجھتے نہین جب آنسوؤن کے تار اُلجھے - **ظفر** ؎ ٹکڑے نہین جگر کے ہین اشکون کے تار مین - یہ لعل ہین جو تونے پروئے ہین ہار مین -

آنسوؤنکا تار باندہنا - لگاتار آنسو بہانا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - **نصیر** ؎ اُسکے آنے کے لیے اب کس سے کہلواؤن مین فال - آنسوؤن کا تار یون مت باندہ کر دیکھا کرو -

آنسوؤن کا تار بندہنا - لازم - **صبا** ؎ آنکھون کے نیچے پھر گئی تصویر زلف یار - جب تار آنسوؤن کا بندہا جال ہو گیا -

آنسوؤن کا تار نہ ٹوٹنا - برابر آنسو روان رہنا - رقت موقوف نہونا - فقرہ - کیسے زار قطار رو رہے ہین کہ آنسوؤن کا تار نہین ٹوٹتا -

آنسوؤن کا تسلسل - آنسوؤن کا تار - **انشا** ؎ تنہا نہ کاظمین کے کچھ زائرین کو - میرے ان آنسوؤنکے تسلسل نے غش کیا - روتا ہوا جو مین شط بغداد تک گیا - وان کے بھی ساکنان سرپل نے غش کیا -

آنسوؤن کا دریا - آنسوؤن کی کثرت جوش کو شعرا دریا کے ساتھ استعارہ کرتے ہین - **غافل** ؎ موج و حباب ہین یہہ و کہکشان نہین - دریا ہی آنسوؤنکا مرے آسمان نہین -

آنسوؤنکی جہڑی - آنسوؤن کا تار - **وزیر** ؎ نہایت میرے اشکونکی جہڑی پر غیر ہنستے ہین - گرے بجلی الٰہی اب مری بیتابی دل سے -

آنسوؤنکی جہڑی لگانا - زار قطار رونا - ؎ یاد آتے ہین مجھے حضرت ناسخ جو وزیر - کیا لگا دیتی ہی اشکونکی جہڑی میری آنکھ -

آنسوؤنکی جہڑی لگنا - لازم - **ذوق** ؎ کیا روکا ہنسنے گریے کو اپنے کہ لگ گئی - پھر وہی آنسوؤنکی جہڑی دو گہڑی کے بعد -

آنسوؤنکے دریا مین نہانا - دیکھو آنسوؤن سے منھ دہونا - (شاعرانہ مبالغہ) **ناسخ** ؎ نہا رہے ہین وہ غیر دن کے ساتھ گنگا مین - نہائین ہم بھی نہ کیون آنسوؤن کے دریا مین -

آنسوؤنکی سیلی - آنسوؤن کے تار کو شعرا نے سیلی قرار دیا ہی ؎ ظفر رکہتا ہی الفت مین تری وضع فقیرانہ - بنائی آہ کی اُسنے جہڑی آنسو کی سیلی کی

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند - یہ مصرع بھی قریب قریب ضرب المثل کے ہو گیا ہی - اکثر گزری ہوئی صحبتون کو حسرت سے یاد کرنے کے وقت پڑہتے ہین -

آنک - ھ - آنک (گننا) - س - (مادہ - آنکی ہی (نشان)) مونث - نمبر (۱) وہ علامت یا

ہندسہ جو کپڑے کے تھان وغیرہ پر کڑھا ہوتا ہے۔ یا بیچنے والے کسی رنگ سے ڈال دیتے ہیں۔

نمبر (۲) سکّے کے حرف۔ ضرب سکّہ۔ فقرہ۔ روپے کی آنک بگڑ گئی بٹا دینا پڑے گا۔

نمبر (۳) جانچ اندازہ۔ پرکھ۔ فقرہ۔ اس مال میں تمہاری آنک ٹھیک نہیں ہے کسی اور کو دکھانا چاہیئے۔

نمبر (۴) ہندسہ۔ ان معنی میں اکثر ہندی میں حساب جاننے یا سیکھنے والے بولتے ہیں۔

آنک ڈالنا۔ کپڑے کے تھان وغیرہ پر نشان یا ہندسہ کاڑھنا یا لکھدینا۔ اور اُسکا لازم آنک پڑنا بھی بول چال میں ہے۔

آنکڑا۔ ھ۔ مذکر۔ نمبر (۱) کانٹا۔ وہ ٹیڑھی آہنی سیخ جس سے درختوں سے پھل توڑتے ہیں یا جسمیں قندیل وغیرہ لٹکاتے ہیں۔

نمبر (۲) ٹھگوں کی اصطلاح میں ایک ہزار کو کہتے ہیں۔

آنکس۔ ھ۔ (آنکس سے بنا ہے جسکے معنی سنسکرت میں ٹیڑھی چیز ہیں) کجک ف۔ مذکر۔ وہ آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ میں رکھتے ہیں اور اُسی سے ہاتھی کو کونچتے ہیں۔ سوداؔ ہے سر بلند اتنا یہ بھی عجب نہیں ہے آنکس یہ ماہ نو کے گردست فیلبان ہو۔ اصل میں آنکس بضم کاف ہے لیکن فصحا لفظ کی کراہت سے آنکس بفتح کاف بولتے ہیں۔ مصحفیؔ (قصیدے میں جسکا مطلع یہ ہے۔ لیتے خمیازہ جو اُس گل کی گئی چولی چپس۔ جا پڑی صاف بدن پر نگہ اہل ہوس)۔ گر سیہ چردہ کہوں اُسکو تو پھبتا ہے مجھے۔ کیونکہ شکل خم ابرو ہے یہ اُسکا آنکس

آنکلنا۔ نمبر (۱) بے قصد آجانا۔ اتفاق سے چلے آنا۔ رندؔ تھا قصد حرم الفت بُت دیر میں لائی۔ آنکلا کدھر کو میں ارادہ تھا کہاں کا۔

نمبر (۲) آجانا۔ چلے آنا۔ رندؔ راہ پر آپکا اجارہ کیا۔ ہم بھی آنکلیں گے گلی ہی تو ہے۔ سحرؔ دل یہ کہتا ہے جو وہ شمع عذار آنکلے۔ بنکے فانوس بکاروں قمر آغوش میں لے

آنکنا۔ ھ۔ (آنکن سے بنا ہے جسکے معنی سنسکرت میں نشان کرنا۔ گننا۔ پرکھنا ہیں)

نمبر (۱) جانچنا۔ تخمینہ کرنا۔ فقرہ۔ تم بھی تو آنکو یہ کتنے کا مال ہے۔ ظفرؔ بھیجو بازار محبت میں مرا گوہر دل۔ پوچھو تم جوہریوں سے کہ وہ کیا آنکتے ہیں

نمبر (۲) عمل یا منتر سے گلٹی کا روکنا تاکہ ترقی نہ کرے اور تحلیل ہوجائے۔ فقرہ۔ ملّاجی کنور کو ایسا آنکتے ہیں کہ ایک ہی دو دن میں تحلیل ہوجاتا ہے۔

آنکھ۔ ھ۔ آکش۔ س۔ (اَش اسکا مادہ ہے جسکے معنی گھسنا اور پھیلنا ہیں) مونث۔ چشم۔ ف۔ عین۔ ع۔ اکشی۔ س۔ آئی۔ انگریزی۔ جمع آنکھیں۔

نمبر (۱) دیکھنے کا عضو۔ آتشؔ سرمے نے مے یار کی جا دو سے بھری آنکھ۔ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ۔ سحرؔ کم نہیں ابروؤں سے یار آنکھیں دو کیا ہو گئیں جو چار آنکھیں

نمبر (۲) نظر نگاہ۔ داغؔ ہم جانتے ہیں خوب تری طرز نگہ کو۔ ہے قہر کی آنکھ اور محبت کی نظر اور۔ وزیرؔ لڑ گئیں تمسے جو آنکھیں ہوگئی یکبار صلح۔ کیجیے دو تین باتیں چار آنکھیں ہوگئیں۔

صفات چشم معشوق

آفت جان۔ اسیرؔ رہزن کیطرح کرتی ہیں عاشق کو یہ غارت۔ کیا جان بچے آفت جان ہیں تری آنکھیں

آفت کی آنکھ۔ سحرؔ دزدی جو کوئی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے۔ کاجل چرائے

مہر قیامت کی آنکھ سے -

اثر کی آنکھ - تاثیر کی آنکھ - ناسخ ؎ ایسی اثر کی آنکھ نہ پائی پری نے بھی - دیوانہ محکور وزن دیوار نے کیا - جرات ؎ جسے دیکھا نظر بھر کر تڑپ کر مر گیا وہ بین رکھے ہے آہ وہ ساحر عجب تاثیر کی آنکھین -

بانکی - گریان ؎ یون ترچھی نگاہون سے مجھے دیکھ نہ او ترک - ابروے کشیدہ سے کرین بانکپن آنکھین

بہبوکا - قمر ؎ اسدرجہ ہوئی نشہ سے اے جان بہبوکا - آتی ہے نظر صاف عقیق یمنی آنکھ -

بیباک - داغ ؎ ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوی - پھر گئی سچ پتا کے پلکون تک حیا آئی ہوی -

بیخود - میر ؎ مستی مین جا دبیا بد نظر کہان ہے - بیخود ہین اُسکی آنکھین آنکو خبر کہان ہے

بیداد گر - شعور ؎ جسنے نہ کبھی رخنۂ دیوار سے جھانکا سیکھی وہ کہان شیوۂ بیداد گری آنکھ -

بیمار - رنجور - علیل - آتش ؎ چشم بیمار کا یارب کوئی بیمار نہو - زلف کے پھندے مین دشمن بھی گرفتار نہو - بیخود ؎ نہ کہے کوئی علیل اسے نہین سب سمجھین صحیح - اسلیے عین سے مشہور ہوئین صاد آنکھین برق ؎ لب سیحا ہین تو ہون دعوے نہ اتنا کیجیے - کیا کیا تمنے اگر بیخود آنکھین ہو گئین -

پُرفن - مومن ؎ کہلائے نہ کیون سرمہ گو سالے کو خجل سامری چشم پُرفن سے ہے -

پری - بلا - پریزاد - آتش ؎ سرمے نے مرے یار کی جادو سے بھری آنکھ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ - میر ؎ بلا جس چشم کو کہتے ہین مردم - وہ ہے عین بلا مسکن ہمارا - بیخود ؎ خون مرا تیغ تغافل پہ نہ عاید ہوتا - چشم تونے جو نہ کرتین وہ پریزاد آنکھین -

پیاری - قلق ؎ اور بھی پیاری نظر آتی ہین پیارے آنکھین - نشے مین چور ہین لو آج تو بارے آنکھین -

تیر انداز - تیر زن - ناوک فگن - مسرور ؎ شوخ و طناز ہین تیری آنکھین - تیر انداز ہین تیری آنکھین - قمر ؎ مژگان یہ نہین بیٹھ سے ہین پاون نکالے چل نکلی ہے سیکھی ہے فن تیر زنی آنکھ - ولہ ؎ مجروح کیا طایر دل تیر نگہ سے لو سیکھ گئی شیوۂ ناوک فگنی آنکھ -

تیز زبان - اسیر ؎ مژگان سے غضب تیز زبان ہین تری آنکھین - ہندو بچۂ سحر بیان ہین تری آنکھین -

جادو بھری - شعور ؎ اشارون مین جلا دیتی ہین مردے اے پری آنکھین نیا اعجاز دکھلاتی ہین یہ جادو بھری آنکھین -

جادو فن - مومن ؎ سحر ہین اُس چشم جادو فن مین ہم - خاک ڈالین دیدۂ دشمن مین ہم -

جری - آتش ؎ کرتی ہے سر معرکہ بیداد گری آنکھ - فی الواقعی ہے یار تری ترک جری آنکھ -

جفا کیش - اُنس ؎ شب فراق کے انجم نے یاد دلوائین - ستم شعار و جفا کیش و جنگجو آنکھین

جنگجو - محسن ؎ لڑا یا کرتے ہین ہر اک سے چار سو آنکھین - خدا بچائے بُتون کی ہین جنگجو آنکھین -

چربانک - جانصاحب ع دیدہ چربانک ہوا اور بھی گیان اپنا - مصحفی ؎
ایک حالت پہ ٹھہرتی نہین اک پل آنکھین - کیسی چربانک ہین چالاک ہین
چنچل آنکھین -

چڑھی ہوئی آنکھ - ناسخ ؎ دکھا کے باغ مین آنکھین چڑھی ہوئین اپنی - وہ
نشہ دیدہ نرگس سے آج اُتار آیا -

حیاپرست - حیادار - سودا ؎ اس دور مین گئی ہی مروت کی آنکھ پھوٹ -
معدوم ہی جہان سے چشم حیاپرست - مسرور ؎ اٹھانے نہین دیتین ابھی کو نگاہین
وہ شرمیلی ظالم حیادار آنکھین -

حیرت زا - ناسخ ؎ ایسی حیرت زا تری آنکھین ہین ای صیاد خلق - دشت
آہو صاف نرگس کا چمن ہوجائیگا -

خمار کی آنکھ - جرات ؎ می کے پینے کا مت کر وا خفا - نہین چھپتین خمار
کی آنکھین -

خواب آلود - ناسخ ؎ نسبت ای گل کیا ہی تیری چشم خواب آلود سے - طور
نرگس مین ہی بیسرے دیدہ بیخواب کا -

خونخوار - ؎ ہی پیا خون دل عشاق بہم لسکہ رند - دیدۂ مرخ سی ہی سُرخ
وہ خونخوار آنکھ -

دزدیدہ - ظفر ؎ لیگئی دل کو چرا کر نگہ سب دیکھتے - کیا بلا ہی دزد ای کافر
تری دزدیدہ آنکھ -

دلدار - دلبر - دلکش - رشک ؎ دمِ زات بیان خوف و رجا مد نظر ہی - دلدار ہین
آنکھین تو دل آزار ہین پلکین - ولہ ؎ آنکھو مین اگر ہی صفت دلبری ای رشک
دل چھیدنے کیواسطے تیار ہین پلکین - شہید ؎ کس درجہ دلکش اس بت کافر کی

آنکھ ہی - ہی سحر سامری کہ فسونگر کی آنکھ ہی -

دھواندھار - داغ ؎ ہین لال پری نشہ می سے پری آنکھین پھر اُس پہ دھواندھار
یہ کاجل بھری آنکھین -

دھوئی دہلائی - سحر ؎ آہوی ختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہین -
دھوئی دہلائی آنکھ ہی یار صاف صاف -

رس بھری - سحر ؎ رس بھری آنکھ ہی محبوب کی یا شان عسل - گرد زنبور کا مجمع
ہی کہ جھومر پلکین -

رسمسی (رس بھری) - سودا ؎ مجھے معلوم یون ہوتا ہی میری بھی بہنسی آنکھین - کسیکی دیکھکر
شاید جھپانین رسمسی آنکھین -

رسیلی - رنگیلی - ظفر ؎ قتل کرتی ہین مجھے اُسکی رسیلی آنکھین - رہتی ہین
خون سے مری روز رنگیلی آنکھین - جلیس ؎ غیرون سے لڑا کے یہ رنگیلی
آنکھین - کیون کرتے ہو ہمپہ نیلی پیلی آنکھین -

رہزن - قلق ؎ لوٹ لیتی ہین متاع دل ہر اک انسان کا - اس لیے رہزن
تری مشہور آنکھین ہوگئین -

زہر بھری آنکھ - ذوق ؎ دیتی شربت ہی کسے زہر بھری آنکھ تری - عین
احسان ہی وہ زہر بھی گر دیتی ہی -

زیبا - طوفان ؎ چشم بد دور تمہاری ہین وہ زیبا آنکھین - انہین آنکھو نکی
بلا کرتی ہین شیدا آنکھین -

ستم ایجاد - ستم پیشہ - ستم شعار - ستمگر - بیخود ؎ جب نہ تب مجھپہ ہی کرتی
ہین بیداد آنکھین - ستم ایجاد ہین تیری ستم ایجاد آنکھین - رشک ؎ کیونکر نہ ہون
قتال نگاہون کے اشارے - آنکھین ہین ستم پیشہ جفا کار ہین پلکین - شرف

ے ترچھی نظرون سے نہ دیکھو مجھے مرجاؤنگا۔ اوستمگر ہون مشہور ستمگر آنکھین

ستم شعار کی مثال جفا کیش مین گزری۔

سحر بیان۔ مثال کے لیے دیکھو تیز زبان۔

سخنگو۔ سخندان۔ سخن ساز۔ ذوق ے کرے وحشت بیان چشم سخنگو اسکو کہتے ہین۔ یہ سچ کہتے ہین سر چڑہ بولے جادو اسکو کہتے ہین۔ اسیر ے کیا سُنے کوئی تری چشم سخندان کے سخن۔ ضعف ہوتا ہی بہت بیمار کی آواز مین۔

مومن ے دم مین اُس چشم سخن ساز کے آنا ہی نہ تھا۔ جو رکم سہتے تجھے یہ قصہ بڑہانا ہی نہ تھا۔

سرخ۔ رند ے کسطرح دیدۂ مریخ سے دیجا سے مثال۔ اژدہے سے بھی سوا سرخ ہی جلاد کی آنکھ۔

سرشار۔ مہر ے نذر دل مانگتی ہین آپکی سرشار آنکھین۔ عین مستی مین رہا کرتی ہین ہشیار آنکھین

سفاک۔ صبا ے چشم سفاک مین سرمے کا نہین دنبالہ۔ عاشقون پر ہی نشان صف مژگان نکلا۔

سیاہ۔ آتش ے مرغ دل مارا پڑا چشم سیاہ یار سے۔ پنجۂ مژگان اُسے شاہین کا چنگل ہوگیا۔

سیف زبان۔ ذوق ے دنبالے سے سرمے کے دہوان ہین تری آنکھین کہہ بیٹھین نہ کچھ سیف زبان ہین تری آنکھین

سیہ کار۔ ناسخ ے ابروِ یار ہین یون چشم سیہ کار کے ساتھ۔ کھینچے تلوار ہین ہون جسطرح گنہگار کے ساتھ۔

شرمگین۔ شرمائی ہوئی۔ شرمیلی۔ مومن ے بچھر گئی آنکھون کے آگے اُسکی چشم شرمگین پھر گئین آنکھین مری نرگس کا جھکنا دیکھکر۔ جرأت ے چاہ کی چتون مری آنکھ اُسکی شرمائی ہوئی۔ تاڑلی محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوئی۔

شرمیلی کی مثال حیادار مین گزری۔

شوخ۔ شوخ و شنگ۔ آتش ے اچھا نہین مقابلہ اُس چشم شوخ سے۔ اکدن شکست فاش ہی بادام کے لیے۔ ذوق ے دل بچے کیونکر نگاہ چشم شوخ و شنگ سے۔ اپنا گھر تو سوجھتا ہی سیکڑون فرسنگ سے۔

صاف صاف۔ مثال دہوئی دہلائی آنکھ مین گزری۔

طرحدار۔ قمر ے کیا بیان کیجیے اوصاف تمہارے صاحب۔ ہو طرحدار نہ کیونکر ہون طرحدار آنکھین

ظالم۔ ظالم مظلوم نما۔ ظالم کی مثال حیادار مین گزری۔ داغ ے اس چشم فسونگر کی حیا کو کوئی دیکھے۔ اس ظالم مظلوم نما کو کوئی دیکھے۔

عیار۔ اسیر ے ایک عیار اُسکی آنکھین ہین۔ مردم آزار اُسکی آنکھین ہین۔

غلافی۔ ظفر ے وہ خوش غلاف تیغ ہی قتل کو ہمارے۔ جو بارہ ہی تمہاری آنکھین غلافی نہین۔

فتان۔ ذوق ے بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا۔ سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا۔

فتنہ انگیز۔ فتنہ گر۔ فتنہ پرداز۔ فتنۂ محشر۔ مصحفی ے فتنۂ حشر تو ہی کیونکہ نہون فتنہ انگیز و فتنہ گر آنکھین۔ مسرور ے حشر برپا نہ کیون ہو عالم مین۔ فتنہ پرداز ہین تری آنکھین۔ رشید ے چشم انصاف سے تو دیکھ ذرا او زاہد۔ ہین بتونکی بھی غضب فتنۂ محشر آنکھین

فرشتہ خو۔ محسن ے نگاہ مجھپہ کرین کیا ہی آسمان بہ دماغ۔ وہ آپ حور لقا ہین

فرشتہ خو آنکھین

فسون پرداز- فسون ساز- فسون کار- آتش ؎ روے روشن کم پدیہیٹا کے سوے سے نہین- ساحری وقت وہ چشم فسون پرداز ہے- مومن ؎ چشمک مری وحشت پہ ہی کیا حضرت ناصح- طرز نگہ چشم فسون ساز تو دیکھو- میر تقی ؎ جسکو دیکھا اسے دیوانہ بنایا تو نے- اور پریزاد نرالی ہین فسون کار آنکھین

قاتل- شعور ؎ عاشق کو کیے دیتی ہین بسمل تری آنکھین جلاد ہے تو اور ہین قاتل تری آنکھین

قدر انداز- قلق ؎ چوکتا ہی نہین ہے تیر نگاہ- قدر انداز ہے غضب کی آنکھ-

کافر- ذوق ؎ لبریز شراب ناز دکھاتا تو ساغر چشم کافر کو- تازہ ہے پاک ملوث ہو تا صوفی دلکش میکش ہو-

کٹر- ناصر ؎ جان عشاق کی دشمن ہین یہ کٹر آنکھین برچھیان پلکین ہین چھریان ہین یہ تگ آنکھین-

کٹیلی- انشا ؎ تیزی کٹیلی آنکھ مین ہے بیگما کے جو- سو دھار مین چھری کی نہ چاقو کی نوک مین-

کج نظر- آتش ؎ او دشمن جان تجکو خبر ہے کہ نہین ہے- احباب سے کرتی ہے بہت کج نظری آنکھ-

کچیل- اسیر ؎ اے بت خدا کیواسطے اشکون کو پوچھ ڈال- سرمہ نکل چلا تری چشم کچیل سے-

کڑی- ناصر ؎ تھر گیا مین اسکی جو غصے سے پڑی آنکھ- ایسی کسی جلاد کی ہوگی نہ کڑی آنکھ-

کیفی- سرور ؎ چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے- چھا رہی ہے بہار آنکھون مین ج

گران خواب- شرف ؎ بدست ہین آنکھین تری ہشیار ہین پلکین ہر چشم گران خواب ہے بیدار ہین پلکین

گلابی- ذوق ؎ چشم اسکی نشے سے جب گلابی ہو جا- صوفی اسے دیکھے شرابی ہو جاے-

گنگ- اسیر ؎ اشارے سے چشم جانان کے دل عاشق سمجھتا ہے- زبان گنگ کیا کوئی جلیسونکے سوا سمجھے-

گویا- رہا ؎ بولتے مجھسے نہین باتین اشارہ نہین ہین- لب جو خاموش ہوئے ہو گئین گویا آنکھین-

لٹیری- مسرور ؎ دلکو بے صبر کیے دیتی ہین تیری آنکھین- گھر کو لوٹے لیے جاتی ہین لٹیری آنکھین

متوالی- مصحفی ؎ شیشے کی مگر پری ہین آنکھین- متوالی ہین مدہ بھری ہین آنکھین

مخمور- خماری- ذوق ؎ چشم مخمور کا ہون کسکی مین کشتہ یارب- کہ مری خاک سے بھی جام مے ناب بنا- غافل ؎ دیکھکر چشم خماری کی تری سرخی کو- شرم کے مارے سے چراتے ہین کبوتر آنکھین-

مدہ بھری- مثال کے لیے دیکھو متوالی-

مدماتی- سودا ؎ خون ہمارے دل کا پیوین جس صورت سے چاہین وہ- بس کب چلسکتا ہے انسے جو انکھیان مدماتی ہین-

مردم آزار- مثال کے لیے دیکھو عیار-

مست- مست خواب- بدمست- سیہ مست- مستانہ- مستی بھری- ناسخ ؎ مست آنکھین تمہاری ہین تصور مین سو ہون بست- سچ بولو کبھی ہوش مین تم آئے

مجکو۔ مومن ؎ نصیب جاگے مرے ہونگا بوسہ غفلت مین۔ کہ ساقیا ہین تری آج مست خواب آنکھین۔ ذوق ؎ کشتہ ہون مین کس چشم سیہ مست کا یارب۔ ٹپکے ہی جو ستی مری تربت کے شجر سے۔ آتش ؎ تری ستانہ آنکھونکی نہ گردش کا اثر دیکھا۔ مئے گلرنگ سے سو طرح پیمانہ بھر دیکھا۔ ظفر ؎ پیرو ہم تری صورت کے ہین دیوانے برسونکے۔ اور ان مستی بھری آنکھون کے ہین مستانے برسون کے۔

بدمست کی مثال گران خواب مین گزری۔

مسیحا۔ رحیم ؎ ہوگئی ایک نگہ مین مجھے صحت حاصل۔ گرچہ بیمار ہین لیکن ہین مسیحا آنکھین۔

مغرور۔ برق ؎ جب سے دیکھا ہی تجھے ملتا نہین ہرگز دماغ۔ تیری آنکھونکی طرح مغرور آنکھین ہوگئین۔

مکار۔ بیخود ؎ ہدف تیر نگہ کرکے مکر جاتی ہین۔ کیا ہی گھر کرتی ہین آنکھونمین وہ مکار آنکھین۔

موہنی۔ ناسخ ؎ دیکھا جسے ہوگیا وہ عاشق۔ تیری آنکھون مین موہنی ہی۔ منیر ؎ سرمہ عبث کھلاتی ہی آنکھونکی موہنی۔ یہ پتلیان ہین سحر بیانی کے واسطے۔ نسبت ؎ جی ہر اک کا لبھائے لیتی ہی۔ تیری کیا کوئی موہنی ہی آنکھ

میخوار۔ ؎ نہ کیونکر چشم مست یار خوش ہو مینہ برسے رونے سے۔ کہ ناسخ دوست رکھتا ہی ہر اک میخوار باران کو۔

میگون۔ ناسخ ؎ چشم حیران جام کو اس چشم میگون نے کیا۔ بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہوگیا۔

نڈر۔ مصحفی ؎ آدمی کیا خدا کا بھی نہین خوف۔ کیا نڈر آنکھ ہی خدا کی پناہ۔

جانصاحب ؎ مردونسے سوا ابتو ہی دیدہ نڈر اپنا۔

نرگسی۔ ؎ دامن نظارۂ ناسخ الجھکر چھوٹ گیا۔ گرد چشم نرگسی کے ہین مژہ کے خار کج۔

نشیلی۔ ناسخ ؎ آگئین یاد جو رونے مین نشیلی آنکھین۔ اشک ٹپکے مری آنکھون سے بیلال سفید۔

نکیلی۔ ظفر ؎ نوک جھونک انکی چلی جاسے ہی دل سے میرے۔ کتنی مژگان ہین بلا تیری نکیلی آنکھین۔

نیم باز۔ نیم وا۔ مومن ؎ کیونکہ نہ آدھی رات جاگے وہ جسکا دھیان ہو آہوئے نیم خواب مین نرگس نیم باز مین۔ حسن ؎ نیم وا چشم اک قیامت ہی۔ دیکھ سکتا ہی کون ساری آنکھ۔

نیمخواب۔ مومن ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ۔ یاد ہی چشم نیمخواب ابھی

وحشی۔ رشک ؎ وہ پری حسن کا دریا ہی تو آنکھین وحشی۔ دیکھ لے جسنے نہ دیکھے ہون ہرن دریا مین۔

ہرجائی۔ مصحفی ؎ ہو جوان ہرجائی آنکھون کا شہید۔ لاش اسکی چاہیے تشہیر ہو۔

ہمہ دان۔ اسیر ؎ نادان ہین جو دین نرگس و بادام سے تشبیہ۔ وہ سمجھا ان ہین ہمہ دان ہین تری آنکھین۔

ہوش ربا۔ ناسخ ؎ ہاے کیا ہوش ربا ہین تری آنکھین صیاد۔ چوکڑی کیا کہ ہرن راہ ختن بھول گئے۔

تشبیہات چشم معشوق

آم کی پھانکین۔ رشک ؎ یہ مژہ اور ملا تجکو ترشرولی پر۔ آم کی پھانکین ہین دونون

تری گویا آنکھین۔

ابر سیاہ - ناسخ ؎ روتا ہی میرے غم مین جو وہ آج زار زار۔ چشم سیاہ کم نہین ابر سیاہ سے۔

ابلق ایام - اسیر ؎ آنکھ مین دیکر وہ بولے سرمۂ دنبالہ دار۔ ہاتھ مین میرے ہی چوٹی ابلق ایام کی۔

بادام - بادام تلخ - بادام کاغذی - نقل بادام - ناسخ ؎ آنکھین بادام ہین زنخدان سیب - قد جانان ہی میوہ دار درخت - ولہ ؎ میٹھی نظرون سے وہ کیا دیکھے مجھے - اُس پری کی آنکھین ہین بادام تلخ - اسیر ؎ جسم و رخ چشم جانان آئی مقابلے پر کھلجائیگا لفافہ بادام کاغذی کا - سحر ؎ یار کی میٹھی نگاہون سے یہ معلوم ہوا۔ نقل بادام ہین آنکھین نئی شکر پلکین۔

برچھی - جرات ؎ برچھیان سی گزر گئین دل سے - جو ہین اسنے دو چار کین آنکھین

بھونرا - سحر ؎ ہوئی ہین کیا گل رخسار کی بو باس پر شیدا۔ تری آنکھین جو بنجاتی ہین بھونرا روز کاجل سے - ناسخ ؎ یا سمن سے گالون پر چار دن کے چارون مست ہین - آنکھین ہین بھونرے کا جوڑا زلفین جوڑا سانپ کا - انشا ؎ اُس پدمنی پہ آنکھون کے بھونرون کی بھیڑ ہی - ہوگی کسی پری مین نہ اس طنطنے کی باس۔

پتلی - منیر ؎ - سرمہ عبث کھلاتی ہی آنکھونکی موہنی - یہ پتلیان ہین سحر بیانی کے واسطے۔

پھری - وزیر ؎ جبتک اُدھر اُسکو ہی تو گردش اِدھر اسکو - ابرو ہی کہ شمشیر سپر ہی کہ پھری آنکھ -

پہلوان - اسیر ؎ سرمہ لگا کے آنکھین لڑا و غزال سے - ملتے ہین پہلوان دم کشتی بدن مین خاک -

پیغامبر - وزیر ؎ کیا قہر ہوا آیت ابرو ہوئی نازل - ڈر ہی نہ کرے دعوے پیغامبری آنکھ

ترک - ترک مست - اسیر ؎ چشم صنم مین سرمے کا دنبالہ دیکھکر - سمجھے یہ ہم کہ ترک کوئی نیزہ دار ہی - میر ؎ پڑتی ہین اسکی آنکھین چار و نطرف نشے مین - جون راہ مین بھٹکتے ہون ترک مست بادہ -

تلوار - اثر ؎ نشے کا ڈورا نہین ہی بارہ کا ڈورا صنم - بہر قتل عاشقان تلوار آنکھین ہوگئین -

تیر ؎ اک نگہ مین کیا مجروح ہے دل کو حنا - تیر ہین برچھی ہین یا آنکی کٹاری آنکھین -

جاسوس - مومن ؎ محل اعتماد ننگ و ناموس - نظر باز فریب چشم جاسوس

جال - ناسخ ؎ نشے کے نہین یہ لال ڈورے - ہین طائر دل کو جال آنکھین

جام - اسیر ؎ نرگس بیگونکو اُسکے دلمین دی ہمنے جگہ - کیا تکلف ہی کہ شیشے مین اُتارا جام کو۔

جلاد - بیخود ؎ کم نگاہی کی شکایت یہ ہوئین بند ایسی - کھل پڑین مجھسے اشارون مین وہ جلاد آنکھین

جواہر - رشک ؎ کانٹو مین تلین ایسی جواہر ہین وہ آنکھین - پھولون سے لڑین ایسی سرخار ہین پلکین -

جوگی - ذوق ؎ نہین ہی جوگی اگر چشم یار گرد اُسکے - ہجوم کرتے ہین مژگان کے بال کیسا -

؎ ایک قسم کی حسین عورت جسکے بدن کی خوشبو پر بھونرے دوڑتے اور گرد پھرتے ہین -

چاہ بابل۔ عروج ؎ چاہ بابل جو نہ سمجھے اُسے اندھا کہیئے۔ رکھتا ہی سحر کے
چشمے وہ مسیحا آنکھین۔

چشم آہو۔ ناسخ ؎ شاخ آہو ہین ہوین آنکھین ہین چشم آہو۔ مشک نافہ تھا کوئی
ناف مین گر تل ہوتا۔

چشمۂ خورشید۔ ناسخ ؎ چشم جانان سے مرے حال پہ آنسو ہین روان۔
دیکھنا چشمۂ خورشید مین بھی پانی ہے۔

چشمۂ سحر۔ مثال چاہ بابل مین گزری۔

چکارا۔ آہو۔ آہوے حرم۔ آہوے نیمخواب۔ (کنایہ ہی چشم نیمباز سے جو خواب کی
حالت مین ہوتی ہی) ناسخ ؎ دیکھو عیان ہی سرمے کا دنبالہ سیاہ۔ ہی چشم شوخ
یار چکارا ہرن نہین۔ آتش ؎ خط پہ جو آئینے مین پڑی ہی نگاہ یار۔ آہوے
چشم مست ہرن سبزہ چرے ہوے۔ ناسخ ؎ آنکھو نکو آہوان حرم کیون
نہ جانیے۔ طاق حرم سمجھتے ہین ابروے یار کو۔

آہوے نیمخواب کی مثال نیم باز مین گزری۔

چھری۔ مثال کیلیے دیکھو کٹار۔

خانۂ صیاد۔ بیخود ؎ مرغ دل کے لیے ہی دہوکے کی ٹٹی یہ فقرہ۔ ہی جو صیاد
نگہ خانۂ صیاد آنکھین۔

خنجر۔ شوق ؎ دیکھتے دیکھتے تار رگ جان کاٹ دیا۔ ہوگئین میرے لیے
یار کی خنجر آنکھین۔

دزد۔ ظفر ؎ لیگئی دل کو چرا کر رہ گئے سب دیکھتے۔ کیا بلا ہی دزدائی کا تری
دزدیدہ آنکھ۔

دکان۔ اسیر ؎ ملتا نہین ہی بوسۂ چشمان یار اب۔ تحصیل سے مری یہ
دکانین نکلگئین۔

رواق۔ ناسخ ؎ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے۔ طفل اشک اپنا جو
نادان تھا بڑا دانا ہوا۔

رہوار۔ وزیر ؎ ابلق چشم صنم کس ناز سے گردش مین ہی۔ خوب کاوے ہوتے ہین
رہوار آنکھین ہوگئین۔

زنبور۔ سحر ؎ جب پلک جسکی فقرہ کا نیش دلمین چبھ گیا۔ دیکھنے مین آنکھ بھونرا
سی ہی پر زنبور ہے۔

زنگی۔ ناسخ ؎ مست زنگی ہین جو آنکھین تو حبشی ہین ہونٹھ۔ زلف
پیچان تری ہندو ہی مسلمان عارض۔

زہر کا پیالہ۔ ؎ دیکھے ہی مجھے دیدۂ پرخشم سے وہ میر۔ میرے ہی نصیبون مین
تھا یہ زہر کا پیالہ۔

ساحری۔ آتش ؎ روے روشن کم ید بیضا سے موسیٰ سے نہین۔ ساحری
وقت وہ چشم فسون پرداز ہی۔

سپر۔ مثال پھری مین گزری۔

ستارے۔ قلق ؎ کہکشان مانگ ہی شب زلف ہی ابرو ہی ہلال۔ رخ جو ہی
چاند کا ٹکڑا تو ستارے آنکھین۔

سرمگین۔ سرمہ آلود۔ سرمہ سا۔ مومن ؎ سرمگین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیون ہو
خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیون ہو۔ ناسخ ؎ سرمہ آلود جو تری آنکھ رلاتی ہی
مجھے۔ پوچھون گرد دیدۂ گریان تو ہو رومال سیاہ۔ آتش ؎ لڑانے آئے تھے
آنکھین غزال چین و ختن۔ شکست آنکھو تری چشم سرمہ سا نے دی۔

سنان۔ شہید ؎ ذکر یہ کیا کہ سیچے جسکی طرف وہ دیکھے۔ رکھتی ہین تیر سنان

برچھی کٹاری آنکھیں

سورۂ صاد - عشقی ؎ سورۂ صاد مگر رہی مع بسم اللہ مصحف رخ مین نہین
یہ ترا ابرو آنکھیں

سوفار - صحبت ؎ نوک مژگان کو کہون کیونکر نہ پیکان تیر کا - سرخ ہی نشے سے
اسکی صورت سوفار آنکھ -

شراب - ناسخ ؎ ہی دل مجروح کی اس چشم میگون پر شفا - کام مرہم کا کرے
کیونکر نہ زخمون پر شراب -

شہد - عسل - مثال رس بھری مین گزری -

صاد - صبا ؎ عاشق ہزارون یون تو ہوئے صاد چشم کے - چہرہ مگر بحال
رہا خال خال کا -

صیاد - انس ؎ صید ہو جائیگا صیاد ہی اس شوخ کی چشم - نہ ملا یار سے اوا ہوئے
تاتار آنکھیں

عقیق - قمر ؎ اسد رجہ ہوئی نشے سے ای یار بھبوکا - آتی ہی نظر صاف
عقیق یمنی آنکھ -

غنچہ - کلی - موجد ؎ آنکھیں وا کرکے کرو بند تو پھبتی یہ کہون - گل نرگس
تھین مگر ہوگئین غنچا آنکھیں

فتنہ - مثال کے لیے دیکھو نرگس جادو -

فرنگی - اسیر ؎ کیا دلگی پوچھتے ہو ان آنکھون کے عشق مین - غلبہ فرنگیون نے کیا
ملک بٹ گیا -

فسان - محسن ؎ وہ اپنی چشم کی گردش دکھا کے کہتے ہین - فسان سے
تیز ہوئی تیغ آبدار مژہ -

فصاد - بیخود ؎ غم نہین جوش جنون کا مجھے ای وحشت دید - نیشتر ہی نگہ ناز
تو فصاد آنکھیں -

کٹاری - بوندی کی کٹاری - اسیر ؎ نگاہ تیز کی جس پر اُسے بس جان سے
کھویا - تری آنکھیں نہین قاتل یہ دو پھل کی کٹاری ہی - ولہ ؎ طرفہ رکھتی ہے
آبداری آنکھ - صاف بوندی کی ہی کٹاری آنکھ -

کعبہ - رشک ؎ ہم مسلمانون نے اس بت کو پڑھا یا واللہ - نہ ہوین کعبے کی
محرابین کعبا آنکھیں

گل - محسن ؎ کرین جو چشم سخنگو سخن تو پھول جھڑین - دکھائین ناز سے گلہاے
ناز بو آنکھیں -

لالہ - ناسخ ؎ نشے سے لال اسکی آنکھیں ہین تو کیا لالہ کہون - جام مے
سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو -

لجالو - عشقی ؎ عکس بالفرض اگر مردم دیدہ کا پڑے - ایسی شرمائین نہین
صاف لجالو آنکھیں -

لیلے - بیخود ؎ میرے معشوق کا ہر عضو بدن ہی معشوق - رشک یوسف
ہین جو عارض تو ہین لیلا آنکھیں -

موتی - وحید ؎ بادام ہی یا جادو ہی یا نرگس شہلا - یا صانع قدرت نے وہ
موتی کی جڑی آنکھ -

میکدہ - خانہ خمار - ناسخ ؎ سمجھے میکش دیکھکر ابرو ترے بالاے چشم -
میکدے سے مرتبہ اعلی ہی بیت اللہ کا - ذوق ؎ یون نگہ نکلی ہی چشم یار
سے مست جیسے خانۂ خمار سے -

ناف - اسیر ؎ چشم و نگاہ اہل تماشا کو دیکھ لو - تمثیل یہ کری کی وہ تشبیہ ناف ہی -

نرگس - نرگس بیمار - نرگس جادو - نرگس شہلا - نرگس کی کٹوری - نرگس مخمور -
نرگس بیگون - ناسخ ؎ آنکھین نرگس چہرہ گل گیسو ہین سنبل سروقد - عکس سے
آئینہ خانہ صاف گلشن ہوگیا - آتش ؎ اشارہ نرگس بیمار یار کا ہی یہی - طبیب کو
یہی بیمار مار رکھتا ہی - رند ؎ آنکھ کھولے بھی کہین وہ شوخ خواب ناز سے
فتنہ چونکے نرگس جادو کہین بیدار ہو - مومن ؎ وصف لکھون مین ترے
آنکھ کے ڈورونکا اگر - رنگ گل خامہ ٹے اور نرگس شہلا کاغذ - ناسخ ؎ -
جو کیفیت بھری ہی تیری آنکھونمین کہان اُسمین - کہ نرگس کی کٹوری ساقیا اک
جام خالی ہی - اسیر ؎ الفت نرگس مخمور مین مخمور ہی خلق - شہر مین کون مکان ہی
جو خرابات نہین - ناسخ ؎ جو یاد بزم مین آئی وہ نرگس بیگون - نظر مین
ساغر می دیدۂ پُر آب ہوا -
نشتر - نواب مرزا شوق ؎ جسنے دیکھا رگ جان چھد گئی مذبوح ہوا -
واہ کس نوک کی ہین صورت نشتر آنکھین -
ہلاکو - رشک ؎ آنکھین ہین ہلاکو لب جان بخش کی کیا بات - اعجاز بہت خوب
ہی جادو نہین اچھا -
ہندو - ہندو بچہ - مہر ؎ بخدا ہندو ہین تیری بت میخوار آنکھین - نشے کے
ڈورے نہین پہنے ہین زنار آنکھین -
ہند و بچہ کے مثال کے لیے دیکھو تیز زبان -
ہیرا - ناسخ ؎ آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون مین - موتی
جڑے ہین لال مین منہ پر عرق نہین ہی
ید بیضا - رہا ؎ آنکھین موسے کی کہان پاؤن جو دیکھون اُسکو - شجر طور ہی
قامت ید بیضا آنکھین -

صفات چشم عاشق

آبناک[ع] - مومن ؎ سرمہ سا چشم آبناک ہوئی - آرزوے نظارہ خاک ہوئی -
آتشبار - وزیر ؎ آئیو اے اشک اب بہنے لگا ہی خون گرم - بھبھیو بانی کہ آتشبار
آنکھین ہوگئین -
اشک آلود - آتش ؎ کوچہ تیرا عیش باغ اے یار بے تاویل ہی - چشم اشک آلود
عاشق اُسمین موتی جھیل ہی -
اشک افشان - اشکبار - اسیر ؎ پُھک رہا ہی جسم اشک افشان ہی چشم
عین گرمی مین یہان برسات ہی - مومن ؎ اُس رشک مہر و مہ کی نشانی ہی
دیکھنا - اے چشم اشکبار کہین بہ نہ جائے داغ -
بداطوار - مشتاق ؎ سُن لیا جسکو حسین پس وان لگائی تاک جھانک - سچ تو
یہ ہی سخت بداطوار آنکھین ہوگئین -
بیتاب - بیقرار - ناسخ ؎ ہون وہ گریان جو نہ دم بھر اشک کا سیلاب ہو -
چشم تر بیتاب مثل ماہی بے آب ہو - حیدر ؎ وعدے پہ وصل کے جو پھڑکتی ہی
یار آنکھ - ہی تیرے انتظار مین کیا بیقرار آنکھ -
بیخواب - ناسخ ؎ نسبت اے گل کیا ہی تیری چشم خواب آلود سے - طور
نرگس ہین ہی میرے دیدۂ بیخواب کا -
بیدار - مومن ؎ تھی خار راہ تیری مژگان کی یاد ہر شب - تا صبح خواب
چشم بیدار تک نہ پہنچا -
پاکباز - محسن ؎ نگاہ پاک سے کرتی ہین دید او زاہد - یہ پاکباز ہین رہتی ہین
باوضو آنکھین -

[ع] ؎ یہ صفت سوا اس شعر کے اور جگہ نظر سے نہین گزری - ہ دیکھ

پتھر- اشرف ؎ منتظر شام سے ہون سنگدل خوب نہین- آؤ پتھرا کے ہوئی ہین مری پتھر آنکھین-

پُرآب- ناسخ ؎ ہر سر قدم پہ پھوٹتے جاتے ہین آبلے- نقش قدم مین طور ہی چشم پُرآب کا-

پُردرد- مومن ؎ ہر برگ درخت چہرہ زرد- ہر چشمۂ طلسم چشم پُردرد-

پریشان نظر- ؎ مثل نرگس جو پریشان نظری ہی تحسن- کس پری آنکھون کا رکھتی ہین یہ سودا آنکھین-

تر- ناسخ ؎ چشم تر مین ہی یہ عالم مژہ پُرخون کا- جسطرح بحر مین ہو پنجۂ مرجان پیدا-

جگرافشان- جگربار- مومن ؎ غور سے حسن تپش جان کو مری- دیکھ چشم جگرافشان کو مری- میر ؎ منھ پہ ناخن کی خراشون سے لگا دل بہنے- چشمے نکلے ہین نئے چشم جگربار کے پاس-

جہان آشوب- میر ؎ یہ جوش غم ہوتے بھی ہین یون ابر تر روتے بھی ہین- چشم جہان آشوب سے دریا بہایا ایک مین-

حیران- حیرت زدہ- ششدر- اسیر ؎ دل کو شانہ چشم حیران کو بنایا آئنہ- یار تک جانیکی سوجھین ہمکو تدبیرین نئی- منتظر ؎ چشم حیرت زدہ سے میری یہ روشن ہی یار- کرتی ہین رخ کی ترے آئنہ داری آنکھین- رشید ؎ جب سے دیکھین ہین ترے عارض و چشم و ابرو- جوشش حیرت یہ ہوا ہوگئین ششدر آنکھین-

خانہ خراب- میر ؎ راز محبت اپنا رسوا نہ اسقدر ہو- گر ہو نہ اشک افشان خانہ خراب دیدہ-

خون آلودہ- پُرخون- خونبار- خون بستہ- خونریز- خونفشان- خون کبوتر- خونابہ فشان- ناسخ ؎ گل جو فرقت مین ہوے دیدۂ خون آلودہ- سبزۂ تر بھی نہ کیونکر مژہ تر ہو جاے- ولہ ؎ برنگ جام ہوئین آنکھین ساقیا پُرخون- ترے فراق مین دیکھا جو مین نے سوے شراب- مومن ؎ روتے تو رحم آتا پر اُسکے روبرو تو- اک قطرۂ خون بھی چشم خونبار تک نہ پہنچا- میر ؎ چشم خون بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا- ہمنے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا- مومن ؎ چشم خونریز سے خون پاک کرے- پیرہن ساتھ مرے چاک کرے- ذوق ؎ نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے- رہا ہی سینے مین کیا چشم خونفشان کے لیے- صبا ؎ خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین آنکھین رو رو کے نہ کین خون کبوتر کسدن- ؎ آنکھونکی خونابہ فشانی دیکھین میر کہان تک یہ- زرد ہمارے رخسارون پہ ہر دم خون بہا جاوے-

ڈبڈبائی ہوئی- میر ؎ دیکھو نہ چشم کم سے یہ آنکھ ڈبڈبائی- سیراب ہر ہوتے دیکھے ہین چشم تر سے-

رُسوا- ؎ رخنہ انداز ہوئی حسرت دیدار ای ضبط- جھانکنے تاکنے سے ہوگئین رسوا آنکھین-

روسیہ- میر ؎ زلف سیاہ اُسکی جاتی نہین نظر سے- اِس چشم روسیہ نے روز سیہ دکھایا-

زار- میر ؎ اشک پے در پے چلے آتے تھے چشم زار سے- ہر نگہ کا تار مانا رشتۂ گوہر سے ہے-

زرد- ناسخ ؎ زرد آنکھین ہوئین صاف خلل ہی یرقان کا- پیدا یہ ہوئی نرگس بیمار مین گرمی-

سفید۔ اسیر نے آنکھیں گر سفید تو ہین زرد ہاتھ پاؤن۔ چھایا ہی تیرے عشق مین مجھپر قضا کا رنگ۔

محسور۔ برق نے ای پری پیکر ستم سور آنکھیں ہو گئیں۔ لڑکے تیری آنکھ سے مشہور آنکھیں ہو گئیں۔

ستیار۔ سلیم نے صورت خال نظر کوئی تارا نہ چڑھا۔ ہو چکیں عالم بالا کی بھی ستیار آنکھیں۔

طوفان انگیز۔ قیس نے دشت غربت مین نہ کسطرح ہون طوفان انگیز کثرت گریہ سے ہین غیرت دریا آنکھیں۔

گریان۔ آتش نے کبھی دل کھولکر رویا جو ہون شوق شہادت مین۔ کیا ہی حلق بسمل خون دل سے چشم گریان کو۔

گلنار۔ مشتاق نے رنگ ہی بیرنگ کس سے چار آنکھیں ہو گئیں۔ زرد چہرہ ہو گیا گلنار آنکھیں ہو گئیں۔

گنہگار۔ قصوروار۔ مہر نے پیار سے دیکھتا ہون تو وہ فرماتے ہین۔ دیکھیے دیکھیے ہوتی ہین گنہگار آنکھیں۔ سحر نے کیون تصور مین یار کو گھورا۔ واقعی ہین قصوروار آنکھیں۔

گہربار۔ مومن نے جی مین ہی موتیون کی لڑی اسکو بھیجدون۔ اظہار حال چشم گہربار کے لیے۔

مشتاق۔ مومن نے مشق کرتے ہین وہ کیون لفظ نظربازی کی۔ پردۂ دیدۂ مشتاق ہی یا کاغذ۔

منتظر۔ مومن نے وہ دیدۂ منتظر سوئے در۔ یا حلقۂ در وہ دیدۂ تر۔

ناآشنائے خواب۔ آتش نے اسکے دیدار کی رہتی ہین طلبگار آنکھیں۔ آشنا خواب سے کیا ہون مری بیمار آنکھیں۔

نگران۔ ہرسو نگران۔ میر نے اس شوق کو ٹک دیکھ کہ چشم نگران ہے۔ جو زخم جگر کا مرے ناسور ہوا ہے۔ مومن نے اس چمن زار کا حسرت سے نظارہ کرلے۔ ای نگہ دیدۂ ہرسو نگران ہونے تک۔

نم۔ پرنم۔ نمناک۔ مومن نے کر دیا خانۂ اغیار ہوسناک خراب۔ داد رونے کی مرے دیدۂ نم دیتے ہین۔ تسلیم نے دہر مین رہتے ہین خونریز ہمیشہ بیغم۔ جوہر تیغ کی دیکھین نہین پرنم آنکھیں۔ ناسخ نے شیشۂ مے کی تمنا ہی دل غمناک مین۔ ساغر مے کی ہی حسرت دیدۂ نمناک مین۔

تشبیہات چشم عاشق

آبجو۔ آتش نے وفور اشک سے ہین رشک آبجو آنکھیں۔ بچائیو مرے پروردگار تو آنکھیں۔

آئینہ۔ وزیر نے ہی تصور سے آنکھون مین خط رخسار کا۔ آئینے کیطرح جوہردار آنکھیں ہو گئیں۔

ابر۔ سحاب۔ گھٹا۔ رشک نے ایام فراق ہین کہ برسات۔ آنکھیں ابر آہین بجلیان ہین۔ ناسخ نے دیکھے نہ یار جلوۂ صبح شب وصال۔ کرای سحاب چشم نہان آفتاب کو۔ ولی نے دے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت۔ آبرو میری نہ ہم چشمون مین ہی یار گھٹا۔

انگار۔ بحر نے لہو جو روئے تو انگار انگیں آنکھیں۔ مژہ کی سیخ پہ ہر لخت دل کباب ہوا۔

برج میزان۔ اسیر نے جمال یار آنکھون مین ہمارے پرتو افگن ہی۔ رہا کرتا ہی خورشید درخشان برج میزان مین۔

بھیک کا ٹھیکرا - آتش ؎ دو آنکھیں تیرے چہرے پر نہیں تیرے فقیر کے - دو ٹھیکرے ہیں بھیک کے دیدار کے لیے -

بیاض - ناسخ ؎ ہو نہ دنیا میں کسی کو انتظار خواب وصل - یہ نوشتہ ہے بیاض دیدۂ بیدار پر -

پرنالے - رشک ؎ قصر تن کا دیکھتا نقشہ تو کہتا میں ضرور - آنکھیں ہیں بیکار پرنالے بنایا چاہیے -

پنبہ - وزیر ؎ آگئی صبح اجل ساقی نہ آیا میکشو - ہوگئیں آنکھیں برنگ پنبۂ مینا سفید -

پھولوں کی چھڑی - مصحفی ؎ یہ لخت جگر آئے کہ کثرت سے انھوں کی - قدرت میں تری بن گئی پھولوں کی چھڑی آنکھ -

پیالہ - پیمانہ - کاسہ - آتش ؎ بیکار بنائے نہیں آنکھوں کے پیالے - دیدار کا سائل ہو جو یار کے نظر ہے - نسیم ؎ ہجر جاناں میں نہ دے ساقی مجھے تکلیف جام - ہے بھرا اشکوں سے آنکھوں کا مری پیمانہ آج - ناسخ ؎ ہر گلی میں ہیں سائل دیدار - آنکھ یاں کاسۂ گدائی ہے -

ترازو - ترازو کے پلے - عشقی ؎ گل ہوں یا خار ہوں آنکھوں میں اُسے لیتے ہیں تول - نیک و بد کیلیے گویا ہیں ترازو آنکھیں - آتش ؎ عشق نے آنکھوں کو ترازو کے بنائے پلے - حسن انصاف طلب ہووے اگر میزان سے - وزیر ؎ تول لیتے ہیں سدا نظروں میں جنس حسن کو - پلۂ میزان مری اے یار آنکھیں ہوگئیں -

چاندنی کا کھیت - اسیر ؎ دو مری آنکھوں کو ٹھنڈک رہے عالمتاب - چاندنی کا کھیت پہنچا آنکھ کی آب -

چراغ - ناسخ ؎ جاتی ہیں آنکھیں جاتے فتنہ ہی پر پلک - بس ہیں یہی چراغ شب انتظار کے -

چشمہ - میر ؎ مت ابر چشم کم سے مری چشم تر کو دیکھ - چشمہ ہے یہ وہ جس سے کہ دریا اُبل سکے -

حباب - ناسخ ؎ بہا جو اشک کا سیلاب آنکھیں پھوٹ گئیں - ملے تھے کیا عوض آنکھوں کے دو حباب مجھے -

حلقۂ در - حلقۂ زنجیر - برق ؎ حلقۂ در کی طرح رہ گئیں آنکھیں حیران - آئنہ تھا مرے محبوب کی دیوار نہ تھی - ناسخ ؎ جوش سودا میں مسلسل ہے روان دریائے اشک - آنکھ میری بن گئی ہے حلقۂ زنجیر موج -

حوض - خلیل ؎ کھب گیا آنکھوں میں جب رنگ طلائی یار کا - بھر گئے ہیں حوض یہ دونوں لبالب لال سے -

دانۂ انگور - ناسخ ؎ کیا انتظار بادۂ انگور ہے مجھے - دیدہ ہر ایک دانۂ انگور ہو گیا -

دائرہ - ناسخ ؎ نہیں یہ دائرہ گرداب کا تحریر پانی میں - ہمارے دیدۂ گریان کی ہے تصویر پانی میں -

دریا - نہر - تالاب - رشک ؎ آنسوؤں سے آنکھیں دریا سینہ داغوں سے چمن - وسے دیکھ میری آنکھوں کی طرف دل کی طرف - موجد ؎ کیا کہوں جوش گریہ سے ہیں کیا کیا آنکھیں - ابر ہیں نہر ہیں تالاب ہیں دریا آنکھیں -

روزن - رشک ؎ روزن اگر آنکھیں ہیں تو درکار ہیں پلکیں - بیساختہ خار سر دیوار ہیں پلکیں -

زنجیر کی کڑی - ؎ نظارے کی حسرت میں جو ہوں کوہ میں مجنوں - ناسخ بنی زنجیر کی ہر ایک کڑی آنکھ -

ساون بھادوں - صبا ؎ دونوں آنکھیں مری رونے میں ہیں ساون بھادوں

ایک بھادون کی گھٹا ایک گھٹا ساون کی۔

شبو۔ محسن ؎ بجائے اشک دم گریہ مری ٹپکتی ہی۔ فراق ساقی مہوش مین ہین سبو آنکھین ؎

سپر۔ ناسخ ؎ تیغ ابرو سے ہوا تار نظر دو ٹکڑے۔ حدقہ چشم کی ہی بلکہ سپر دو ٹکڑے۔

سلسبیل۔ ؎ گلزار خلد کوچۂ جانان ہی اے اسیر۔ رونے وہان جو آنکھ ہی سلسبیل ہی۔

سوفار۔ لب سوفار۔ وزیر ؎ آپ سا انکو بنایا عشق تیر یار نے۔ ہین سری تا رنگہ سوفار آنکھین ہو گئین۔ ؎ وہ خدنگ افگن جو اے ناصر مجھے یاد آگیا۔ خون یہ رویا لب سوفار آنکھین ہو گئین۔

سوکھی نہرین۔ میر ؎ سوکھی نہرین ہین آنکھین مری دیر سے جو آب سیلاب ان ہی رخنون سے مدت روان رہا۔

سیپ۔ صدف۔ اسیر ؎ ہوئی مدت کہ میری آنکھ آنسو سے نہین واقف صدف کے گھر سے گویا آب و دانہ اٹھ گیا در کا۔

عقیق جگری۔ آتش ؎ روتا ہون جو یاد لب لعلین ہین لہو مین۔ خونناب سے ہی عقیق جگری آنکھ۔

عماری۔ اسیر ؎ مردم چشم سے ہوا روشن۔ کسی لیلے کی ہی عماری آنکھ۔

قبلہ نما۔ مومن ؎ پھر گئی آنکھ مثل قبلہ نما۔ جس طرف اس صنم نے پھیرا منھ۔

کان عقیق۔ ؎ رہتے ہین وزیر اشک کی جا ٹکڑے جگر کے۔ ان روزون ہوئی کان عقیق جگری آنکھ۔

کشتی۔ میر ؎ کشتی چشم ڈوبی رہی بحر اشک مین۔ آئی نہ پار ہوتی نظر عاشقون کی ناؤ۔

کشکول۔ رند ؎ کیا بسکہ دریوزہ دیدار کا۔ مری آنکھ کشکول سائل ہوئی۔

کنول۔ ناسخ ؎ یون مری آنکھین عیان ہین اشک کے سیلاب مین۔ جیسے آتے ہین نظر تیرتے کنول تالاب مین۔

گرداب۔ ؎ پھرتی ہی تو شکل اسکی آنکھون نہین نکل سکتی نہین۔ ہی بجا تشبیہ دون ناسخ اگر گرداب سے۔

گل بادام۔ گل لالہ۔ ناسخ ؎ روتے روتے میری آنکھین ہو گئین ای گل سفید پائی ہی بادام نے صورت گل بادام کی۔ ولہ ؎ کوئی بیدرد گل ایسا نہو گا باغ عالم مین۔ سمجھتا ہی گل لالہ وہ میری چشم پر خون کو۔

گھاؤ۔ میر ؎ ٹپکا کرے ہی آنکھ سے لوہو ہی روز و شب۔ چہرے پہ میرے چشم ہی یا کوئی گھاؤ ہی۔

لہو کا فوارہ۔ میر ؎ قابل ہوئی ہین سیر کے چشمان خونفشان۔ دیکھے ہین آنکھین لوہو کا فوارہ دردمند۔

مجمر۔ موزون ؎ گرم اخگر سے سوا ہجر مین ہین لخت جگر۔ مجمر آنکھین ہین تو دو دو سر مجمر پلکین۔

موتی جھیلن۔ مثال اشک آلود مین گزری۔

ناسور۔ ناصر ؎ خواب مین بھی شکل بیداری روان رہتے ہین اشک۔ آہ کیا ناسور یہ خونبار آنکھین ہو گئین۔

نگینہ۔ اسیر ؎ روشن جمال پاک سے آنکھون کو کیجئے۔ مشتاق دیر سے یہ نگینے جلا کے ہین۔

نیسان۔ ؎ اسکے موتی سے جو دانتونکا ہون عاشق ای انس۔ رات دن صورت نیسان ہین گہربار آنکھین۔

ہزارا - غافل ؎ دُرہاے اشک میرے ٹپکے ہین ہر قطرہ سے - آنکھین ہین یا ہزارا مین کچھ نہین سمجھتا -

صفات چشم عام جنمین عاشق ومعشوق کی خصوصیت نہین ہے -

آخربین عاقبت بین - ناسخ ؎ خاک ہوجائینگے ہم شوق ہو کیا تزئین کا - سرمہ ہی خاک لحد دیدۂ آخربین کا - ولہٗ ؎ گل رخسار کا نظارہ ہوا - گل مری چشم عاقبت بین کا -

احول - اسیر ؎ ندیکھے ایک شی کو دو کبھی ایسا موحد ہون - جو میری خاک کا سرمہ لگائین چشم احول مین -

بد - ناسخ ؎ تو جو آیا باغ مین تو چشم بد کے واسطے - آگ ہی یہ گل نہین اسپند ہی شبنم نہین -

بدبین - ؎ دل بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بدبین مین - فلک پر ذوق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا -

بڑی - ناسخ ؎ آگے تری آنکھون کے چکارا ہی پریرو - ہرچند کہ ہوتی ہی چکارے کی بڑی آنکھ - نواب مرزا شوق ؎ چیتے کی کمر سے کمر یار ہی نازک - اور دیدۂ آہوے حرم سے ہی بڑی آنکھ

بہنگی - جوش ؎ تجھے گر کج نگاہ سے دیکھے - بہنگی ہوجائے بے ادب کی آنکھ -

بینا - آتش ؎ بینا ہون جو آنکھین تو رخ یار کو دیکھین - نظارے کے قابل جو تماشا ہی تو یہ ہے -

بے نور - آتش ؎ چہرۂ روشن دکھاؤ تم جو شبکو بے نقاب - دیدۂ بے نور ہووے چشم انسا مین چراغ -

پھٹی آنکھ - میر ؎ معیوب ورآلودۂ خاک آب - بعینہ پھٹی آنکھ تھا ہر حباب -

تماشائی - اسیر ؎ بدگمانی سے لگاتے نہین عینک وہ کبھی - جانتے ہین کہ کوئی چشم تماشائی ہے -

چشم باطن - ناسخ ؎ دیکھتا ہون دیدۂ باطن سے عکس روے دوست - ہے بجاے دل ازل سے میری بر مین آئنہ -

چندھی - جانصاحب ؎ نرگس کی آنکھین ہوگئین چندھی لگا سے روز - اک پھول کی کٹوری مین کاجل وہ پار کے -

حق بین - حسن ؎ گر دیکھ لین اعجاز شہ بت شکن آنکھین - حق بین بخدا ہون تری او برہمن آنکھین -

سرشار - وزیر ؎ ساقی و مینا و ساغر ایک آتے ہین نظر - بادۂ وحدت سے کیا سرشار آنکھین ہوگئین -

غلط بین - مومن ؎ غم سے جی چشم غلط بین کا جلا - چشم بد دور ایک نشتر صد بلا

کرنجی - آتش ؎ اے صنم تیری کرنجی آنکھ سے ظاہر ہوا - رنگ اڑجاتا ہی روے مردم بیمار کا -

کور - آتش ؎ سنکر فسانہ یوسف و یعقوب کا کہا - کرتا ہی چشم کور کو روشن جمال دوست -

مبصر - وزیر ؎ دُر دندان کی بھلا آئنہ کیا جانے قدر - اسکو دکھلاؤ مبصر ہی بڑی میری آنکھ -

معذور - قلق ؎ ضعف سے طاقت نہین بے نور آنکھین ہوگئین - دست و پا بیکار ہین معذور آنکھین ہوگئین -

معنی آشنا - آتش ؎ چشم معنی آشنا مین ہی مقام انکا وہی - سہو کاتب

مقدم ہون موخر سیکڑون -

ندیدی - رشک ؎ ہماری آنکھین ندیدی نہین جواہر کی - جو کان حسن ہو انکو وہ کان بھاتا ہی -

وحدت بین - آتش ؎ چشم وحدت بین سے سیر عالم کثرت جو کی - ذرہ بھی اپنی نظر مین نیر اعظم ہوا -

یک بین - ناسخ ؎ دیدۂ دل جب سے ادھر ہا دیک بین ہوگیا - ہمنے جس تپھر کو دیکھا نقش شیرین ہوگیا -

آنکھ - نمبر (۳) تیور - (یعنی طرز دید) فقرہ - چاہے تم زبان سے نہ کہو مگر تمہاری آنکھین کہے دیتی ہین کہ میری بات تمکو بُری لگی - آتش ؎ کیا تلون مزاج یار مین ہی - صبح کو پھرتی وہ شب کی آنکھ -

نمبر (۴) بصارت - بینائی - فقرہ - اب انکی آنکھو نمین پہلے سے بھی زیادہ فرق آگیا ہی -

نمبر (۵) اشارہ - ایما - فقرہ - انکی آنکھ پاتے ہی مین چلتا ہوا -

نمبر (۶) ظ ث پرکھ - شناخت - امتیاز - دخل - واقفیت - فقرہ - انہین جواہرات مین بہت اچھی آنکھ ہی - ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین اسیر آنکھ سخن مین - رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے -

نمبر (۷) بصیرت - حق شناسی - ناسخ ؎ گر آنکھ ہی تو باطن انسان کی دیکر - کیا کیا طلسم دفن ہین مشت غبار مین - میر ؎ آنکھین جو ہون تو عین ہی مقصود ہر جگہ - بالذات ہی جہان مین وہ موجود ہر جگہ -

نمبر (۸) جانچ - اندازہ - تخمینہ - مصحفی ؎ لیا نہ دل مرا اک بوسے سے پردہ یون بولے - ہماری آنکھ مین اتنے کا تو یہ مال نہین - بول چال مین اس جگہ نگاہ اور نظر زیادہ ہی -

نمبر (۹) ظ ث امید - توقع - رند ؎ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام - رکھتے ہین تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ - بول چال مین یہان نظر ہی -

نمبر (۱۰) بیٹا - بیٹی - مثل - ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہین - (مان اپنے دونون بچون کی طرف اشارہ کرکے) اللہ رکھے یہ دونون میری آنکھین ہین -

نمبر (۱۱) مروت - محبت - فقرہ - کیون باتین بناتے ہو اب تمہاری وہ آنکھ نہین رہی - جرأت ؎ کس مزے سے یہ باظہار وفا اسنے کہا - یت بنابات تری اب نہین جھوٹے وہ آنکھ -

نمبر (۱۲) جمع کی حالت مین کہین خیال و تصور کے معنی بھی پیدا ہوتے ہین جیسے اسکی تصویر آنکھو نمین پھرتی ہی -

فائدہ - گھٹنے کے دونون طرف کا گڑہا اور بانس اور گنے مین جس جگہ سے شاخین پھوٹتی ہین - اور اناناس مین جو حلقے ہوتے ہین انکو بھی تشبیہاً آنکھ کہتے ہین مگر کلام مین کہین نہین دیکھا - البتہ سرو کی نسبت میرزا محمد رضا برق نے کہا ہی - ؎ آئنہ ہی جسم آنکھین پڑ گئین جس عضو پر - شکل سرو اسمین عیان ای حور آنکھین ہو گئین

آنکھ (یا آنکھین) آشنا نہین - دیکھا نہین - سحر ؎ آشنا آنکھ نہین دستخطی پرچون سے - کان کیا ہونگے تنزل کی خبر سے واقف - رند ؎ یہ وہ آنکھین ہین جو ہین نا آشنائے روئے غیر - آنکھ کھولی جب سے مین نے تو نظر آیا مجھے -

آنکھ (یا آنکھین) آشوب کر آنا - ایک مرض ہی جس سے آنکھ مین سرخی اور کھٹک ہوتی ہی اور یہ مرض کبھی ایک آنکھ مین ہوتا ہی کبھی دونون مین -

آنکھ (یا آنکھین) آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا - داغ ؎ اشک خونین نے

گُل کھلائے ہین - آج آئی ہی کس بہار سے آنکھ - **عاشق** ؎ ٹکٹکی باندھے ہے
سے وردِ چشم ہی - تم نہ آئے آنکھ آئی دیکھیئے - **قلق** ؎ روتے روتے سُجائی
ہین آنکھین - کوئی جانے کہ آئی ہین آنکھین -
اور قدمانے آنکھین ع۵ آئیان بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی - **میر** ؎ عشق مین بیدائین
سب سے پائیان - رہگئے آنسو تو آنکھین آئیان -

آنکھ (یا آنکھین) اُبل آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا - **میر** ؎ گو دل دہسک
ہی جاوے آنکھین اُبل ہی آوین - سب و پیچ پیچ کی ہی ہموار تیری خاطر - فقرہ -
کل دہنی آنکھ مین آشوب تھا آج بائین آنکھ بھی اُبل آئی -

آنکھ اٹکنا - عاشق اور فریفتہ ہونا - ؎ گر آنکھ اٹکتی نہ کسی شوخ سے جاکر - تو دل
بھی کہین سوز گرفتار نہوتا - **نصیر** ؎ رکھتی خاصیت آئینہ ہی کمبخت یہ آنکھ دیکھتی
ہی جیسے صاف اُس سے اٹک جاتی ہی - **مصحفی** ؎ یارو نکو پھر دکھائین گے
بیطاقتی کا رنگ - اپنی بھی آنکھ گر کسی گُل سے اٹک گئی - اور میر نے جمع کے ساتھ
بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی - ؎ خوبی رو و چشم سے آنکھین اٹک گئین - پلکو نکی صف
کو دیکھکے بھیڑین سرک گئین -

آنکھ اُٹھا کر دیکھنا - نمبر (۱) اوپر دیکھنا - **آتش** ؎ نگہ نہ پہنچی اُٹھا کر جو آنکھ
کو دیکھا - ہماری آنکھون سے اُڑ کر ہوا یہ خواب بلند - **کیف** ؎ وہ عندلیب ہون سمجھون
کہان سے برق گری - اُٹھا کے آنکھ جو صیاد آشیان دیکھین - اور ظفر نے آنکھ اُٹھا کر
تکنا بھی کہا ہی مگر لکھنؤ مین نہین ہی - ؎ غرورِ حسن ہی یا تنگ آنہین کہ کیا امکان - اُٹھا
کے آنکھ کبھی وہ مہین کو تکین -

نمبر (۲) سامنے دیکھنا - **وزیر** ؎ سیمبر مُرغِ نظر سونے کی چڑیا ہو جاے -
آنکھ اُٹھا کر جو طلائی ترے جوشن دیکھے -

نمبر (۳) التفات کرنا - **سودا** ؎ آنکھ اُٹھا کر دیکھ تو ای یار میری بھی طرف - کب سے
ہو نین منتظر صاحب سلامت کے لیے - **آتش** ؎ ادہر بھی آنکھ اُٹھا کر ہی دیکھنا
لازم - نگاہ لطف کا امیدوار باقی ہی -

نمبر (۴) حسرت سے دیکھنا - **میر** ؎ دیکھون ہون آنکھ اُٹھا کر جسکو وہ یہ کہے ہی -
ہوتا ہی قتل کیونکر یہ بیگناہ دیکھون -

نمبر (۵) رغبت سے دیکھنا - **جرأت** ؎ مین تو اُس شوخ کو کب آنکھ اُٹھا دیکھ سکون - ہان
مگر کوئی طرح تو دلِ بیمار نکال -

نمبر (۶) دشمنی کی نظر سے دیکھنا - فقرہ - (کہانیون غیرہ مین) جسنے تجھے آنکھ اُٹھا کر
دیکھا ہو اُسکی آنکھین نکلوا لون -

نمبر (۷) دیکھنا - اس مقام پر فقط دیکھنا مقصود ہوتا ہی آنکھ اُٹھا کر زائد ہی - مگر حُسن
کلام کے لیے آتا ہی - **وزیر** ؎ آنکھ اُٹھا کر جسنے دیکھا مجکو وہ نالان ہوا - تار
مطرب کا ہوا عالم نگہ کے تار مین -
نسیم اس محاورے کو جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر یہ کم ہی ؎ کچھ نہین کہتے اگر
آنکھین اُٹھا کر ایکدم - دیکھ تو لو حال ای خستہ دلو نکے قدردان -

آنکھ اُٹھا کر نظر کرنا (ظ ث) - دیکھنا - **انشا** ؎ یہ جو کہتے کہیے ہین ہی فقط یہ غلط ہی
محض اسی نمط - جدہر آنکھ اُٹھا کے نظر کرون نظر آئے مجکو وہ بر ملا -

آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا ع۵ - نمبر (۱) شرمانا - لجانا - **انشا** ؎ نرگس نے پھر نہ دیکھا

ع۵ اِس فعل کی تخصیص نہین ہی قدما افعال کو مطلقاً جمع بنا کے استعمال کرتے تھے -

ع۵ اگلے لوگون نے کر کو محذوف کر کے بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی - **میر حسن** ؎ نہ بولی نہ کی بات نے کچھ کہا - نہ دیکھا
ادہر آنکھ اُسنے اُٹھا - **میر** ؎ مر گئے لیکن نہ دیکھا تو نے ہرگز آنکھ اُٹھا - آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیمار نہین تھے -
نصیر ؎ کسیکو آنکھ اُٹھا دیکھتی نہین نرگس - پیالہ عشرت سے ہی نشے مین چور - **غالب** ؎ آسکے گلشن مین
اگر بے پردہ وہ جان بہار - آنکھ اُٹھا گل کی طرف دیکھین نہ مرغان بہار - اور کچھ اِس فعل کے ساتھ تخصیص نہین
ہی قدما ہر فعل کو بحذف رابطہ کہا کرتے تھے -

جو آنکھ اُٹھا چمن مین - کیا جانے کسنے کس سے کیا کر لیا چمن مین - ناصر ؎ سن
جو کم ہی انہین عاشق سے حجاب آتا ہی آنکھ اُٹھا کر کبھی دیکھا بھی نہین جاتا ہی -
نمبر (۲) التفات نکرنا - خاطر مین نہ لانا - کچھ حقیقت نہ سمجھنا - سحر (رباعی) ؎
پہنچائے کمال کو فلک پر مجکو - رتبہ نہو ذرے کے برابر مجکو - ہی میری نمود تیس کے
چاند کی شکل - دیکھے گا نہ کوئی آنکھ اُٹھا کر مجکو - اسیر ؎ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے کبھی
وہ مستِ غرور - سامنے لائے اگر نرگس شہلا ساغر - سحر ؎ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھون
جو کبھی حور بھی آئے - کسکا منہہ دیکھے وہ تلوے جو تمہارے دیکھے - منیر ؎ اندرے
غرور جواب سخن تو کیا - اُس بت نے آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھا کلیم کو - ناسخ ؎ آنکھ اُٹھا کر
گل کو مین نے کبھی نہ دیکھا عمر بھر - باغ عالم مین یہ نفرت ہی مجھے زر دار سے -

آنکھ اُٹھانا (۱) اوپر دیکھنا - آتش ؎ نیچی نظرون سے ہوا اُسکی زمانہ پامال -
آنکھ اُٹھائی تو کیا عالم بالا خالی - برق ؎ آنکھ اُٹھاتا ملک ہی جو رتماشا دیکھین
چرخ پر مثل زمین تیری دُہائی ہو جائے -
نمبر (۲) نظر سامنے کرنا - ؎ وہ سامنے بیٹھے ہین تو کیا فائدہ ای برق - اب آنکھ
اُٹھانیکا بھی صدمہ نہین اُٹھتا -
نمبر (۳) ؎ دیکھنا - نظر کرنا - جرأت ؎ قرار اُس شعلہ رو کے ہجر مین کیا خاک پاتا ہون
نظر آتی ہی اک آتش جدہر کو آنکھ اُٹھاتا ہون -
نمبر (۴) قطع نظر کرنا - توجہ اُٹھا لینا - برق ؎ تیرے دیدار سے ہین آنکھ اُٹھاؤن
کیونکر - زلف سے پاے نظر حلقۂ زنجیر مین ہی - میر ؎ سر سے آنکھ اُٹھاوے تو
مرا رو دیکھے - آرسی چھوڑے تجھے ٹک تو ادہر تو دیکھے -
نمبر (۵) اشارہ کرنا - (کسی کام کیطرف) گلزار نسیم ؎ رکھا آتش پہ دوسرا بال

؎ یہان اوپر یا سامنے دیکھنے سے بالکل قطع نظر ہی مطلقاً دیکھنا مقصود ہی -

حاضر ہوی دیو نی تو ہی بال - دعوت کی اُسے خبر سنائی - دیوؤن کے رُخ اُسنے
آنکھ اُٹھائی - ہمچشمون نے جیتون اُسکی تاڑی - پلکون سے زمین بن کی جھاڑی

آنکھ اُٹھ جانا - نظر پڑجانا - ؎ دولت دنیا سے آتش ہمنے جب پھیری نگاہ -
جسطرف آنکھ اُٹھ گئی تو دستے لگے اکسیر کے - داغ ؎ رہگئے لاکھون کلیجا تھام تھام
آنکھ جس جانب تمہاری اُٹھ گئی -

آنکھ (یا آنکھین) اُٹھنے آنا - دیکھو آنکھ آشوب کرنا - ناصر ؎ آنکھ
اُٹھنے کو جو آئی جان ہماری آئی - پیش خدمت کوئی آئی نہ کہاری آئی - تسلیم
؎ واسے قسمت روبرو کب آکے بیٹھے بے نقاب - آنکھین اُٹھنے آگئین جب
طالب دیدار کی -

آنکھ اُچٹ جانا - جاگ پڑنا - نیند اُچٹ جانا - انشا ؎ صبحدم مین نے
جو لی بستر گل پہ کروٹ - جنبش باد بہاری سے گئی آنکھ اُچٹ -
اب یہ محاورہ فصیح نہین ہی اسکی جگہ نیند اُچٹ جانا ہی کہتے ہین اور کیا عجب ہی کہ
انشا نے بھی آنکھ کی جگہ نیند کہا ہو مگر دیوان مین آنکھ ہی چھپا ہی -

آنکھ (یا آنکھین) اُلجھنا - دیکھو آنکھ اٹکنا - مصحفی ؎ آنکھ اُلجھی مری اُس پردہ نشین
سے جاکر - جسکی جوتی نے نہ رکھا سر بازار قدم -

آنکھ (یا آنکھین) اوپر نہ اُٹھانا - نمبر (۱) کمال مصروفی کی جگہ - فقرہ - ایسے
لکھنے مین مصروف ہین کہ آنکھ اوپر نہین اُٹھاتے -
نمبر (۲) شرمانے اور شرمندہ ہونے کی جگہ - جرأت ؎ مرے احوال پر بیٹھے جو سب
محفل مین روتے تھے - تو کچھ کچھ سمجھ کر وہ نہ آنکھ اوپر اُٹھاتا تھا - ناصر ؎
شرم وغیرہ سے چھپی جاتی تھی - آنکھین اوپر نہین اُٹھاتی تھی -

آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ - آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل - مثل - جو چیز آنکھ سے

آڑمین ہی وہ گویا پہاڑ کی آڑمین ہی یعنی جو چیز آنکھ کے سامنے نہین ہی وہ اگر قریب بھی ہو تو دور ہی۔

محل استعمال

اُس جگہ بولتے ہین جہان کسیکی نسبت یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ جب ہماری آنکھ کے سامنے نہین ہی تو غیبت مین کیا معلوم اُسکا کیا حال ہی۔ کچھ ہوا کرے آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ۔

اور جب کوئی دوست کہین دور ہو تو اُسکی بیمروتی کی جگہ بھی کہتے ہین کہ اجی اب بھلا وہ ہمکو کب پوچھتے ہین آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ ہم نگاہ سے کیا دور ہین گویا ویسے بھی دور ہین۔

اور ایک محل استعمال کا یہ بھی ہی کہ آنکھ کے سامنے نہونے سے ہزار طرح کے وسوسے دلمین آتے ہین چاہے غیبت مین دراصل سب طرح اچھائی ہو کچھ برائی نہو۔
میرؔ ہجر باعث ہی بدگمانی کا۔ غیرت عشق ہی تو کب کل ہی۔ مرگیا کوہکن اسی غم مین۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی۔ داغؔ غم دوری سے جان بیکل ہی۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی۔

آنکھ اونچی کرنا (ظ ث)۔ نظر اُٹھانا۔ نگاہ سامنے کرنا۔ ظفرؔ دیکھ ان نیچی نگاہون سے ہی میر اکیا حال۔ اک ذرا آنکھ تو کر ای بت پُرفن اونچی۔

آنکھ (یا آنکھین) اونچی نہ کرنا۔ نظر نہ اُٹھانا۔ نمبر(۱) ادب کی جگہ۔ فقرہ۔ اُستاد کے سامنے سر جھکائے بیٹھے رہے ذرا آنکھ اونچی نہ کی۔

نمبر(۲) شرمانے اور حیا کرنے کی جگہ۔ قلقؔ نیچی نظرون سے مجھے دیکھتے ہین وصل کی شب۔ اونچی کرتے نہین وہ شرم کے مارے آنکھین۔

نمبر(۳) فخر کرنیکی جگہ (ظ ث)۔ نصیبؔ کب سیا ہی یہ مرا زخم جگر عیسی نے۔ آنکھ کرتو نہ مرے سامنے سوزن اونچی۔

آنکھ اونچی نہ ہونا۔ نمبر(۱) ضعف کی جگہ۔ مصحفیؔ ای مسیحا اب تو پہنچا ہی نقاہت سے یہ حال۔ آنکھ اونچی ہو نہین سکتی ترے بیمار سے۔ اب اسکی جگہ آنکھ اُٹھ نہین سکتی ہی کہتے ہین۔

نمبر(۲) حیا۔ خجالت۔ لحاظ کیجگہ۔ ظفرؔ ہوئی ہی شرمگین گلشن مین کسکی چشم فتان سے۔ کہ چشم نرگس ای باد سحر اونچی نہین ہوتی۔ فقرہ۔ عجب لڑکی ہی بڑون مین تو کیا ذکر ہمجولیون مین بھی اسکی آنکھ اونچی نہین ہوتی۔

نمبر(۳) رُعب کیجگہ۔ شعورؔ بن رعب حُسن اُسکی جلوہ گاہ ناز مین۔ سر جھکے جاتے ہین اونچی آنکھ ہو سکتی نہین۔

آنکھ اونچی ہونا۔ سرخرو ہونا۔ ناصرؔ اُسنے دیکھا ادہر حضور رقیب۔ آنکھ اونچی ہوئی ہماری آج۔

آنکھ ایک نہین کجلوٹیان نو نو۔ بدصورت کو جب آرایش کا شوق بہت ہوتا ہی تو اُسکی نسبت یہ مثل کہی جاتی ہی۔

آنکھ بچا جانا۔ نمبر(۱) اسطرح کام کرنا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ فقرہ۔ جاتے تو ہو مگر راہ مین کوتوال بیٹھے ہین ذرا اُنکی آنکھ بچا جانا۔

نمبر(۲) اغماض و بیمروتی کرنا۔ مسرورؔ اب یہ اغماض کا عالم ہی کہ ملنا کیسا۔ دور سے دیکھکے بھی آنکھ بچا جاتے ہین

آنکھ بچا کر کوئی کام کرنا۔ چوری چھپے کوئی کام کرنا۔ جیسے آنکھ بچا کرلے بھاگنا۔ آنکھ بچا کر چل دینا۔ جراتؔ مجھے محفل مین اپنی دیکھ پہلے تو یہ بولے ہی۔ بھلا بیٹھے ہین یان کیون لوگ مین کسکو بلاتا ہون۔ بچا کر آنکھ میری پہر وہ اک اک سے یہ کہتا ہی۔ بُرا مت مانیو کیا جانے مین کسکو سُناتا ہون۔ مومنؔ شام کو بارے

آنکھ بچاکر۔ دیکھ گئے اس حال کو آکر۔ آتش ؎ باغبان سے چھپ کے گل چننے چلو کی
تو کیا کیا۔ آنکھ بلبل کی بچاکر پھول توڑا چاہیئے۔

آنکھ بچانا۔ نمبر (۱) آنکھ کو چوٹ چپیٹ سے محفوظ رکھنا۔ **معروف** ؎ پھینکا جو گلال
اپنے اودہر آنکھ بچاکر۔ بوسے کہ کرم کیجے مگر آنکھ بچاکر۔
نمبر (۲) دیکھتا آنکھ بچا جانا نمبر ا۔ **ظفر** ؎ آنکھ کس کس کی بچاؤن کونسی شب ہے کہ وان
در پہ دربان چار چوکیدار دو رہتے نہین۔

آنکھ بچنا۔ نظر چوکنا۔ ذرا غافل ہونا۔ فقرہ۔ وہ بہلا کب ٹھہرتے ہین ذرا آنکھ
بچی اور چلدیئے۔

آنکھ بچی مال دوستونکا۔ ذرا نظر چوکی کہ یار لوگون نے چیز اڑالی۔ یہ مثل
ذرا سی چوک مین مال تلف ہوجانیکی جگہہ بولتے ہین کبھی مال تلف ہوجانے کے
بعد اور کبھی آگاہ کردینے کے وقت کہ ذرا ہوشیار رہنا یہان کا یہ حال ہے کہ آنکھ بچی
مال دوستونکا۔ **ناصر** ؎ کچھ انقلاب بنے دنیا کا اب یہ حال ہوا۔ ذرا جو آنکھ بچی
دوستونکا مال ہوا۔

آنکھ بدلجانا۔ پہلی سی نظر اگلی سی بات نہ رہنا۔ **رند** ؎ آنکھ نرگس کی بدلجائیگی گلچین
کی نظر۔ اودہر جائیگی گلشن کی ہوا میرے بعد۔

آنکھ (یا آنکھین) بدلکر دیکھنا۔ تیور بدلکر تیوریان چڑہاکر دیکھنا غصے سے دیکھنا
اسیر ؎ شوخ چشم اسقدر ہر چند بہت ہے لیکن۔ پانی پانی ہو جو آنکھونکو بدلکر دیکھو۔

آنکھ بدلنا۔ نمبر (۱) متعدی۔ بےمروتی اور بےرخی کرنا۔ **داغ** ؎ ان جفاؤن پہ
وفا کوئی نکرتا لیکن۔ دل بدلتا نہین آنکھ بدلنے والے۔
نمبر (۲) غصہ کرنا۔ تیور بدلنا۔ **اسیر** ؎ کنار دریا پہنچکے پانی نہین پیا ایک بوند اسپر
چڑہی ہی موجونکی ہے سے تیوری حباب آنکھین بدل رہے ہین۔ **احسان** ؎
بدلین ہزار آنکھ پہ نیسان کی بدلیان۔ بدلین نہ ایک اشک کو در عدن سے ہم۔
نمبر (۳) لازم۔ بےمروت ہونا۔ افروختہ ہونا۔ **نسیم** ؎ یہ کیون چتون پھری کیون
آنکھ بدلی۔ بھلا مین نے قصور ایسا کیا کیا۔ **ناسخ** ؎ رنگ چہرے کے یان بدلنے
لگے۔ آنکھ تیری جہان ذرا بدلی۔

آنکھ بنانا۔ نمبر (۱) آنکھ کا پانی نکالنا پھلی یا جالا کاٹنا۔
نمبر (۲) پھوٹی ہوئی آنکھ کیجگہ پتھر وغیرہ کی آنکھ بناکر قائم کرنا۔
نمبر (۳) آنکھ پیدا کرنا۔ آنکھ دینا۔ فقرہ۔ خدا نے آنکھ دیکھنے کو بنائی ہے کان سننے
کو نہ دیکھو نہ سنو تو تمہارا قصور ہے۔

آنکھ (یا آنکھین) بند کرکے کوئی کام کرنا۔ نمبر (۱) حقیقی معنون کی مثال
اسیر ؎ ڈر جائیگا گھڑی ہمارا بہت سیاہ۔ آنکھ اپنی بند کرکے ادہر ای قمر گزر۔
نمبر (۲) بےوسواس بے تامل۔ بیدھڑک کوئی کام کرنا۔ **اسیر** ؎ موتی ملینگے
تمکو مرا اشک سے کہان۔ لو بند کرکے آنکھ ہماری نگاہ پر۔ فقرہ۔ سوچتے کیا ہو دوا تو
کڑوی ہوتی ہی ہے آنکھ بند کرکے پی بھی جاؤ۔ فقرہ۔ جی مین آیا آنکھین بند کرکے
دریا مین کود پڑون۔
نمبر (۳) بےپروائی اور بےتوجہی سے۔ فقرہ۔ مغلانی تم تو ہمیشہ آنکھ بند کرکے
سیتی ہو سارا دوپٹا غارت کرکے رکھدیا۔ (عو) فقرہ۔ کیسا اوندھے منھ گرا ہے
یہ لڑکا ہمیشہ آنکھ بند کرکے چلتا ہے۔

آنکھ (یا آنکھین) بند کرلینا۔ نمبر (۱) نفرت کرنیکی جگہہ۔ **جرات** ؎
یہ زیست سے خفا ہون کہ کرون مین آنکھ بند۔ چشمہ نظر پڑے اگر آب حیات کا۔
نمبر (۲) بےمروتی اور بےتوجہی کیجگہ۔ **مصحفی** ؎ بند کرلین مری جانب سے کچھ ایسی
آنکھین۔ کوئی خط بھی نہ کبھی اہل وطن کا آیا۔

نمبر (۳) شرم اور غیرت کے محل پر - گلزار نسیم ؎ بے پردگی ہوتی تھی جو اُنہین
دروازون نے بند کرلین آنکھین -

نمبر (۴) رُعب اور خوف کیجگہ - ناصر ؎ رُعب قاتل کا یہ عالم ہی کہ بسمل درکنار -
بند کر لیتے ہین آنکھین جوہر شمشیر بھی -

نمبر (۵) مرجانا ظ ش - مصحفی ؎ غم کھانے کو ایک رہ گئے ہم - آنکھین یارون نے
بند کرلین -

نمبر (۶) فرط قلق اور عبرت کیجگہ - شعور ؎ قابل عبرت ہی ایسا تیرے دیوانے
کا حال - بند کر لیتے ہین آنکھین دوست دشمن دیکھکر -

آنکھ بند کرنا - حقیقی معنی ظاہر - استعمال کے مقامات یہ ہین -

نمبر (۱) نفرت کیجگہ - غافل ؎ مگر یہ دید کے قابل نہین تھا بحر جہان - عدم سے
بند کیے آنکھ جو حباب آیا -

نمبر (۲) غور کرنے اور تصور باندھنے کی جگہہ - ناسخ ؎ ہم ضعیفونکو کہان آمد و
شد کی طاقت - آنکھ کی بند ہوا کوچۂ جانان پیدا - وزیر ؎ مین وہ بلبل ہون تصور
پیشہ - آنکھ کی بند گلستان دیکھا -

نمبر (۳) مرجانے سے کنایہ ظ ش - ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا - ابھی ای
مصحفی آنکھین نکر بند -

نمبر (۴) سونے اور غافل ہوجانے کے محل پر - فقرہ - عجب مشکل ہی یہان ذرا آنکھ
بند کرتا ہون لڑکے غل کرکے جگا دیتے ہین -

آنکھ (یا آنکھین) بند کیے چلے جاؤ - بیدھڑک چلے جاؤ - امن اور
ہموار راہ کیجگہہ بولتے ہین - نصیر ؎ کرکے بند آنکھ عدم کو چلے جاتے ہین
لوگ - نہ یہ رستہ ادھر اونچا نہ اُدھر ہی نیچا - اسیر ؎ بند کرلے آنکھ چل سوے
عدم - ہر کہین نیچا نہ اونچا راہ مین - جرأت ؎ آنکھونکو بند کرکے چلے جاؤ ذوق سے
کیا راہ بیخودی کی برابر زمین ہی -

آنکھ (یا آنکھین) بند ہوجانا - نمبر (۱) سوجانا - فقرہ - نیند کا ایسا غلبہ تھا
کہ کتاب دیکھتے ہی آنکھین بند ہو گئین - فقرہ - آنکھ بند ہوتے ہی مچھر جگا دیتے ہین
اسیر ؎ گلشن مین شور خندۂ گل سے اُڑی یہ نیند - بلبل کی آنکھ تک نہ ہوئی
آشیانہ مین بند -

نمبر (۲) مست اور غافل ہوجانا - فقرہ - دولت کے نشے سے انسان کی آنکھین
بند ہوجاتی ہین -

نمبر (۳) مرجانا - فنا ہوجانا - ناسخ ؎ مردے جی اُٹھے تری ٹھوکر سے
زندے مرگئے - کھل گئین دو چار آنکھین ہوگئین دو چار بند - ؎ دید گلزار جہان
اور بھی کرلے غافل - بند ہوجائینگی اک روز مقرر آنکھین - رند ؎ دم آخر ہی
جو آنا ہی تو آ جلد ورنہ - بند ہوتی ہی ترے عاشق ناشاد کی آنکھ -

نمبر (۴) رُعب اور خوف کیجگہہ خلیل ؎ دل نہین قابو مین رہتا آنکھین ہوجاتی ہین
بند - رُعب اور شاہ کا ہی یار کی تصویر مین - ناسخ ؎ بند ہوجاتی ہین سیارونکی
آنکھین خوف سے - کھینچتا ہون جب مین دل سے آہ آتشبار کو -

نمبر (۵) غایت تابش کیجگہہ - آتش ؎ چمک جانے سے اُسکے بند جو ہوجاتی ہین
آنکھین - یہ دھوکا برق دیتی ہی تمہارے روے خندان کا - ؎ تاب نظارہ نہ تھی
اک نور کا عالم تھا آزند - بند آنکھین ہوگئین اُس مہ کو عریان دیکھکر - ناسخ ؎
چہرۂ اُس گل کا چمک جاتا ہی جسدم باغ مین - بند ہوجاتی ہین آنکھین نرگس
بیمار کی -

آنکھ (یا آنکھین) بنوانا - آنکھ قدح کرانا - شیشے یا پتھر کی آنکھ بنوانا معروف

ع ہی یہ حسرت آرسی اُس مہروش سے ہو دوچار۔ آنکھ ہی اسکی ابھی دو دن کی بنوائی ہوئی۔

آنکھ (یا آنکھین) بنواؤ۔ دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو۔ پرکھ اور پہچان حاصل کرو۔ ع اُس فسونگر سے قلق دعویٰ ہمچشمی ہے۔ آنکھ بنوائے ذرا نرگس شہلا اپنی۔

آنکھ (یا آنکھین) بہ جانا۔ پتلی اور دیدے کا خراب و ضائع ہو جانا۔ فقرہ۔ ایسا نزلہ گرا کہ دونون آنکھین بہ گئین۔

آنکھ بھر کر دیکھنا۔ نمبر (۱) نظر جما کر دیکھنا۔ اسیر ع رُخ جانان کے آگے ہر تماشائی کو سکتا ہے۔ کوئی خورشید کو بھی آنکھ بھر کر دیکھ سکتا ہے۔

نمبر (۲) گھورنا۔ بُری نیت سے دیکھنا۔ بحر ع آنکھ بھر کر جسنے دیکھا چشم جانان کیطرف۔ میل زہرآلود اُسے سرمے کا دنبالہ ہوا۔ داغ ع ہاے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ۔ آنکھ بھر کر نہین دیکھے تو بس اندھا ہو جاے۔

نمبر (۳) جی بھر کر دیکھنا۔ سیر ہو کر دیکھنا۔ آتش ع آنکھ بھر کر ایکدن دیکھا نہ رونے یار صاف۔ مین وہ مفلس ہون نہین جسکو میسر آئنہ۔ میر ع اے مایۂ زندگی ستم ہے یہ اگر۔ بھر آنکھ تجھے دیکھین نہ ہم تے مرتے۔

نمبر (۴) قہر یا دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا۔ تیور پر بل ڈالکر دیکھنا۔ کیف ع ابر تھا اُس کے سر پہ مین تھا اُسکے سائے مین۔ آنکھ بھر کر کیا مجھے مہر قیامت دیکھتا۔ فقرہ۔ حضور اگر آنکھ بھر کر دیکھین تو رستم کا پتا پانی ہو جائے۔ فقرہ جو تجھے آنکھ بھر کر دیکھے اُسکی آنکھین نکلوالون۔

آنکھ بھر کر نہ دیکھنا۔ نمبر (۱) دیکھتے ہوئے نظر لگ جانے سے ڈرنا۔ فقرہ۔ ایسا پیارا بچہ تھا کہ ماں باپ بھی آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔

نمبر (۲) متوجہ نہ ہونا۔ التفات نکرنا۔ جرات ع نہ کوئی بات پوچھے ہے نہ بھر کر آنکھ دیکھے ہے۔ یہ مجکو کون لاتا ہے جو اُسکے گھر مین آتا ہون۔

اب اس جگہ آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھنا بولتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) بہنا۔ ہر دم آنسو جاری رہنا۔ آنکھون سے پانی بہا کرنا۔ میر ع دیکھ بہتی آنکھ میری ہنسکے بولا کل وہ شوخ۔ یہ نہین ابتک ہوا مُنھ کا ترے ناسور کیا۔ سودا ع بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا۔ دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہو گیا۔ عاشق ع بہ بہکے آنکھین روزن دیوار ہو گئین۔ دیکھین ابھی دکھائیگا یہ انتظار کیا۔

آنکھ بھون ٹیڑھی کرنا۔ خفا ہونا۔ نفرت کرنا۔ تسلیم ع چشم آہو کے نہ ہم عاشق نہ مفتون ہلال۔ آنکھ بھون ٹیڑھی نکر صورت ہماری دیکھکر۔ جرات ع کیا غضب ہے اُسنے کی بس آنکھ بھون ٹیڑھی وہین۔ جو اشارون مین کہا کچھ یار سے اغیار نے۔

آنکھ بھون چلنا۔ آنکھ بھون کا حرکت کرنا۔ فقرہ۔ اللہ ری شوخی بات بات پہ آنکھ بھون چلتی ہے۔ بحر ع آنکھ بھون اُسکی اشارون پہ رواں ہونے دو۔ پلکے ابرو و مژہ تیر و کمان ہونے دو۔

آنکھ (یا آنکھین) بیٹھ جانا۔ نمبر (۱) درد چشم یا کسی اور مرض کی تکلیف سے آنکھ کے ڈھیلے کا اندر دھنس جانا۔ فقرہ۔ دہنی آنکھ بیٹھ چکی تو بائین مین درد شروع ہوا۔ عاشق ع قطع رونا نہوا بیٹھ گئین گو آنکھین۔ پتلیان کہتی ہین اس تار سے اُٹھنے کے نہین۔ میر ع راہ تکتے ہی بیٹھی ہین آنکھین۔ اُسکا جب انتظار ہوتا ہے۔ ناسخ ع روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہین آنکھین۔ کیا مرے پاس سے اے آفت جان اُٹھتا ہے۔ رشک ع جب نظر آئی تری مردمک چشم سیاہ۔ دیکھنا دیدۂ بے نور زحل بیٹھ گیا۔

نمبر(۲) کثرتِ مصارف سے سخت صدمہ پہنچنا۔ بارِ نقصان کا متحمل نہ ہوسکنا۔ مسرور
ع عجب طرح کی ہے خست کچھ ان امیروں میں۔ کہ ایک کوڑی بھی اُٹھی تو آنکھ بیٹھ گئی۔
ناصر ع لینے کو جو دخت رز کے آئے۔ قارون کی بھی آنکھ بیٹھ جائے۔
نمبر۲۔ میں جمع کے ساتھ نہیں بولتے ہیں اور صرف بیٹھ جانا مصدر ترکیبی ہی
مستعمل ہے۔

آنکھ بیدار ہونا۔ آنکھ کھلنا۔ جاگنا۔ نصیر ع سوتے تھے جب تلک تو عجب
دیکھتے تھے خواب۔ جب آنکھ اپنی ہوگئی بیدار کچھ نہ تھا۔
اب یہ محاورہ نہیں ہے اس جگہ بیداری کی نسبت سونیوالے کیطرف چاہیئے
نہ آنکھ کیطرف۔

آنکھ (یا آنکھیں) بیکار ہونا۔ نظر نہ آنا۔ رند ع نور زائل ہوگیا تو جو نہیں
پیشِ نظر۔ دیدۂ تصویر کی مانند ہے بیکار آنکھ۔ اسیر ع حیرت سے خیال بت لیے ہیں
آنکھیں۔ بیکار ہیں یوں جیسے کہ تصویر میں آنکھیں۔

آنکھ (یا آنکھیں) بیمار ہونا۔ آنکھ کو روگ لگنا۔ ناصر ع اشک خون آئے
اگر اسکو نہ دیکھا ایکدن۔ جب کیا پرہیز تب بیمار آنکھیں ہوگئیں۔

آنکھ پانا۔ اشارہ پانا۔ مرضی پانا۔ فقرہ۔ ہم آنکھ پاتے ہی وہ اُٹھکر چلتا ہوا۔
فقرہ۔ تمہاری آنکھ پائیں تو ابھی ان الفتوں کو نکال دیں۔
(مرضی)

آنکھ (یا آنکھوں) پر پنکھا رکھنا۔ آنکھ بھڑکنے کا علاج ہے جب آنکھ پر پنکھا یا دھاگا
رکھ لیتے ہیں تو بھڑک کم ہوجاتی ہے۔ ناسخ ع کیا توقع رکھیے اپنوں سے
کہ مژگان ہیں مگر۔ آنکھ اگر بھڑکے علاج اُسکا ہو برگ کاہ سے۔ وله ع
بھڑکی جو چشم یار ہوئی اُسکی احتیاج۔ نسبت ہے کو سرمہ کو کیا برگ کاہ سے۔

آنکھ (یا آنکھوں) پر چڑھ رہنا۔ بہت پسند آنا۔ نظر میں جچ جانا۔ عاشق ع
پُتلی برنگ قبلہ نما پھر نہیں پھری۔ ایسا جو آنکھ پر نہ چڑھا کائنات میں۔ تسلیم
ع کوئی ستم ہو دل سے نہ اُترو گے عمر بھر۔ تم ہو ہماری آنکھوں پر ایجان چڑھے ہوئے

آنکھ (یا آنکھیں) پُرنم ہونا۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا۔ جرات ع
بغیر اُس یار کے پیتے ہیں ہم خون جگر اپنا۔ بھرا ہے دل میں غم آنکھیں ہیں پُرنم
لب پہ نالا ہے۔

آنکھ پڑنا۔ نمبر(۱) نظر پڑنا۔ دیکھنا۔ ناسخ ع تار نظر اپنا جو برنگ رگ گل ہے
اُس غیرت گلزار پر آج اپنی پڑی آنکھ۔ ع شاعروں میں کوئی آتش سا نہو گا
حسن دوست۔ خوبصورت پر پڑی جب آنکھ مائل ہوگیا۔
نمبر(۲) رغبت اور لالچ سے دیکھنا۔ آتش ع گیا ہوں بعد مدت کے جو میں دیوانہ
صحرا میں۔ پڑی ہے آبلوں کی آنکھ نوک خار پر کیا کیا۔ وزیر ع آنکھ کب بیوجہ پڑتی
ہے کسی میخوار کی۔ ہے صراحی دار گردن ساقی سرشار کی۔ اسیر ع فدا ہوں دل سے
حسینوں کے روئے انور پر۔ پڑیگی آنکھ ہی آفتاب محشر پر۔
نمبر(۳) حسد سے دیکھنے کیجگہ۔ فقرہ۔ اللہ اپنی حفظ و امان میں رکھے سوتوں کی
آنکھ ہر وقت میرے بچوں پر پڑتی ہے (عو)
نمبر(۴) اتفاقیہ نظر پڑنا۔ ناسخ ع بیخودی میں آنکھ پڑجاتی ہے جب خورشید پر
آسمان کو جاتا ہوں اُس پری کا بام ہے۔ نسیم ع ہوگیا بیہوش جسپر آنکھ تیری پڑگئی
کسقدر لبریز مستی نرگس مخمور ہے۔ اسجگہ پڑجانا بہ نسبت پڑنا کے زیادہ مستعمل ہے
نمبر(۵) توجہ اور التفات کی نظر ہونا۔ ع سختی حشر بھی آسان ہے پھر ای ناصر
پڑگئی تجھپہ اگر حیدر کرار کی آنکھ۔
نمبر(۶) پسند کرنا۔ انتخاب کرنا۔ صبا ع یوسف سے ہم کہیں گے دکھاکر نگار کو
دیکھو تو اپنی آنکھ پڑی کس جوان پر۔ ع اُستاد جیسے کہتے ہیں وہ ہوگیا ناسخ

اک اُسکے ہی دیوان پہ ناصر کی پڑی آنکھ۔ داغ ؎ آنکھ صیاد کی لاکھون مین پڑیگی
اسیر۔ آشیان جس پہ مرا ہو وہ نہال اچھا ہی۔

نمبر(۷) عاشق ہونا۔ سحر ؎ جسے دیکھا اُسے دیکھا جسے چاہا چاہا۔ ہرجگہ
آنکھ پڑے اپنا یہ انداز نہین۔ رند ؎ آنکھ تجھ بن جو کسی بُت عیار پڑے۔
عوض سبحہ گلے مین مرے زنار پڑے۔

نمبر(۸) تاک اور گھات کی جگہ۔ رند ؎ مژدہ کنج قفس تجکو مبارک بلبل آج
پڑتی تھی بُری طرح سے صیاد کی آنکھ۔

نمبر(۹) نظر بہکنے کی جگہ۔ میر ؎ سو جگہ اُسکی آنکھین پڑتی ہین۔ جیسے مست شرا
ہین دونون۔ ان معنو نمین اب استعمال نہین ہی۔

اور جمع کے ساتھ بھی اسکا استعمال ہی مگر بہت ہی کم۔ برق ؎ آئنہ ہی جسم
آنکھین پڑ گئین جس عضو پر۔ شکل سرو اسمین عیان اے حور آنکھین ہو گئین۔ اور
دیکھو نمبر ۹ مین میر کا شعر۔

آنکھ پسارنا۔ آنکھ پھیلانا۔ آنکھ کھولنا۔ جرأت ؎ ہجر کی رات وہ کافر ہی کہ
جون چشم بلا۔ آہ تارا بھی ہر اک آنکھ پسارے نکلا۔ پسارنا اب متروک ہی۔

آنکھ پہچاننا۔ نظر پہچاننا۔ تیور سے سمجھنا کہ کیا مرضی ہی۔ تسلیم ؎ سوئے
رقیب دیکھکے جھوٹی قسم نہ کھا۔ پہچانتے ہین خوب محبت کی آنکھ ہم۔ مسرور ؎
چلتے ہین راستون اشارون پر۔ آنکھ پہچانتے ہین یار کی ہم۔

آنکھ پھر جانا یا پھرنا۔ نمبر(۱) آنکھ کا گردش کرنا۔ سحر ؎ دفعتاً پھر گئی وہ
آنکھ چکی کیصورت۔ سر سے کا پنجہ مژگان نے جو ڈورا کھینچا۔ برق ؎۔
دیکھتے ہی چھپ گئی مژگان نکیلی یار کی۔ آنکھ پھر سکتی نہین پاسے نگہ مین خار ہی

نمبر(۲) نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف پھرنا۔ نواب مرزا شوق ؎۔
ہنسکے جس سمت آنکھ پھرتی تھی۔ جان عاشق پہ برق گرتی تھی۔ مومن ؎ پھر گئی
آنکھ مثل قبلہ نما۔ جسطرف اُس صنم نے پھیر اُمنھ۔

نمبر(۳) نگاہ چوکنا۔ فقرہ۔ ذرا میری آنکھ پھری کہ چیز اُڑا لیگئے۔ اسجگہ مصدر اصلی
ہی کے ساتھ بولتے ہین۔

نمبر(۴) بیمروت ہو جانا۔ بیزار ہونا۔ آتش ؎ غرور عشق زیادہ غرور حسن سے
ہی۔ اُدھر تو آنکھ پھری دم اِدھر روانہ ہوا۔ اسیر ؎ آنکھ اُسکی پھری مجھسے یہ
باور نہین آتا۔ کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا۔ مومن ؎ آنکھ اُسکی پھر گئی تھی
دل اپنا بھی پھر گیا۔ یہ اور انقلاب ہوا انقلاب مین۔ سحر ؎ کچھ بگڑتے انہین
نہ دیر لگی۔ یار کی آنکھ پھر گئی پل مین۔

آنکھ عـ (یا آنکھین) پھڑکنا۔ خود بخود پلک یا پپوٹے مین حرکت ہونا۔ جسکے زائل
کرنیکو پلک پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین یہ رنج اور خوشی کا ایک شگون ہی۔ کہتے ہین کہ
مرد کی دہنی اور عورت کی بائین آنکھ پھڑکے تو کوئی بچھڑا ہوا ملے اور مرد کی بائین
اور عورت کی دہنی آنکھ پھڑکے تو صدمہ پہنچے مگر تجربہ کرنے والون کا قول ہی کہ یہ
تخصیص مرد اور عورت کی دہنی بائین آنکھ کی ٹھیک نہین ہی بلکہ عورت ہو یا مرد باعتبار
اس شگون کے کسیکی دہنی آنکھ اچھی ہوتی ہی اور بائین بُری اور کسیکی بائین آنکھ اچھی
ہوتی ہی اور دہنی بُری۔ سحر ؎ الٰہی اپنی بغل مین دیکھون آج اُسے۔ یہ بائین
آنکھ پھڑکی ہو نیک فال مجھے۔ نصیر ؎ آنکھ جب پھڑکے ہی بائین تب مجھے
کہتا ہی وہ۔ کچھ خوشی دکھلائیگا یہ اضطراب نرگسی۔ صبا ؎ تقدیر شکل ہجر کی تکتی
ہی وصل مین۔ رہ رہکے بائین آنکھ پھڑکتی ہی وصل مین۔ وزیر ؎ کیا غلط سمجھے وہ آئیگا پھڑکتی ہی

عـ آنکھ پھڑکنا مین بعض فصحا پھرکنا کو رائے خفیفہ سے تجویز کرتے ہین اور پھڑکنا جو تڑپنا کے معنی مین
ہی اسمین کوئی رائے خفیفہ کا قائل نہین ہی۔

جو آنکھ۔ آنکھ میں خوفِ شبِ فرقت سے تھراتی ہے نیند۔ **مومنؔ** ٭ چین ہم بلا نصیب کو نہ دے۔ چشمِ چپ کی پھڑک نہ سونے دے۔

اور یہ شگون کچھ ہندوستان ہی کا اختراع نہیں ہے بلکہ عرب میں بھی اسکا پتا ملتا ہے ٭

وَاِنْ خَلَجَتْ عَیْنِیْ رَجَوْتُ التَّلَاقِیَا	اِذَا طَنَّتِ الْاٰذَانُ قُلْتُ ذَکَرْتَنِیْ
اور اگر پھڑکتی ہے آنکھ میری تو امید کرتا ہوں میں تجھسے ملاقات کی	جسوقت بھنبھناہٹ آتی ہے کانوں میں کہتا ہوں میں کہ یاد کیا تو نے میرا

اور فارسی میں بھی چشم پریدن اسی آنکھ پھڑکنے کے معنی میں ہے اور اس سے فال لینا بھی معلوم ہوتا ہے۔ **آقا شاپورؔ** ٭ مے پرد چشم و دل مید و داز سینہ بروں۔ ہمنشین خانہ بیار است کہ غافل نرسد۔ اور بائیں آنکھ کی تخصیص سے بھی شگون لینا اس شعر **علی قلی خان والہ داغستانی** سے معلوم ہوتا ہے ٭ مے پرد چشم چپم پیکی زایران میرسد۔ نامہ شاید بمن از پیش سلطان میرسد۔ (سلطان سے یہان سلطان خدیجہ سلطان بیگم مراد ہے) اور آنکھ کی پھڑک دور کرنے کو تنکا رکھ لینے کا رواج بھی صائب کے اس شعر سے پیدا ہے ٭ چنین کہ مے پرد از حرص خار گیان راچشم۔ عجب اگر برکاہے بکہکشان ماند۔

محققین اسکو امراض باردہ پیدا ہونے کی علامت جانتے ہیں اور اطبا اسکی علت ریاح کی حرکت قرار دیتے ہیں اور یہی ٹھیک ہے۔

آنکھ پھڑکے بائیں بیر ملے یا سائیں آنکھ پھڑکے دہنی ماں ملے یا بہنی۔ مثل۔ مشہور ہے کہ عورت کی بائیں آنکھ اور مرد کی دہنی آنکھ پھڑکتی ہے تو کسی عزیز یا دوست سے ملاقات ہونے کا شگون لیا جاتا ہے۔

آنکھ پھسلنا۔ چکنی چیز پر نظر نہ جمنا۔ **سحرؔ** ٭ تمکو جی بھر کے نہیں دیکھنے پاتے عاشق۔ آنکھ گالوں پہ پھسلتی ہے نظر رانوں پر۔ **انشاءؔ** آنکھ پڑتے ہی پھسل جاوے تو کچھ دور نہیں۔

آنکھ پھوٹنا۔ نمبر (۱) بینائی جاتی رہنا۔ **آتشؔ** ٭ پھوٹے وہ آنکھ جو دیکھے نگہ بد سے آ کے۔ آئینے سے دلِ عارف کے مصفا ہے وہ رخ۔ **جرأتؔ** ٭ اشک جوشان کے نہ طوفان سے پھوٹے وہ آنکھ۔ جو نہ حیران رخ یار رہو پھوٹے وہ آنکھ۔ **وزیرؔ** ٭ خاک میں ملجائے وہ چشمہ نہ جسمیں آب ہو۔ پھوٹ جائے آنکھ اگر موقوف رونا ہوگیا۔

نمبر (۲) اولاد کا ضائع ہوجانا۔ مثل۔ ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہیں۔

آنکھ پھوٹی پیر گئی۔ یعنی درد کا صدمہ اٹھانے سے اندھا ہونا اچھا۔ یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ بلا سے نقصان ہوا تو ہوا مگر جھگڑا تو ٹوٹ گیا۔ **میرؔ** ٭ اس ستانے سے ورے تو صاف جواب۔ آنکھ پھوٹی بلا سے پیر گئی۔

آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گے۔ یہ مثل وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جو چیز جس بات کے لیے موضوع ہے وہ کام اسی سے نکلتا ہے۔

آنکھ پھوڑ ٹڈا۔ بڑی بڑی موچھوں کا تین چار انگل لمبا سبز رنگ کا ایک کیڑا جسکے پر سرخ ہوتے ہیں اور ان پر زرد زرد دھبکیاں۔ گاؤں والے اسکو آنکھ پھوڑوا بوٹ کہتے ہیں۔ عوام کے خیال میں ہے کہ اگر اڑکر آنکھ پر گرے تو آنکھ پھوڑ دے۔ شاید آنکھ پھوڑ ٹڈا مشہور ہونے کا یہی سبب ہو۔ بعضوں کا گمان ہے کہ یہ آکھ پھوڑ ٹڈا ہے اور آکھ یعنی مدار کے درخت پر بیشتر پایا جاتا ہے اور اسکے پتے کھاتا ہے۔

آنکھ پھوڑنا۔ اندھا کرنا۔ **آتشؔ** ٭ گھورتی ہے تمکو نرگس آنکھ پھوڑا چاہیے۔ گل بہت ہنستے ہیں کان انکے مروڑا چاہیے۔ **رندؔ** ٭ راتدن واہی

مثال دیدہ بیدار آنکھ - پھوڑ ڈالے گا تو کیا ای انتظار یار آنکھ -

آنکھ (یا آنکھیں) پھیر لینا یا پھیرنا - نمبر (۱) بےمروتی کرنا - اسیر ؎ پھیر لیگا
آنکھ یہ بھی طالب دیدار سے - آئینے کو اُسکی صحبت کا اثر ہو جائیگا - سحر ؎ -
سُنکے مطلب صاف آنکھیں پھیر لین - دیکھ لی ہمنے مروت آپکی - میر ؎ وہ آنکھیں
پھیر سے ہی لیتا ہی دیکھیے کیا ہو - معاملات ہی ہمین دل کی بےمروت سے -

نمبر (۲) خفا اور بیزار ہو جانا - ظفر ؎ وہ پھیرے خشم سے مُنھ یا غضب سے
پھیرے آنکھ - نگہ نہ دل کبھی اُس شوخ عشوہ گر سے پھرے -

نمبر (۳) ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہونا - توجہ اُٹھا لینا - کنارہ کرنا -
ناسخ ؎ پھیرے آنکھیں قمر سے نیش عقرب کیطرف - کاکلِ پیچان کے بدلے
مار پیچان دیکھیے - آتش ؎ غم نہ کھا رزق کا گو دور ہو گو تنگ ہو تو - پھیرتا
خواجہ نہین بندۂ معذور سے آنکھ - جرات ؎ آنکھیں طبیب پھیرے ہی نبض اپنی دیکھ کر
یعنی مریض چشم بتان کا نہین علاج -

نمبر (۴) آنکھ کو گردش دینا - سحر ؎ وہ آنکھیں پھیرین نہ پھیرین نگاہ قاتل ہے -
چھُری کی باڑھ نہین ہو جو سان پر موقوف - ناصر ؎ عین غصے مین جو
آنکھیں پھیرین اُس سفاک نے - گردش لیل و نہار آنکھوں مین اپنی پھر گئی -

آنکھ پھیلا کر دیکھنا - غور سے چارطرف دیکھنا - اسکے استعمال مین حسرت
کے ساتھ تلاش کا پہلو بیشتر ہوا کرتا ہی ناصر ؎ آنکھ پھیلا کر جو دیکھا بعد مردن
گور مین - غیر تنہائی رفیق بیکسی کوئی نہ تھا - فقرہ - تلوار کھینچتے ہی جو آنکھ پھیلا کے
دیکھا ساتھ والوں کا کہین پتا نہ تھا -

آنکھ پیدا کرو - دیکھنے کی قابلیت پیدا کرو - شناخت اور پرکھ حاصل کرو -
اسیر ؎ برگ نخل طور سہتے ہین تو آتی ہے صدا - آنکھ کر پیدا اگر ہی حوصلہ دیدار کا -

آنکھ تاڑ جانا - تیور سے عندیہ دریافت کر لینا - آتش ؎ بوسہ کو لب مین اُن سے
کیا مانگون - تاڑ جاتے ہین وہ طلب کی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھیں) تر ہونا - آنسو بھر آنا - جرات ؎ تر ہوئی تھی مری ٹک
آنکھ جو اُس محفل مین - سو غضب مجھ پہ تو اُس رونے کا طوفان بندھا - ناسخ
؎ ساقیا خشک ہی جو میری زبان - آنکھیں رہتی ہین تر جدائی مین - مومن
؎ سوز دل سوز جگر لینے دے دم تو کب تلک - تر رہین آنکھیں ہمیشہ اور
لب اکثر خشک ہو -

آنکھ (یا آنکھیں) توتے کیطرح بدل لینا - بےمروتی کرتے دیر نہ لگنا - فقرہ -
کیا توتے کیطرح آنکھ بدل لی ہی گویا کبھی آشنا ہی نہ تھے - جان صاحب ؎
بدل کے آنکھ توتے کیطرح ٹین ٹین لگا کرنے - اُڑے دنیا سے جلد نام
ایسے بےمروت کا - اسیر ؎ خط بھیجنے لگا جو اُس آئینہ رو کو مین - توتے کیطرح
آنکھ کبوتر بدلگیا -

آنکھ (یا آنکھیں) توتے کیطرح پھیر لینا - دیکھو اوپر کا محاورہ - مصحفی ؎
بدلی ہی آنکھ گلشن عالم کی عجب کیا - توتے کیطرح پھیرے ہی مرغ چمن آنکھ -
اور رندنے پھیر لینا کی جگہ پھرانا بھی کہا ہی مگر اسکا ترک مستحسن ہی - ؎ چین ہار دو
نہ ہو بوسے کے طلب کرنے پر - آنکھیں توتے کیطرح مجھسے ستمگر نہ پھرا -

آنکھ ٹیڑھی ٹیڑھی ہی - خفا خفا ہین - رند ؎ ہی خدا حافظ دناصر ترا ای
مرغ چمن - ٹیڑھی ٹیڑھی تری جانب سے ہی صیاد کی آنکھ -
اور آنکھ ٹیڑھی ہی بلا تکرار بھی شعرا نے کہا ہی - میر ؎ ہمسے یہ انداز او باشانہ کرنا کیا
ضرور - آنکھ ٹیڑھی ہی خم ابرو طور کچھ بے طور ہی -

آنکھ ٹیڑھی کرنا - برہم ہو کر دیکھنا - ترش رُو ہونا - ظفر ؎ آنکھ کیون کرتا ہی

ٹیڑہی رکھ نظر سیدہی طرح - ہمسے ملتا ہی تو بل ای عشوہ گر سیدہی طرح - اور آنکھ ٹیڑہی رکھتے ہو بھی کلام مین آیا ہی - آتش ؎ ڈرہی مجکو ہی احول نہ کہین ہو جاؤ ٹیڑہی رکھتے ہو بہت عاشق رنجور سے آنکھ -

آنکھ جا پڑہی - یکایک نگاہ پڑ گیی - اتفاقیہ نظر پڑ گیی - ناسخ ؎ آگیا یاد آہ محبوب نمازی کا رکوع - آنکھ میری جا پڑی مسجد کی جو محراب پر - رند ؎ گل تھے انگارے نظر مین بے ترے سنبل دہوان - جا پڑی تھی اتفاقاً جانب گلزار آنکھ -

آنکھ جا لڑی یا آنکھ جا کے لڑی - آنکھ سے آنکھ لڑ گیی یعنی عشق ہو گیا - میر ؎ نادیدنی دکھاوے کیونکر نہ عشق ہمکو - کس فتنۂ زمان سے آنکھ اپنی جا لڑی ہی - ناسخ ؎ خونبار جو زخمون کیطرح ہی یہ سزا ہی - اس نرگس خونریز سے کیون جا کے لڑی آنکھ - رند ؎ وہ وہ پھر رکڑتا ہی جو تیغ سنگ سے آنکھین لڑی ہین جا کے اسی خانہ جنگ سے -

آنکھ جانا (ظ ش) - کسیطرف نظر پہنچنا - جرات ؎ سوئے نرگس جو آنکھ جاتی ہی - چشم کیفی وہ یاد آتی ہی -

آنکھ جلنا (ظ ش) - مغلوب ہونا - دب جانا - برق ؎ نگہ گرم یار دیکھی ہی - کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہی - آتش ؎ نہ دبی یار کی میرے پری و حور سے آنکھ نہ جلی نار سے جھپکی نہ کبھی نور سے آنکھ - نصیر (مخمس) ؎ جھپکے ہی چشم کب مہ انور کی چشم سے - ہمچشم ہی یہ مہر منور کی چشم سے - جلتی ہی آنکھ اسکی کب اختر کی چشم سے - حاسد کو تیرے حلقۂ جوہر کی چشم سے - تکتی ہی شکل نرگس پر انتظار تیغ -

آنکھ جما کر دیکھنا - خوب غور سے دیکھنا - فقرہ - تصویر کا خاصہ ہی جتنا آنکھ جما کے دیکھو اور ابھرتی آتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) جوش کر آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا -

آنکھ (یا آنکھین) جھپکا دینا - نمبر (۱) نگاہ کو خیرہ کر دینا - آتش ؎ تمہارے دیکھنے والونکی آنکھ جھپکا دے - یہ برق طور پہ بھی ہمکو احتمال نہین - قلق ؎ دم نظارۂ رخ رنگین - برق عارض نے آنکھین جھپکا دین -

نمبر (۲) لڑکونکا ایک کھیل ہی آنکھ لڑانا جسمین آنکھ جھپکا دینے والا جیت جاتا ہی اس جیت کو آنکھ جھپکا دینا کہتے ہین (کھیل کی تفصیل آنکھ لڑانا مین دیکھو) اس جگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین -

آنکھ جھپکا لینا - تھوڑا سا سو لینا - فقرہ - ذرا آنکھ جھپکا لون تو پھر اٹھکر کام کرونگا -

آنکھ جھپکنا - نمبر (۱) ذرا سا سو جانا - ناسخ ؎ آنکھ کیا راتون کو جھپکے ہجر کی برسات مین - خشپیر پروانہ ہین بادل ہمارے خواب کو - مومن ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ - یا دہی چشم نیمخواب ہمین -

شعرانے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی رند ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین کٹ جاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے - میر ؎ جھپکے ہین آنکھین اور جھکی آتی ہین بہت - نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب - آتش ؎ رات انتظار یار مین جھپکین نہ نیند سے - آنکھونکو اپنی ہجر کے ہمنے نمک بھرا -

نمبر (۲) روشنی کی تاب نہ آنا - فرط تابش سے نگاہ نہ ٹھہرنا - نسیم ؎ - یہ حسن تھا کہ آنکھ ہماری جھپک گیی - پردہ پڑا جو یار نے پردہ اٹھا دیا - آتش ؎ آنکھ بجلی کے چمکنے سے جھپک جاتی ہی - دیکھین ہم بھی تو ترے طالب دیدار کی شکل -

نمبر(۳) چھپنا-دب جانا- مان جانا۔ سحر سامری کی بھی یہان آنکھ
جھپکتے دیکھی- پتلیان سحر کے پتلے ہین فسونگر پلکین- مومن ہاے بخت خفتہ
کی یون جھپکے آنکھ- دشمنون کے طالع بیدار سے- قلق رخ روشن سے
چار جب کی آنکھ جھپکی آئینہ حلب کی آنکھ-

نمبر(۴) آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی جسکی ہار آنکھ جھپکنے پر ہی- رند باندہتے ہو ٹکٹکی
تو چند بوسے بھی بدو- شرط ہارے گا جھپک جائیگی جسکی یار آنکھ-

آنکھ (یا آنکھین) جھکانا - نمبر(۱) آنکھ نیچی کرنا- فقرہ- کیا تقوے تھا
کہ راہ مین بھی اس خیال سے آنکھ جھکاے چلتے تھے کہ کسی نامحرم پر
نظر نہ پڑ جاے-

نمبر(۲) کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونے کی جگہ- کسی [illegible]
سے نظر جھکا کے دیکھنے کی جگہ- فقرہ- یہ لڑکی جب سینے پرونے پر آنکھ
جھکاتی ہی تو پہرون نظر نہین اٹھاتی- (عو)

نمبر(۳) شرم ولحاظ کے محل پر- سحر رہم ہین خاموش ادہر آنکھ جھکائے
وہ ادہر- یار سے سابقہ پہلا ہی ملاقات نئی-

آنکھ (یا آنکھین) جھکنا - لازم- نمبر(۱) رند کیا عجب ہی جو جھکی
رہتی ہی تیری یار آنکھ- بیشتر کم کھولتے ہین مردم بیمار آنکھ- نسیم دیکھا جو اسکو
آنکھ جھکی کچھ نہ کہہ سکا- واعظ کا بھی قدم نہ جما لو پھسل گیا-

نمبر(۲) فقرہ- قصے کہانی کی کتاب پر جہان انکی آنکھ جھکی پھر کب اٹھتی ہی-
میر حسن وہ چھاتی پہ الماس کی دھکدھکی- رہے آنکھ سورج کی
جسپر جھکی-

نمبر(۳) جھکی ہوئی ہی گلستان مین آنکھ نرگس کی- ظفر وہ کون ہی جس سے

اسے حجاب آیا- صبا چشم حسرت سے جو دیکھینگے ہم- آنکھ جھک جائیگی
شرمائیگا-

آنکھ (یا آنکھین) چھپنا - شرمانا- آنکھ سامنے نہونا- قلق شرم
ہمصحبتون سے آتی ہی- خود بخود آنکھ چھپی جاتی ہی- بیخود پردہ کیا
انکی جفاؤن کا کہین فاش ہوا- آج چھپی ہوئی ہین او ستم ایجاد آنکھین-

آنکھ[ع] (یا آنکھین) چار کرنا - نظر سے نظر ملانا- ڈہٹائی سے دیکھنا- نواب مرزا
شوق جھوٹ کہتا ہی اور مکرتا ہی- اور پھر آنکھ چار کرتا ہی-

آنکھ[ع] (یا آنکھین) چار نکرنا - نمبر(۱) آنکھ سے آنکھ نہ ملانا- نظر مقابل نکرنا
صبا ہی کسے چشم امید ای یار تو بیدید ہی- کر نہ چار آنکھین مر رلا کر آٹھ آٹھ
آنسو مجھے-

نمبر(۲) شرمانا- نادم ہونا- رند بام پر آکر لڑاتے ہین سر بازار آنکھ-
روزن در سے کبھی کرتے نہ تھے جو چار آنکھ- برق اہل دل سائل سے
چار آنکھین کبھی کرتے نہین- سر جھکا دیتا ہی شیشہ بیکشی مین جام پر- قلق
دیر تک بس جھکی رہین آنکھین- دو گھڑی تک نہ چار کین آنکھین-

آنکھ (یا آنکھین) چار ہونا - نظر سے نظر ملنا- ملاقات ہونا- سامنا ہونا
رشک اس سے چار آنکھ جو ہوتے ہی مین کل بیٹھ گیا- نگہ یار تھی یا تیر
اجل بیٹھ گیا- آتش کیسی ہی آزردگی ہو آئینے کیطرح سے- چار آنکھین
ہوتے ہی اس بت سے سنجاتا ہو نہین- گلزار نسیم دونون مین ہوئین جو چار
آنکھین- دولت کی کھلین ہزار آنکھین-

[ع] یہ محاورہ نفی اور اثبات دونون کے ساتھ اسوجہ سے قائم کیا کہ اگرچہ معناً نفی اور اثبات کے
واسطے درحقیقت کوئی فرق نہین ہی مگر نفی مین شرم اور اثبات مین ڈھٹائی اور بیباکی سے اردو
زبان مین تعبیر کیجاتی ہی-

آنکھ (یا آنکھین) چُرا کر دیکھنا۔ کنکھیون سے دیکھنا۔ اسطرح دیکھنا کہ دوسرا نہ دیکھے رند سے سب کرتے ہین جنتیک مجھے ہوتی ہی ندامت۔ یون آنکھ چرا کر مجھے دیکھا نہ کرو تم۔ جرأت سے ادیہر تڑپ تڑپکر دیتا ہون جان مین اور۔ اودہر وہ دیکھتا ہی آنکھین چُرا چُرا کر۔

اور اسیطرح آنکھ چرا کر چلے جانا آنکھ چرا کر اُٹھ جانا وغیرہ بھی بولتے ہین۔ سالک سے مین ایکبار آنکھ چرا کر جو پی گیا۔ لایا نہ زخم دہونیکو پھر چارہ گر شراب داغ سے بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا مین تو کہا۔ ٹھہرا وچور بداوسان کہان جاتا ہی

آنکھ (یا آنکھین) چُرانا۔ نمبر(۱) نگاہ بچانا بحر سے وہ بچگیا جو آنکھ چرا کر نکلگیا۔ جو چڑہگیا نگاہ پر اُسکی نشانہ ہی۔ ناسخ سے چرا کر آنکھ ہمسے بھی نہ کیون عالم گریزان ہو۔ ہمارا جسم عریان کم نہین شمشیر عریان سے۔

نمبر(۲) دریغ اور کنارہ کرنا۔ مُنھ چھپانا۔ نسیم سے مرنے بھی ندیگی مجھے محرومی تقدیر۔ کچھ آنکھ چراتا ہی وہ قاتل کئی دن سے۔ ناسخ سے دل چرا کر مجھسے تم آنکھین چراتے ہو تو کیا۔ چور بنکر آؤن گا گھر مین تمھارے رات کو اسیر سے نزع کا عالم ہی اب تو دیکھ جاؤ اک نظر۔ پتلیان ٹھہرا چکین آنکھین چُرانا کیا ضرور۔

نمبر(۳) چھپنا۔ چھپکنا۔ کنیانا۔ قلق سے جا بجا سے بدن چھپاے ہوئے آنکھ شہزادے سے چُراے ہوئے۔ داغ سے سامنے میرے جو چُراتے ہو آنکھ۔ آئنہ کیا آج نیا ہوگیا۔ رشک سے پھول آنگے ترے پکڑتے ہین کان نرگس آنکھین اگر چراتی ہی۔ جرأت سے ذرا آنکھین ملایا کیجیے محفل مین ہمسے بھی۔ تمھین چوری پکڑ لیگا کوئی آنکھین چرانے سے۔

آنکھ (یا آنکھین) چھپانا۔ آنکھ سامنے نکرنا۔ مُنھ چھپانا۔ غافل سے سرمہ لگاکے یار چھپاتا ہی مجھسے آنکھ۔ کشتہ ہون اس بہانہ دنبالہ دار کا۔ میر سے اسقدر آنکھین چھپاتا ہی تو اے مغرور کیا۔ ٹک نظر ادیہر نہین کہ اس سے ہی منظور کیا۔ اسکی جگہہ آنکھ چرانا زیادہ مستعمل ہی۔

آنکھ دبا کر دیکھنا۔ اسطرح دیکھنا کہ کچھ آنکھ بند اور کچھ کھلی رہے۔ نواب مرزا شوق سے دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر۔ ناقص ہوا چہرہ جو ہوئی چھوٹی بڑی آنکھ۔

آنکھ دبنا۔ مغلوب ہونا۔ شرمندۂ احسان ہونا۔ سے سورج سے کبھی نہ آنکھ دبی جسکی مصحفی۔ ذرّہ ہون مین وہ خاک در بوتراب کا۔ آتش سے لالۂ عشق مین تیرے یہی اپنی ہی دعا۔ داغ دلکی نہ دبے مرہم کافور سے آنکھ

آنکھ (یا آنکھین) دکھانا۔ نمبر(۱) تشخیص مرض اور علاج کی غرض سے معالج کو آنکھ دکھانا۔

نمبر(۲) ڈرانے اور غصہ کرنے کی جگہہ۔ جرأت سے نہ سمجھو دیدۂ نرگس پہ کوئی قطرۂ شبنم۔ کسیکے آنکھ دکھلانے سے یہ آنسو نکل آئے۔ وزیر سے یاد عارض مین ہوا ہی جان کا دشمن چراغ۔ آنکھ دکھلاتا ہی شب بھر صورت رہزن چراغ۔ آتش سے آنکھین دکھاؤ تم تو شیاطین بھاگ جائین۔ تیر شہاب ہی نگہ خشمگین نہین۔ نسیم سے آنکھین دکھلاتے ہین مثل پاسبان منکر نکیر۔ کنج مدفن بھی مجھے قسمت سے زندان ہوگیا۔

نمبر(۳) لگاوٹ کے انداز اور دل لبھانے کے محل پر۔ غافل سے جانکر چشم سیہ کا تری شیدا ہمکو۔ آنکھ دکھلانے لگی نرگس شہلا ہمکو۔ آتش سے آنکھین عاشق کو نہ تو اے گل رعنا دکھلا۔ پتلیون کا کسی بازی گر آنکو تماشا دکھلا

نمبر(۴) رکھائی اور بیمروتی کی جگہہ۔ جرأت (رباعی) سے پہلے کرتے تھے

دلربائی کیا کیا۔ دکھلاتے تھے ربط آشنائی کیا کیا۔ جب ایسے پھیرے دل کو تم تو دکھلائی
وہ آنکھ جس آنکھ نے کیفیت سجھائی کیا کیا۔

نمبر (۵؏) دھمکانا۔ اور چشم نمائی کرنے کے محل پر۔ قلق ؎ تمہیں آنکھوں کو
آنکھ دکھلا دو۔ دل بیتاب کو بھی دھمکا دو۔ آتش ؎ ڈالتا ہی عاشقوں
پر آپ کے رغبت کی آنکھ۔ آنکھ دکھلاؤ تم اپنے روزن دیوار کو۔ ذوق
؎ باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخوں کے دل۔ سو بار آبلے اسے آنکھیں
دکھا چکے۔

آنکھ (یا آنکھیں) دُکھنا۔ آنکھ میں درد یا کھٹک ہونا۔ اسیر ؎
جو تم محفل سے جاتے گھیرتے امراض محفل کو۔ قدح کی آنکھ دکھتی شیشے کو
درد گلو ہوتا۔

آنکھ (یا آنکھیں) دُکھنے آنا۔ آنکھ آشوب کرآنا۔ داغ ؎ اشک خون
دیکھکے آنکھیں نہ نکال ای ظالم۔ دکھنے آئی ہی ترے طالب دیدار کی آنکھ۔
تسلیم ؎ درد و آلام سے فرصت نہ گھڑی بھر پائی۔ دل جب اچھا ہوا آنکھیں
مری دکھنے آئین۔ معروف ؎ روتے روتے مری اب آنکھیں بھی دکھنے
آئین۔ اسکی کل نرگس بیمار کو یہ یاد کیا۔

آنکھ (یا آنکھیں) دَوڑانا۔ چار طرف تلاش کی نظر سے دیکھنا۔ گھبرا کر ادھر
اُدھر دیکھنا۔ داغ ؎ ہر طرف مجمع اغیار ہی دیکھا ہمنے۔ آنکھیں دوڑائیں
تری بزم میں کیا کیا ہمنے۔ فقرہ۔ کچہری میں چار طرف آنکھ دوڑائی مگر کوئی جان
پہچان نہ ملا کہ ضامن ہو جاتا۔

آنکھ دوڑنا۔ نمبر (۱) تیزی سے نظر جانا۔ ظفر ؎ ہماری آنکھ دوڑی
جسطرح اُس بحر خوبی پر۔ جہاز ایسا کہاں پانی کے اوپر تیز چلتا ہی۔
نمبر (۲) مزاج مین انتہا کی خسّت اور لالچ ہونا۔ میر ؎ ڈر چشم شور چرخ سے
گل پھول یکطرف۔ آنکھ اس دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر۔ واله ؎
خاک پر بھی دوڑتی ہی چشم مہر و ماہ چرخ۔ کس دنی الطبع کے گھر جا کے مین مہمان
ہوا۔ فقرہ۔ بڑا ہی لالچی ہی ذرا ذرا سی چیز پر آنکھ دوڑتی ہی۔ مگر اس جگہ نگاہ اور
نظر دوڑنا زبانوں پر زیادہ ہی۔

آنکھ دُہوی دہلای ہی۔ جملہ۔ دیدون مین صفائی ہی۔ آنکھوں مین ذرا حیا
نہیں ہی۔ مروت چھو نہیں گئی ہی۔ سحر ؎ آہوختن کے سب ترے دیدے
سے ڈرتے ہین۔ دُہوی دہلای آنکھ ہی ای یار صاف صاف۔ اور اُس شخص
کی نسبت بھی بولتے ہین جو کوئی بُرا کام کرے اور بہٹ دہٹائی سے آنکھ ملا کے
صاف انکار کرے۔

آنکھ دینا۔ نمبر (۱) آنکھ عطا کرنا۔ بصارت بخشنا۔ آتش ؎ گوش افسانے
سُننے تو تجھسے خوش رفتار کے۔ آنکھ دے اللہ تو قابل ترے دیدار کے۔ رند
؎ گل نشکل گوش ہی تری گفتار کے لیے۔ نرگس کو آنکھ دی ترے دیدار کے
لیے۔ اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی استعمال ہی۔ منتظر ؎ چاہیے نظارۂ
بت کم سخن کیواسطے۔ آنکھیں خدا نے دی ہین اسی دن کیواسطے۔
نمبر (۲) اشارہ کرنا۔ منیر ؎ خلق نے آنکھ دی تبسم کو۔ خوش مزاجی کی
آ گئی باری۔
نمبر (۳) شہ دینا۔ اُبھار دینا۔ مسرور ؎ تمہیں یون ہی قتل عام پر آنکھیں
تُلی ہوی۔ دی آنکھ اور سرمۂ دنبالہ دار نے۔

؏ نمبر ۲ اور نمبر ۵ مین اسقدر فرق ہی کہ نمبر ۲ مین پورا خوف دلانا ہی اور نمبر ۵ مین
خفیف سی تنبیہ۔

نمبر(۴) شناخت اور امتیاز عطا کرنا - قلق ؎ دی ہی اسنے جن شوخ نگاہوں کو آنکھ - تاڑ لیتے ہین وہ لاکھون مین نگاہ عاشق -

نمبر(۵) بصیرت بخشنا - فقرہ - خدا نے آنکھ اسی واسطے دی ہی کہ انسان نیک و بد مین تمیز کرے - اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی مستعمل ہی - کیف ؎ وہ یہ کہتے ہین خدا نے جنہین آنکھین دی ہین - سرمۂ طور سے بہتر ہی غبار عارض -

آنکھ ڈالنا - نمبر(۱) دیکھنا - اسیر ؎ اُس رخ پہ آنکھ بے ادبی سے جو ڈالدے - فانوس جلکے شمع کو گھر سے نکالدے - وزیر ؎ ترے سرمے کے دنبالے پہ جسنے آنکھ ڈالی ہی - تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اُسنے نکالی ہی - سحر ؎ کیونکر نہ آنکھ ڈالیے رخسار صاف پر - آئینہ دیکھنے کے لیے آفریدہ ہی -

نمبر(۲) عاشق ہونا التفات اور شوق کی نظر سے دیکھنا - داغ ؎ الفت کی ہم بلا مین پھنسے دیکھ بھال کے - دلکو غضب مین ڈالدیا آنکھ ڈال کے - اسیر ؎ ابتو اُس شوخ چشم قاتل پر - آنکھ ڈالی ہی دیکھیے کیا ہو - رند ؎ حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا - سب سے بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا - نسیم ؎ نہ ڈالی آنکھ مین نے اسقدر تیرا تصور تھا - فرشتہ موت کا سو طرح سے بنکر حسین آیا - وزیر ؎ ہر سینے آنکھ جب ڈالی گلو سے صاف پر - ہنسکے فرمایا گلے کا ہار آنکھین ہو گئین - سحر ؎ ہمارے حق مین یہی ہی بہتر نہ آنکھ ڈالین کسی حسین پر - کہین نہ ابرو اُٹھا کے خنجر نگاہ برچھی نہ مار بیٹھے -

نمبر(۳) تاک مین ہونا - کسی چیز پر دانت لگانا - رند ؎ تیغ مین جوہر نہ او قاتل سمجھنا اسکو تو - ڈالتی ہی باقی ماندون پر تری تلوار آنکھ -

نمبر(۴) بدنیتی سے دیکھنا - جان صاحب ؎ بیٹے کی باپ نے بہی خانم بگڑ نہ جائے - ڈالے ہوئے ہے آنکھ سوا بد شعار باپ -

نمبر(۵) ندیدے پن سے دیکھنا - نظر لگانا - ظفر ؎ ماہ کی تجکو نہ لگجائے نظر ڈرتا ہی جی - ڈالتا ہی تجھپہ مثل مردم نا دیدہ آنکھ -

آنکھ رکھنا - نمبر(۱) آسرا رکھنا - رند ؎ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام رکھتے ہین تیرے کرم پر کا فر و دیندار آنکھ -

نمبر(۲) شناخت اور پرکھ ہونا - بصیرت ہونا - ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین ہنر آنکھ سخن مین - رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے -

جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر بہت کم - رند ؎ صورت آباد سے جاتے ہین طلبگار وصال - حق یہ ہی رکھتے نہین کافر و دیندار آنکھین -

آنکھ (یا آنکھین) سامنے کرنا - نمبر(۱) نظر ملانا - ڈھٹائی سے آنکھ مقابل کرنا - آتش ؎ کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ - فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ - فقرہ - اپنی خطا کا اقرار کیے جاتا ہی اور پھر آنکھ سامنے کرتا ہی - رنگین ؎ مجھسے تھا اقرار آنے کا گئے گھر غیر کے - پھر تم آنکھین سامنے کرتے ہو شرماتے نہین -

نمبر(۲) متوجہ ہونا - التفات کرنا - فقرہ - وہ آنکھ سامنے کرین تو مین درد دل کہون - ناصر ؎ ای ہمنشین دکھا دُون اُسے داغہائے دل - آنکھین جو سامنے وہ بت تند خو کرے -

آنکھ (یا آنکھین) سامنے نہ ہونا - دیکھنے کی تاب نہ لانا - میر ؎ - آنکھ کچھ اپنی ہی اُسکے سامنے ہوتی نہین جن نے وہ خونخوار سج دیکھی دہل کر رہ گیا - ناصر ؎ کیا تاب لائے آئنہ اُسکے جمال کی - خورشید کی بھی آنکھ نہ ہو جسکے سامنے -

نمبر(۲) نادم ہونا۔ حیا آنا۔ **آتش** ؎ سامنے ہوتی نہین اُس شمرو کے اپنی آنکھ۔ اے صبا محفل سے پروانے کی خاکستر اُٹھا۔ **سحر** ؎ سیر چمن نہ دیکھنے دیگی تمہاری شرم۔ آنکھین نہونگی نرگس شہلا کے سامنے۔ **میر** ؎ آنکھ اُسکی نہین آئینے کے سامنے ہوتی۔ حیرت زدہ ہون یار کی مین شرم و حیا کا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے آنسو ٹپکنا۔ رونا۔ رقّت ہونا۔ **مسرور** ؎۔ اُسکی نظر پڑی جو مرے حال زار پر۔ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے۔ **ظفر** ؎ ہین بیان رنج کے آثار خوشی کے باعث۔ اشک آنکھون سے ٹپکتے ہین ہنسی کے باعث۔

یہان آنکھونکا لفظ داخل زبان ہی اصل وہی آنسو ٹپکنا ہی اور یہی حال آنکھ سے آنسو آنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا وغیرہ کا ہی۔ **میر** ؎ کیا روؤن اشک آتے ہین آنکھون سے سیل سیل۔ پل مارنے مین پیش نظر ایک جھیل ہی۔ **غالب** ؏ نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اُس جراحت پر۔ **شعور** ؎ دیکھین جو مرا حال تو احباب کا کیا ذکر۔ اغیار کی آنکھون سے بھی آنسو نکل آئین۔ **سودا** ؎ آنکھ سے آنسو چلے بے اختیار۔ جیسے برسے ہی کوئی ابر بہار۔ **ناسخ** ؎ رہتے ہین عشق ذقن مین اشک آنکھون سے روان۔ دیکھنا پھوٹی ہی نسوت آکر کہان اس چاہ کی۔ **ولہ** ؎ بہاتا ہون آنسو جو آنکھون سے پیہم۔ دلا داغ الفت کی یہ شست و شو ہی۔ **سودا** ؎ سمندر کر دیا نام اسکا ناحق سب نے کہکر۔ ہوے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھون سے بہکر۔ **ولہ** ؎ غمسے ہوئی ہی کار روائی یہ دلکی بند۔ چلتے ہوے اب اشک ہی آنکھون سے تھم رہے۔ **داغ** ؎ آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنا سینہ ہی مرا مخزن آلام جدائی۔ **ذوق** ؎ خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک۔ بہگیا خط لکھتے لکھتے شفق من آب مین۔ **مصحفی** ؎ بھری مجلس مین گر پڑتے ہین میری آنکھ سے آنسو۔ چھلکنا یاد آتا ہی کبھی مجکو جو ساغر کا۔

آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ بیدردی۔ سنگدلی اور ضبط و تحمل کیجگہ کہتے ہین۔ فقرہ۔ دشمن تک ڈاڑھین مار مار کے روئے اور اُس کٹر کی آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ فقرہ۔ کیسے کیسے صدمے اُٹھائے مگر اللہ رے ضبط کہ آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ اور یون بھی بولتے ہین کہ آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) لڑنا۔ نمبر(۱) نگاہین چار ہونا۔ **برق** ؎ آنکھ سے ہم آنکھ تصور مین لڑی رہتی ہی۔ نرگس خلد کے کرتے ہین نظارے مشتاق۔ **بحر** ؎ کبھی جو یار کی آنکھون سے لڑگئین آنکھین مژہ کے تیر کلیجے کو توڑ کر گزرے۔

نمبر(۲) عاشق ہونا۔ نواب مرزا **شوق** ؎ جب آنکھ سے اُس ترک ستمگر کی لڑی آنکھ۔ نرگس یہ بڑی آنکھ نہ آہو یہ بڑی آنکھ۔

آنکھ سے آنکھ ملانا۔ نمبر(۱) یہان ملانا سامنے کرنا کے معنی مین ہی۔ **داغ** ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے۔ کہ اپنی آنکھ نم کی قطرہ شبنم سے نرگس نے۔

نمبر(۲) ہمسری اور برابری کرنیکی جگہ۔ **آتش** ؎ یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے۔ گردش چشم نجھی اے نرگس شہلا دکھلا۔

نمبر(۳) التفات کیجگہ۔ فقرہ۔ اب تو وہ آنکھ سے آنکھ نہین ملاتے۔ اسجگہ فصحا فقط آنکھ نہین ملاتے زیادہ بولتے ہین۔

نمبر(۴) ڈھٹائی کے محل پر۔ فقرہ۔ تو اپنی خطا پر نادم تو نہین ہوتا اُلٹے آنکھ سے آنکھ ملاتا ہی۔

نمبر(۵) آنکھ کا آنکھ سے مقابلہ کرنا۔ (کہ دونون برابر ہین یا کچھ فرق ہی) **شعور** ؎ بال بھر حضرت یوسف سے نہین فرق اُنہین۔ آنکھ سے آنکھ تو پلکون سے ملا لو پلکین۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) ملنا۔ نظر سے نظر ملنا۔ چار آنکھین ہونا۔ **داغ** ؎ غش آجاتا ہی اُسکی آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہی۔ نگہبان اور پیدا کیجیے اپنے نگہبان کا۔ **ناسخ** ؎ اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بہلا۔ جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیے۔

آنکھ سے آنکھ نہ جھپکنا۔ آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی اُسمین مغلوب نہونا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے اُتر جانا۔ بے قدر اور سُبک ہونا۔ جی سے اُتر جانا۔ فقرہ۔ یہ موتی دیکھکے وہ موتی آنکھ سے اُتر گئے۔ فقرہ۔ آنکی تصویر دیکھکے سارا مرقع آنکھون سے اُتر گیا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے اُوجھل (یا اُوٹ) ہونا۔ نظر کے سامنے نہونا۔ **مصحفی** ؎ جسکی صورت آنکھ سے اوجھل کبھی ہوتی نہ تھی۔ اُب سیکا تشنہ دیدار ہین رہنے لگا۔ **سحر** ؎ اوجھل آنکھون سے وہ یوسف نہو حسرت ہی یہی موت بھی آئے تو رو دیا سے زلیخا ہوکر۔ فقرہ۔ یہی جی چاہتا ہی کہ تم کسیوقت آنکھون سے اُوٹ نہو۔

آنکھ سے بچکر نکلنا۔ چھپکر نکلنا۔ ؎ جلنے کا ہی جو خوف نکلتی ہی برق بھی۔ بچکر اسیر سوختہ قسمت کی آنکھ سے۔

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی ہی۔ جملہ۔ یعنی تم اِس چیز کی قدر کیا جانو تمھین کبھی میسر بھی آئی ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا۔ برابر آنسو نکلنا۔ یون رونا کہ آنسو پر آنسو گرین۔ **داغ** ؎ قطرہ افشان ابر نیسان کب مری تربت پہ ہی۔ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین آسمان کی آنکھ سے۔ **قلق** ؎ ہوگیا سارا اُسکا خشک لہو۔ گر پڑے ٹپ ٹپ آنکھ سے آنسو۔ ٹپکنا اور چلنا کے ساتھ بھی کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق پڑہتا جاتا ہی اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو چلے جاتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے ٹپکنا۔ تیور اور نظرون سے کسی بات کا ظاہر ہونا۔ ؎ مت فریب سادگی کھا ان سیہ چشمون کا تیر۔ انکی آنکھون سے ٹپکتی ہی بڑی عیارگی۔ **سحر** ؎ ساغر چھلک رہا ہی جوانی کے جوش کا۔ مستی ٹپک رہی ہی شرارت کی آنکھ سے۔ **مومن** ؎ آنکھون سے حیا ٹپکے ہی انداز تو دیکھو۔ ہی بوالہوسون پر بھی ستم ناز تو دیکھو۔

آنکھ (یا آنکھون) سے جدا ہونا۔ نمبر(۱) نظر سے غائب ہونا۔ آنکھ کے سامنے نہونا۔ **جرأت** ؎ آنکھون سے جدا کب ہی حقیقت ہی لیکن۔ اُسکو تو تصور کی حقیقت نہین معلوم۔ **ناسخ** ؎ ہی جدا جب سے کہ وہ لخت جگر آنکھون سے۔ بہر تسکین ہین یہان لخت جگر آنکھو ن مین۔

نمبر(۲) آنکھون سے الگ ہونا۔ **برق** ؎ کون سے وقت غم ہجر سے گریان نہوا۔ کبھی آنکھون سے جدا گوشۂ دامان نہوا۔ **خلیل** ؎ کور ہو جاؤنگا جاؤ نہ مرے پاس سے تم۔ آنکھ کے تل نہین آنکھون سے جدا ہوتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے چوب جھاڑنا۔ جب چوٹ آجانے سے آنکھ سُرخ ہو جاتی ہی تو اُسکی دفع کیواسطے عورتین یہ ٹوٹکا کرتی ہین کہ بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین سوئی چبھوکر اُسکا لہو آنکھون پر چھڑکتی ہین۔ **جانصاحب** ؎ چھڑکا ہی لہو سوی سے اُنگلی کو چبھو کے۔ جب چوب گئی آنکھ سے دوبارہ جھڑی چوٹ۔

آنکھ (یا آنکھوں) سے خون ٹپکنا - نمبر (۱) غصے میں بھرا ہونا - **تسلیم** ؎ تیغِ خنجر تا لِ سخت جانی دیکھیے کیا ہو - ابھی سے خون اُس قاتل کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے -

نمبر (۲) ظلشم ایشیائی شاعر بطور مبالغہ کثرتِ گریہ کی جگہ کہتے ہیں کہ روتے روتے آنکھ میں آنسو نہیں رہے - اور اب دل جگر خون ہو ہو کے آنکھوں سے ٹپکتے ہیں - ؎ آنکھوں سے بجائے اشک ٹپکنے لگا لہو - آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خون کیا - **غالب** ؎ رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے - **نصیب** ؎ کیا ہو اگر چشمِ تر سے خون ٹپک کر رہ گیا - بادۂ گلگوں کا ساغر تھا چھلک کر رہ گیا -

اور اس محل پر ٹپکنا کی جگہ رواں اور جاری ہونا - بہنا - گرنا - آنا - اور خون کا دریا جاری ہونا اور اسکی مثل مختلف صورتوں سے شعرا کہتے ہیں - **مومن** ؎ پھر آنکھوں سے خونِ دل بہے ہے پھر سینہ بھی گرم سا رہے ہے - **آتش** ؎ - لو لگی ہے تیغِ قاتل سے شہادت کا ہے شوق - خون ہے زخموں کی طرح آنکھوں سے جاری اندنوں - **وزیر** ؎ دم بھی نکلا ساتھ جب آنکھوں سے جاری خون ہوا - شہسوارِ روح کو خونِ رواں گلگوں ہوا - **درد** ؎ کون سی شب ہے کہ مثلِ شمع جب کھلتی ہے آنکھ - بجائے اشک آنکھوں سے اپنی خون گر کرتا نہیں - **ہوس** ؎ آنکھوں سے لہو آنے لگا اشک کی جا گہ - نیرنگیِ الفت نے عجب رنگ نکالا - **قلق** ؎ خونِ دل آنکھوں سے بہانے لگی - فرشِ غم پر پچھاڑیں کھانے لگی - **سودا** ؎ دریا مری آنکھوں سے بہتا ہے لہو کا - مژگان سے مری پنجۂ مرجان ہے برابر -

آنکھ (یا آنکھوں) سے دور ہونا - دیکھو آنکھوں سے جدا ہونا - **مومن** ؎ دور آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا - بھولے سے کبھی جدا نہ ہوتا -

آنکھ سیدھی ہونا - مہربانی کی نظر ہونا - **سحر** ؎ پیکِ سرمہ کیا جب اُن نگاہوں نے مجھے - آنکھ سیدھی ہو گئی بگڑے ہوئے تیور بنے - **ناسخ** ؎ وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھسے سیدھی آنکھ تھی - جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگاہِ یار کج -

آنکھ سے دیکھ کے کام کرنا - دیکھ بھال کے کام کرنا - فقرہ - آنکھ سے دیکھکر چلو کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے - فقرہ - صاحبزادے ذرا آنکھ سے دیکھ کے پڑھو یہی لکھا ہے؟

آنکھ (یا آنکھوں) سے دیکھنا - بچشم خود دیکھنا - سُنی سنائی کی ضد - **شعور** ؎ کانوں سے سنتے ہو تو نہیں تمکو اعتبار - دیکھو حقیقت آکے مصیبت کی آنکھ سے - **رند** ؎ چشمِ بد دور آج دیکھا آنکھ سے - شہرہ سنتے تھے جمالِ یار کا - **نسیم** ؎ آنکھوں سے دیکھ لو ستمِ روزگار کو - کچھ پوچھنا ضرور نہیں ماجرائے گل -

فائدہ - کبھی آنکھ سے یا آنکھوں سے حسنِ کلام کے لیے زائد بھی آتا ہے - اور مقصود محض دیکھنا ہوتا ہے - **ناسخ** ؎ دیکھتے تھے کل جنہیں آنکھوں سے ہم اے غافلو - آج اُنکا اپنے کانوں کے لیے افسانہ ہے - ؎ جس شی کو دیکھا آنکھ سے خواب و خیال جان - بیداری اے وزیر یہاں عین خواب ہے -

آنکھ (یا آنکھوں) سے رومال نہ سرکنا - روتے رہنا - فقرہ - اُنکے رونے کو کیا پوچھتے ہو کسی وقت آنکھوں سے رومال نہیں سرکتا -

اور آنکھوں سے رومال نہ ہٹنا اور آنکھوں پر رومال رہنا اور آستین نہ سرکنا

بھی انہین معنی مین مستعمل ہے۔

آنکھ سے ریشے ٹپکنا۔ تمثیلاً لہو کے آنسوؤن سے رونا۔ **شعور** ؎ لہو کی بوٹیان دیدے ہوئے ہین فرط گریہ سے۔ محبت رنگ لائی آنکھ سے ریشے ٹپکتی ہے۔

آنکھ سے سلام لینا۔ آنکھ کے اشارے سے سلام قبول کرنا۔ اور زبان سے جواب سلام نہ دینا۔ یہ محاورہ اکثر متکبر اور مغرور لوگون کی شان مین طعن کے طور پر بولتے ہین کہ وہ ایسے مغرور ہین کہ سلام کے جواب مین زبان نہین ہلائی جاتی ہاتھ نہین اُٹھاتے فقط اشارہ کر دیتے ہین آنکھ سے سلام لیتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے طوفان بپا ہونا۔ بہت رونا۔ (مبالغۂ شاعرانہ ہی) **وزیر** ؎ آنکھون سے طوفان بپا ہوگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا۔ اور بپا ہونیکی جگہ اُٹھنا بھی انہین معنون مین شعرا کہتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی نہین ہے۔ یہ جملہ اکثر لڑکون سے اُسوقت کہتے ہین کہ وہ کسی چیز کو دیکھکر بیتابی سے اُسکے کھانے یا لینے کی خواہش کرتے ہین۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ بارہا کھا پی چکے ہو اور پھر اسطرح گرے پڑتے ہو کہ گویا آنکھون سے کبھی دیکھی نہین ہے۔

آنکھ (یا آنکھون) سے لہو آنا۔ بہت رونے کی جگہ مبالغے سے کہا جاتا ہے۔ **وزیر** ؎ ہمیشہ گریہ و زاری رہی کہ خونباری۔ جو اشک تھم گئے تو آنکھ سے لہو آیا۔

آنکھ سے نہ دیکھون۔ کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین۔ **گلزار نسیم** ؎ یارب یہی اب مین چاہتا ہون۔ یہ چشمہ پھر آنکھ سے نہ دیکھون۔ **برق** ؎ دیکھون نہ آنکھ سے کبھی پھولون کے ہار کو۔ گلہائے خلد خلد سے لاؤن نثار کو۔

آنکھ (یا آنکھین) شرما جانا۔ شرم سے نگاہ روبرو نہ ہونا۔ **میر** ؎ ہوئی سامنے یون تو ایک ایک کے۔ ہمین سے وہ کچھ آنکھ شرما گئی۔ **جرات** (واسوخت مین) ؎ آنکھ ورنہ تری ہر ایک سے شرماتی تھی۔ کل کی ہے بات تجھے بات نہ کر آتی تھی۔ **غافل** ؎ اُسنے کرادر نظر سے نہین دیکھا تجکو۔ آنکھ آئینے سے پھر کیون تری شرماتی ہے۔

آنکھ (یا آنکھین) قدح کرانا۔ آنکھ کھلوانا۔

آنکھ کا اندہا گانٹھ کا پورا۔ بیوقوف مالدار۔ **مسرور** ؎ اک بوسے پر جان و ایمان دے آئے ہین ہم اُنکو۔ آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ایسا ملیگا کم اُنکو۔ فقرہ۔ کوئی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ہتّے چڑھگیا ہے جبھی آپ چھکے پنجے اُڑاتے ہین۔

آنکھ کا پانی بہ جانا[ع] ۔ بے غیرت ہوجانا۔ فقرہ۔ لڑکی کچھ تو اپنے پرائے کا لحاظ کر تیری آنکھ کا تو پانی بہ گیا۔ اور بے مروت ہوجانیکے محل پر بھی کہا ہے **بحر** ؎ مرے جیبر نہ چار آنسو بہائے اُسنے مر دے پر۔ ہوا ثابت کہ پانی بہگیا چشم مروت کا۔ اسکا استعمال مصدر اصلی یعنی بہنا کے ساتھ نہین ہے۔

آنکھ کا پانی ڈھلجانا[ع] ۔ بے شرم۔ بیحیا ہوجانا۔ **شعور** ؎ ڈھلگیا آنکھ کا نرگس کی کچھ ایسا پانی۔ ہوگیا کوفت سے شبنم کا کلیجا پانی۔ اور آنکھ کی جگہ دیدہ بھی آتا ہے۔ **جانصاحب** ؎ لڑکی دیدے کا ڈھلگیا پانی۔ حرکتین کرتی ہے نہایت شوخ۔

آنکھ کا پانی مرجانا[ع] ۔ شرم و لحاظ نہ رہنا۔ **مسرور** ؎ مجکو دیکھا تو بولے

ع؎ اصل مین یہ سب محاورے عورتون کے ہین۔

تو نہ ہوا - مرگیا تیری آنکھ کا پانی -

آنکھ کا پردہ - نمبر (۱) آنکھ کی جھلّی - **کیفؔ** خون دل اشک رواں لخت جگر حسرت دید - ایک اس آنکھ کے پردے میں چھپا ئین کیا کیا -

رشکؔ روز بد مین غیر ظلمت سوجھتا ہی کچھ نہیں - آنکھ کا ہر پردہ گویا پردۂ شب ہو گیا -

نمبر (۲) لحاظ - (جو مستورات کو نامحرم سے ہوتا ہی) **ہندی** (آغا حجو شرف)

اُس سے چشم ہوتی ہی نرگس - آنکھ کا پردہ چاہیئے تجکو -

آنکھ کا پردہ اُٹھا دینا - شرم سے قطع نظر کرنا - لحاظ توڑ دینا - **مسرورؔ** اپنے کا پاس ہی نہ پرائے کا کچھ لحاظ - تمنے تو بالکل آنکھ کا پردہ اُٹھا دیا

آنکھ کا پردہ اُٹھ جانا - حجاب نہ رہنا - **ناصرؔ** گھورتی ہی گلوں کو کوا ئی نرگس - آنکھ کا پردہ اُٹھ گیا کیسا - **شعورؔ** نقاب اُسنے اُٹھا دی وصل مین اصرار سے میرے - مگر یہ آنکھ کا پردہ جو اُٹھ جائے تو مین جانون

آنکھ کا پردہ جاتا رہنا - دیکھو آنکھ کا پردہ اُٹھ جانا - **مصحفیؔ** سامنا اُس سے ہوا تو بھی نگاہین نہ ملین - اُٹھ گئے پردے مگر آنکھ کا پردا نہ گیا -

آنکھ (یا آنکھون) کا تارا - نمبر (۱) اسکا اطلاق ہی آنکھ کے سیاہ حصے اور اُس تل پر جو آنکھ کے سیاہ حصے میں ہوتا ہی مگر زیادہ مراد اُسی تل سے لیجاتی ہی **سحرؔ** فی الحقیقتہ وا نہ کنجد چراغ افروز ہی - آنکھ کا تارا ہوئی خال صنم کی روشنی - **ولہؔ** ماہرویوں کا میسر ہی نظارا اندنوں - چودہوین کا چاند ہی آنکھوں کا تارا اندنوں -

نمبر (۲) بہت پیارا - بہت عزیز - اولاد - محبوب - **داغؔ** ہم سیہ روزین سوا مردمک چشم سے بھی - پر جو دیکھے تو کہے آنکھ کا تارا ہمکو - **صباؔ** - ہوئی تھی جس سے چکا چوند چشم موسےٰ کو - ہماری آنکھ کا تارا وہ آفتاب رہا

اسیرؔ کیا مصفّا ہین ترے چہرۂ پرنور کے تل - ماہ وخورشید کی بھی آنکھون کے یہ تارے ہین - **جانصاحبؔ** ستارا جان کو پیارا جو ہو وہ مجکو پیارا ہی - بس ای مہرالنسا ملکہ مری آنکھونکا تارا ہی -

آنکھ (یا آنکھون) کا تارا سمجھنا - بہت پیارا سمجھنا - **قلقؔ** نگہ مہر سے دیکھو جو کبھی تم مجکو - آنکھ کا تارا سمجھنے لگین مردم مجکو -

آنکھ کا (یا آنکھون کے) تل سفید ہونا - پتلیان پتھرا جانا - **صباؔ** رنگ لایا ہی انتظار اُنکا - آنکھ کا تل سفید زیرہ ہی -

آنکھ کا جالا - ایک مرض ہی کہ دیدے پر جھلّی آجاتی ہی جسکے سبب بینائی مین نقصان آجاتا ہی اور آجانا - ہونا - کاٹنا - کٹنا - پڑنا - کے ساتھ مستعمل ہی **ناسخؔ** سیکشی مین روتے روتے ہین ہوا بے یار کور - نشتے کے ڈورون کی جا آنکھون مین جالا ہو گیا - **رشکؔ** کیا تجھے دیکھے فلک جالا ہی چشم ماہ مین - دیدۂ خورشید کو فرصت نہین آشوب سے - **برقؔ** جالی کی کُرتی اُسکی ہی یوسف کا پیرہن - کٹ کر ہماری آنکھ سے جالا نکلگیا - **میرؔ** - ہین بعینہ ویسے جون پردہ کرے ہی عندلیب - روتے روتے بلکہ میری آنکھون مین جالے پڑے -

آنکھ (یا آنکھون) کا جھڑی لگانا - آنسوؤنکا تار نہ ٹوٹنا - اور جھڑی لگانا کی جگہ ساون کی جھڑی لگانا - اشکون اور آنسوؤنکی جھڑی لگانا بھی شعرا کہتے ہین **ناسخؔ** برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہی - کہئیے تو لگا دے ابھی ساون کی جھڑی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھوں) کا حجاب - شرم و حیا - آتش ؎ جا کی ہی تو نے منزل دلمین تو ای صنم - آنکھوں کا بھی حجاب یہ ہمسے نہ اب ہے -

آنکھ کا ڈھلکا - ایک مرض ہی جسمین آنکھ سے پانی جاری رہتا ہی - کیف ؎ ڈھلتی نہین مے ساقی گلفام نہین ہی - موقوف ہو کسطرح مری آنکھ کا ڈھلکا

آنکھ کا غُبار - ایک کیفیت ہی کہ جس سے نظر مین دھندلاپن آجاتا ہی - صاف نہین معلوم ہوتا - آتش ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو - آشوب ہو اُس آنکھ کے اندر غبار ہو -

آنکھ (یا آنکھوں) کا کاجل چُرانا - انتہا کی چالاکی اور عیاری کرنا - شاطر چور کی نسبت مبالغہ ہی جو آنکھوں کے سامنے رکھی ہوی چیز چُرا لیجائے اور نگہبان کو خبر نہو - ظفر ؎ یہ طفل اشک ہین وہ بال باندھے چور مژگان تجھ کہ آنکھوں مین سے کاجل دیکھ تو ہیم چُراتے ہین - سحر ؎ یار کی دزد نگہ پر دستبرد ختم ہی - آنکھ کا کاجل چُرا لیجائے ایسا چور ہی - اور آنکھ (یا آنکھوں) سے کاجل چُرانا بھی ہی - سحر ؎ دزدی جو کوی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے کاجل چُرائے مہر قیامت کی آنکھ سے - میر ؎ جنس دل مفت ہی سینے مین عجب کیا ہی جو لی - غمزے وہ دزد ہین آنکھوں سے چُرالین کاجل -

آنکھ کا لحاظ - وہ فطرتی حجاب اور حیا جو باعصمت عورت کو مرد سے ہوتی ہی اگرچہ محرم ہی کیون نہو - جیسے کہتے ہین کہ بہو بیٹیوں کو اپنے باپ بھائی سے بھی آنکھ کا لحاظ چاہیئے - فقرہ - بیٹا تمسے چھپنے کا کون موقع ہی فقط آنکھ کا لحاظ ہی (عو) قلق ؎ کیا وصف چشم یار کرون اُسکے سامنے - نرگس سے ہی مجھے فقط اک آنکھ کا لحاظ -

آنکھ (یا آنکھوں) کا لہو کی بوٹی ہونا - روتے روتے یا آشوب یا غصے کی حالت مین آنکھوں کا نہایت سُرخ ہونا - میر نواب موزون ؎ خون رونکی ہمنے ایسی خو کی - آنکھین ہوئین بوٹیان لہو کی -

آنکھ (یا آنکھوں) کا ناسور ہوجانا - برابر آنسو جاری رہنا - خلیل ؎ اشکباری کے سبب ناسور آنکھین ہوگئین - غار پڑ جاتے ہین جس جا پر گزار آب ہو

آنکھ کان سے دُرُست ہی - جس حیوان مین گھوڑے وغیرہ کی مثل ظاہرا کوئی عیب نہو اُسے کہتے ہین کہ آنکھ کان سے درست ہی -

آنکھ کڑی پڑنا - غصے سے دیکھنا - ناسخ ؎ سودا جو تری زلف پہ ایجان ہی مجکو - ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہی کڑی آنکھ - وزیر ؎ زلف کیطرح سے زنجیر ہوی جاتی ہی نرم - پڑتی ہی جوش جنون مین یہ کڑی میری آنکھ -

آنکھ کڑی ڈالنا - غصے سے دیکھنا - رند ؎ عکس ہی تیرا جو ہی تیرے مقابل دیر سے - ڈالتا ہی کیون کڑی آئینے پر ہر بار آنکھ -

آنکھ ہونا یا رہنا - (کسی چیز پر) کسی طرف دھیان لگا ہونا - رند ؎ سر تہ خنجر تھا آنکھین تھین رُخ جلاد پر - محو تھے اللہ اکبر کیا دم تکبیر ہم - میر ؎ گرد جب اُٹھتی ہی اک حسرت سے رہجاتے ہین دیکھ - وحشیان دشت کی آنکھ اُس شکار افگن پہ ہی - اور آنکھ یا آنکھین کسیطرف ہونا یا رہنا بھی اسی جگہہ کہتے ہین - ناسخ ؎ - جنبش لب کیطرف اغیار کی رہتی ہی آنکھ - کان ہین اُسکے کرون کیونکر مین باتین راز کی - آتش ؎ گردون سے جانتے ہین یہی ہم گناہگار - مُنہ سوے قبلہ آنکھین ہون جلاد کیطرف -

آنکھ (یا آنکھین) کھٹکنا - آنکھوں مین آشوب سے یا کسی چیز کے پڑ جانے سے چبھن اور درد ہونا - ناصر ؎ خدا دشمن سے دشمن کو بھی دکھلائے نہ یہ صدمہ

کھٹکتی ہی جب اپنی آنکھہ دلبر تیر پڑتے ہین۔

آنکھ کھلنا - نمبر(۱) جاگنا - مصحفی ؎ شب قصد تھا کہ پھینکون مین اُس بام پر کمند - کمبخت میری آنکھہ نہ پچھلے پہر کھُلی - ظفر ؎ وصل کی شب بھی رہا دہڑکا جو روزِ ہجر کا - دمبدم آنکھہ اپنی ای رشکِ قمر کھُلجایگی - جرأت ؎ شب خواب مین جو اُسکے دہن سے دہن لگا - کھُلتے ہی آنکھ کا پہنے سارا بدن لگا -

نمبر(۲) حقیقتِ حال ظاہر ہوجانا - بصیرت پیدا ہونا - ؎ ای درد جسکی آنکھہ کھلی اس جہان مین - شبنم کیطرح جان کو اپنی وہ روگیا - بحر ؎ - خوابِ غفلت ہی تماشا ہے جہان کچھ بھی نہین - کھلگئی آنکھہ تو نرمائگے ہان کچھ بھی نہین - ظفر ؎ غفلت سے آنکھہ تیری جسدم کھلیگی غافل - جتنے ہین یہ تماشے دنیا کے خواب ہونگے -

نمبر(۳) طلث پیدا ہونا - دنیا کی ہوا لگنا - ؎ مانندِ حباب آنکھہ تو ای درد کھُلی تھی کھینچا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا - اسیر ؎ کم شرر سے نہین مری ہستی جب کھُلی آنکھ مین تمام ہوا -

نمبر(۴) بعض حیوانات کے بچون کی آنکھین کھُلنا - (روزِ پیدایش سے کئی دن کے بعد آنکھین کھلتی ہین) آتش ؎ آشیانہ نہ قفس مین نہ چمن یاد آیا - آنکھ کھلنے بھی نہ پائی تھی کہ صیاد آیا -

نمبر(۵) ہوش آجانا غشی اور بیخودی کی کیفیت دور ہوجانا - صبا ؎ - کھُلجاے اپنی آنکھہ معطر دماغ ہو - غش مین جو وہ پری ہمین آکر سنگھاے زلف - قلق ؎ ہوگئی دور بیخودی اُسکی - یک بیک آنکھ کھلگئی اُسکی -

نمبر(۶) سنِ تمیز کو پہنچنا - عاقل بالغ ہونا - فقرہ - ابھی تو بچہ ہی جب آنکھ کھلیگی تو خود گھر کا کام سنبھال لیگا -

آنکھ (یا آنکھین) کھولکر دیکھنا - نمبر(۱) ہوش مین آکر دیکھنا - قلق ؎ کھولکر آنکھہ دیکھتا کیا ہی - نہ وہ تختہ ہی نے وہ دریا ہی -

نمبر(۲) پیدا ہوتے ہی دیکھنا - آتش ؎ پیدا ہوا ہون عشقِ رُخِ یار کے لیے دیکھا ہی آنکھ کھولکے دیدارِ آفتاب - ظفر ؎ نرگس نے آنکھ کھولکے دیکھا چمن مین کیا - دو دن ہوا ہیان کی یہ بیمار کھاگئی -

نمبر(۳) غور سے دیکھنا - دھیان کرکے دیکھنا - مصحفی ؎ دیکھے جو آنکھ کھولکے غافل تو جان لے - ہستی تری برنگِ شرر ہی کبھی اور نہین - سوز ؎ ای غنچہ آنکھ کھولکے ٹک تو چمن کو دیکھ - جمعیتِ دلی یہ تری پھول ہنس چلے - ظفر ؎ پردۂ غفلت اپنے اُٹھاکر مردمِ بینا آنکھون سے - کھولکے آنکھین دیکھتے ہین کچھہ اور تماشا آنکھون سے -

آنکھ کھولنا - (حقیقی معنی کی مثال) ناسخ ؎ تو ہی ایسا چاند کا ٹکڑا کہ تیری دید کو - آنکھ اپنی ڈنکو بھی ہر ایک اختر کھولدے -

نمبر(۲) جاگنا - بحر ؎ کھولی نہ آنکھ طالعِ خفتہ نے ایکدن - نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا - آتش ؎ خواب مین بھی جو خیالِ نرگسِ مستانہ تھا - آنکھ کھولی تو لبالب عمر کا پیمانہ تھا -

نمبر(۳) غش یا بیماری سے افاقہ ہونا - سوز ؎ ای مرے دل تو کیون پڑا ہی نڈھال - آنکھ تو کھول جونک میرے لال - قلق ؎ عین غفلت مین کھولدین آنکھین - یار کو ڈھونڈنے لگین آنکھین -

نمبر(۴) طلث پیدا ہونا - دنیا کی ہوا لگنا - ؎ نرگس کی روش آنکھ ظفر جسنے جو کھولی اُس گل کے سوا گلشنِ ہستی مین نہ سوجھا -

نمبر(۵) ہوشیار اور خبردار ہونا - برق ؎ پاؤن دارِ امتحان مین رکھ سنبھلکر

آنکھ کھول۔ سر کے بھل گرتے ہوئے دیکھا ہی سر انداز کو نسیم ؎ کہانتک کروٹین بدلا کریگا خواب ہستی مین۔ ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر مین سویرا ہی۔

نمبر (۶) ہوش سنبھالنا۔ سن شعور کو پہنچنا۔ فقرہ۔ ہمنے تو جب سے آنکھ کھولی رنج و غم کے سوا کچھ نہ دیکھا۔

ڈاکٹر یا کحال آنکھ کے مرض کا علاج کرتے ہین اُسکو بھی آنکھ کھوتا کہتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) کے اشارے پر چلنا۔ نہایت مطیع ہونا۔ اشارے پے تعمیل حکم کرنا۔ فقرہ۔ عجب سعادتمند لڑکا ہی کہ مان باپ کی آنکھ کے اشارے پر چلتا ہی۔

آنکھ کی بدی بھون کے آگے یا آنکھ کی بُرای بھون سے
عزیز دوست کی بُرائی عزیز دوست کے سامنے۔ بیخود ؎ یہ مثل وہ ہی بدی آنکھ کی بھون کے آگے۔ مجھسے کرتی ہین شکایت تری ای یار آنکھین خلیل ؎ آسمان سے یار کا شکوہ کبھی ای دل نہ کر۔ آنکھ کا بھون سے گلہ ایسی خطا اچھی نہین۔

آنکھ کی پتلی بنانا۔ نہایت عزیز رکھنا۔ غافل ؎ وہ بت ہی تو کہ آنکھ کی پتلی بنایئے۔ آنکھون کے ڈورے ہون ترے زنار کے لیے۔

آنکھ کی ٹھنڈک۔ عزیز دوست یا کوئی پیارا جسکو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی ہون جی کو چین آجاے۔ مسرور ؎ آنکھین جلتی ہین تب فرقت سے۔ آمری آنکھ کی ٹھنڈک آجا۔

آنکھ کی حیا۔ دیکھو آنکھ کا لحاظ۔ نسیم ؎ آج حیا آنکھ کی کچھ اور ہی۔ حیا ہنے والا کوئی پیدا کیا۔ صبا ؎ پھر کہان اُنکی یہ چتون چندروزہ ہی حجاب دیدکے قابل ہی آنکھونکی حیا دو چار دن۔

آنکھ (یا آنکھون) کی سیل[ع]۔ نمبر (۱) آنکھ کی تری۔ ؎ غمسے ہوئے ہین بال ہمارے سفید تجر۔ سر کو پھپوندی لگ گئی آنکھونکی سیل سے۔ سودا ؎ موج آتش ہی سیل آنکھونکی۔ شاید اس دلکا آبلہ پھوٹا۔

نمبر (۲) مروت۔ پاس محبت۔ فقرہ۔ آدمی کیا اُنسے امید رکھے نہ اُنکی آنکھونمین سیل ہی نہ طبیعت مین میل۔

آنکھ کی کیچڑ۔ وہ کثافت جو آنکھ کے گوشونمین جمع ہوجاتی ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) کی گردش۔ آنکھونکی حلت پھرت۔ نگاہون کا چار طرف پھرنا۔ ظفر ؎ آنکھ کی گردش سے کیا چرخ برین چکر مین ہی۔ بھونکی بھی بھونچال سے ساری زمین چکر مین ہی۔ برق ؎ آنکھونکی گردشون سے یہ جوہر عیان ہوئے۔ تیغ نگاہ یار بھی چڑھتی ہی سان پر۔

آنکھ کی مُروّت۔ مُنھ دیکھی مروت۔ داغ ؎ بھری محفل مین غیرون سے اشارے یون مرے آگے۔ مروت آنکھ کی ای بے مروت ایسی ہوتی ہی۔ فقرہ۔ پیام سے مطلب نہ نکلے گا تم خود ہی سامنے جاؤ شاید آنکھ کی مروت کچھ کام دیجاے۔

آنکھ (یا آنکھین) گاڑنا یا گڑونا۔ نظر جمانا۔ اور اسیکا لازم آنکھ یا آنکھین گڑنا۔ نظر جمنا۔ میر ؎ رخسار اُسکے ہاے رے جب دیکھتے ہین ہم۔ آتا ہی جی مین آنکھون کو اُنمین گڑودیئے۔ ناسخ ؎ پھسلا ہی کیا پاے نگہ سارے بدن پر۔ ہی کیا ہی صفائی کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ۔

مولف کے نزدیک متعدی کیصورت مین آنکھ جمانا اور لازم کیصورت مین آنکھ جمنا زیادہ فصیح ہی۔ مگر صحت وجواز مین کوئی تامل نہین ہی۔

ع۔ نیل کے وزن پر۔

آنکھ (یا آنکھین) گلابی ہونا - بیشتر جاگنے کے خمار اور نشے کی حالت مین اور کبھی آشوب یا کسی صدمے سے آنکھون مین ہلکی ہلکی سرخی پیدا ہو جانے کے وقت کہتے ہین - داغ ؎ مردم دیدہ تک شرابی ہو - آنکھ پیدا ہو تو گلابی ہو - شعور ؎ مین نہ مانونگا کہین رات کو تم جاگے ہو - صاف دیتی ہین گواہی یہ گلابی آنکھین -

آنکھ لجانا - شرمانا - جھینپنا - ناصر ؎ وصل کی شب بوسہ لینے کا جو ہم کرتے ہین قصد - آنکھ اُس گل کی لجاتی ہی لجا لو کیطرح - جان صاحب ؎ گل پہلا کر باغ سے کیا کوئی آئی ای نسیم - کیون لجائی آنکھ اس نرگس کی کیون محجوب ہی -

آنکھ لجائی دہی پر آئی - یہ مثل وہان بولتے ہین جب کہین سے نسبت آنیکے وقت لڑکی کے وارث اور عزیز لڑکے کے عزیزون کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتے ہین جس سے رضامندی ظاہر ہوتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) لڑانا - نمبر (۱) آنکھین ملانا - چار آنکھین کرنا - آتش ؎ آنکھ آئینے سے تمنے جو لڑائی ہوتی - رات بھر میری طرح نیند نہ آئی ہوتی - بحر ؎ جان دو بھر ہی کسے کون لڑائے آنکھین - برچھیان اُسکی نگاہین ہین تو خنجر پلکین -

نمبر (۲) گھورنا - تاکنا - ٹکٹکی باندہکر دیکھنا - منیر ؎ جی بھر کے برق طور سے آنکھین لڑائین گے - لڑبھڑ کے سرمہ لینگے تری خاک در سے ہم - مصحفی ؎ سب آسمان سے تارے آنکھین لگے لڑانے - نرگس کا جب گلے مین اُس مہ نے ہار ڈالا -

نمبر (۳) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - میر ؎ دل کو کھینچے ہی جیتک انجم - آنکھ جسنے کمان لڑائی ہی - ؎ نہو تو بیٹھے بٹھائے خراب ای مومن - لڑانہ اُس بت خانہ خراب سے آنکھین - ناسخ ؎ جسنے آنکھ آپ سے لڑائی ہی - اُس سے اک خلق سے لڑائی ہی - مصحفی ؎ آنکھین اک بت سے لڑا بیٹھے ہین ہم - اندنون پھر جی جلا بیٹھے ہین ہم - میر ؎ تمنے تو ادہر دیکھنے کی کھائی ہی سوگند - اب ہم بھی لڑا بیٹھتے ہین آنکھ کسی سے -

نمبر (۴) ایک کھیل ہی کہ دو لڑکے آپسمین شرط بدکر آنکھ سے آنکھ مقابل کرتے ہین جسکی آنکھ جھپک جاتی ہی وہ ہار جاتا ہی - مصحفی ؎ جوانی مین چھٹے کیا اُس سے عادت شوخ چشمی کی - کہ بچپن مین بھی کھیلا کھیل تو آنکھین لڑانے کا -

نمبر (۵) مقابلہ کرنا - ہمچشمی کرنا - رند ؎ دہان یار حاضر ہی اگر پستے کو دعوے ہو - لڑالین آنکھین ہمچشمی اگر بادام کرتے ہین - نصیر ؎ آنکھین نہ لڑا اُس گل خوبی سے کہ تجھ بین - کیا شاخ ہی ای نرگس بیمار گلستان - آتش ؎ لڑانے آئے تھے آنکھین غزال چین و ختن - شکست آنکو تری چشم سرمہ سانے دی -

نمبر (۶) لگاوٹ سے دیکھنا - لُبھانا - مصحفی ؎ اکدم مین بھلائے سب دُکھ درد زمانے کے - سو جان سے مین صدقے اُس آنکھ لڑانے کے - میر ؎ آنکھین لڑا لڑا کر کب تک لگا رکھینگے - اس پردے ہی مین خوبان ہمکو سُلا رکھینگے - جرات ؎ آنکھین لڑا کے پہلے پھر مُنہ چھپا لیا ہی - کس کس ادا سے اُسنے دلکو لُبھا لیا ہی - نصیر ؎ لڑائی آنکھ دوپٹے کی اوٹ غیرون سے - نگاہ کیجیو اُس مہ جبین کے پردے پر -

آنکھ (یا آنکھین) لڑنا - نمبر (۱) شیفتہ ہونا - ؎ کیا پردہ نشین ہی کوئی روتے ہو جو چھپکر - بتلاؤ تو یہ کس سے خلیل آنکھ لڑی ہی - ؎ اسطرح سے

یک لخت جو آنسو نہین تھمتے۔ معلوم ہوا درد کہین آنکھ لڑی ہی۔ **مصحفی** ؎ ہی یہ وہ درد کہ جس درد کا چارا ہی نہین۔ وان لڑی آنکھ جہان اپنا گزارا ہی نہین۔

نمبر (۲) آنکھین چار ہونا۔ مقابل ہونا۔ **صبا** ؎ آنکھ لڑتے ہی ہوے آپکے تیور میلے۔ دیکھیے کرگئی کھونگٹ صف مژگان ہمسے۔ **بحر** ؎ آنکھ لڑتے ہی جگر پر گھاؤ کاری لگ گیا۔ سرمے کی تحریر مین دیکھی برش ساطور کی۔

نمبر (۳) شوق کی نظر سے دیکھنا۔ رغبت سے دیکھنا۔ (کسی چیز کو) **مصحفی** ؎ گو حسن پرستی کا انکار تو کرتا ہی۔ آئینے سے پر تیری کچھ آنکھ تو لڑتی ہی۔ **برق** ؎ لگے وہ چاند سی تصویر کھڑی رہتی ہی۔ آنکھ تارون سے شب غم مین لڑی رہتی ہی۔

آنکھ لگا ۔ آنکھ لگی ۔ وہ مرد اور وہ عورت جنمین باہم ناجائز تعلق ہو۔ اور اُسکو کبھی آنکھ لگا مردوا اور آنکھ لگی عورت بھی کہتے ہین۔ **جانصاحب** ؎ گو آنکھ لگا مردوا تھا چھوٹی کا دیور۔ کنبے مین مرے جا کے بڑا نام کرآیا۔

آنکھ لگانا ۔ نمبر (۱) آشنائی کرنا۔ عاشق ہونا۔ ؎ چشمک چھوٹن نیچی نگاہین چاہ کی تیری سنغر ہین۔ تیر عبث ٹکرے ہی ہمسے آنکھ کہین تو لگائی ہی۔ **جرات** ؎ کیا لڑائی آنکھ تو نے بھی کسی سے ای میان۔ اشک کیون تیرے گلے کا ہار ہی کہہ تو سہی۔

نمبر (۲) سونا۔ **داغ** ؎ رات بھر ہجر مین جاگا ہون ای داور حشر۔ حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگالون تو کہون۔

نمبر (۳) کسی چیز سے آنکھ وصل رکھنا۔ **نصیر** ؎ نہین ہی شیفتہ درپردہ تجھپہ غیر تو کیون۔ لگائی آنکھ ترے شہ نشین کے پردے پر۔

نمبر (۴) تاک مین ہونا۔ **انشا** ؎ بنے دو برج سونیکے یہان ہین۔ کسوٹی کے کلس اُنپر عیان ہین۔ غلط فہمی تھی کہنا یہ بڑی بات۔ عبث ضائع ہوی ناحق کو اوقات۔ یہ کہنا تھا کہ دو سونیکے تھلکے۔ لگائے آنکھ جن پر تھے اُچکّے۔

آنکھ لگنا ۔ نمبر (۱) آشنائی ہونا۔ عشق و محبت ہونا۔ **جانصاحب** ؎ رنڈی کسی شرابی سے تیری لگےگی آنکھ۔ تعبیر بس جو خواب ہی دیکھا شراب کا۔ **نصیر** ؎ تو برقع مینا مین ہی کیونکر نہ یہ تاکے۔ ای دختر رز تجھسے تو ساغر کی لگی آنکھ۔ **رند** ؎ فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی۔ کیسی بُری گھڑی تھی جو آنکھ ای خدا لگی۔

نمبر (۲) سونا۔ نیند آجانا۔ **نصیر** ؎ دیکھا ہی ترے تکیۂ الماس کو شاید۔ تا صبح نہین شام سے اختر کی لگی آنکھ۔ **وزیر** ؎ یاد مژگان مین مری آنکھ لگی جاتی ہی۔ لوگ سچ کہتے ہین سولی پہ بھی نیند آتی ہی۔

فائدہ ۔ نمبر ۱ و نمبر ۲ کے معنون مین اساتذہ نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی۔ **میر** ؎ عشق مین جی کو صبر و تاب کہان۔ اُس سے آنکھین لگین تو خواب کہان۔ **سوز** ؎ لگی بھی ہین کسو سے اب تلک آنکھین تری پیارے۔ تڑپنا لوٹنا راتون کی بیداری کو کیا جانے۔ **جرات** ؎ لو مبارک ہو تمہین آنکھین تمہاری بھی لگین۔ تم بھی اب رونے لگے دو دو پہر اچھا ہوا۔ **میر** ؎ جان دی یارون نے تب آنکھین لگین۔ کن نے پایا آہ یان آرام سہل۔

نمبر (۳) کسی چیز سے آنکھ وصل ہونا۔ **جرات** ؎ ہاے وہ دن کہ جو سنکر پس دیوار

ہمین - شوخ سی آنکھ بس اک رہتی تھی روزن سے لگی -

نمبر (۴) انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کیجگہ - نکہت ؎ وہ گھر کو سدھار اہی تو تا شام سحر سے - جون حلقۂ در آنکھ لگی رہتی ہی در سے -

نمبر (۵) آسرا ہونا - مصحفی ؎ ہی آس تو بس خدا ہی کی ہی - آنکھ اپنی اُسیطرف لگی ہی

آنکھ للچای ہوی پڑنا - چاہت سے دیکھنا - جرأت ؎ ہی غضب اپنی طبیعت اُس پہ ہی آئی ہوئی - جس پہ پڑتی ہی ہر اک کی آنکھ للچائی ہوی - غافل ؎ آنکھ للچائی ہوئی پڑتی ہی جبپر میری - عشق اُسپر مرا اظہار ہوا چاہتا ہی -

آنکھ مارنا - پلک جھپکانا - مصحفی ؎ انداز کچھ نرالے ہین اُنکے شکار کے آہو پہ پھیرتے ہین چھُری آنکھ مار کے -

اشارہ کرنا مختلف اغراض کے لیے مختلف حالتوں مین مثلاً نمبر (۱) طعن سے - رند ؎ جان قربان ان اشارون کے ہلا ابرو کو تو - صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ - نصیر ؎ حلقۂ بگوش ابرو جب ہو ہلال اُسکا - اختر پہ آنکھ مارے کیونکر نہ خال اُسکا -

نمبر (۲) کسی کام سے باز رکھنے کو - قلق ؎ بولی وہ آنکھ مار کر چپ رہ - کہنے دے اسکو پر نہ تو کچھ کہہ - فقرہ - وہ تو چلنے کو راضی تھے مگر رقیب ظالم نے آنکھ ماردی -

نمبر (۳) اشتعالک کیواسطے اُبھار دینے کی غرض سے - میر ؎ مست آنکھ ہین دیکھکے یون مار دیا کر - غمزے سے ہین بلیا انکو نہ سنکار دیا کر -

نمبر (۴) متوجہ کرنے کو - مصحفی ؎ تراستھا ڈر کہ ندیکھا اُسے مہتاب شب وصل ستارۂ سحری مجکو آنکھ مار رہا - مگر اس محل پر اب اسکا استعمال نہین ہی

آنکھ مچولا - لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کر کے اور سب لڑکے چھپ جاتے ہین پھر وہ آنکھین کھولکے ڈھونڈتا پھرتا ہی جسے پاکر چھو لیتا ہی اُسکو آنکھ بند کر کے بیٹھنا پڑتا ہی - رشک ؎ چار آنکھ ہونا ہی اُسسے مدنظر ہی - کھیلونگین وہان آنکھ مچولا نظر آیا - ولہ ؎ کھیل اپنا ہی اگر موت کرے آنکھین بند - سچ مچ اے اہل نظر آنکھ مچولا ہی یہی - ہلال ؎ موت آنکھین مری کرتی ہی بند آپ نہ چھپیے - یہ کھیل نہین آنکھ مچولا نہ سمجھیے - انشا نے آنکھ مچول بھی کہا ہی - ؎ ہی تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل مین - ہمسن کئی ہون لڑکے پری اُس صنم کے ساتھ - دالان مین ہر ایک کو دوڑا کے اور مجھے - چپکے سے یون کہے تو لپٹ رہو تھم کے ساتھ - پھر چور چور کہکے پکڑ لے جو میرا ہاتھ - دے منھ سے منھ ملا وہین لطف و کرم کے ساتھ - اور دلّی مین آنکھ مچولی[ع] کہتے ہین - داغ ؎ غیر کو گھر مین چھپایا مری آنکھین ڈھانکین - کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا

[ع] بچون کا ایک کھیل ہی جسمین ایک بچہ دائی بنکر بیٹھ جاتا ہی اور وہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کر لیتا ہی جب باقی سب لڑکے چھپ جاتے ہین تو یہ دائی اس بچے کی آنکھین کھولدیتی ہی اور یہ ہر ایک کو چھوتا پھرتا ہی جسکو یہ پکڑ لیتا ہی وہ چور بنجاتا ہی اور پھر اُسکی آنکھین بند کیجاتی ہین اگر سب بچے باری باری سے آکر دائی کو چھو لین اور چور کے ہاتھ کوی بچہ نہ آئے تو وہی چور رہتا ہی جب یہ چور پکڑنے کو جاتا ہی تو ہر ایک بچہ اپنے داؤن گھات سے آجاتا ہی اور دائی کو یہ کہکر چھوتا جاتا ہی کہ "دائی دائی تیرے ساتون بھائی" اور اگر سات دفعہ ایک ہی بچہ چور بنا رہے اور کوی اُسکے ہاتھ نہ آئے تو اُسکی ٹانگ باندہی جاتی ہی اور وہ ایک کُنڈل مین بڑھیا بناکر اور ایک لکڑی ہاتھ مین دیکر بٹھایا جاتا ہی یہ بڑھیا پانی بھرنے جاتی ہی لڑکے اسکے گھر مین تھوک دیتے ہین یہ اُنکو لکڑی سے مارتی ہی وہ ہاتھ نہین آتے اگر اس حالت مین بھی اپنے کُنڈل کے اندر یہ بڑھیا کسی کو چھو لے تو وہ چور بنجاوے اور یہ اُس عذاب سے بچ جاوے اسکے بعد پھر نئے سر سے کھیل شروع ہوتا ہی - اسے لڑکے لڑکیان کھیلتے ہین فارس مین بھی یہ کھیل اسیطرح کھیلا جاتا ہی صرف نام کا فرق ہی یہان آنکھ مچولی یا آنکھ مچول کہتے ہین وہان سرمک و چشم بندک کہتے ہین (ارمغان)

آنکھ (یا آنکھین) ملانا - نمبر(۱) نظر ملانا - نگاہ سامنے کرنا - ڈھٹائی سے دیکھنا - **انشا** ٹک آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا - تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا - **ظفر** اُسکے کوچے مین کہان ایسی ٹھکانے کی جگھہ - کہ جہان ہمکو ملے آنکھ ملانے کی جگھہ - **جرأت** بن بلائے گئے گھر غیر کے تم مین جو کہا - جو چلین آپکا جانان نہوا تھا سو ہوا - تو ڈھٹائی سے وہ کیا آنکھ ملانے کہنے لگا - کیا اجارا ہی ترا ہان نہوا تھا سو ہوا -

نمبر(۲) مقابلہ کرنا - ہمچشمی کرنا - **قلق** ساری تاب کیا جو آنکھ ملائے چشم ہاروت جن سے آنکھ چرائے - **صبا** اے جنون لو ہی تو رہین چل اب زندان سے - آنکھ دکھین تو ملاتے ہین نگہبان کیونکر - **اسیر** ہی رُعب سے زہرہ ملک الموت کا پانی - کیا آنکھ ملائے ترے جانباز سے کوئی -

نمبر(۳) اشارے کرنا - رمز اور کنایے کرنا - **جرأت** دیکھنا ہمکو تو پھر آنکھ ملانا سے - دھڑکے کیونکر نہ مرا ایسے اشارات سے دل - اب اس محل پر استعمال نہین ہی -

نمبر(۴) متوجہ ہونا - مخاطب ہونا - **نسیم** کھڑے کب سے ہم سر راہ ہین کہین مر چکین کہ تباہ ہین - ہدف خدنگ نگاہ ہین ذرا آنکھ ادہر بھی ملائیے **داغ** جو دیکھتا ہی اُسکو مجھے دیکھتا نہین - دنیا مین کون آنکھ ملائے غریب سے -

آنکھ مَلنا - سوتے سے اُٹھکر نیند کا غلبہ دور کرنیکو ہتھیلی سے آنکھ ملتے ہین یا خلش سوزش اور خارش سے - **گلزار نسیم** منھ دہونے جو آنکھ ملتی آئی - پُر آب وہ چشم حوض پائی - **مصحفی** نظارہ باز گل کے اُڑا لیگئے مزے نرگس چمن مین آنکھ ہی ملتی ہی ابتلک - **میر** نظر اُٹھتی نہین کہ جب خوبان سوتے سے اُٹھکے آنکھ ملتے ہین -

آنکھ مِلنا - آنکھین چار ہونا - نظر سے نظر ملنا - **عاشق** ہمکو کالے سے سواوہ مار کا کل ہوگیا - آنکھ ملتے ہی چراغ زندگی گل ہوگیا - **داغ** دو بدو یون ہی میکشی کا مزہ - جام سے لب ملے تو یار سے آنکھ -

آنکھ مُند پلّے - کُتے کے بچے جنکی آنکھ نہ کُھلی ہو - اور بعض اہل لکھنؤ سے حرامی بچّون کے معنون مین بھی سُنا گیا ہی - زبان نون پر الف مقصورہ کے ساتھ بھی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) مُند جانا - نمبر(۱) آنکھین بند ہوجانا - **جرأت** محشر بھی ہونے آیا پر آنکھین نہ یہ مُند پین - ظالم کہین جگھہ بھی ہی اس انتظار کو -

نمبر(۲) مرجانا - **مصحفی** مُند گئین آنکھین مری راہ ہی تکتے تکتے - لیک وہ شوخ ستمگر نہ ادہر سے نکلا - **میر** پھرتے پھرتے عاقبت آنکھین ہماری مُند گئین - سو گئے بیہوش تھے ہم راہ کے ہارے ہوئے -

نمبر(۳) سو جانا - **مومن** مُندی جاتی ہین آنکھین بسکہ شبہائے جدائی مین سحر تک شام سے خوابیدہ طالع نے جگایا ہی -

نمبر(۴) روشنی کی تاب نہ لانا - **غافل** اگر چمکیگی وان بجلی رخ پُر نور کی تیرے صف محشر مین بھی مُند جائینگی آنکھین ہزارون کی -

اب مُند جانا متروک ہی اسکی جگھہ بند ہوجانا کہتے ہین -

آنکھ مُندی - کنواری لڑکی - دنیا کے نیک و بد سے بیخبر - بیگمات کی زبان ہی - اور زیادہ الف مقصورہ کے ساتھ ہی مگر چونکہ در اصل آنکھ ہی ہی اسلیے یہان لکھا گیا - **جانصاحب** آنکھ مُندی اُٹھاؤن باجی تو گناہون سے بچون -

کھولکر آنکھین جو دیکھا او ہی دنیا خواب ہی۔

آنکھ مُندی اندہیرا پاک۔ مثل۔ آنکھ بند ہوتے ہی اندہیرا چھا جاتا ہی یعنی زندگی ہی تک یہ ساری باتین ہین مرنیکے بعد دنیا اندھیر اور ہیچ ہی۔ میر ؎ مُندگیی آنکھ ہی اندہیرا پاک۔ روشنی ہی سو یان مرے دم سے۔ مصحفی ؎ زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہی۔ مُندگیی جب آنکھ اندہیرا پاک ہی۔

آنکھ موچی دھپ۔ بازاری لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کرکے اور لڑکے باری باری سے اُسکے چپت لگاتے ہین پھر اُسکی آنکھین کھولکر اُس سے پوچھتے ہین کہ بتاؤ کسنے پہلے چپت لگای اگر اُسنے ٹھیک بتادیا تو وہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور جب تک ٹھیک نہ بتاے اُسکے چپتین لگاتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) موند کے کوی کام کرنا۔ دیکھو آنکھ یا آنکھین بند کرکے کوی کام کرنا۔ سودا ؎ تنکا اگر کہین پڑا دیکھے ہی گھاس کا۔ چگنے کو آنکھ موند کے دیتا ہی منھ پسار۔

یہ قدما کی زبان ہی اگرچہ ایک جگہ رشک نے بھی کہا ہی جنکا شمار قدما مین نہین ہوسکتا لیکن اب متروک ہی۔ ؎ ای رشک عدم کو چلو اب موند کے آنکھین پائی خس و خاشاک سے یہ راہ سفر صاف۔

آنکھ (یا آنکھین) موند لینا۔ نمبر (۱) آنکھین بند کرلینا۔ گلزار نسیم ؎ موند آنکھ کہا تو موند لی آنکھ۔ کھول آنکھ کہا تو کھول دی آنکھ۔ میر ؎ موند رکھنا آنکھونکا ہستی مین عین دید ہی۔ کچھ نہین آتا نظر جب آنکھ کھولے ہی حباب۔

نمبر (۲) بے التفاتی اور قطع نظر کرنیکی جگہ۔ میر ؎ زندگی ہوتی ہی اپنی غمکے مارے دیکھیے۔ موندلین آنکھین ادہر سے تمنے پیارے دیکھیے۔ سودا ؎ تمانے سے غرض اس بیوفا کے۔ جنہون نے موندلین آنکھین وہ ہین مرد۔

نمبر (۳) تصور باندہنے اور مراقبہ کرنیکی جگہ۔ ؎ عین ہستی مین ہین دید فنا ہی آشنا آنکھ جب موندتے ہین سیر عدم کرتے ہین۔ سوز ؎ بلبل نے جسکا جلوہ جا کر چمن مین دیکھا۔ وہ آنکھ موند اپنی ہم من ہی من مین دیکھا۔

نمبر (۴) شرم وحیا کی جگہ۔ انشا ؎ آنکھین نرگس نے موندلین جھٹ۔ چہرے پہ کیا صبا نے گھونگھٹ۔

نمبر (۵) مرجانے سے کنایہ۔ میر ؎ عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لین آنکھین موند یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوی آرام کیا۔ موندنا اگلی زبان ہی اب بند کرنا کہتے ہین۔

آنکھ میلی کرنا۔ تیوری چڑہانا۔ غصہ کرنا۔ میر ؎ شاہد عدل آنکھ میلی گر کرے تو خور رو۔ اپنے پلکون سے سیین عشاق کے زخم جگر۔

آنکھ میلی نکرنا۔ صدمے کو خیال مین نہ لانا۔ کسی تکلیف سے تیوری پر بل نہ ڈالنا آتش ؎ بار عشق اُسنے اُٹھایا اور میلی کی نہ آنکھ۔ حوصلہ تو دیکھو مشت خاک بے بنیاد کا۔

آنکھ میلی نہونا۔ مکدر نہونا۔ تیوری پر بل نہ آنا۔ ؎ صاف اُتر جائیگا غیرونکی نظر سے عاشق۔ آنکھ میلی نہو تیوری نہ چڑہایا کیجے۔ میر ؎ آنکھ نہ ٹک میلی ہوی اپنی مطلق دل بیجا نہوا۔ دلکی مصیبت کیسی کیسی کیا کیا رنج اُٹھائے بھی داغ ؎ ای دل صاف صفای کے تو یہ معنی ہین۔ کبھی میلی نہوئی اُس آئنہ رخسار کی آنکھ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو آنا۔ آبدیدہ ہوجانا۔ میر ؎ آنسو مری آنکھون مین ہردم جو نہ آجاتا۔ تو کام مرا اچھا پردے مین چلا جاتا۔ یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی

اور بول چال مین بالکل نہین ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر آنا - دیکھو اوپر کا محاورہ۔ **داغ** ؎ بھرے کچھ آنکھ مین آنسو پڑے کچھ حلق مین چھالے - قفس مین یہ میسر ہے کبو آب و دانہ آتا ہی۔ **صبا** ؎ دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آے - بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر لانا - متعدی۔ **میر** ؎ اشک خونین آنکھ مین بھر لاکے پی جاتا ہون مین - محتسب کہتا ہی مجھپر تہمت میخوارگی۔ **مومن** ؎ پھر تو اشک آنکھون مین وہ بھر لائے - یہ سخن رو کے زبانپر لائے۔ **سودا** ؎ کبھو آنکھون مین اپنی اشک بھر لاے - کبھو منہ سکر وہ آپی آپ رہجاے۔ **قلق** ؎ کبھی آنکھون مین آنسو بھر لانا کبھی تیوری چڑہا کے دہمکانا - اور اسی جگہہ بھرنا بھی کہا ہی۔ **قلق** ؎ مضطرب تھی جو خاطر مہجور - آنسو آنکھون مین بھر کے بولی وہ حور - اور بھر لانا کی جگہہ صرف لانا کے ساتھ بھی کہا ہی - مگر فصیح نہین ہی۔ **معروف** ؎ اشک کو آنکھون مین لا کر پی گئے - ایک دو آنسو بہا کر پی گئے۔ **نسیم** ؎ اشک آنکھون مین ڈر سے لا نہ سکے - دلکی بھڑکی ہوی بجھا نہ سکے۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو ڈبڈبا آنا یا ڈبڈبانا - آنکھون مین آنسو بھر آنا۔ **قلق** ؎ جبکہ اُس شوخ نے قسم کھائی - چاہتی تھی وہ محو رعنائی - مطلب دل زبان پر لاے - آنسو آنکھون مین ڈبڈبا آئے۔ **ولہ** ؎ ہونٹھ دانتون تلے دبائے ہوے - آنسو آنکھون مین ڈبڈبائے ہوے۔

آنکھ مین آنسو نہین یا آنکھ مین ایک آنسو نہین - نمبر (۱) یہ جملہ اُس جگہہ بولتے ہین جہان یہ اظہار مقصود ہوتا ہی کہ بیحد رنج و غم اُٹھا چکے روتے روتے اب آنکھ مین آنسو نہین۔ **رند** ؎ رو چکی پروانے کو رونا تھا جتنا کل کی رات - ایک آنسو آج چشم شمع محفل مین نہین۔

نمبر (۲) بیحد سنگدل ہی - فقرہ - دوست دشمن سبھی اُنکے حال پر روتے تھے مگر اُسکی آنکھ مین آنسو نہ تھا۔

آنکھ مین آنسو نہین اور کلیجا ٹوک ٹوک - مثل - یعنی ظاہر مین بہت کچھ رنج اور افسوس ہی اور دل پر ذرا اثر نہین۔

آنکھ مین آنکھ (یا آنکھون مین آنکھین) ڈالنا - ڈہٹائی سے دیکھنا - نظر سے نظر ملانا - فقرہ - قصور پر شرماتا نہین ہی اُلٹے آنکھ مین آنکھ ڈالکے جوابدہی کرتا ہی۔ **تسلیم** ؎ دل چُرا کر لیگیا کیونکر بت عیار وہ - بیٹھے تھے ہم سامنے آنکھون مین آنکھین ڈالکے۔

آنکھ (یا آنکھون) مین پانی اُترنا - آنکھ کی جھلی مین نزلے کا پانی آجانا جس سے بصارت جاتی رہتی ہی۔ **منیر** ؎ چشم جوہر چوند ہے یا نور دندان دیکھکر پانی اترا آنکھ مین آئینہ اندھا ہو گیا۔

آنکھ مین پانی نہین ہی - بالکل شرم نہین ہی۔ **ہندی (آغا ہجو صاحب)** ؎ کرتے ہین رندونکو یہ منع شراب - زاہدونکی آنکھ مین پانی نہین۔

آنکھ مین پھُلّی پڑ جانا - (یا آجانا) آنکھ مین سفید گرہ سی پڑ جاتی ہی اُسکو پھُلّی کہتے ہین - اور اُسکے پڑ جانے سے بینائی جاتی رہتی ہی۔

آنکھ مین تھی شرم دلکی تھی نرم - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان مروت سے نہ ماننے والی بات کوی مان لے۔

آنکھ مین جگہہ کرنا - عزیز ہو جانا۔ ؎ ہون وہ عمدیدہ گر انظرون سے اک پل مین **وزیر** - کی جگہہ بھی جو کسی آنکھ مین آنسو ہو کر۔

آنکھ (یا آنکھون) مین چوب آنا - چوٹ لگنے سے دیدے مین جو سُرخی پیدا

ہوتی ہی اُسکو چوب آنا کہتے ہین - عوام اُسکے دفع کیواسطے ٹوٹکے بھی کرتے ہین ع
برشک ے چشم عاشق مین جو آئی چوب نرگس کی ہی شاخ - چوبدستی تمکو زیبا تر
نہین اس چوب سے - میر ے آنکھ مین چوب آئی نرگس کی - چشم بلبل صبا
لگا گھسکے - نکہت ے چوب آئی گر مرے نظارے سے نازک بدن - ٹوٹکا حسب طرح
بتلاؤ نہین کرنا چاہیے - اپنی آنکھون سے چھوا کر میری آنکھین سات بار - پھول
نرگس کے ہین یہ انکو اُتارا چاہیے -

اور چوب پڑنا اور پڑ جانا اور جاتی رہنا سب طرح پر مستعمل ہی - داغ ے ظالم یہ
دیکھ چوب پڑی میری آنکھ مین - کاری لگی تھی کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ -
جانصاحب ے چھڑکا ہی لہو سوی سے اُنگلی کو کچوکر - جب چوب گئی آنکھ سے
دو بار چھڑی چوٹ -

آنکھ (یا آنکھون) مین حیا نہ ہونا - بے شرم اور بے لحاظ ہونا - ڈھیٹ ہونا
بحر ے نہ محبت ہی دلونمین نہ حیا آنکھونمین - یہ صنم تو نے بنائے ہین خدایا کیسے
مومن ے کسطرح نہ اُس شوخ کے رونے پہ ہنسون مین - نظرون مین مروت
ہی نہ آنکھونمین حیا ہی -

آنکھ مین ذرا سیل نہین - (سیل نیل کے وزن پر) ذرا مروت اور رحم نہین ع
آنکھ مین ذرا سِیل نہین (میل تیل کے وزن پر) بیمروت ہی سنگدل ہی -
اور آنکھ مین ذرا سیل نہین اُس جگہ کہتے ہین جب کوئی اپنی خطا پر نادم نہوا ور آنکھ
ملا کے گفتگو اور جوابدہی کرے -

آنکھ مین شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہی - مثل - شرم و حیا سے بہت
وقار ہوتا ہی - میر ے ہو شرم آنکھ مین تو بھاری جہاز سے ہی - ہمت کرکے شوخ چشمی
آنسو سا اُٹھاؤ - ناصر ے طوفان جوڑنے سے کیکے ہو سبک - بھاری جہاز
سے ہی جو آنکھونمین شرم ہی -

آنکھ (یا آنکھون) مین کھٹکنا - آنکھ مین چبھنا - ے ظرفۃ العین اُسکے مژگان
کے تصور مین تصیر - خار سا آنکھونمین میری کچھ کھٹک کر رہ گیا -
نمبر (۲) ناگوار ہونا - بہت بُرا معلوم ہونا - رند ے روبرو میرے جو گیرون مین نہ لاؤ
ہار گُل - یار بن آنکھونمین کھٹکینگے برنگ خار گُل - ناسخ ے تا بکے اغیار اپنی
آنکھ مین کھٹکا کرین - آبلون مین کچھ دنون خار مغیلان دیکھیے
نمبر (۳) بہت پسند آنا - دلکو بھا جانا بحر ے چبھتا نہین کوئی اپنے دل مین
آنکھونمین وہی کھٹک رہا ہی - اب ان معنون مین بہت کم استعمال ہی -

آنکھ مین لگانے کو نہین - یعنی ذرا بھی نہین - آنکھ مین لگانے سے
مقصود یہ ہی کہ یہ چیز اتنی بھی نہین ہی کہ دوا کے کام آئے -

آنکھ (یا آنکھون) مین موتیا بند ہو جانا - نزلے کا پانی اُتر آنا جس سے
بصارت جاتی رہتی ہی - ذوق ے موتیا بند آنکھ مین اپنی جو رکھتی ہی صدف
ایسا رکھے ہی روشنی مثل دل اہل صفا -

آنکھ مین میل ہی اور اسمین میل نہین - مثل - کسی چیز کی صفائی کے
تعریف مین مبالغے کے طور پر کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) مین نہ آنا - حقیر اور ذلیل ہونا - نظرونمین نہ جچنا - میر
ے زنہار اپنی آنکھ مین آتا نہین وہ صید - چھوٹا دو سار جسکے جگر مین نہ تیر ہو
ولہ ے نہین آتے کسو کی آنکھونمین - ہو کے عاشق بہت حقیر ہوئے -
یہ اگلی زبان ہی -

آنکھ (یا آنکھون) مین نہ ٹھہرنا - نظر مین نہ جچنا - بے قدر ہونا - نکہت ے
تصور رخ روشن مین صبح صورت خواب - نہ ٹھہرا آنکھ مین کچھ نور مہر عالمتاب

مصحفی ؎ تری آنکھونکی کیفیت کے آگے - مری آنکھونمین ٹھہرے جام جم کیا - ؎ ٹھہرا جو نصیر اُس دُر دندان کا تصور - آنکھونمین مری گوہر نایاب ٹھہرا

آنکھ (یا آنکھون) مین نیل کی سلائی پھیرنا - اندھا کر دینا - اگلے زمانے مین جابر بادشاہ مجرمونکی آنکھونمین نیل کی سلائی پھروا دیتے تھے - نصیر ؎ کیون نہ اُسکی آنکھ مین پھیرون سلائی نیل کی - دے رقیب روسیہ کا جل تمھاری آنکھ مین - تسلیم ؎ دیکھکر سُرمے کا دنبالہ اندھیرا چھا گیا - پھر گئی آنکھ مین گویا سلائی نیل کی -

آنکھ ناک سے دُرُست ہی - یعنی کُھلا ہوا عیب اعضا مین نہین ہی نہ بہت خوبصورت نہ بدصورت اوسط درجے کی شکل ہی - داغ ؎ بولے وہ ماہ مصر کی تصویر دیکھکر - ہان خیر کچھ درست ہی یہ آنکھ ناک سے -

آنکھ ناک سے ڈرنا - (عو) جب کوئی جھوٹ بولتا ہی تو عورتین کہتی ہین کہ خدا سے نہین ڈرتا جھوٹ بولتا ہی یعنی ایسا نہو کہ اس جھوٹ کی پاداش مین وہ اندھا یا ذلیل کر دے - اور ایسے ہی محل پر دنیا کے حاکمون سے بھی ڈرانے کا مفہوم ہوسکتا ہی کیونکہ اگلے زمانے مین حاکم مجرمونکی آنکھین نکلوا لیتے تھے یا اُنکی ناک کٹوا ڈالتے تھے - نواب مرزا شوق ؎ ارے ظالم خداے پاک سے ڈر - جھوٹ مت بول آنکھ ناک سے ڈر -

آنکھ (یا آنکھین) نکلوانا - آنکھونکے ڈھیلے نکلوانا - اگلی حکومتونمین مجرم کے لیے یہ بھی ایک سزا تھی - ؎ آنکھ اُس ترک نے نکلوا ہی - سامنے پھر جو آتش اب کی آنکھ - جرأت ؎ جو کوئی روتا ہی وان آنکھین نکلواتا ہی وہ - تو بھی اُس کوچے مین اب جا کر دلا رو دیکھیو - سحر ؎ نکلین آنسو تو نکلواے وہ میری آنکھین - اشک وہ طفل نہین جنکی ہو تقصیر معاف -

آنکھ (یا آنکھین) نم کرنا - آبدیدہ ہونا - داغ ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے - کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے - سوز ؎ اشک کے قطرے ہمین ہین چشمۂ آب حیات - جی اُٹھونگا جان مت آنکھون کو اپنی نم کرو -

آنکھ نہ اُٹھانا - آنکھ اوپر نہ کرنا - نظر نہ اُٹھانا -

نمبر (۱) کام مین مشغول رہنے کی جگہ - فقرہ - صبح سے جو لکھنے بیٹھتا ہی تو شام تک آنکھ نہین اُٹھاتا -

نمبر (۲) شرم سے - کیف ؎ روز وصال مین بھی اُٹھاتے نہین وہ آنکھ - بچھّی ہی رہتی ہی صف مژگان تمام دن -

نمبر (۳) متوجہ نہونے اور التفات نکرنے کی جگہ - فقرہ - دیر تک دست بستہ کھڑا رہا جب اُنہون نے آنکھ نہ اُٹھائی تو مجبور ہو کے چلا آیا -

آنکھ نہ اُٹھ سکنا (یا نہ اُٹھنا) نگاہ اوپر نہ اُٹھنا -

نمبر (۱) شرم و ندامت سے - معروف ؎ نامہ بر خفت اُٹھاے وان سے آیا کسقدر - آنکھ اُٹھ سکتی نہین اب نامہ بر کے سامنے -

نمبر (۲) ضعف سے - فقرہ - ضعف سے آنکھ تو اُٹھ نہین سکتی کتاب کیونکر دیکھی جاے -

آنکھ نہ پڑنا - توجہ اور رغبت نہونا - آتش ؎ گلزار جہان پر نہ پڑی آنکھ ہماری - کوتاہ تھی عمر اپنی حباب لب جو سے - اسیر ؎ اُٹھاتے ہین جہان مین رنج ایسے خوبرویون سے - پڑیگی آنکھ جنت مین نہ اپنی حور و غلمان پر - غافل ؎ آنکھ نرگس پہ چمن مین نہین پڑتی میری - جب سے مین شیفتۂ نرگس گلباز ہوا -

آنکھ نہ پسیجنا - آنسو نہ نکلنا - رحم نہ آنا - مہدی (آغا مجو صاحب) ؎

یان روتے روتے اشک کے دریا بہا دیے - اُس سنگدل کی آنکھ پسیجی نہ ایکدن -

آنکھ نہ ٹھہرنا - بیقراری سے یا بہت روشن اور چمکیلی چیز پر نظر کا قائم نہ رہنا - **منیر** ؎ ہوگا جو اضطراب یہ بیر امزار مین - کسطرح آنکھ ٹھہرے گی منکر نکیر کی - **شعور** ؎ اللہ رے اُسکے عارض پُر نور کی جھلک - ٹھہری کسیطرح سے نہ آنکھ آفتاب کی - **اسیر** ؎ آنکھ چہرے پر صفای سے ٹھہر سکتی نہین - کھینچ سکتا ہے مصور کب تری تصویر کو -

آنکھ نہ جھپکنا - نمبر (۱) ٹکٹکی بندھی ہونا - شوق اور رغبت سے دیکھتے رہنا - **ناسخ** ؎ آنکھ نرگس کی نہین ہرگز جھپکتی اس لیے - ایک لمحے مین بہار گلشن عالم نہین - **رشک** ؎ شوق نظارہ تو دیکھو کہ جھپکتی ہی نہین - میری آنکھین ہوئین تصویر کی گویا آنکھین - **ظفر** ؎ شکل آئینہ نہین آنکھ جھپکتی ہرگز - محو دیدار ہی طرح کوی ہو تو سکے -

نمبر (۲) نیند نہ آنا - جاگتے رہنا - **شاہد** ؎ رہیو تو ای شب ہجر جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی - **آتش** ؎ شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی تا صبح - شادی دولت دیدار نے سونے نہ دیا - **صبا** ؎ ای رشک آفتاب ترے انتظار مین جھپکی نہ آنکھ صورت اختر تمام رات -

نمبر (۳) شرمندۂ احسان نہونا - **عباس** ؎ کیون نہ آنکھو نپہ بٹھائین مرے ہمچشم مجھے کبھی جھپکی نہ کسی صاحب مقدور سے آنکھ - فقرہ - وہ امیر ہین تو ہون ہماری بھی آنکھ اُنسے کبھی نہین جھپکی -

نمبر (۴) ڈھیٹ ہونا - **آتش** ؎ جھپکی نہ دم قتل جو قاتل سے مری آنکھ - کھچوا کے مجھے گنج شہیدان سے نکالا - **نسیم** ؎ دھوم کردی ترے مذبوحون نے آنکھ جھپکی نہ ذرا دل دھڑکے -

نمبر (۵) نظر جمی رہنا - **غافل** ؎ آشنا ہوتی نظر اُس رُخ پُر نور سے - آنکھ موسے کی جھپکتی پھر نہ برق طور سے - **بحر** ؎ خورشید حشر سے بھی جھپکتی نہین یہ آنکھ - تیور بجھے ہوے نہین رکھتے جگر جلے - **خلیل** ؎ دیکھو تو آنکھ نہ جھپکے گی نقاب اُلٹو تو - ہم تو خورشید سے ہین آنکھ لڑانے والے -

نمبر (۶) مقابلہ کرنا - برابری کرنا - **اسیر** ؎ آنکھ جمشید و فلاطون سے جھپکنے کی نہین - ہم بھی ہین خاک نشین درمیخانۂ عشق -

نمبر (۷) آنکھ لڑانے کا ایک کھیل ہے جسکی جیت آنکھ نہ جھپکنے پر ہے - فقرہ - گھڑیون آنکھ لڑاتے رہے دونون مین سے کسیکی آنکھ نہ جھپکی -

آنکھ نہ چھپنا - بات کا تیورون سے ظاہر ہو جانا - **فروغ** ؎ مارے غیرت کے جھپکی جاتی ہے - نہین چھپتی کبھی طلب کی آنکھ -

آنکھ نہ دیدہ کاڑھے ہے کشیدہ - مثل - (عو) سلیقہ کچھ بھی نہین حوصلے بہت کچھ - لیاقت کچھ نہین دعوے بڑے بڑے -

آنکھ نہ کھل سکنا - نمبر (۱) روشنی کی تاب نہ لانا - فقرہ - سورج کا گرد وہ کیونکر نظر آسے تابش سے آنکھ تو کھل نہین سکتی -

نمبر (۲) ضعف و مرض سے دیکھ نہ سکنا - فقرہ - آنکھ تو کھل نہین سکتی بات کیا کرون -

آنکھ نہ کھول سکنا - متعدی - نمبر (۱) **اسیر** ؎ چمکتا ہی رہا یا نہین اسکی برق جمال - مجال کیا ہے کہ آنکھین غزال کھول سکے -

نمبر (۲) فقرہ - بیٹنے بہت پکارا مگر ضعف کے مارے وہ آنکھ نہ کھول سکے -

آنکھ (یا آنکھین) نہ کھولنا - نمبر (۱) شرم و ناز و انداز معشوقانہ سے - **قلق** ؎ ناز و شرم و حجاب سے لیکن - کھولتی تھی نہ آنکھ وہ کمسن - **میر** ؎ غرور ناز سے آنکھین نہ کھولین اُس جفاجو نے - ملا پاؤن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو -

نمبر (۲) تپ کی شدت یا اور کسی تکلیف سے بیہوش رہنا۔ مسرور ؎ تپ فرقت سے غش کی حالت ہی۔ آنکھ بیمار کھولتا ہی نہین۔

نمبر (۳) تصور کیحالت مین آنکھ بند رکھنا۔ ناسخ ؎ آنکھ کیا کھولون کہ ہی محو تصور دل مرا۔ گھر مین وہ محبوب آیا بند اب در چاہیے۔

نمبر (۴) نیند سے نہ چونکنا۔ بحر ؎ کھولی نہ آنکھ طالع خفتہ نے ایکدن۔ نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا۔

نمبر (۵) جب مینہ برابر برستا ہی تو کہتے ہین کہ مینہ نے آنکھ نہین کھولی یعنی پانی نہین تھما۔ مصحفی ؎ کم ہووے نہ عاشق کے کبھی اشک کا باران۔ ممکن ہی نہین کھولے یہ ساون کی جھڑی آنکھ۔ اسجگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین۔

اور انشا نے آنکھ نہ لگنا بھی انہین معنی مین کہا ہی ؎ کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات۔ آنکھ کمبخت نہین کوئی گھڑی مینہ کی لگی۔

آنکھ نہ لگنا۔ جاگتے رہنا۔ ناسخ ؎ وصل کی شب سو گیا تھا مین سو غم سے عمر بھر۔ آنکھ پھر لگنے نہ دی میری پئے تعزیر خواب۔

آنکھ نہ ملانا۔ نمبر (۱) نظر نہ ملانا۔ نہ دیکھنا۔ گلزار نسیم ؎ آنکھ اُس سے نہ جب ملائی اُسنے۔ زنجیر اُسکی ہلائی اُسنے۔

نمبر (۲) شرمانا جھینپنا۔ داغ ؎ سر اُٹھاتے نہین وہ آنکھ ملاتے ہی نہین۔ لذت وصل گئی لذت دیدار گئی۔

نمبر (۳) متوجہ اور ملتفت نہونا۔ داغ ؎ دل لے ہی چکے ناز سے شوخی سے ہنسی سے۔ اب اُنکی بلا آنکھ ملاتی ہی کسی سے۔ جرات ؎ آنکھ اب نہین ملاتا ہی وہ غیرت پری۔ الفت نے جسکی مجکو دوانا بنا دیا۔ آتش ؎ کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ۔ فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ۔

نمبر (۴) تاب ہمچشمی نہ رکھنا۔ بحر ؎ کیا تمسے کوئی آنکھ ملاے مجال کیا۔ آگے صف فرہ کے نہ ٹھہرین تمن کے پاؤن۔ انشا ؎ مجھسے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہین۔ منھ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہین۔

آنکھ نہ ملاؤ۔ شرماؤ۔ گریبان مین منھ ڈالو۔ بحر ؎ دیکھلی ہمنے دوستی تیری ہمسے اب آنکھ بیوفا نہ ملا۔

اور اسیکی قوت مین ہی کہ ہمسے پھر آنکھ ملاتے ہو یعنی شرماتے نہین۔ نادم نہین ہوتے ہو۔

آنکھ نہ ملنا۔ نمبر (۱) شرم و ناز وغیرہ انداز معشوقانہ سے۔ جرات ؎ حیا سے پاس بیٹھے پر جو آنکھ اُسکی نہین ملتی۔ تو کیا کیا سوجھتی ہی دور کی ہم بدگمانون کو۔

نمبر (۲) بے التفاتی اور بے مروتی سے۔ ؎ ملتی نہین ہی آنکھ اُس آئینہ رو کی میر۔ وہ دل جو لیکے جاوے مگر تو ہی کیا عجب۔ مشہور شعر ؎ آگے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہین۔ چاہیے بس خوب الفت آزمائی آپکی۔ مصحفی ؎ گرچہ آنکھین نہین اُس شوخ کی ملتین مجھسے۔ پر وہی اب بھی ہی نظرون مین نہانی پیغام۔

آنکھ نہ ناک بنّو چاند سی۔ یہ مثل طرف سے عورتین اُسکی نسبت بولتی ہین جو بدصورت ہو اور آپکو خوبصورت جانے۔

آنکھ نہین کہ کان نہین۔ یعنی بینائی اور سماعت سب چیزین خدا نے دی ہین۔ بحر ؎ حال سب دیکھتا ہون سنتا ہون۔ میری آنکھین نہین کہ کان نہین۔ اور غافل یا بے پروا سے بھی کہتے ہین کہ تم خود دیکھ سنکے کام کرو تمہارے آنکھ نہین ہی یا کان نہین۔

آنکھ نیچی نہونا۔ احسان مند نہونا۔ بحر ؎ کسی سے آنکھ نیچی ہو نہ میرا سر جھکے یارب

مجھے ٹکڑا زمانے مین میسر تو ایسا ہو۔ آتش؎ حشر کے روز وہ دیدار خدا دیکھینگے
نیچی ہوتی نہین جنکی کسی مغرور سے آنکھ۔

آنکھ نیچی ہونا - نمبر(۱) شرمندۂ احسان ہونا۔ فقرہ۔ احسان سے انسان کی
آنکھ نیچی ہو ہی جاتی ہے۔
نمبر(۲) نادم ہونا۔ فقرہ۔ بیٹا تمہارے چال چلن کی بدولت ہمچشمون مین ہمیشہ
میری آنکھ نیچی رہتی ہے۔

آنکھ والا - پہچاننے پرکھنے والا۔ جوہر شناس۔ داغ؎ وہ نقد دلکو ہمیشہ
نظر مین رکھتے ہین۔ جو آنکھ والے ہین اچھا برا پرکھتے ہین۔

آنکھ ہی پھوٹی تو بھون سے کیا کام - مثل۔ یعنی جو امر باعث تعلق تھا
جب وہی نرہا تو تعلق کیسا۔ مثلاً داماد سے تعلق بیٹی کے بدولت تھا جب بیٹی
نرہی تو داماد سے کیا مطلب یا سالے سے علاقہ بی بی کی وجہ سے تھا جب
بی بی ہی نہین تو سالے سے کیا بحث۔ سودا؎ آنکھ جب تک ہے تو خوش آتی ہے
بھون۔ آنکھ ہی پھوٹی تو کب بھاتی ہے بھون۔

آنکھون آنکھونمین (آنکھون ہی آنکھونمین) اشارونمین دیکھتے ہی دیکھتے
(یہان مقصود طرز دید ہوتی ہے) داغ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ۔ آنکھون
آنکھونمین کھا گیا دلکو۔ جرات؎ اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہے وہ چتون تری۔
آنکھون ہی آنکھون مین کیفیت اُڑا لیجایئے۔

آنکھون آنکھونمین (آنکھون ہی آنکھونمین) باتین ہونا۔ اشارونمین
باتین ہونا۔ عاشق؎ اُنسے اغیار سے سر محفل۔ آنکھون آنکھونمین ہوگئین
باتین۔ ؎ ظفر آنکھون ہی آنکھون مین ہین باتین اُنسے ہوجاتین۔ کبھی ظاہر
مین کچھ باہم نہ کہتے ہین نہ سنتے ہین۔

آنکھون آنکھونمین (آنکھون ہی آنکھونمین چرا لینا) اشارونمین اُڑا لینا
چرانے کی چالاکی کے بیان مین کہتے ہین۔ ظفر؎ ہین یہ دزد دیدہ نگاہین
تری کا فرہ چور۔ آنکھون آنکھون ہی مین جو دلکو چرا لیجادین۔ مسرور؎
وہ اشارون مین دل اُڑا لینا۔ آنکھون ہی آنکھون مین چرا لینا۔

آنکھون آنکھونمین رات کٹنا - رات جاگتے گزرنا۔ داغ؎ کاہش
غمسے روح گھٹتی ہے۔ آنکھون آنکھونمین رات کٹتی ہے۔

آنکھون آنکھونمین صبح ہونا - دیکھو آنکھون آنکھونمین رات کٹنا۔ داغ؎ رات
مصیبت کی بسر ہوگئی۔ آنکھون ہی آنکھونمین سحر ہوگئی۔

آنکھون پر آئیے - بہت آؤ بھگت سے بلانے اور کسیکے آنے کی کمال خوشی
ظاہر کرنے کیوقت کہتے ہین۔ داغ؎ تنہا جو آئیے مری آنکھون پر آئیے۔
ساتھ اپنے غیر کو نہ کبھی لیکر آئیے۔ میر؎ گل نے بہت کہا کہ چمن سے نہ جایئے
گلگشت کو جو آئیے آنکھون پر آئیے۔

آنکھون پر بٹھانا - بزرگداشت کرنا۔ بہت محبت اور تپاک سے پیش آنا۔
داغ؎ مرتبہ دیکھنے والے کا ترے ایسا ہے۔ کہ بٹھاتے ہین جسے اہل نظر
آنکھون پر۔ بحر؎ کوئی نہ سر پہ بٹھاتا ہے اب آنکھون پہ۔ ہمارے اٹھ گئے
دنیا سے قدردان کیا کیا۔ صبا؎ آبرو سے ای مرے قد خمیدہ تو مجھے۔
یار آنکھون پہ بٹھا سے صورت ابرو مجھے۔

آنکھون پر بیٹھیے - دیکھو آنکھون پر آئیے۔ بحر؎ بیٹھیے بندے
کی آنکھون پر جو مسکن چاہیے۔ پلکین حاضر ہین اگر پردے کو چلمن چاہیے۔

آنکھون پر پاؤن رکھنا - بزرگداشت کرنا۔ عزیز رکھنا۔ آتش؎
چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز۔ آنکھون پہ رکھین ترے کا فر و دیندار قدم

آنکھون پر پاؤن رکھئے - (یا قدم رکھئے) دیکھو آنکھون پر آیئے - میر؎ میری آنکھون پہ رکھو پاؤن جو آؤ لیکن - رکھتے ہو ایسی جگہ تم تو قدم کاہیکو - انشا؎ بندہ خانے مین ابھی لایئے تشریف شریف - آکے رکھد یجے ان آنکھون پہ قدم یا معبود -

آنکھون پر پٹی باندھ لینا - بیدرد اور بے مروت ہو جانا - فقرہ - تمنے تو ہماری طرف سے آنکھون پر پٹی باندھ لی ہی بالکل خبر ہی نہین ہوتے

آنکھون پر پٹی باندھنا (یا آنکھون سے پٹی باندھنا) قتل کیوقت مجرم کی آنکھون پر پٹی باندھ دیتے ہین تا کہ وہ تلوار سے جھجکنے نہین کہ ہاتھ خالی جاے - ناسخ؎ ہمارے زخم کے نظارے کی کتاب ہی اسکو - تو اے جراح پہلے باندھ پٹی چشم سوزن پر - ؎ سر جدا تن سے کیا آنکھون پہ پٹی باندھکر - اے نسیم افسوس ہی دیدار قاتل رہگیا - اور جرات نے صرف آنکھین باندھنا اسی محل پر کہا ہی - ؎ جو گردن باندھتے ہو دیکھنے دو ٹک تو قاتل کو نہ باندھو آہ تم اس واجب التعزیر کی آنکھین -

آنکھون پر پردے پڑجانا - کچھ نہ سوجھنا متحیر اور غافل ہو جانا - رند ؎ پڑ گئے آنکھون پہ پردے نہ رہی تاب نگاہ - اسنے غرفے سے نکالا جو کبھی سر باہر - مومن ؎ جون نقاب اٹھی مری آنکھون پہ پردہ پڑگیا - کچھ نہ سوجھا عالم اس پردہ نشین کا دیکھکر - اسیر؎ آنکھون پہ پردے پڑ گئے حیرت سے زیر تیغ - حسرت ہی رہگئی رخ قاتل کے دید کی - داغ ؎ کرتا ہی داغ کوچۂ قاتل مین تاک جھانک - پردے پڑے ہین آنکھونپہ غفلت تو دیکھئے -

آنکھون پر پردے چھوٹنا - دیکھو آنکھون پر پردے پڑجانا - رند؎ تیری صورت کو ترستے رہے ہم وصل مین بھی - پردے آنکھون پہ ترے آتے ہی دلبر چھوٹے - اب اسکا استعمال نہین ہی -

آنکھون پر پلکونکا بوجھ نہین ہوتا - مثل - یعنی جس سے محبت ہوتی ہی وہ دلپر گران نہین گزرتا - ہندی (آغا ہجو صاحب) ؎ چشم دلکو ہین خار غم مرغوب - کب ہو آنکھون پہ بوجھ پلکون کا - ظفر؎ قدم رکھ بے تکلف نازنین آنکھون پہ نکہت کی - سر مو چشم پر ہوتا نہین ہی بار مژگان کا -

آنکھون پر ٹھیکری - (یا ٹھیکریان) رکھ لینا - نمبر (۱) بے شرمی اور بے حیائی کی جگہ - فقرہ - نہ آئے گئے کا لحاظ ہی نہ اپنے پرائے کا خیال تمنے تو آنکھون پر ٹھیکریان رکھ لی ہین -

نمبر (۲) ناانصافی کی جگہ - فقرہ - دوسرے کے حق کا بھی خیال رکھنا چاہیے اسطرح آنکھون پر ٹھیکریان نہین رکھ لیتے -

نمبر (۳) جان بوجھکر انکار کے مقام پر - فقرہ - آنکھون دیکھی ہوئی چیز سے انکار کرون جیسے تو آنکھون پر ٹھیکری نہین رکھی جاتی -

نمبر (۴) بیدردی اور سنگدلی کی جگہ - فقرہ - انہون نے تو آنکھون پر ٹھیکریان رکھ لی ہین کوئی تڑپ تڑپ کے مرجاے انکو کچھ پروا نہین -

نمبر (۵) احسان فراموشی اور بے مروتی کی جگہ - مسرور؎ بے مروت جو مین روتا ہون تو ہنس دیتا ہی - ٹھیکری ایسی کوئی آنکھون پہ رکھ لیتا ہی -

آنکھون پر جگہ دینا - تعظیم اور تکریم کرنا - خاطر اور تواضع سے پیش آنا - ؎ سب میر کو دیتے ہین جگہ آنکھون پر اپنی - اس خاک رہ عشق کا اعزاز تو دیکھو - وزیر؎ پاؤن کے چھالے انہین دیتے ہین آنکھون پر جگہ - دیدۂ اہل آبلہ سمجھا ہی مژگان خار کو -

آنکھوں پر چکھ ملنا۔ لازم۔ سحر ؎ جھک کے ملتا ہوں زمانے میں جو سمجھتے ہیں مجھے۔ مجھکو آنکھوں پہ چکھ ملتی ہے ابرو کی طرح۔

آنکھوں پر چھپیاں پڑنا۔ غفلت کے سبب سے بیمار کی جب آنکھیں نہیں کھلتی ہیں اور پپوٹے لٹک آتے ہیں تو اُسکو عورتیں کہتی ہیں کہ آنکھوں پر چھپیاں پڑے ہیں۔

آنکھوں پر دیوار اُٹھانا۔ جان بوجھ کے انکار کرنا۔ تسلیم ؎ مجھ سے پردہ کرتے ہو مجھی سے مکرے جاتے ہو۔ غضب ہے سامنے دیوار آنکھوں پر اُٹھاتے ہو۔

آنکھوں پر رکھنا۔ محبت یا عظمت سے بہت عزیز رکھنا۔ بحر ؎ لیلی آنکھوں پہ اُنہیں رکھے بجائے مژگان۔ تیرے مجنوں کے قدم سے ہوں اگر خار جدا۔ رشک ؎ اپنا دیوان نہ دکھاکروں کیوں آنکھوں پر۔ مطلع مدحت ابرو سر دیوان نکلا۔ خلیل ؎ یار اگر طالب دیدار کو بھیجے مکتوب۔ رکھے ابرو کیطرح آنکھ کے اوپر نامہ۔

آنکھوں پر رومال ہونا۔ رونا۔ احسان ؎ رات سے بیمار الفت کا ترے یہ حال ہے۔ جسکو دیکھا چشم پرنم آنکھوں پر رومال ہے۔ نفیس ؎ خیمے سے جو روتا ہوا نکلا وہ خوش اقبال۔ آہیں لب خشکیدہ پہ تھیں آنکھوں پہ رومال۔

آنکھوں پر رہنا۔ آنکھوں پر رکھنا کا لازم۔ فقرہ۔ اُن کا دیوان سب کی آنکھوں پر رہتا ہے۔

آنکھوں پر زور پڑنا۔ آنکھوں پر زور دینا کا لازم۔ فقرہ۔ چاندنی میں کتاب نہ دیکھو آنکھوں پر زور پڑے گا۔

آنکھوں پر زور دینا۔ لکھنے پڑھنے سینے پرونے یا اور کسی دیدہ ریزی کے کام میں مصروف ہونا۔ فقرہ۔ دونوں وقت ملتے ہیں اسوقت کتاب اٹھا ڈالو آنکھوں پر زور نہ دو۔

آنکھوں پر (یا آنکھوں میں) غبار چھانا۔ دُھندلا دکھائی دینا۔ رند ؎ کھودیا نور بصارت انتظار یار نے۔ ہے غبار آنکھوں پہ چھایا یہ کہا ہے راہ کو۔ مہر ؎ تیرے بن دیکھے میں مکدر ہوں۔ آنکھوں پر اب غبار رہتا ہے۔ سرور ؎ اتنی چھانی ہے خاک تیرے لیے۔ چھا رہا ہے غبار آنکھوں میں۔

آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑنا۔ بیخبر اور غافل ہونا۔ نصیر ؎ وہ حسن بیحجاب اُسکا ہے ہر جا جلوہ گر لیکن۔ تری آنکھوں پہ غفلت کا پڑا ہے بیخبر پردہ۔ ظفر ؎ سب جگہ ہے وہی اور سب کی نظر سے ہے نہاں۔ پڑ گیا آنکھوں پہ یہ پردۂ غفلت کیا ہے۔

آنکھوں پر قدم۔ یہ جملہ تواضع اور تکریم کرنے اور مہمان کے ہاتھوں ہاتھ لینے کی جگہ بولتے ہیں۔ اسیر ؎ تمہارے ہاتھ سے خط لیکے کہا قدم آنکھوں پہ میری نامہ بر کے۔ آتش ؎ دل اُسکا ہے خیال یار اگر تشریف فرما ہو۔ قدم آنکھوں کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہمان کا۔ اور لینا کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ رند ؎ وہ رشک گل جو آج گیا سیر باغ کو۔ آنکھوں پہ بلبلوں نے قدم یار کے لیے۔ سالک ؎ لیتے ہیں عشاق آنکھوں پر قدم۔ ظاہر اُسکا نقش پا ہوتا نہیں۔ اور آتش نے پڑنا کے ساتھ بھی کہا ہے۔ ؎ عالم مستی میں چلتا ہے جو تیری چال یار۔ اپنی آنکھوں پر قدم پڑتا ہے اُس طاؤس کا۔

آنکھوں تلے (یا آنکھوں کے تلے) آنکھوں کے سامنے۔ نظر میں۔ خلیل ؎ ہے اضطراب وصل کی شب میں یہ شام سے۔ آنکھوں تلے سپیدۂ صبح فراق ہے

؎ ای ظفر اشکونکی دولت ایک پل مین دیکھ لو۔ لگ گئے کیا موتیون کے ڈھیر آنکھون کے تلے۔

آنکھون خاک - عورتین چشم بد دور کی جگہ بولتی ہین - فقرہ - آنکھون خاک بچّے نے کیا صورت پائی ہے -

آنکھون دیکھا پھٹ پڑا کہ مین کانون سُنا (یا آنکھون دیکھا پھٹ پڑا مجھے کانون سننے دے) یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان کوئی ہٹ دھرمی سے سچ کو جھوٹا بنائے اور اسکی دیکھی ہوی بات سے اپنی سُنی ہوی بات کو ترجیح دے -

آنکھون دیکھا سو جانا کانون سُنا نہ مانا - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان سُنی ہوئی بات پر دیکھی ہوی بات کی ترجیح مقصود ہوتی ہے یعنی انسان جو کچھ اپنی آنکھون سے دیکھے اسپر یقین لائے سُنی سنائی بات کا کیا اعتبار۔

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون کے دیکھتے) نمبر (۱) دیکھتے دیکھتے اپنے زمانے مین - فقرہ - میری آنکھون دیکھتے وہ لکھ پتی ہو گئے - معروف ؎ آنکھون مین گھر کیا مری آنکھون کے دیکھتے - اتنی سی ہے بساط یہ عیار طفل اشک۔ نمبر (۲) دیکھکر - دیدہ و دانستہ - مثال کے لیے دیکھو آگے کی مثل -

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون دیکھے) **مکھی نہین نگلی جاتی** - یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ جان بوجھ کر کسی مصیبت مین نہین پڑا جاتا - اور بیشتر اولاد کی نسبت سے انکار کے وقت کہتے ہین جب فریق ثانی مین کھلا ہوا کوئی عیب ہوتا ہے -

آنکھون دیکھی (یا آنکھون کی دیکھی) چشم دیدہ یعنی جیسے خود دیکھا ہو - فقرہ - سُنی سنای کا کیا اعتبار اپنی آنکھون دیکھی کہو - مومن ؎ آنکھون کی دیکھی بات کہون مین - جوش ہے کیا خاموش رہونین -

آنکھون دیکھین گے - حسرت و آرزو سے کسی خوشی کی بات کے لیے کہتے ہین کہ خدا ایسا بھی دن کرے گا جو یہ بات آنکھون دیکھین گے - فقرہ - اُنکی آمد سنتے تو بدرتے ہین مگر جب آنکھون دیکھین گے تو تسکین ہوگی - درد ؎ اپنی آنکھون اُسے مین دیکھون - ایسا بھی کبھی خدا کرے گا -

آنکھون سُکھ کلیجے ٹھنڈک - اصل مین یہ عورتونکی زبان ہے چشم ما روشن دل ما شاد کی جگہ بولتی ہین یعنی بہت خوشی سے منظور ہے ہماری عین راحت ہے۔ فقرہ - بوا تم جم جم آؤ تمھارا آنا میری آنکھون سکھ کلیجے ٹھنڈک -

آنکھون سے - بسر و چشم بہت خوشی سے - رشک ؎ آنکھون سے دیتے ہین وہ بوسہ چشم و رخسار - نظر لطف و عنایت نہین مجھپر کسدن - اور جواباً خبر حذف کرکے بھی کہتے ہین (مشہور شعر سلام کا) ؎ کہا شبیر نے تم لاؤ گے پانی عباس - بولے عباس کہ یا شاہ امم آنکھون سے -

آنکھون سے آج دیکھا کانون سے تو سُنا کرتے تھے - یہ جملہ اُسوقت کہتے ہین جب کوی عجیب غریب چیز دیکھنے مین آئے -

آنکھون سے آنکھین بندھنا - دو شخصون مین باہم محبت ہونا - سودا ؎ آنکھون سے آنکھین ناصح ہرگز بندھی نہ چھوٹین - زنجیر کی کڑی ہے جیسے کڑی لگائی - اب یہ محاورہ متروک ہے -

آنکھون سے بجا لانا - نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا - کیف ؎ غیر ڈرتے ہین ڈرین خون جگر رونے سے - ہمتو آنکھون سے بجا لائین جو ارشاد کرو - آتش ؎ بجا لاتے اُسے آنکھون سے اے دوست - کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا - ظفر ؎ خوش ہین گریے سے ہمارے وہ تو ہان بہتر یہ ہے -

ہم سجالائین گے آنکھون سے جو کچھ فرمائین گے۔

آنکھون سے بلائین لینا۔ اشارون سے صدقے جانا۔ داغ ؎ دیکھکر یہ ادائین آنکھون سے۔ کیون نہ لون مین بلائین آنکھون سے۔

آنکھون سے پاؤن۔ (یا پائے) اصل مین عورتونکی قسم اور کوسنا ہی یعنی آنکھین پھوٹین۔ رشک ؎ گلہ اسکا جو ہو بدنظر تو پاؤن آنکھون سے۔ لگاؤ دیدہ جتنی ہوسکے سرمہ لگانے مین۔

آنکھون سے پردہ (یا حجاب) اُٹھجانا۔ غفلت دور ہوجانا۔ منیر ؎ دم سحر مری آنکھون سے اُٹھ گیا جو حجاب۔ بہار گلشن معنی سے دل ہوا شاداب۔

آنکھون سے پھول اُٹھانا۔ ایک کھیل ہی کہ دو شخص تھوڑے سے فاصلے پر آمنے سامنے کھڑے ہوکر ہتھیلی کی زد سے ایک دوسرے کی طرف پھول پھینکتے ہین اُسمین پھول جسکے ہاتھ سے گرجاتا ہی وہ آنکھون سے اُٹھاتا ہی۔ جرأت ؎ رتبہ گل بازی کا دلا کاش تو پاتا۔ ہاتھون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سے اُٹھاتا۔ بحر ؎ ناتوانی مین بھی یہ بل ہی جو گیند اکھیلو۔ پھول کیا تمکو ہم آنکھون سے اُٹھا لیتے ہین۔ کیف ؎ رتبہ گل بازی کا جو ہو عشق مین حاصل۔ نظرون سے گرے دل تو وہ آنکھون سے اُٹھالین۔

آنکھون سے تلوے سہلانا۔ تلوون سے آنکھین ملنا۔ آرام پہنچانے اور خوشامد کرنے کی جگہ کہتے ہین۔ بحر ؎ کوئی دن میری بھی راحت کا سرانجام کرین۔ تلوے سہلاؤ مین آنکھون سے وہ آرام کرین۔ ولہ ؎ عین راحت ہی مجھے خدمت گزاری یار کی۔ تلوے آنکھون سے جو سہلاتا ہون آجاتی ہی نیند۔

آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھنا۔ دیکھتے رہنا اور کچھ نہ کہنا۔ فقرہ۔ واہ وا لڑکو نمین مار پیٹ ہوا کی اور تم آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھا کیے۔

آنکھون سے جان نکلنا۔ انتظار و حسرت مین مرنا۔ ؎ منتظر کوئی دم کا مہمان ہی۔ جان آنکھون سے اب نکلتی ہی۔

آنکھون سے چنگاریان اُڑنا۔ بہت جی جلنے کی جگہ کہتے ہین اور زوال کے ساتھ بھی کہا ہی ؎ کیونکر نہ بحر آنکھ[عہ] سے چنگاریان اُڑین۔ میرے دل و جگر مرے پیش نظر جلے۔

آنکھون سے دریا بہانا۔ بہت رونا۔ (مبالغے کے طور پر) معروف ؎ بخار اس دل کا سینے مین نہ رکھتے گر سحاب آسا۔ تو کیون رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھون سے۔

آنکھون سے دریا بہنا۔ لازم۔ برق ؎ دو سمندر نہ سُنے ہونگے یہان آنکے دیکھ۔ ایک جا بہتے ہین دو آنکھون سے دریا کیسے۔ ظفر ؎ چشم سے دریا بہے لیکن بجھی دل کی نہ آگ۔ وہ جو تھی نالون کی اپنے شعلہ بار ہی یون بھی ہی۔

آنکھون سے دم نکلنا۔ دیکھو آنکھون سے جان نکلنا۔ رشک ؎ اے خدا کوئی نہ دیکھے مرض الفت چشم۔ دم اس آزار مین آنکھون سے نکلتے دیکھا۔ اور نکلنا کی جگہ روان ہونا بھی کہا ہی۔ صبا ؎ حسرت دیدہ نہ پوچھو شب تنہائی کی۔ دیکھتا تھا کہ دم آنکھون سے روان ہوتا ہی۔

آنکھون سے دور ہی مگر دل سے نزدیک ہی۔ جدائی مین کسیکی ہر وقت یاد اور تصور رہنے کی جگہ کہتے ہین۔ آتش ؎ روپوش ہی جو ناز سے اسکا گلہ نہین۔ نزدیک دل سے ہی جو ہی آنکھون سے یار دور۔ رند ؎

عہ ؎ دیوان مین یون ہی چھپا ہی مگر بول چال مین جمع ہی کے ساتھ ہی۔

فرقت کی رات بھی مجھے روز وصال ہی۔ نزدیک دل ہی یار جو آنکھونسے دور ہی۔

آنکھونسے دیکھا جو کبھی کانونسے بھی نہ سُنا تھا - یہ جملہ کسی عجیب و غریب چیز کے دیکھنے یا کوئی نئی بات پیش آنے پر کہتے ہین۔ رند ؎ ستم کرتا ہی چرخ سفلہ پرور اہل غیرت پر۔ جو کانونسے نہ سنتے تھے وہ آنکھونسے دکھاتا ہی۔

آنکھونسے دیکھا جو نہ دیکھا تھا - کسی عجیب و غریب یا بڑی بات کے ظہور پر یہ جملہ بولتے ہین مسرور ؎ لیا اغیار نے اُس نرگس بیمار کا بوسہ۔ نہ دیکھا تھا سو دیکھا ای دل رنجور آنکھونسے

آنکھون سے دیکھا نہ کانون سے سُنا - نہ دیکھا نہ سنا کسی عجیب و غریب اور خلاف قیاس بات کی نسبت کہتے ہین ظفر ؎ دیکھا سنتے گل قاین کو نہ آنکھون سے کبھی۔ اور نہ کانونسے سُنی بلبل تصویر کی بات۔ اور آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سُنا بھی کہتے ہین۔ ناسخ ؎ ناک ایسی دیکھی آنکھون نے نہ کانون نے سُنی۔ بو تمھارے کا کلونکی ہوتی ہی سم ناک ہین۔

آنکھون سے زمانہ دیکھا ہی - جملہ۔ جہان دیدہ ہی۔ تجربہ کار و ہوشیار ہی۔ یہان آنکھون سے زائد اور حسن کلام کے لیے ہی۔ مسرور ؎ ہر طرح کا کارخانہ دیکھا۔ ان آنکھون سے ہی زمانہ دیکھا۔

آنکھون سے سوجھتا نہین ہی - جملہ۔ اُس جگہ بولتے ہین جب کسیکو سامنے رکھی ہوی چیز نظر نہ آوے۔

آنکھون سے شرم لحاظ جاتا رہنا - بے شرم ہو جانا۔ پاس ادب نہ باقی رہنا۔ مومن ؎ کیون نہ آنکھین لڑاتے ہمی حیا۔ تیری آنکھون سے یہ لحاظ گیا۔ فقرہ۔ بزرگون کے سامنے یہ شوخیان اب تیری آنکھون سے بالکل لحاظ جاتا رہا۔

آنکھون سے شعلے نکلنا (یا اُٹھنا) آنکھون مین بہت جلن اور سوزش ہونا۔ داغ ؎ کہون کیا خواب مین دیکھا تھا کس برق تجلی کو۔ کہ اب تک دیکھیے شعلے ان آنکھون سے نکلتے ہین۔ سحر ؎ کانون سے لوین اُٹھتی ہین اور آنکھون سے شعلے۔ دیکھی نہ سُنی سوزش داغ جگر ایسی۔

آنکھون سے عزیز رکھنا - نہایت عزیز اور محبوب سمجھنا (چونکہ اعضائے انسان مین آنکھین بہت ہی پیاری ہوتی ہین اسلیے نہایت عزیز کو آنکھون سے زیادہ عزیز کہتے ہین)

آنکھون سے عزیز ہونا - لازم۔ گلزار نسیم ؎ آنکھون سے عزیز گل مرا تھا۔ پتلی وہی چشم حوض کا تھا۔

آنکھون سے غائب ہو جانا - نظرون سے نہان ہو جانا سحر ؎ ای صنم غیب کی رکھتے ہین خبر کامل عشق۔ غائب آنکھون سے وہ عنقا کے گمر گیا ہوگا۔ آتش ؎ غائب آنکھون سے خیال یار ای آتش نہو۔ جان کے اوپر بنے گی دل اگر محزون ہوا۔

آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھجانا - حقیقت حال کھلجانا ہوش مین آنا۔ فقرہ۔ مرشد کی نگاہ ہوتے ہی آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھگئے۔

آنکھون سے غیرت بہجانا - غیرت جاتی رہنا۔ ؎ ہر کسیکے سامنے روتے ہو تجر۔ بہگئی آنکھون سے غیرت آپکی۔

آنکھون سے قبول ہی - بدل و جان قبول ہی بہت خوشی سے منظور ہی۔ اسیر ؎ گالیون کی ہی سماعت ہمین آنکھون سے قبول۔ تیرے ہونٹھونکی طرف کان رہا کرتے ہین۔

آنکھون سے قدم لگانا - آنکھین پاون سے ملنا۔ عجز و اعتقاد یا شوق

محبت سے۔ شعور؎ دیا ہی حسن مین یہ مرتبہ اللہ نے تجکو۔ پری تیرے قدم چومے لگاے حور آنکھون سے۔ آتش؎ آئے تو آپ کے آنکھون سے اپنی لگاؤن مین۔ دہوکر شراب سے قدم ابر بہار کا۔

آنکھون سے کسی چیز کو لگانا - پیار اور محبت یا عظمت و تقدس کی نظر سے۔ ؎ خط کسکا یہ آیا تھا کہ جرأت جسے تو نے۔ اک دم مین اُٹھا آنکھون سے سو بار لگایا۔ ناسخ؎ کو وہ غم ایک ہی تیشے مین ہوا سو ٹکڑے۔ کیون نہ آنکھون سے لگایا کرون فرہاد کے ہاتھ۔ صبا؎ مسیحا بھی اکدن فلک سے اُتر کر۔ لگائین گے آنکھون سے تربت علی کی۔ اور آنکھون سے مس کرنا بھی ہی۔ قلق؎ پہلے اُنگلی اُٹھا کے سوے ضریح۔ سب نے یارت پڑہی بطرز فصیح۔ بعد آنکھون سے مس کیا آکر۔ گرد صندوق کے پھرا جا کر۔

آنکھون سے کوڑی نہین دیکھی ہی - جملہ۔ کوڑی کوڑی کو محتاج ہین۔ فقرہ۔ جنہون نے آنکھون سے کوڑی نہ دیکھی تھی وہ ہزارون روپے کے آدمی ہو گئے۔

آنکھون سے کوئی کام کرنا - بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا۔ صبا؎ جان جان بخش نظر حسن کی روداد کرو۔ آنکھون سے آئینے کی فرد پہ تم صاد کرو۔ سحر؎ وہ بلاتے ہین اگر چلنے کو آنکھون سے چلون۔ زندہ پہنچون گا مگر تا در جانان کیونکر۔

آنکھون سے گر اہست بُرا ہوتا ہی - یعنی جو شخص لوگونکی نظرون مین حقیر ہو جاتا ہی ہر طرح اُسکی خرابی ہوتی ہی۔ نصیر (رباعی)؎ جو اشک کہ آنکھون سے جدا ہوتا ہی۔ مژگان تلک آیا کہ فنا ہوتا ہی۔ آنکھون سے کسیکی کوئی یارب نہ گرے۔ آنکھون سے گرا بہت بُرا ہوتا ہی۔

آنکھون سے گرا دینا - بیقدر اور حقیر کر دینا۔ آتش؎ شمعون کو تو نے دل سے پروانون کے اُتارا۔ آنکھون سے بلبلونکی گلشن گرا دیے ہین۔ ظفر؎ چڑہ جائین نظر اپنی گر اُسکے دُر دندان۔ اشکون کی طرح گوہر آنکھون سے گرا دیجے۔ معروف؎ ایک عالم کی جو آنکھون سے گرایا جون اشک۔ کاش تجکے گوہر غلطان ہی بنایا ہوتا۔

آنکھون سے گر جانا - لازم۔ سحر؎ گرجاے آنکھ سے جو ہو تجسے دو چار چاند۔ چار ابرو ون نے تجکو لگاے ہین چار چاند۔ ہوس؎ برگ گل آنکھون سے بلبل تری گر جائین ابھی۔ گر تو دیکھے مرے اشکون کی گل افشانی کو۔ آتش؎ آئی آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو۔ منہ پھیرتا جدہر سے پھر مین اُدہر نہ کرتا۔

آنکھون سے لگا کے رکھنا - لگا رکھنا۔ بہت عزیز کر کے رکھنا حفاظت سے رکھنا۔ داغ؎ جو متاع ہنر بیش بہار کہتے ہین۔ اُنکو آنکھون سے خریدار لگا رکھتے ہین۔ ظفر؎ آنکھون سے لگا کیونکہ بھلا اسکو نہ رکھون۔ آئی ہی مرے ہاتھ جو یہ خاک وہان کی۔

آنکھون سے مجبور ہونا - اندہا ہونا۔ مسرور؎ ہوا پنہان جو اُسکا چہرۂ پرنور آنکھون سے۔ یہان تک روئے عاشق ہو گئے مجبور آنکھون سے۔

آنکھون سے معذور کرنا - اندہا کر دینا۔ جرأت؎ تب وعدۂ دیدار پر آیا کہ رُلا کر۔ آنکھون سے کیا جب ہمین معذور کسی نے۔

آنکھون سے معذور ہونا - لازم۔ ؎ اُسنے خدمت سے جو معذور رکھا ای جرأت۔ یان تلک روئے کہ ہم آنکھون سے معذور ہوے۔

آنکھون سے ملنا - دیکھو آنکھون سے لگانا۔ انشاؔ مین نے دوپٹا جب ترا آنکھون سے اپنی مل لیا - اُسکی شمیم ناز سے بادمین نے غش کیا
فقرہ - مزار اقدس کی خاک آنکھون سے ملتے ہی درد جاتا رہا -

آنکھون سے نیند اُڑ جانا - نیند نہ آنا - یا نیند اُچٹ جانا - آتشؔ یاد ابرو و ذقن مین اُڑ گئی آنکھون سے نیند - کہ کنوان جھانکا کبھی تلوار کو عریان کیا - ظفرؔ اُڑے سُنکر جسے ای قصہ خوان نیند اپنی آنکھون سے ہمارے آگے تو وہ ہی فسانہ اور کہتا ہی - وزیرؔ یاد چشم سرگین مین شب کو گراتی ہی نیند - صورت مرغ نگہ آنکھون سے اُڑ جاتی ہی نیند -

آنکھونکا برسنا (ظش) - زار زار رونا - داغؔ اشک اُمڈے برس گئین آنکھین - دیکھنے کو ترس گئین آنکھین - سحرؔ ہر سال ان آنکھونکو برستے ہوے دیکھا - بھادون نظر آیا نہ ساون نظر آیا -

آنکھون کا بہنا (ظش) - آنسو جاری رہنا - ہلالؔ یہ آنکھین بہ رہی ہین یا پتلیان تک نکلی آتی ہین - غضب ہی مردم آبی کنار جو نکلتے ہین - رندؔ چشم بہنے لگی جب داغ جگر بھر آیا - چور پیدا کیا ناسور نے اچھا ہوکر -

آنکھون کا تیل نکالنا - دیدہ ریزی کے کام مین آنکھون پر زور دینا تسلیمؔ وصل مین ڈہونڈین عبث موے میان یار کیون - تیل آنکھونکا نکالین رات بھر بیکار کیون -

آنکھونکا جھمکا - آنسوؤن کی جھڑی - میرؔ جون ابر نہ تھم سکتا آنکھونکا مری جھمکا - جون برق اگر وہ بھی جھمکی سی دکھا جاتا - اب یہ محاورہ نہین ہی

آنکھونکا چلنا پھرنا (ظش) - (یا آنکھونکی چل پھر یا چلت پھرت) شوخی سے نظر کا نہ ٹھہرنا - داغؔ اسے تاکا اُسے مارا یہی نقشا دیکھا - چلتی پھرتی ہین قیامت کی تمھاری آنکھین -

آنکھون کا دریا بہانا (ظش) - بہت رونا - رشکؔ آبروے ابر دریا بار بھی اُڑ جائیگی - میری آنکھین آند ہی ہین دریا بہانے کیلیے -

آنکھون کا دیکھا جانے دوسے بھلے مانس کا کہنا مان لے - یہ مثل بطور نصیحت بولی جاتی ہی - مطلب یہ ہوتا ہی کہ تجربہ کار کی بات پر عمل کرنا بہت ہی ضرور ہی جتنے کہ اپنی آنکھ سے دیکھے ہوے پر بھی اُسکی بات کو ترجیح دینا چاہیئے -

آنکھونکا رونا - نمبر (۱) آنسو بہانا - آتشؔ یہی رونا ہی جو ان خانہ خراب آنکھون کا - بام سے در ہی جدا در سے ہی دیوار جدا -
نمبر (۲) آنکھون کا شکوہ - آتشؔ نظارہ کیا کین وہ یہ دیدار کو ترسا - دن رات رہا آنکھون کا رونا مرے دلکو -
نمبر (۳) بینائی کے جانیکا افسوس کرنا - رندؔ جو رونا یہی ہی تو پھوٹین گی آنکھین - مجھے اب تو آنکھون کا رونا پڑا ہی - اور اسجگہ آنکھونکو رونا بھی کہتے ہین - نواب خلد آشیان طاب ثراہ (فرمانرواے رامپور) نواب ہاتھ عشق مین دونون سے دہو بیٹھے - دلکو تو روتے ہی تھے اب آنکھون کو رو بیٹھے -

آنکھونکا کسی کو ڈہونڈنا - کسیکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہونا - ظفرؔ ڈھونڈتی ہین جسکو آنکھین وہ نہین آتا نظر - ہم بہت دوڑاتے ہین اپنی نظر چارون طرف - سحرؔ صاحب کہین ظہور کرو کائنات مین - دولہا کو آنکھین ڈھونڈ رہی ہین برات مین - ؔ ہوگئین چار نگاہین جو دم قتل آتشؔ - آنکھین جلاد کی ڈہونڈین گی گنہگار کی شکل قلقؔ عین غفلت مین

کھولدین آنکھین۔ یارکو ڈھونڈنے لگین آنکھین ع

آنکھون کا لہو رونا۔ بہت رونا۔ (مبالغے کے طور پر) بحر ؎ کیا فقط آنکھین لہو رو کر موہی ہین چشم زخم۔ ہڈی ہڈی مین فراق یار سے ناسور ہی۔ ناسخ ؎ کسی نے تیر دزدیدہ نگہ سے دلکو مارا ہی۔ لہو روتی ہین آنکھین راز پنہان آشکارا ہی۔ اور لہو برسانا بھی کہا ہی۔ اُنس ؎ دکھانہ برق سے ای ابر ہمکو تو آنکھین۔ شب فراق ہی برسائین کی لہو آنکھین۔

آنکھون کا لہو ہوجانا۔ آنکھون کا نہایت سُرخ ہوجانا۔ (اکثر بہت رونے کی جگہہ کہتے ہین) فقرہ۔ روتے روتے آنکھین لہو تو ہوگئین اب کہان تک روؤگے۔

آنکھونکا ناسور ہونا۔ آنکھ سے آنسو نہ تھمنا۔ نواب خلد آشیان (فرمانروای رامپور) ؎ آنکھین ہوئین ناسور جو رونے سے تو پھر کون نظارہ کریگا ترے بیساختہ پن کا۔

آنکھون کا نُور۔ نمبر(۱) بصارت۔ روشنی چشم۔ رشک ؎ رتبہ تمہارے نور کا کیا جانین مہر و ماہ۔ پوچھو یہ روشنی مری آنکھون کے نور سے۔ صبا ؎ اندھا کیا مجھے شب مہتاب ہجر نے۔ آنکھون کا نور بنیہ داغ قمر ہوا۔ نمبر(۲) اولاد۔ عزیز قریب۔ داغ (ماتم فرزندین) ؎ احمد کے غم مین دیدہ و دل کیون نہون تباہ۔ آنکھون کا نور تھا مرے دل کا سرور تھا

آنکھونکا نور اُڑجانا۔ بینائی جاتی رہنا۔ میر حسن ؎ اُڑا نور نرگس کی آنکھونکا سب۔ ہوے بال سنبل کے ماتم کی شب۔

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نور جاتا رہنا۔ نابینا ہوجانا۔ قلق ؎ دل کا اُسکے سرور جاتا ہی۔ اور آنکھونکا نور جاتا ہی۔ اسیر ؎ جب تلک قاصد پھر اجاتا رہا آنکھون سے نور۔ خط جانان ہمکو پیغام زبانی ہوگیا۔ غافل ؎ عبث وہ شرمگین رہتا ہی اب مستور آنکھون سے۔ کہ روتے روتے یان جاتا رہا ہی نور آنکھون سے۔ اور جانا کیجگہہ کھویا جانا بھی ہی۔ خلیل ؎ آنکھون سے نور جسم سے جان دل سے صبر و تاب۔ کھوئے گئے ہین جیسے وہ آرام جان گیا

آنکھونکا نور کھو دینا۔ اندھا کردینا۔ ہلال ؎ کہہ اوہ صاف دیکھے مین چوندھیا گیا۔ آنکھون سے نور نیر اعظم نے کھو دیا۔ بحر ؎ کیو یعقوب سے ہر دم نہ دیکھے گال یوسف کے۔ یہ اُس عینک کے شیشے ہین جو نور آنکھون کا کھوتی ہی۔

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نیل ڈھلجانا۔ مرتے وقت جو چند قطرے پانی کے آنکھون سے نکلتے ہین اُسکو آنکھون کا نیل ڈھلنا کہتے ہین۔ بحر ؎ موت کی صورت نظر آئی اُسے دیکھا نہ آہ۔ ڈھل گیا آنکھون کا نیل ای انتظار سبزہ رنگ۔ اسیر ؎ عطا جو غیر کو کرتے کبھی وہ بوسۂ خال۔ تو صاف اُدھر مری آنکھون کے نیل ڈھلجاتے۔ مصحفی ؎ میری آنکھون سے جو یان نیل ڈھلا نزع کیوقت۔ اُسنے رو رو کے دہان اپنا چھپایا کاجل۔ نواب مرزا شوق ؎ دونون آنکھون سے نیل ڈھلتا ہی۔ نبض ساقط ہی دم نکلتا ہی۔ قلق ؎ ویدرخ اسطرف تھی مد نظر۔ نیل آنکھون سے ڈھل چکا تھا اُدھر۔

آنکھونکو انتظار ہونا۔ آنکھونکو یہان زائد ہی مطلب وہی انتظار ہونا ہی ناسخ ؎ آنکھونکو ہی انتظار قاصد۔ ہی جان اسیدوار قاصد۔ اور آنکھونمین انتظار ہونا بھی کہا ہی۔ ناسخ ؎ کرکے وعدہ شب کے آنے کا نہین آیا جو یار۔ بیقراری دلمین ہی اور انتظار آنکھونمین ہی۔

آنکھونکو رو بیٹھنا - آنکھون سے معذور ہوجانا - **ہندی** (آغاہجو صاحب) ؎ آبرو جتنی تھی لوگونمین اُسے کھو بیٹھے - اسقدر روے کہ آنکھون کو بھی ہم رو بیٹھے - **جرأت** ؎ رونا آتا ہی ہمین رونے پہ اپنے یارو - یان تلک روے کہ آنکھونکو بھی رو بیٹھے ہم -

آنکھون کے آگے - (یا سامنے) نمبر (۱) پیش چشم - نظر کے سامنے (خارج مین موجود ہو یا تصور مین) فقرہ - آنکھون کے آگے چیز رکھی ہی اور تجھے نہین سوجھتی - **رشک** ؎ زلف و رخ ساقی کا تماشا آنکھون کے آگے پھرتا ہی - مدت سے وہ دور نہین وہ صبح نہین وہ شام نہین - **ناسخ** ؎ سامنے آنکھون کے اب ذرات اُسکا خال ہی - اندنون تابان ہمارا کوکب اقبال ہی - **بحر** ؎ کسکا دیکھون کہ چار سو ہی وہی - میری آنکھون کے روبرو ہی وہی - نمبر (۲) دیکھتے دیکھتے - **قلق** ؎ رانڈ ہوکر جوان اک بیٹی - میرے پہلو سے آکے لگ بیٹھی - دوسری میری آنکھون کے آگے - اُٹھتی ہی نوجوان دنیا سے -

آنکھون کے آگے آئے (یا آئیگا) دیکھو آنکھون سے پاؤن - **عاشق** ؎ جلتے رہو کسیکو اگر تم کباب دو - آنکھون کے آگے آئے جو جام شراب دو -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اُٹھ جانا** - کسیکی زندگی مین کسیکا مرجانا - دیکھتے دیکھتے نیست و نابود ہوجانا - مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے آگے نمبر ۲ -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اندھیرا آجانا** یہ حالت بہت غصے اور کسی بڑے صدمے یا زیادہ خوف یا ضعف سے ہوجاتی ہی - **سودا** ؎ ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا - آنکھون کے آگے اندھیرا آگیا - اور اندھیرا چھا جانا بھی کہتے ہین - **داغ** ؎ آگے آنکھون کے اندھیرا چھا گیا - کچھ دکھائی دے تو دیکھون دل کی چوٹ -

آنکھون کے آگے پلکونکی بُرائی - دیکھو آنکھ کی بدی بھون کے آگے - **نکہت** ؎ یار کی یار و بیان تم بیوفائی مت کرو - روبرو آنکھون کے پلکونکی بُرائی مت کرو - **ہندی** (آغاہجو صاحب) ؎ تیر جانان جو لگا دل مین نہ کرنا شکوہ - آگے آنکھون کے نہین کرتے بدی پلکونکی -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **پھرنا** - تصور مین نظرون کے سامنے رہنا - **مومن** ؎ پھر جاے نہ تا چشم صنم آنکھ کے آگے - سیر چمن نرگس شہلا نہ کرینگے - **سودا** ؎ ایسی ہی دکھلائی دی اک شکل زشت - پھر گئی آنکھون کے آگے سرنوشت - **ناسخ** ؎ آگے آنکھون کے جو پھر جاتے ہو چلاتا ہون مین - پہلے بجلی کوندتی ہی رعد کی آواز سے -

آنکھون کے آگے - (یا سامنے) **تارے چھٹکنا - یا تارے چھوٹنا** - ضعف یا صدمے سے چکر آجانے مین جو ذرے سے نظر آتے ہین انکو تارے چھٹکنا کہتے ہین - **شعور** ؎ کیا ہی ناتوان ایسا کسی گیسو کی افشان نے - کہ اب آنکھون کے آگے دنکو بھی تارے چھٹکتے ہین - **جرأت** ؎ اُٹھتے ہی چھٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے - جب جدا تجھسے ہم اے ماہ جبین بیٹھتے ہین -

آنکھونکے آگے سے اوپ یا تلپٹ ہوجانا - نگاہ کے سامنے سے اسطرح غائب ہوجانا کہ پتا نہ لگے -

آنکھونکے آگے ناک سوجھے کیا خاک - یہ مثل طنز سے اُسکی نسبت

بولی جاتی ہی جسے سامنے کی چیز نہ سوجھے - ناسخ ؎ ہی عیان جلوہ خدا کا ان بتان ہند مین - سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھون کے آگے ناک ہی -

آنکھونکے اندہے - نافہم بے وقوف - نصیر ؎ دیکھ تو آنکھونکے اندہے کچھ بھی ہی تجکو شعور - یہ تو میری نوجوانی اور پُرانی چوڑیان - میر ؎ اہل نظر کسو کو ہوتی ہی محرمیت - آنکھونکے اندہے ہمتو مدت رہے حرم مین -

آنکھونکے اندہے نام شیخ روشن - مثل - دیکھو آنکھون کے اندہے نام نین سکھ -

آنکھون کے اندہے نام نین سکھ - جو نادان دانا بنے اُسکی نسبت یہ مثل کہتے ہین - اور اُسکی نسبت بھی کہتے ہین جو ایسی صفت سے مشہور ہو کہ اسمین پای نہ جاے - اسیکے قریب قریب فارسی کی یہ مثل ہی - ع برعکس نہند نام زنگی کافور - جانصاحب ؎ آنکھونکی اندہی ہی وہ مثل نام نین سکھ - نرگس کو دنکو اونٹ بھی آتا نہین نظر - مہندی (آغا حجو صاحب) ؎ اچھی پوشاک کو وہ کیا جانین - نین سکھ نام اندہے آنکھونکے -

آنکھونکے بھل چلنا - ادب یا شوق سے چلنا - داغ ؎ آنکھون کے بل چلونگا تری راہ شوق مین - موے مژہ بنین گے مری چشم تر کے پاؤن - اور آنکھون کے بھل بیٹھنا بھی کہا ہی - رشک ؎ کوے جانان مین اگر پاؤن دہرے ہون تھک جائین - سر کے بھل راہ چلا آنکھون کے بھل بیٹھ گیا -

آنکھونکی بینائی - بصارت - ناصر ؎ روز تم دیکھتے ہو شام ہی کیوقت کتاب - دشمنی ہی تمھین کچھ آنکھونکی بینائی سے -

آنکھونکے پپوٹے - وہ کھال جو بطور غلاف آنکھ کے اوپر ہی جیسے فارسی مین غلاف چشم اور بنام چشم کہتے ہین -

آنکھونکی پتلیان - نمبر (۱) آنکھونکی سیاہی - رند ؎ گئین جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے - کرینگی حشر کو آنکھونکی پتلیان فریاد - نمبر (۲) نہایت عزیز اور محبوب - کیف ؎ دین و دنیا دونون ہین آنکھونکی اپنی پتلیان - اک نگہ ہی حق کی جانب ایک باطل کیطرف - فقرہ - اولاد ہزار بُری ہو مگر مان باپ آنکھ کی پتلی سمجھتے ہین -

آنکھونکی پتلیان ٹھہرانا - آنکھونکا بے نور اور بے حس ہو جانا - اسیر ؎ کیا دیر مغان مین ایک بت کا انتظار ایسا - کہ دونون پتلیان ٹھہرا گئین چشم برہمن ہین -

آنکھونکی پتلیان پھر جانا - آنکھونکی پتلیون کا چڑہ جانا - چونکہ نزع کے وقت اعصاب کے کھچنے سے ایسا ہوا کرتا ہی اسلیے علامت مرگ سے کنایہ ہی معروف ظفر ؎ طبیعت گر نہ اکبار اسطرح سرکار کی پھرتی - تو پتلی آنکھ کی کیون آپ کے بیمار کی پھرتی -

آنکھون کے پردے - وہ سات جھلیان جو تہ بہ تہ آنکھون مین ہوتی ہین -

آنکھونکی تری - آنسوؤن کی نمی - ناسخ ؎ آئنہ دیدۂ گریان بنے جوہر پتلی - دیکھلے جو مری آنکھون کی تری آئینہ - سحر ؎ جب مستعد گریہ ہوے ہم غضب آیا - گردونکو بنایا کنول آنکھونکی تری نے -

آنکھونکے تل - وہ چھوٹے سے نقطے جو آنکھ کی سیاہی مین ہوتے ہین وزیر ؎ نظر سے میری گر بیمار اُنکی ہو گئین آنکھین - تصدق کے لیے کچھوا اُن روغن آنکھ کے تل کا - ذوق ؎ دیکھ چھوٹونکو ہی اللہ بڑائی دیتا - آسمان آنکھ کے تل مین ہی دکھائی دیتا -

آنکھون کے حلقے - وہ دائرے جنمین آنکھون کے ڈھیلے قائم ہین جنہین کاسۂ چشم اور حدقۂ چشم بھی کہتے ہین - اسیر ؎ آنکھ کا حلقہ بجاے طوق گردن چاہیئے - ہون ہین دیوانہ کسیکی نرگس بیمار کا - صبا ؎ ٹکٹکی باندھے ترے درپر رہین گے ای صنم - حلقے آنکھون کے کرینگے حلقۂ زنجیر ہم - آتش ؎ یہ آرزو ہی کہ زین سمند یار مین ہون - ہماری آنکھون کے حلقے رکاب کے بدلے -

آنکھونکی دوا کرو - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - عقل اور تمیز حاصل کرو اور اُس جگہ بھی مذاق سے کہتے ہین جب کسیکو کوی چیز سامنے رکھی ہوی نہین نظر آتی ہی - سحر ؎ ہچشمی یار سے حیا کر - نرگس آنکھون کی کچھ دوا کر -

آنکھونکے ڈورے - آنکھون کی لال لال رگین جو کسیکی آنکھونمین قدرتی ہوتی ہین یا نشے یا خمار سے پیدا ہوجاتی ہین - ناسخ ؎ آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون مین - موتی جڑے ہین لعل مین منھہ پر عرق نہین - میر ؎ تماشا سُرخ ڈورون سے تری کیا چشم میگون ہی - رگ گل نرگس شہلا مین ہی یہ تازہ مضمون ہی -

آنکھونکے ڈھیلے - دیدے - (یعنی سیاہی اور سپیدی اور پتلی) مومن ؎ غیر کو جھانکا تو ڈھیلے آنکھ کے - دیکھنا رکھدیوین گے روزن مین ہم - اسیر ؎ واہ رے شوق تماشا دیدۂ روزن نہین - صرف اگر آنکھون کے ڈھیلے ہون تری دیوار مین - وزیر ؎ اس مری دیوانگی پر ای جنون پتھر برین - آنکھ کے ڈھیلے لگا تا ہون اگر آتی ہی نیند -

آنکھونکی راہ (یا راستے) سے دل مین در آنا - نظرون مین سما کے دل مین گھر کرنا - صبا ؎ بے محابا ہی حقیقت مین تصور اُسکا - آنکھون کی راہ سے کیا صاف در آیا دل مین - اور در آنا کی جگہہ اُترآنا بھی کہتے ہین - مسرور ؎ یار کا دیدہ دلیری سے بہانا دیکھو - آنکھون کے رستے سے دلمین اُترآنا دیکھو -

آنکھونکی راہ سے دم نکلنا - نزع کیوقت آنکھین کھلی رہجانا جیسے انتظار مین مرنا کہتے ہین - آتش ؎ وہ تماشا ہی ترا حسن پُر آشوب ای ترک - آنکھون کی راہ سے دم نکلے تماشائیکا - جرات ؎ آنکھونکی راہ نکلے ہی کیا حسرتون سے دم - وہ روبرو جو اپنے دم واپسین نہین - اور دم کی جگہہ جان نکلنا بھی کہتے ہین - آتش ؎ راہ سے آنکھونکی نکلے جان مضطر چاہئے - شام سے فرقت کی شب مین ہی سحر کا انتظار -

آنکھونکی روشنی (یا بینائی) جاتی رہنا - اندھا ہوجانا - رند ؎ آنکھون کی روشنی بھی گئی ساتھہ یار کے - کچھ سوجھتا نہین جو وہ پیش نظر نہین -

آنکھون کے سامنے رکھنا - نمبر (۱) نگرانی رکھنا - تسلیم ؎ - زیر دامن رہنے دو اشک پریشان حال کو - سامنے آنکھون کے رکھنا چاہئے اطفال کو -

نمبر (۲) نظر کے سامنے رکھنا - ناسخ ؎ سامنے آنکھونکے آئینہ بہت رکھا نہ کر - ای صنم لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئینہ -

آنکھون کے سامنے رہنا - لازم -

آنکھونکے سامنے (یا آگے) سے چرانا - بہت چالاکی اور عیاری سے چرانا - آتش ؎ آنکھون کے سامنے سے دلکو مرے چرانا - خال سیہ ہی

طرار اس سارقی کے فن مین۔

آنکھونکے سامنے سے نہ ہٹنا - ہر وقت نگاہ کے سامنے رہنا - کسی دم تصور سے الگ نہونا۔ آتش ؎ آنکھون کے سامنے سے نہ ہٹ اے خیال یار۔ تجھسے کوئی عزیز دم واپسین نہین۔ ظفر ؎ جو دلمین ہو سو کہو تم نہ گفتگو سے ہٹو۔ رہو برابر آنکھونکے آگے نہ روبرو سے ہٹو۔

آنکھونکے سامنے کوئی چیز آجانا - کسی چیز کا آنکھونکی اوٹ ہوجانا - نسیم ؎ دیکھیے کسطرح اُسکے روے عالمتاب کو۔ سامنے آنکھونکے آجاتے ہین پردے نور کے۔

آنکھونکے سامنے (یا آگے) کی بات - اپنی دیکھی ہوئی بات - فقرہ تمہارے مکرنے سے کیا ہوتا ہی میری آنکھونکے سامنے کی بات ہے۔

آنکھونکی سفیدی - آنکھ کے تل کے آس پاس جو سفیدی ہوتی ہی - مصحفی ؎ نہین آنکھونکی سفیدی مین یہ تل ای عیار - مردم چشم نے در پردہ چُرایا کاجل - رشک ؎ ہین سفیدی مری آنکھونکی وہ رخسار صبح - مردم دیدہ نہو جائے ہر اک تل کیونکر - سحر ؎ آرزو ہی کہ مین اُس حور کی لکھون تعریف - کاغذ آنکھونکی سپیدی ہو تو مسطر پلکین۔

آنکھونکی سوئیان نکالنی رہگئی ہین[1] - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان کسی کام مین بہت کچھ محنت و مشقت ہوچکے تھوڑی سی کوشش باقی رہے - داغ ؎ جو بیٹھین آنکھین تو پلکین بھی کوئی پل کی ہین - یہی ہین بس ابھی آنکھونکی سوئیان باقی -

آنکھونکی سیاہی - آنکھ کا تل - مردمک - رشک ؎ نہ پری پائے تو آنکھونکی سیاہی سمجھے - تیرا وحشت زدہ ہی سایۂ دیوار پسند - ناسخ ؎ کیا فقط اشکون نے آنکھونکی سیاہی دہوئی - کہ ہوئے ہین مری پلکونکے بھی سب بال سپید -

آنکھونکی سیاہی سفید ہونا - موت کے آثار ظاہر ہونا - ہندی (آغا ہجو صاحب) ؎ گزری تمام عمر نہ آیا اُدہر سے خط - آنکھونکی یان سیاہی بھی ظالم ہوئی سفید -

آنکھونکی صفائی دیکھو - جملہ کسیکی چالاکی ڈہٹائی یا بیمروتی کے وقت کہتے ہین - رشک ؎ خط کا آغاز ہی آنکھونکی صفائی ہی وہی - روز بہ جتنیکم ہی وہی روز نظر آئی ہی وہی -

آنکھونکی فصدین کھلواؤ یا فصدین لو - جب کسی شخص کی نگاہ کچھ دیکھنے یا پہچاننے مین کمی کرتی ہی تو اُسوقت مذاقاً یہ جملہ کہتے ہین - یعنی تمہاری نظر کی خطا ہی - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے ناخن لو -

آنکھونکی قسم - عورتین ان الفاظ سے قسم کھاتی ہین - قلق ؎ چشم انصاف سے ذرا نرگس - تو نظرباز ہی بتا نرگس - نکتہ بین جانتے ہین ہم تجکو - اپنی آنکھونکی ہی قسم تجکو - میرے خود بین کی کیسی ہین آنکھین - ان کو دکھلا کہ آنکھین کُھلجائین - معروف ؎ صدف آنکھونکی قسم کھا گئی رکھ کان پہ ہاتھ - اشک سا گوہر

[1] اس مثل کی نسبت ایک کہانی مشہور ہی اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ کسی عورت نے ایک شخص کو دیکھا کہ مردہ سا پڑا ہی اور تمام بدنمین سوئیان چبھی ہوئی ہین سمجھی کہ کسی نے اسپر جادو کیا ہی اسلیے کہ بقول مشہور ایک قسم کے جادو مین سوئیان بھی چبھوتے ہین وہ سوئیان نکالنے لگی سارے بدنکی سوئیان نکال لین صرف آنکھونکی باقی رہگئی تہین کہ ایک عورت وہان آگئی اُس نے اس سے کہا کہ آپ آنکھونکی سوئیان نکالنی باقی ہین تو یہان ٹھہری رہ مین ابھی آتی ہون یہ کہکر وہ کسی ضرورت کو گئی اس عورت نے اُسکی آنکھونکی سوئیان نکال لین اور وہ شخص سحر سے نجات پاکر اُٹھ بیٹھا محبت اور ہمدردی اُسی عورت کی ثابت ہوئی جسنے آنکھونکی سوئیان نکالی تہین -

شہوار نہ دیکھا نہ سُنا۔

آنکھونکے گڑھے ۔ وہ گڑھا جو لاغری سے آنکھونکے حلقونمین پیدا ہو جاتا ہی صبا؎ روزن ہین تیرے دیکھنے والونکے واسطے۔ آنکھونکے ای صنم مرے مُنھ پر گڑھے نہین۔ سحر؎ ای انتظار جان مسافر نہ گر پڑے۔ اندھے کنوین ہین آنکھونمین اپنی گڑھے نہین۔

آنکھونکے ناخن لو ۔ موقع استعمال کے لیے دیکھو آنکھونکی فصدین کھلواؤ مصحفی؎ وہ کہتے ہین نہ چھیڑو مجکو دیکھو لوگ بیٹھے ہین۔ میان آنکھونکی فصدین لو ذرا آنکھونکے ناخن لو۔

آنکھونکے نیچے (یا تلے) نمبر (۱) نگاہ کے سامنے۔ جیسے آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا۔

نمبر (۲) تصور مین۔ سحر؎ پھرتی ہی تصویر شیرین کی جو آنکھون کے تلے۔ غیرت بادام شیرین دیدۂ فرہاد ہین۔ میر؎ پھرتی ہین اُسکی آنکھین آنکھون تلے ہمیشہ۔ رہتا ہی آب دیدہ یان تا گلے ہمیشہ۔

آنکھونکے نیچے اندھیرا آجانا ۔ دیکھو آنکھون کے آگے اندھیرا آجانا۔ اسیر؎ بندھا کب تصور ترے گیسوؤن کا۔ کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا۔

آنکھون کے نیچے بجلی سی چمک جانا ۔ آنکھ جھپکا دینے والی چمک یکایک نظر آجانا۔ داغ؎ اُسنے نگاہ ملتے ہی دلپر لگی وہ چوٹ۔ بجلی سی اپنی آنکھون کے نیچے چمک گئی۔ اسیر؎ آنکھونکے تلے کوند گئی برق تجلی۔ آئے جو وہ رہوار کو چمکا کے برابر۔

آنکھونکے نیچے پھرنا ۔ دیکھو آنکھون کے آگے پھرنا۔ اسیر؎ ۔ شکل چشم یار پھر آنکھون کے نیچے پھر گئی۔ پھر مجھے وحشت ہوئی چشم غزالان دیکھکر۔ بحر؎ مُنھ چھپانا ہی ہی اگر منظور۔ میری آنکھون تلے پھرا نہ کرو۔ ظفر؎ چشم تیری چشم آہو ہی مگر وقت غضب۔ پھرتی ہی مانند چشم شیر آنکھونکے تلے۔

آنکھونمین (یا آنکھونپر) **آشوب ہونا** ۔ آنکھین دکھنے آنا۔ شعور؎ یہان تو روتے روتے آنکھونمین آشوب ہو آیا۔ گمان ہی محتسب ظالم کو مجھپر بادہ خواری کا۔ داغ؎ صبح اُس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہمنے۔ ایک آشوب رہا چار پہر آنکھونپر۔ میر؎ پی ہوئی تو لہو پیا ہو نمین۔ محتسب آنکھون پر ہی کچھ آشوب۔

آنکھونمین آنا ۔ نمبر (۱) نظرونمین سمانا۔ اسیر؎ مری آنکھونمین آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو۔ شجر رہتا ہی اکثر سبز دریا کی ترائی مین۔

نمبر (۲) مست ہونا۔ مرزا جان طپش؎ دعوے میخواری کا اتنے ہی پہ تھا سرکار کا۔ پیتے ہی اک آدھ گھونٹ آنکھون مین بس آنے لگے۔ ان معنون مین اس شعر کے سوا اور کسی کے یہان نہین پایا گیا۔

آنکھونمین اشارے ہونا ۔ اشارون اشارون مین مطلب ادا کرنا۔ ؎ کچھ مجکو اُسکے دل کی خبر مصحفی نہین۔ آنکھونمین تو اشارہ کئی بار ہو گیا۔ ظفر؎ یہ اشارہ ہی کہ آنکھونمین اشارے ہو وین۔ عین شفقت سے کیے اُسنے جو بادام طلب۔

آنکھونمین اندھیرا آجانا ۔ دیکھو آنکھون کے آگے اندھیرا آجانا۔ نکہت؎ جب خیال رُخ پر نور کسیکا آیا۔ دیکھو اندھیر کہ آنکھونمین اندھیرا آیا۔ اسیر؎ مہر و مہ کی جو پڑی آنکھ تری زلفون پر۔ دونون چکرا گئے آنکھونمین

اندھیرا آیا - اور آنا کی جگہہ چھانا اور ہونا بھی ہی - رشک ؎ چھایا تری زینت سے یہ آنکھونمین اندھیرا - مسی نہ دکھای دی نہ سرمانظر آیا - اسیر ؎ جی الجھنے لگا آنکھونمین اندھیر اچھایا - جب تصور ترا آگی گیسو نگاہون باندھا - بحر ؎ چار سو ہی اندھیر آنکھون مین - چار دن سے جو اُسکی دید نہین

آنکھونمین باتین کرنا - اشارونمین باتین کرنا - انشا ؎ - غیر سے کرتے تھے آنکھونمین ابھی باتین تم - ہم بھی آ پہنچے ہین کیا عین اشارات کیوقت -

آنکھونمین باتین ہونا - لازم - بحر ؎ سیکھے سے بھی انداز تمہارے نہین آتے - آنکھونمین ہون باتین یہ اشارے نہین آتے -

آنکھونمین بجلی سی چمک جانا - دیکھو آنکھون کے نیچے بجلی سی چمک جانا معروف ؎ ایک بجلی سی چمک جاسے ہی آنکھونمین وہین - ذکر چھیڑے ہی جو اُس گل کی ہنسی کا کوی -

آنکھونمین بچپن ہونا - کھورا گھاری ہونا - درد ؎ میرے اُسکے جو لڑگئین آنکھین - ہوگئے آنکھون ہی مین دو دو بچن - اب یہ محاورہ متروک ہی -

آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - تصورمین رہنا کوی چیز جب خیال مین پیش نظر رہتی ہی تو اسکی نسبت کہتے ہین کہ آنکھونمین بس گئی ہی یا بسی رہتی ہی - مصحفی ؎ بس گیا وہ نگار آنکھونمین - کیا سمائے بہار آنکھونمین - ظفر ؎ بسا آنکھونمین وہ پیارا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیئے - تصور بندہ رہا اُسکا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہیئے -

آنکھونمین بہار پھولنا - چھانا - دل شگفتہ ہونا - نگاہون سے خوشی ٹپکنا - سوز ؎ کھب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین - مسرور ؎ آتے ہو ضرور تم چمن سے - آنکھون مین بہار چھا رہی ہی

آنکھونمین بیٹھنا - ڈھٹائی سے مکرنا - داغ ؎ دلکو چرا لیا ہی اشارون سے ادہر پھر - آنکھونمین بیٹھتے ہین ڈھٹائی تو دیکھیئے - یہ محاورہ لکھنؤمین نہین سُنا -

آنکھونمین پالنا - بہت محبت اور ناز و نعم سے پرورش کرنا - تسلیم ؎ کہان جاتا ہی تنہا چھوڑکر مجکو مصیبت مین - اسی دن کے لیے ای طفل اشک آنکھونمین پالا تھا - سوز ؎ کیون طفل اشک تجکو آنکھونمین مین نے پالا - اسیر بھی میرے منہہ پر یون گرم ہوکے آیا -

آنکھونمین پھرنا - تصورمین پیش نظر رہنا - ظفر ؎ گردش چشم وہ آنکھونمین پھرے ہی ساقی - ہمکو کیا کام جو ہم تجھسے کرین جام طلب - آتش ؎ دیکھکر آئینہ یار آنکھونمین پھر جاتا ہی - یاد آتی ہی مجھے بھولی ہوی صحبت صبح - ناسخ ؎ جنکی رفتار کے پامال ہین ہم - وہی آنکھونمین پھرا کرتے ہین - رشک ؎ ای چرخ دور کامل نجم زحل یہ تھا - پھر تا رہا ان آنکھونمین وہ تل تمام رات -

آنکھونمین پھیکا لگنا - خوشنما اور اچھا نہ معلوم ہونا - میر ؎ لالہ و گل کیون نہ پھیکے اپنی آنکھونمین لگین - دیکھنے والے ہین ہم تو رنگ احمر کے ترے - ولہ ؎ گر بہشت آوے تو آنکھونمین مری پھیکی لگے - جسنے دیکھا ہو تجھے محو تماشا کیا ہو -

آنکھونمین پی جانا یا پیئے جانا - رغبت و شوق سے تاکنا - گھورنا - آتش ؎ جانب شیشہ جو دیکھون تو مغان کہتے ہین - آنکھونمین دختر رز

کو پئے جاتے ہو عبث۔

آنکھونمین ترمرے پھرنا۔ دماغی صدمے سے آنکھونکے آگے ذرے ذرے سے نظر آنا۔ ترمرے اُس چکنائیکو کہتے ہین جو پانی کے اوپر متفرق ہوکے تیرتی ہی اسی سے تشبیہاً اُن ذرونکو بھی کہتے ہین۔ داغ ؎ خیال ذرۂ ریگ بیابان کوی جاتا ہی۔ پھرین گے ترمرے تربت مین بھی مجنونکی آنکھونمین۔ مومن ؎ عطر غیرونکو دکھاکر جو لگایا اُسنے۔ ترمرے سے ہین مرے دیدۂ تر مین پھرتے۔

آنکھونمین تصور بندہنا۔ کسی چیز کا خیال پیش نظر ہونا۔ نقی ؎ جب تصور رخ گلگون کا بندھا آنکھون مین۔ خار ہر گل ہوا ای باد صبا آنکھون مین۔

آنکھونمین تکلے چبھونا۔ غصے کے وقت عورتین لونڈیون باندیون سے کہتی ہین کہ اگر پھر اسطرح ڈھٹائی سے آنکھ سامنے کی تو آنکھون مین تکلے چبھودونگی۔ اسکا استعمال ایسی خطاپر ہی جو آنکھ سے متعلق ہو۔ داغ ؎ کرے دعواے ہمچشمی تو مژگان دراز اسکی۔ چبھوے خوب تکلے نرگس شہلاکی آنکھونمین۔

آنکھونمین تل بیٹھنا۔ آنکھونمین سماجانا۔ سودا ؎ تل بیٹھ مری آنکھونمین ہی ساعت نیک آج۔

آنکھونمین تلنا۔ نظرونمین جچنا۔ بحر ؎ ہم پلہ ہوے اُس سے نہ چھوٹے نہ بڑے پھول۔ آنکھونمین تُلا یار ترازو مین ترے پھول۔ وله ؎ تلگئی مہر و وفا ای یار اپنی آنکھ مین۔ جب ترازو سینے مین تیر نظر ہونے لگا۔

آنکھونمین تولنا۔ متعدی۔ منیر ؎ دل عدو مین ترازو ہوا ہی اُسکا تیر۔ اگر ہو شبہہ تو ای مرگ اپنی آنکھونمین تول۔ مسرور ؎ دیتے ہین فوق اپنی کمر سے بھی نازنین۔ آنکھونمین تول کر مرے جسم نحیف کو۔ شعور ؎ آنکھ مین تول کے موے کمر نازک کو۔ بڑھ کے ہین رشتۂ جان سے بھی سمجھتے عاشق۔

آنکھونمین تیل لگانا۔ اکثر لونڈیان باندیان اس غرض سے کہ کام نہ کرنا پڑے یا لڑکے پڑھنے سے نجات ملنے کے لیے آنکھونمین تیل لگا لیتے ہین جس سے آنکھین آشوب کر آتی ہین اور بعض عورتین کسی موقع پر آبدیدہ ظاہر کرنے کے لیے تیل پڑے ہوے بالون پر ہاتھ پھیر کے آنکھونمین لگا لیتی ہین کہ اس ترکیب سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آتے ہین۔

آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا۔ آنکھون مین طراوت آنا۔ جی خوش ہونا۔ فقرہ۔ کیا ہری ہری دوب ہی کہ دیکھتے ہی آنکھونمین ٹھنڈک پڑگئی۔

آنکھونمین ٹیسو پھولنا۔ زرد ہی زرد نظر آنا۔ آنکھونمین خوشی کا سمان پھرنا۔ داغ ؎ اپکی آنکھونمین کسطرح نہ ٹیسو پھولے۔ زردی چہرۂ بیمار اثر کرتی ہی۔

آنکھون مین جان آنا۔ نمبر (۱) آنکھون کو بھلا معلوم ہونا۔ جی کو راحت پہنچنا۔ فقرہ۔ آجکل ہری چیز دیکھکر آنکھون مین جان آجاتی ہی۔

نمبر (۲) قریب مرگ۔ آنکھونمین دم اٹکنا۔ صبا ؎ وہ بت نہین ہی اور آنکھونمین جان آئی ہی۔ خدا دکھاے تو دیدار آخری ہوجاے۔

رند ؎ پھر نہ آجائے مری جان کہین آنکھونمین - پھر ہوی حسرت دیدار خدا خیر کرے - میر ؎ کیا دیکھتا ہی ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ - آنکھونمین جان آ ہی ہی اید ہر نگاہ کر -

آنکھونمین جان اٹکنا - (یا ٹھہرنا) تمام جسم سے دم نکل کے حسرت دیدار سے آنکھونمین رک رہنا - سحر ؎ اب تو آنکھونمین جان اٹکی ہی - دیکھ جا آ کے اک نظر مجکو - تسلیم ؎ کیا ہی کس نے ترسانے کی خاطر وعدہ اینکا کہ وقت نزع بھی ٹھہری ہوی ہی جان آنکھونمین -

آنکھونمین جان ہونا - نمبر (۱) حد سے زیادہ ناتوان ہونا - مسرور ؎ لیلی یہ بولی دیکھ کے مجنون کی لاغری - کیا دیکھون تجکو تیری تو آنکھون مین جان ہی -

نمبر (۲) دیکھو آنکھونمین جان اٹکنا - آتش ؎ اک رشک مسیحا کے تصور مین یہ ہی حال - آنکھونمین ہی جان اور فنا دم نہین ہوتا - جرات ؎ حباب وار ہی آنکھونمین جان مرغ اسیر - چمن تک اب تو قفس اسکا باغبان پہنچا - برق ؎ کہدیجو قاصد افقط آنکھونمین جان ہی - سائل کو انتظار ہی تیرے جواب کا - اور آنکھونمین جی ہونا بھی انہین معنی مین کہا ہی -

میر ؎ آنکھونمین جی مرا ہی ادہر یار دیکھنا - عاشق کا اپنے آخری دیدار دیکھنا غافل ؎ جسکے دیدار کی حسرت مین ہو جی آنکھونمین - مرتے دم وہ نہین صورت نہ دکھائے افسوس -

آنکھونمین جگہہ دینا - بہت عزیز سمجھنا تعظیم و توقیر کرنا - ناسخ ؎ ہر ایک اپنی آنکھونمین دیگا تجھے جگہہ - سرمہ کیا ہی یار نے برق نگاہ سے آتش ؎ مومنو کافر جگہہ دیتے ہین آنکھونمین اسے - طور کا سرمہ کسی نقش قدم کی خاک ہی - معروف ؎ سیاہ کار تو ہون لیک سرمہ سان مجکو جگہہ سب آنکھونمین دیتے ہین دیکھنا تعظیم

آنکھون مین جگہہ ہونا - عزیز ہونا - سحر ؎ ہماری آنکھونمین دلمین جگہہ تمہاری ہی - یہ آج غیر محلے مین کیون ہی گھر کی تلاش -

آنکھونمین جہان تاریک ہونا - بہت رنج اور صدمے کیجگہہ کہتے ہین رشک ؎ ای ہجر میری آنکھونمین تاریک ہی جہان - یہ مضمون شعر تک بھی یہان سوجھتا نہین - اور تاریک کی جگہہ سیاہ اور اندہیر ہو جانا اور رہنا سب طرح مستعمل ہی - میر ؎ آنکھونمین میری عالم سارا سیاہ ہی اب یہ مجکو بغیر اسکے آتا نہین نظر کچھ - ؎ عالم مری آنکھونمین جو اندہیر ہی جرات - جانیکا ارادہ ہی یہ کس رشک قمر کا -

آنکھونمین چبھنا - پسند آنا - آنکھونکو بھلا معلوم ہونا - سحر ؎ چبھا ہی جب سے وہ آنکھونمین اشکبار ہونمین - وہ دلمین درد اٹھا ہی کہ بیقرار ہونمین فقرہ - آجکل سبز رنگ آنکھونمین چبھا جاتا ہی -

آنکھونمین چرانا - سامنے سے چیز اڑا لینا - باوصف نگرانی کے چالاکی سے چرا لینا - سرور ؎ کیا غضب ہی کہ چار آنکھون مین دل چراتا ہی یار آنکھونمین - رشک ؎ لیگیا دل چرا کے آنکھونمین - وہ بجا ہی اگر چرائے نظر -

آنکھونمین چربی چھانا - نمبر (۱) مغرور ہونا - اپنے مرتبے سے بڑہ چلنا - رند ؎ رو برو اس شعلہ رو کے بزم مین کیون آگئی - شمع کافوری کی آنکھونمین یہ چربی چھا گئی - جرات ؎ چاہتی ہی اس بھبھو کے کے حضور اپنا فروغ - شمع کی آنکھون مین ہی چربی مگر چھائی ہوی - نواب مرزا شوق

؎ چربی آنکھوں میں تیری چھائی ہے۔ کچھ نگوڑی کی شامت آئی ہے۔
نمبر (۲) اپنے اچھے برے کو نہ سمجھنا۔ نیک و بد میں تمیز نہ ہونا۔ فقرہ۔ تمہاری آنکھوں میں کیوں چربی چھاگئی تھی تم کیوں اُسکے کہنے میں آگئے۔
داغ ؎ ہمارے شمع رو کے سامنے یوں شمع پر جلنا۔ الٰہی کیسی چربی چھائی پروانے کی آنکھوں میں۔

آنکھوں میں چکا چوند آنا یا چکا چوند ہونا۔ چمک کے سامنے نظر کا قائم نہ رہنا۔ کامل ؎ چمک برق عارض دکھانے لگی۔ چکا چوند آنکھوں میں آنے لگی۔ منیر ؎ چکاچوند آنکھوں میں ہو ہوش اُڑ جائیں غش آجائے۔ کلیم اللہ گر اُس مہر کی دیکھیں درخشانی۔

آنکھوں میں چھانا۔ آنکھوں میں ایسا سمانا کہ اُسکے سوا اور کچھ نہ سوجھے۔ ناسخ ؎ میں مطلع نہیں شب تار فراق سے۔ آنکھوں میں چھا رہی ہے جو تنویر یار کی۔ انشاء ؎ وہ شکل آنکھوں میں اپنی چھا رہی ہے۔ طبیعت سخت ہی گھبرا رہی ہے۔ مومن ؎ واعظ کے ذکر مہر و قیامت کو کیا کہوں۔ عالم شب وصال کے آنکھوں میں چھا گئے۔

آنکھوں میں حقیر کردینا۔ کسیکی نظروں میں ذلیل کردینا۔ احسان ؎ یہ بے زری بھی عجب بد بلا ہے سیمبرو۔ تمہاری آنکھوں میں اسنے مجھے حقیر کیا۔

آنکھوں میں حقیر ہونا۔ لازم۔ ؎ مصحفی ہو کے عاشق خوباں۔ سبکی آنکھوں میں ہم حقیر ہوئے۔

آنکھوں میں حلقے پڑجانا۔ ناتوانی سے آنکھوں میں گڑھے پڑجانا۔ ہندی (آغا ہجو صاحب) ؎ دیکھے ہیں جو گیسوؤں کے حلقے۔ حلقے آنکھوں میں پڑگئے ہیں۔ ؎ حلقے آنکھوں میں پڑگئے منہ زرد۔ ہوگئی ہیر تیری کیا صورت۔ آتش ؎ ہوا ہوں موسے لاغر میں پڑے ہیں آنکھوں میں حلقے۔ پریشان کر رہا ہے حال سودا زلف پرخم کا۔

آنکھوں میں خار ہونا۔ نظروں کو برا معلوم ہونا۔ آتش ؎ خار آنکھوں میں ہیں گل باغ جہاں کے تجھ بغیر۔ دل نہیں لگتا کسی صورت ترے مانوس کا۔ جرات ؎ غنچے میں جس رنگ گل کے سوکھکر کانٹا ہوا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ آنکھوں میں مری یہ خار ہے۔

آنکھوں میں خاک۔ (عو) ایک تو وہی محل استعمال ہے جو آنکھوں خاک میں لکھا گیا۔ سحر ؎ نظر پھسلتی ہے واللہ میری آنکھوں میں خاک۔ کہ صاف صاف ہے آئینہ سان بدن کیا خوب۔ دوسرے جب کوئی کسی اچھی چیز کو ٹوکتا یا نظر لگاتا ہے یا کسیکی نظر لگجانیکا ڈر ہوتا ہے تو وہاں بھی کہتے ہیں۔ رند ؎ آنکھوں میں اسکی خاک سبا و نظر لگے۔ آنکھیں کرو نہ نرگس شہلا کے سامنے۔ داغ ؎ آدمی کو بری نظر سے نہ دیکھ۔ ای فلک خاک تیری آنکھوں میں۔ تیسرے جب کوئی کچھ مانگے اور دینا نہ منظور ہو تو اُس جگہ بھی عورتیں کہتی ہیں کہ اُسکی آنکھوں میں خاک میں تو نہ دونگی مگر اس محل پر زیادہ منہ میں خاک کا استعمال ہے۔

آنکھوں میں خاک ڈالنا یا خاک جھونکنا۔ نمبر (۱) سچی اور کھلی ہوئی بات سے انکار کرنا۔ سوز ؎ تو نے میرا نہیں چرایا دل۔ ڈالتا کیوں ہے میری آنکھوں میں خاک۔ داغ ؎ گیلے میں بال آئے کہیں سے نہا کے تم۔ آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو خاک اُڑا کے تم۔
نمبر (۲) دغا یا فریب سے کچھ لے لینا۔ چالاکی سے کسی چیز کو اُڑا لینا۔

سوداؔ ۔ ہین گے از بس یہ ہاتھ کے چالاک ۔ ڈالے ہین اسکی آنکھونمین بھی خاک ۔ مرزا جان طپشؔ ۔ محبس سے رات دلکو مرے صورت صبا ۔ کیا لیگئے ہین آنکھونمین وہ خاک ڈالکے ۔

نمبر (۳) اس غرض سے بھی آنکھونمین خاک ڈالدیتے ہین کہ دکھائی نہ دے ۔ بحرؔ ۔ خاک آنکھونمین غبار خط تو جھونکتا ہی ۔ یار کے سبزہ رخسار کو کیونکر دیکھین ۔ ناصرؔ ۔ کس نظر سے ہی دیکھتا اسکو ۔ آنکھ مین آئینے کی ڈالون خاک ۔

نمبر (۴) بیچنے والے اپنی بُری چیز کی تعریف کرتے ہین تاکہ خریدار اچھی سمجھکر خریدلے اور خریدار سمجھ جاتا ہی تو کہتا ہی کہ تم تو آنکھون مین خاک جھونکتے ہو ۔

آنکھونمین خاک کی چٹکی نہ ڈالون ۔ آنکھونمین خاک بھی نہ ڈالون ۔ (عو) یعنی کچھ نہ دون ۔ معروفؔ ۔ ہماری آنکھونمین ڈالے نہ خاک کی چٹکی ۔ گھر اسکے موسم ہولی مین گر گلال بٹے ۔ یہ جملہ عورتین اکثر اسجگہ بولتی ہین جہان کسیکو کچھ دینے سے انکار مین مبالغہ ظاہر کرنا منظور ہوتا ہی ۔

آنکھونمین خاک لگانا ۔ کسی جگہ کی خاک کو متبرک سمجھکر آنکھونمین لگانا ۔ ؔ ۔ تصور مین زیارت جب ہوئی حاصل ہمین زگین ۔ لگائی ہمنے خاک مرقد شبیر آنکھونمین ۔

آنکھونمین خمار ہونا ۔ نشے یا نیند سے آنکھین چڑھی ہونا ۔ ناسخؔ ۔ ظاہر انکا ہی باطن مین ہون لبریز عشق ۔ دل ہی مخمور مے گلگون خمار آنکھونمین ہی ۔ مصحفیؔ ۔ سچ بتا رات تو کہان جاگا ۔ اب تلک ہی خمار آنکھونمین ۔ سوزؔ ۔ راتوکی سیر ہمسے چھپائی تو کیا ہوا ۔ آنکھونمین اب تلک بھی تمہاری خمار ہی ۔

آنکھونمین خواب آنا ۔ نیند آنا ۔ نسیمؔ ۔ کردیا اُس نگہ مست نے مجکو غافل ۔ آج آنکھونمین مری خواب خدا داد آیا ۔ اسیرؔ ۔ خانہ عیش مرا کلبہ احزان نہوا ۔ خواب آنکھونمین کب آیا کہ پریشان نہوا ۔ گلزار نسیمؔ ۔ یون سیج پہ آکے سوئی بیتاب ۔ جس شکل سے آئے آنکھ مین خواب ۔

آنکھونمین خوار ہونا ۔ ذلیل و حقیر ہونا ۔ فقرہ ۔ تم اپنی بدچلنی سے زمانے کی آنکھونمین خوار ہوگئے ہو ۔

آنکھونمین خون (یا لہو) اُترنا ۔ بہت غصہ آنا ۔ ذوقؔ ۔ قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تونے سان پر ۔ اُترے ہی آنکھونمین زخمون کی مرے خون دیکھکر ۔ اسیرؔ ۔ جام مے گلگون جو دیا غیر کو اسنے ۔ آنکھونمین مری خون برابر اُتر آیا ۔ نسیمؔ ۔ اغیار تمہین بادہ گلرنگ پلائین ۔ آنکھونمین لہو کیون نہ ہماری اُتر آئے ۔

آنکھونمین خیال یا تصوّر پھرنا ۔ ہر وقت کسی بات کا خیال رہنا ۔ گلزار نسیمؔ ۔ پایا جو جواب منتظر نے ۔ آنکھونمین لگا خیال پھرنے ۔ کیفؔ ۔ پھرتا ہی سدا آنکھونمین اس بت کا تصور ۔ ہم دیکھتے ہین ایک ہی پتلی کا سدا رقص ۔

آنکھونمین دل لُبھانا ۔ آنکھون کے معشوقانہ ناز اور کرشمے دکھاکے فریفتہ کرنا ۔ ضمیر لکھنویؔ ۔ کوئی تسخیر ہی افسون ہی یا اعجاز آنکھونمین ۔ لبھا لیتا ہی دلکو وہ بت طناز آنکھونمین ۔

آنکھونمین دم آجانا ۔ دیکھو آنکھونمین جان آنا نمبر ۲ ۔ معروفؔ ۔

تمہاری چشم کے بیمار کا آنکھونمین دم آیا۔ مناسب تھا کہ اُسکو دیکھ جاتے اپنی آنکھونسے۔ ظفر ؎ آگیا چشم کے بیمار کا دم آنکھونمین۔ تونے پوچھا نہ کبھی کیون ہی کسلمند مزاج۔

آنکھونمین دم اٹکنا ۔ دیکھو آنکھونمین جان اٹکنا۔ داغ ؎ دم مری آنکھونمین اٹکا ہی کہ دیکھون تو سہی۔ کیا مسیحا سے مرے درد کا درمان ہوگا۔ برق ؎ تیرے دیدار کی حسرت ہی یہان تک دلکو۔ مرتے مرتے بھی دم آنکھونمین اٹک جاتا ہی۔ ظفر ؎ اپنے مریض چشم کی تو جلد لے خبر۔ اٹکا ہوا ہی آنکھونمین دم چار روز سے۔

آنکھونمین دم لانا (ظ ش) ۔ نیم جان کردینا۔ مصحفی ؎ مجھ سیہ بخت کا دم آنکھونمین لایا کاجل۔ چشم بد دور عجب تونے لگایا کاجل۔

آنکھونمین دم ہونا ۔ قریب مرگ ہونا۔ سارے بدن سے کھنچکر دم آنکھونمین آرہنا۔ جرات ؎ آنکھونمین دم ہی اُسکا بیٹھے ہو کیا یہان تم۔ احوال جاکے دیکھو کچھ اپنے مبتلا کا۔ اسیر ؎ آنکھونمین ہی دم حباب کیطرح۔ دیکھو تو مجھے مین کیا رہا ہون۔

آنکھونمین ذرا ڈر نہین ہی ۔ بہت ڈھیٹ اور نڈر ہی۔

آنکھونمین رات بسر لیجانا (ظ ش) ۔ جاگ کر صبح کرنا۔ یہ اگلا محاورہ ہی اسکی جگہ اب آنکھونمین رات کاٹنا ہی۔ میر ؎ پلکون پہ تھے پارۂ جگر رات۔ ہم آنکھونمین لے گئے بسر رات۔

آنکھونمین رات جانا ۔ جاگتے جاگتے صبح ہوجانا۔ اگلا محاورہ ہی اب اسکی جگہ آنکھونمین رات کٹنا بولتے ہین۔ میر ؎ جب سے آنکھین لگی ہین ہماری نیند نہین آتی ہی رات۔ تکتے راہ رہے ہین دنکو آنکھونمین جاتی ہی رات۔

آنکھونمین رات کاٹنا ۔ بے کیفی سے رات بھر جاگتے رہنا۔ سودا ؎ درازی ہے شب ہجران زلف یار کلیم۔ مجھی سے پوچھ کہ کاٹون ہون رات آنکھونمین۔ صبا ؎ شاہد ہی آسمان ستارے گواہ ہین۔ آنکھونمین کاٹتے ہین شب انتظار روز۔

آنکھونمین رات کٹنا ۔ لازم۔ ناسخ ؎ سب کی سب کیا ہین شب قدر ہماری راتین۔ کٹتی ہین آنکھون ہی مین ہجر کی ساری راتین۔ مصحفی ؎ تم گھر مین جاکے غیر کے راحت سے سو رہے۔ آنکھونمین اپنی رات کٹی پاسبان کیطرح۔ ظفر ؎ سُنا مین نے کٹی اُنکو بھی ساری رات آنکھونمین۔ کسی نے میرا افسانہ سنایا کچھ نہ کچھ ہوگا۔

آنکھونمین رات گُزارنا ۔ آنکھونمین رات کاٹنا۔ مصحفی ؎ وہان بسر ہوئی آرام سے تمہاری رات۔ تڑپ کے ہمنے یہان آنکھونمین گزاری رات۔ اب اسکی جگہ آنکھونمین رات کاٹنا فصیح ہی۔

آنکھونمین رات گزرنا ۔ لازم۔ فقرہ۔ درد سے نیند نہین آتی ساری رات آنکھونمین گزر جاتی ہی۔

آنکھونمین رائی لُون ۔ (عو) جب کوئی کسی بچے یا اور کسی اچھی چیز کو ٹوکتا ہی تو اس ڈر سے کہ نظر نہ لگجاے کہتی ہین کہ تیری آنکھون مین رائی لُون۔

آنکھونمین رکھنا ۔ نمبر (۱) نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا۔ سودا ؎ بس ہو تو رکھون آنکھونمین اُس آفت جان کو۔ اور دیکھنے دون مین نہ زمین کو نہ زمان کو۔ ہلال ؎ رات دن آنکھون ہی مین رکھتے ہین عاشق آنکھ کو

پیک نظارہ نگہبان رہا کرتے ہین-

نمبر(۲) عزیز رکھنا- **نصیرؔ** آنکھونمین صبح و شام نہ کیونکر رکھون کہ اشک لڑکا ہی نور چشم ہی اپنا چراغ دل- **ظفرؔ** مین نے جانا تھا کہ آنکھونمین رکھیگا وہ مجھے- اُسنے آنکھون ہی سے جون اشک گرایا مجکو- **صباؔ** ہون عزیز وحشت مین سودائے چشم یار مین- رکھتے ہین آنکھونمین مردم کیطرح آہو مجھے-

آنکھون مین روشنی آجانا- بصارت حاصل ہونا- آنکھونمین نور آنا- فقرہ- تمکو دیکھتے ہی آنکھونمین روشنی آگئی اور آنکھونمین روشنی ہونا بھی اسیجگہ کہا ہی- **ؔ** ای سحر شان حسن کی ظلمت مین نور ہی- آنکھونمین روشنی ہو اگر وہ دکھائے زلف-

آنکھونمین رہنا- نمبر(۱) آنکھونمین بسنا- تصور مین رہنا- **ظفرؔ** بتاؤ دلمین رہوگے کہ میری آنکھونمین- پسند اپنے لیے تم کوئی محل تو کرو- **ذوقؔ** سبکو دیکھا اُس سے اور اُسکو نہ دیکھا جون نگاہ- وہ رہا آنکھونمین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا- **میرؔ** رہتے ہو تم آنکھون مین پھرتے ہو تمہین دل مین- مدت سے اگرچہ یان آتے ہو نہ جاتے ہو-

نمبر(۲) نہایت عزیز اور قابل قدر ہونا- **نسیمؔ** آنسو کے ٹپکنے سے نہ ہو کیون مجھے ماتم- مٹی مین ملا ہاے جو آنکھونمین رہا تھا- **اسیرؔ** ای اہل کعبہ قدر ہماری ضرور ہی- آنکھون مین ہم بتون کی رہے سومنات مین-

آنکھونمین سُبک کرنا- ذلیل و حقیر کرنا- **منیرؔ** پامالونکی نظرون مین سبک مجکو نہ کرنا- ڈرتا ہون کہ ہلکی نہ پڑے لات تمھاری-

آنکھونمین سُبک ہونا- لازم- **شعورؔ** اُس بزم مین ذلیل دل ناتوان نہین- آنکھونمین یہ سبک نہین دلپر گران نہین- **وزیرؔ** کیا آنکھونمین اُسکی مین سُبک ہون- نظرونمین وہ مجکو تولتا ہی-

آنکھونمین سحر کرنا- (ثلث) بےکیفی سے صبح تک جاگتے رہنا- **قلقؔ** دن تو یون سیر مین بسر کرتی- رات کو آنکھون مین سحر کرتی- **وحیدؔ** کب شب ہجر مین سوے فلک کج رفتار- دیکھ لے دیکھ لے کی ہمنے سحر آنکھونمین- بول چال مین سحر کی جگہ صبح ہی اور لازم کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی-

آنکھونمین سُرخی ہونا- کسی صدمے یا آشوب یا رونے یا نشے یا رات کے جاگنے سے- **آتشؔ** کہان تک آنکھونمین سرخی شراب خواری سے- سفید مو ہوے باز آ سیاہ کاری سے- **ناسخؔ** کیا سیاہی اور سُرخی لالہ دار آنکھون مین ہی- چشم بد دور آج ای ساقی بہار آنکھون مین ہی-

آنکھونمین سرسون پھولنا- زرد ہی زرد نظر آنا- ہر چیز بھلی معلوم ہونا- **بحرؔ** چاندنی کھیت کرے آنکھونمین سرسون پھولے- جام بلور کے ہاتھون ہی یہ کیفیت شب- **ناسخؔ** دیکھ لے جوڑا بسنتی جو وہ جسم یار مین- پھولے کیون سرسون نہ چشم نرگس بیمار مین- **منیرؔ** سرسون نرگس کی آنکھ مین پھولی- اُسکی دربار مین جو دیکھی بسنت- اور بنگ کی زیادہ نشے کی حالت کو آنکھونمین سرسون پھولنا کہتے ہین- **نظیرؔ**- سبزی کا وہ نشہ ہی اگر غم کی دھول جاوے- تیار تن بدن ہو اور دل بھی پھول جاوے- آنکھون کے آگے آکر سرسون ہی پھول جاوے- عشرت کی لہرین آوین دکھ درد بھول جاوے- اور نصیر نے آنکھون مین سرسون کھلنا بھی کہا ہی- **ؔ** کھل گئی آنکھونمین سرسون بھی نشے سے بنگ کے-

آج دیوانہ کیا ساقی نے دکھلا کر بسنت -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) دینا - سرمہ یا کاجل آنکھونمین لگانا - **صبا** ؎ پھر دوبارہ طور پر بجلی گری - تمنے آنکھونمین دیا سرما عبث - **ذوق** ؎ تو آنکھمین نہ سرمۂ دنبالہ دار دے - مفتون چشم کو یونہین اک تیر مار دے - **نصیر** ؎ کیون نہ اُسکی آنکھمین پھیرون سلائی نیل کی - دے رقیب روسیہ کاجل تمہاری آنکھمین - اور اسکا متعدی بھی شعرا نے کہا ہی - **صبا** ؎ سرمہ آنکھونمین رقیبون سے وہ دلوانے لگے - پیس ڈالا ہی گردش لیل و نہار نے اب کے برس - ؎ تاریک ہوگیا ہی نظرمین جہان وزیر - آنکھونمین اُسکی غیر نے سرمہ دیا نہو -

آنکھونمین سرمہ کھینچنا - سرمہ لگانا - **اختر شاہ اودہ** ؎ کھینچے سرمہ جو یار آنکھونمین - ہووے دونی بہار آنکھونمین -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) گھُلانا - گھلانا یہان لگانا کے معنون مین ہی - **مصحفی** ؎ آنکھونمین گھُلایا ہی دہوان دھار جو کاجل - منظور ہی کیا اس سے ابھی پھر کے تو دیکھو -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) گھُلنا - لازم - **شہیدی** ؎ اُسنہ دیکھکے مشاطہ سے کہتا ہی وہ شوخ - چشم بد دور غضب سرمہ گھلا آنکھونمین - **داغ** ؎ خیر سے سرمہ گھلا رہتا ہی ابتو ہر گھڑی - اس بلا کو پا لنا آنکھون مین دیکھا اچھا نہین -

آنکھونمین سرمہ (یا کاجل) لگانا - **صبا** ؎ سرمہ آنکھونمین وہ لگاتے ہین - دیکھیے کیا فتور ہوتا ہی - **ظفر** ؎ ہی ارادہ خاک مین کسکے ملانیکا تجھے سرمہ آنکھونمین جواب تو نے لگایا بطرح - اور اسکا لازم بھی مستعمل ہی -

کیف ؎ لگا تھا کاجل اُن آنکھونمین یار روتا کیون - وہ لوح قبر کو میری سیاہ کیا کرتا -

آنکھونمین سرمے (یا کاجل) کی تحریر کھینچنا - سرمہ یا کاجل لگانا - **داغ** ؎ تیرہ بختون کا خط تقدیر دیکھ - آنکھمین اس سرمے کی تحریر کھینچ - **کیف** ؎ ہو رقم جسطرح شعر عاشقانہ کیف کا - اپنی آنکھونمین صنم سرمے کی یون تحریر کھینچ -

آنکھونمین سفیدی چھانا - اندھا ہوجانا - آنکھونمین جالا پھیل جانا - **ناصر** ؎ تکتے تکتے راہ ای سیمین بدن - میری آنکھونمین سفیدی چھا گئی -

آنکھونمین سمانا - نمبر (۱) آنکھونمین بس جانا - ہر وقت تصور مین رہنا - **ظفر** ؎ بتو نکی جب سے صورت میری آنکھونمین سمائی ہی - نظر آتا مجھے کیا کیا تماشا سے خدائی ہی - **سحر** ؎ جام آنکھونمین سمایا رہے حسرت ہی یہی - دلکی صورت نہ بغل سے کبھی مینا نکلے -

نمبر (۲) نظرونمین بھلا معلوم ہونا - نہایت پسند آنا - ؎ کیا ہوا ای ذوق ہین جون مردمک ہم روسیاہ - لیکن آنکھونمین سمانا کوئی ہمسے سیکھ جاے - **برق** ؎ تو نے جس روز سے بے پردہ دکھای صورت - پھر مری آنکھون مین ہر گز نہ سمایا کوئی - **آتش** ؎ دندان یار جب سے سماے ہین آنکھمین - لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر -

آنکھونمین سمان بند ہنا - کسی کیفیت کی تصویر نظرون کے سامنے ہونا - **انشا** ؎ ٹک عالم جنون تو دکھا وہ کہ جس سے صاف - لاہوت کا سمان مری آنکھونمین آبند ہے -

آنکھونمین شرم نہو تو ڈھیلے اچھے - یہ مثل بیحیائی پر ملامت کرنے

کی جگہہ بولتے ہین - ناسخ ؎ حلم اگر دلمین نہووے کہین بہتر ہتھیر - ڈھیلے اچھے ہین حیا ہو نہ اگر آنکھونمین -

آنکھونمین صورت پھرتی ہی - یعنی تصورمین ہر وقت صورت نظر کے سامنے ہی - **سحر** ؎ دکھاتی ہی دل پھر محبت کسیکی - کہ آنکھونمین پھرتی ہی صورت کسیکی - **ہلال** ؎ کبھی لبھائے جان پرور کبھی حشیمان پُر افسون پھرا کرتی ہی آنکھونمین انہین دوچار کی صورت -

آنکھونمین طراوت آنا - آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - **تسلیم** ؎ کیا کہون مین سبزۂ رخسار گلگون کا اثر - دیکھتے ہی میری آنکھونمین طراوت آگئی

آنکھونمین غبار ہونا یا آجانا - دھندلا نظر آنا - **ناسخ** ؎ بے سبب پیری مین غافل کم نظر آتا نہین - توسن عمر روان کا یہ غبار آنکھونمین ہی - **میر** ؎ منتظر اُس کی گرد رہ کے تھے - آنکھونمین سو غبار سا ہی کچھ **ظفر** ؎ اسقدر خاطر مکدر ہی نہین کچھ سوجھتا - آگیا دلکی کدورت سے غبار آنکھونمین ہی

آنکھونمین کوٹ کوٹ کے (یا کوٹ کے) موتی بھرے ہین بہت آبدار آنکھونکی صفت مین یہ جملہ بولا جاتا ہی - **اسیر** ؎ منھ مین آن دانتون کی جا ہیرے جڑے - بھر دیے آنکھونمین موتی کوٹ کر - **ناسخ** ؎ کوٹ کر موتی بھرے ہین تری آنکھونمین اگر - قطرۂ اشک یہان بھی ہین گُہر آنکھونمین - **وزیر** ؎ ان آنکھونمین صانع نے بھرے کوٹ کے موتی - قسمت یہ ہماری ہی کہ اشکون سے بھری آنکھ -

آنکھونمین کھائے جانا - اثر بھری اور رغبت کی نظرون سے دیکھنا جب نہایت رغبت سے کوئی کسی چیز کو دیکھتا ہی اُسوقت کہتے ہین - **مسرور** ؎ دیکھیے شوق سے تو کہتے ہین - تم تو آنکھونمین کھائے جاتے ہو - اور آنکھونکی تکرار کے ساتھ بھی کہا ہی - **داغ** ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ - آنکھون آنکھونمین کھا گیا دلکو -

آنکھونمین کُھبنا - نہایت پسند آنا - نگاہ کو بہت ہی بھلا معلوم ہونا - **سوز** ؎ کُھب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین - **انشا** ؎ دلکو ہر چند بچاتا ہون ولیکن ہیہات - کُھب ہی جاتا ہی ان آنکھونمین جمال ایک نہ ایک **نصیب** ؎ برق چمکے ہی تو چمکے ہمکو کیا ساقی کہ اب - کُھب رہی ہی تیری آنکھونکی کٹاری آنکھ مین -

آنکھونمین گڑھے پڑ جانا - دیکھو آنکھونمین حلقے پڑ جانا - **سحر** ؎ پھر رہی ہی موت نظرونمین ضعیف ایسا ہون مین - جو گڑھا ہی میری آنکھونکا نشان گور ہی - فقرہ - بیماری سے صورت بدل گئی ہی گال پچک گئے ہین آنکھونمین گڑھے پڑ گئے ہین -

آنکھونمین گھر بنانا (بلا تشدید) - آنکھونمین بسنا - نظرونمین رہنا - **رشک** ؎ کسکی آنکھونمین گھر بنایا تھا - بعد مدت جو آپ آئے نظر -

آنکھونمین گھر دینا (بلا تشدید) - آنکھونمین جگہہ دینا - **سحر** ؎ خوبرو طرفہ نگینے ہین کہ ارباب نظر - مثل انگشتر انہین آنکھون مین گھر دیتے ہین - یہ محاورہ بہت کم مستعمل ہی -

آنکھونمین گھر کرنا - نمبر (۱) آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - **اسیر** ؎ ایسی برگشتہ ہین کیون مثل مقدر پلکین - دلمین آئین مری آنکھونمین کرین گھر پلکین - **صبا** ؎ رکھتی ہی عاشقونکو سدا چشم تر کمر - پیدا بسکے کرتی ہی آنکھونمین گھر کمر -

نمبر (۲) نظر بچا کے کوئی کام کرنا - چالاکی سے کچھ اُڑا لینا - **آتش** ؎

تا صبح گفتگو تھی نگاہوں مین یار سے - آنکھون مین دشمنون کے کیا گھر تمام رات -

میر؎ غمزے نے اُسکے چوری مین دل کی ہنر کیا - اُس خانمان خراب نے آنکھون مین گھر کیا -

نمبر (۳) ڈھٹائی سے جھٹلانا - اپنی بات کی پیچ کرنا - برق؎ غیر کو دیدہ و دانستہ بلاکر صاحب - آپ گھر آنکھون مین کرتے ہین غضب کی جا ہے

سوز؎ بس مُنہہ تو مت کُھلاؤ میان درگزر کرو - مین جانتا ہون تمکو نہ آنکھون مین گھر کرو - سحر؎ کیون مکرتے ہو مری آنکھون مین گھر کرتے ہو - ہے نگہ اور طرف مجھپہ نظر کچھ بھی نہین -

آنکھون مین گھر ہونا - آنکھون مین جگہ ہونا - آتش؎ گردہ سے گو سمجھتے ہین مجھے آدم ذلیل - آنکھون مین گھر ہے مری خاکستر بادکا -

سحر؎ پھول ہین مطبوع سبکو گلشن آفاق مین - دل مین آنکھون مین ہے گھر محبوب خوش پوشاک کا -

آنکھون مین لُون مرچ بھرنا یا آنکھون مین مرچین بھرنا - آنکھون مین نمک مرچ بھرنے سے بسبب تکلیف کے نیند نہین آتی ہے نیند دور کرنیکی یہ ایک ترکیب ہے اور زبانون پر یہ محاورہ زیادہ تر اسی صورت سے ہے کہ جب کسی لونڈی باندی ماما اصیل کو زیادہ نیند آتی ہے تو خفا ہوکے کہا جاتا ہے کہ اسکی آنکھون مین لون مرچ بھر دیا جاسے - منیر؎ دعوت ہجر کے ہوتے ہین مسالے تیار - لُون مرچ آنکھون مین بھرتے ہین نہ سونے والے

صبا؎ ہے مزہ نفس کشی کا جنہین اے بے خبرو - مرچین آنکھون مین وہ بھرتے ہین پئے غفلت شب -

آنکھون مین اُچانا - دغا و مکر چالاکی سے چیز اُڑا لینا - مسرور؎

تیری چیتون وہ دزد شاطر ہے - لیگئی دل ہزار آنکھون مین -

آنکھون مین مُرَوَّت نہونا - مصحفی؎ مروت بھی اگر آنکھون مین اسکی اک ذرا ہوتی - تو نظرون سے مری اسکی نظر بھی آشنا ہوتی -

آنکھون مین موہنی ہونا - آنکھون مین تسخیر کا خداداد اثر ہونا - ناسخ؎ دیکھا جسے ہوگیا وہ عاشق - تیری آنکھون مین موہنی ہے - اور اسیطرح آنکھون مین اعجاز اور جادو ہونا بھی کہتے ہین - عاشق؎ سُنا ایسا سخن دیکھا نہ ایسا ناز آنکھون مین - کرامت ہے لبون مین آپکے اعجاز آنکھون مین -

صبا؎ افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا - آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا -

آنکھون مین نشہ چڑھنا - نشے سے چور ہونا - رشک؎ نشہ آنکھون مین چڑھا اعجاز جادو ہوگیا - بے خبر جام شراب حسن سے تو ہوگیا

اور آنکھون مین نشہ چھانا بھی کہتے ہین مشہور شعر؎ میخانہ مین جب سے آگئے ہین - نشے آنکھون مین چھار ہے ہین -

آنکھون مین نقشہ کھیچ جانا یا پھر جانا - اس محاورے کا استعمال دو مقام پر ہے ایک تو یہ کہ کوئی دیکھی ہوئی چیز جو خیال مین ہے اُسکی تصویر کیسی مشابہ چیز کو دیکھکر نظر کے سامنے آجاے - اسیر؎ ہوئین یہ آرزوئین قتل دلمین - پھر آنکھون مین نقشہ کربلا کا -

دوسرے حسن بیان کی تعریف مین کہتے ہین کہ اس تقریر کا کیا کہنا کہ آنکھون مین نقشہ کھیچ گیا -

آنکھون مین نم نہونا - آنکھون مین آنسو کی تری نہونا - مصحفی؎ - نہین آتے جواب پلکون پر آنسو - نہین ہے نام کو آنکھون مین نم کیا - مومن؎ ہون آب آب اُن ری نگہ ہاے گرم گرم - اُس مہروش کے سامنے

آنکھونمین نم نہین -

آنکھونمین نہ جچنا - پسند نہونا - نظرونمین کچھ نہ ٹھہرنا - فقرہ - بات تو ہزار جگہہ سے آئی ہی مگر لڑکی کے باپ کی آنکھونمین کوئی جچتی ہی نہین تسلیم ع مکر کے آنسو بہا کردے نہ تو مجکو فریب - جچتے ہین کب جھوٹے موتی جوہری کی آنکھ مین - منیر ع تینولیونکو ہی دم بھر مین اسقدر آمد - کہ آنکھونمین نہین جچتا خراج استنبول -

آنکھونمین نہ سمانا - نگاہ مین نہ جچنا - ایک چیز کے سامنے دوسری چیز حقیر معلوم ہونا - ناسخ ع اسقدر کھب گئی ہی تیری سنہری رنگت - ای پری آنکھ سماتا نہین زر آنکھونمین -

آنکھونمین نیل کی سلائی پھیرنا - اندھا کرنا -

آنکھونمین نیند آنا - آنکھونمین زائد صرف حسن کلام کے لیے ہی - وزیر ع وصل مین رفتار معشوقانہ دکھلاتی ہی نیند - آج کن آنکھیلیون سے آنکھونمین آتی ہی نیند - ظفر ع نیند آنکھونمین کہان تجھ بن پڑے بستر پہ یان - گنتے ہین ای مہ جبین تارے شب فرقت کے ہم

آنکھونمین نیند بھری ہونا - نیند کا ماتا ہونا - عاشق ع - بیری ہین یہان خواب اجل پیش نظر ہی - گو صبح ہوئی نیند پر آنکھونمین بھری ہی

آنکھونمین ہلکا ہونا - نگاہونمین حقیر ہونا - تسلیم ع ہلکے تری آنکھونمین نہوتے جو سر بزم - گرتے صفت اشک نہ یارون کی نظر سے -

آنکھون والے انکھیان بڑی نعمت ہین - اندھے فقیر کی صدا -

ملہ اگرچہ یہ محاورہ ایجاب کے ساتھ بھی ہی (صبا ع ای پردہ نشین تم مری آنکھونمین جچے ہو - نظرونمین تیری پھر رزن دیوار تمہارا) مگر زیادہ تر سلب ہی کے ساتھ ہی -

آنکھین آسمان پر رہتی ہین (یا آنکھین آسمان پر ہین) - جو کام نظر جھکا کے اور نگاہ جما کے کرنے کا ہو وہان اُسکے خلاف کوئی ادہر اُدہر دیکھے تو یہ جملہ کہتے ہین - فقرہ - سبق کیونکر یاد ہو تیرا تو سوائے دیدہ ہی آنکھین ہر وقت آسمان پر رہتی ہین -

آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین یا لگی ہین - یعنی نیچے دیکھتے ہی نہین - فقرہ - حرف کیا خاک سوجھین آنکھین تو آسمان سے لگی ہین - فقرہ - ابتو کبوترون کے شوق مین ہر وقت آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین حسرت دیدار کیجگہ میر ع اب وہ بتیا عشق مین ہین پتنگ آ کے جان - آنکھین ہماری لگ رہی ہین آسمان سے -

آنکھین ادہر اُدہر ہین - نگاہین پریشان ہین - انتشار خیالات کیجگہہ کہتے ہین - جرات ع دل مضطرب ہی پر یہ آنکھین ادہر اُدہر ہین - بیٹھے تو گھر مین ہم ہین کیا جانے پر کدہر ہین -

آنکھین اُگلی پڑنا - دیدون کا بہت اُبھرنا - یہ کیفیت اکثر بخار اور درد کی شدت مین ہوتی ہی اور گھوڑے کے صفات مین آتا ہی - سودا ع اچپلاہٹ سے توڑتی ہین یہ اُگلی آنکھین - رشک سے دل ہو جسے دیکھ چکارے کا گداز -

آنکھین اُلٹ جانا - پتلیان چڑھجانا - نمبر (۱) زیادہ رونے سے - ظفر ع ایسے روئے ہجر ون کی جان کو ہم - روتے روتے اُلٹ گئین آنکھین نمبر (۲) حالت نزع مین - داغ ع دیکھا نہ وقت نزع بھی اُس رشک حور کو - آنکھین اُلٹ گئین یہ مصیبت تو دیکھیے ع حسرت سے چشم واہون مین اسطرح سے ہوس - جاتی ہین آنکھین جیسے دم واپسین اُلٹ - زند ع -

درپرسے آکے میرا مسیحا جو پھر گیا - آنکھین گئین دم نفس واپسین اُلٹ -

نمبر(۳) زیادہ نشّے مین - **سحر** محتسب نشّے مین اُلٹی ہوئین آنکھین کبھی

پتلیان میری نہ باہر ہین نہ اندر پلکین -

آنکھین اُمنڈنا - رونے کا جوش ہونا - **سرور** دلکی حسرت کہ بیقراری کر

آنکھین اُمنڈین کہ اشکباری کر -

آنکھین اندر دھنس جانا - آنکھونکے ڈھیلونکا حلقے مین بیٹھ جانا -

مسرور فرقتِ نورِ نظر کا ہش فزا ہی دیکھیے - روتے روتے آنکھین

اندر دھنس گئین یعقوب کی -

آنکھین اندھی ہونا - بینائی اور بصارت نہونا - **میر حسن** وہ

آنکھین جو اندھی تھین روشن ہوئین - زمینین جو تھین رشکِ گلشن ہوئین

آنکھین اوپر کو نکرنا - شرمانا - **جرات** وصل مین ہمنے حجاب عشق سے

کل ساری رات - آنکھین اوپر کو نکین بیٹھے جو سر کرکے تلے - یہ اگلی زبان ہے

اب اس محل پر آنکھین اوپر نہ اُٹھانا زیادہ فصیح ہے -

آنکھین بچھانا - بہت خاطر و مدارات کرنا - بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آنا -

رشک آنکھین بچھائین اہل نظر آئین آپ گر - کرتے ہین کام بڑھ کے

یہ اپنی بساط سے - **وزیر** مین آنکھین بچھاؤن وہ شہ حسن اگر آئے -

درویش ہون آزاد ہون بستر تو نہین ہے - **آتش** شاہراہ ہستی موہوم مین

وہ چال چل - اپنی آنکھونکو بچھائین دوست دشمن زیرِ پا -

آنکھین بچھنا - لازم - **عاشق** آنکھین بچھتی ہین جدھر جاتا ہے وہ

کوے جانان جاسے ہر دم خیز ہے - **ناسخ** قدر اُسکے سر کی دیکھو ہوتی ہین

رو چین فدا - راہ مین بچھتی ہین آنکھین دیکھنا تو قیر پا - **منیر** آنکھین بچھی ہین

جال کی رستے مین دور تک - آمد قفس کی سمت یہ کس مشت پر کی ہے -

آنکھین بدل جانا - نمبر(۱) بیمروت ہوجانا - التفات کی نظر نہ رہنا - فقرہ -

اللہ ری توتا چشمی کیا جلد آنکھین بدل گئین -

آنکھین بدلنا - نمبر(۱) بیمروتی اور بے التفاتی کرنا - **مومن**

آنکھین نہ بدلین شوخ نظر کیونکہ اب کہ مین - مفتون لطف نرگس فتان

نہین رہا - . .

نمبر(۲) نزع کیوقت پتلیان بدلنا - **مسرور** ای مسیحا نہ بدل آنکھین

تیرے بیمار نے آنکھین بدلین -

نمبر(۳) غصہ ہونا - خفا ہونا - **احسان دہلوی** ملاتا ہون اگر آنکھین

تو وہ دل کو چُراتا ہے - جو مین دل کو طلب کرتا ہون وہ آنکھین بدلتا ہے -

رند میرے جنگل مین اگر اُڑ کے ہما آیا ہے - چغد نے آنکھین بدلکر

اُسے پر مارے ہین -

آنکھین بڑی نعمت ہین - یہ جملہ آنکھونکی تعریف مین بولا جاتا ہے کہ

خالق نے آنکھ عجب نعمت انسان کو دی ہے - اور آنکھین بڑی دولت ہین

آنکھین بڑی چیز ہین یہ سب بولتے ہین -

آنکھین بگاڑ دینا - مخالف علاج سے آنکھ خراب کردینا - فقرہ - اس

کمحال کے علاج نے تو اور آنکھین بگاڑ دین -

آنکھین بنانا - نمبر(۱) آنکھونکا جالا اور پھلّی وغیرہ کاٹنا -

نمبر(۲) شیشے کی آنکھین پھوٹی ہوی آنکھونمین بناکے رکھ دینا -

نمبر(۳) آنکھین پیدا کرنا - آنکھین دینا - **غافل** شیفتہ صورت

خوبان یہ نہوتا ہرگز - صانع خلق بناتا نہ مری گر آنکھین -

نمبر(۴) طرح طرح سے آنکھونکی شکل وصورت بدلنا (تمسخر سے ایسا کیا کرتے ہین) فقرہ - یہ لڑکا عجب مسخرہ ہی کیسی کیسی آنکھین بناتا ہی کبھی ایک آنکھ بند کرلیتا ہی کبھی دوسری کبھی ٹپر ٹپر آنکھین مارتا ہی کبھی چندھے پن سے دیکھتا ہی۔

آنکھین بند رکھنا - وحشت دور کرنے کو باز وغیرہ وحشی جانورونکی آنکھین دھاگے سے سی دیتے ہین یا چمڑے کی ٹوپی چڑھا دیتے ہین - اُسی جگھ اس محاورے کا زیادہ استعمال ہی - ناسخ ؎ جانتا ہی مرغ بسمل رشک سے ہوجائیگا - بند کیون رکھے نہ وہ صیاد آنکھین باز کی -

آنکھین بند رہنا - اس محاورے کا استعمال کئی جگھ ہی۔

نمبر(۱) ضعف وبیخودی سے مشہور شعر ؎ گئے دن ٹکٹکی کے باندھنے کے اب آنکھین رہتی ہین دو دو پہر بند -

نمبر(۲) تصور کی حالت مین - فقرہ - پہرون آنکھین بند رہتی ہین خدا جانے وہ کس کے تصور مین رہتے ہین -

نمبر(۳) نشے سے - تسلیم ؎ سیتون سے حسن کی آنکھین رہا کرتی ہین بند کب خیال آتے ہین اُس غافل کو میری یاد کے -

آنکھین بند کرنا - نمبر(۱) مرجانے سے کنایہ ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا - ابھی ای مصحفی آنکھین نہ کر بند -

نمبر(۲) سونا - نواب خلد آشیان (فرمانروائے رامپور) ؎ - آنکھین نہ بند کیجیے سینے جو ہین کہون - حال غم فراق ہی کچھ داستان نہین

فقرہ - ذرا آنکھین بند کی تھین کہ غل ہوا آگ لگی پھر بھلا نیند کہان آتی ہی۔

نمبر(۳) غور کرنے اور تصور باندھنے کی جگھ - رند ؎ بہت سی فکر کی آنکھونکو کر بند - نہ کچھ وابستگی کا پر کھلا پیچ - آتش ؎ چہرۂ رنگین کی دکھلائی تصور نے بہار - بند آنکھونکو کیا کھولا در گلزار کو -

نمبر(۴) بیہوشی اور غفلت کی جگھ - جرأت ؎ پڑے مدہوش ہین آنکھین کیے بند کسیکی بانکی چتون پر ہزارون - سحر ؎ غفلت مین کچھ کسیکے شناسا ہوئے نہ ہم آنکھونکو بند کرکے زمانے کی دید کی -

نمبر(۵) حیرت کی جگھ - آتش ؎ اُلٹا اُدھر نقاب تو پردے پڑے اِدھر آنکھون کو بند جلوۂ دیدار نے کیا -

آنکھین بند ہونا - نمبر(۱) مرنا - فنا ہوجانا - سحر ؎ جو آنکھین بند ہوتین دیکھتے کیون ہجر کے صدمے - ہمین شکوہ اجل سے ہی نہین ہرگز گلا تجھسے - ناسخ ؎ ہونگی بند آنکھین تو سمجھوگے کہ بیداری ہی یہ - دیکھتے ہو کھولکر آنکھین جو تم یہ خواب ہی -

نمبر(۲) سوجانا - غافل ہوجانا - ناسخ ؎ خواب مین سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہین - بند آنکھین ہین مگر بند کوئی کام نہین - سحر ؎ کہین ایسا نہو وہ آکے پھر جائے - کسی شب بند ہون آنکھین نہ در بند

نمبر(۳) فکر اور خیال کی جگھ - رند ؎ بند آنکھین ہون تصور ہو اُسی کا ہر وقت کچھ نہ دیکھو کبھی وہ رخ زیبا دیکھو -

نمبر(۴) بعض جانورون کے بچونکی پیدا ہونے کے بعد کئی دن تک آنکھین نہین کھلتی ہین اُسجگھ بھی کہتے ہین - رند ؎ آشیان کنج قفس ہی نہ کبھی یاد آیا - بند آنکھین تھین جو لیکر مجھے صیاد آیا - تسلیم ؎ مجھے حیرت ہی کیون قسمت سپرد دام کرتی ہی - کہ آنکھین بند ہین منھ تک نہین دیکھا ہی گلشن کا -

آنکھین بند ہوجاتی ہین - نیند آئی جاتی ہی غفلت چھائی جاتی ہی

فقرہ - بخار سے ہوش نہین آنکھین بند ہوی جاتی ہین - فقرہ - نیند کیسی ضعف سے آنکھین بند ہوی جاتی ہین -

آنکھین بھبوکا ہونا - اکثر جوش گرانے اور نشے یا غصے سے آنکھین سُرخ ہوجاتی ہین - **قمر** شاگرد وزیر ؔ مرحوم ۵ اسد رجب ہوئی نشے سے ای جان بھبوکا - آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ - اور آنکھین لال بھبوکا ہونا بھی بولتے ہین - فقرہ - خیر تو ہے کس پر عتاب ہے آنکھین کیون لال بھبوکا ہو رہی ہین -

آنکھین بھر آنا - آنکھون مین آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - **داغ** ۵ چوٹ دل کی وہین اُبھر آئی - جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی - **نواب مرزا شوق** مرحوم ۵ قبر کھدتی جو وان نظر آئی - لاکھ روکا یہ چشم بھر آئی - اور آنکھین بھر بھی آتی ہین اور بھر آئینگی بھی محاورہ ہے - **میر** ۵ بھری آتی ہین آج یون آنکھین جیسے دریا کہین اُبلتے ہین - **رشک** ۵ اسد اللہ اُس بُت خوش چشم کے منھ کی شبیہ - آنکھین بھر آنے لگین آنکھونکا نقشا دیکھکر -

آنکھین بھر لانا - آنکھون مین آنسو بھر لانا - آبدیدہ ہونا - **میر** ۵ - آنکھین بھر لا کے یہ کہے ہین سب - کیونکہ پردہ رہیگا یارب اب - اب سمجھو آنسو بھر لانا زیادہ فصیح ہے -

آنکھین بے نور ہو جانا - ضعف بصارت ہو جانا - **رشک** ۵ آنکھین سب بے نور ہوئین بالون نے بھی بدلا رنگ ۔ صبح پیری سے ہوئی جسم کی تعمیر سفید - **برق** ۵ مانع دیدار حیرت ہی رہے گھر مین تو کیا چشم روزن کیطرح بے نور آنکھین ہوگئین -

آنکھین پانی ہوکر بہجانا - رونے کے مبالغے مین کہتے ہین **میر** ۵ اک نظر دیکھنے کی حسرت مین - آنکھین تو پانی ہو بہین پیارے -

آنکھین پاؤن سے ملنا یا پاؤن پر ملنا - (خوشامد یا محبت اور پیار سے) **مومن** ۵ ملی ہین غیر نے پاے نگار سے آنکھین - سرشک خون سے ہوئے پنجہ ہاے مژگان سرخ - **نواب** خلد آشیان (فرمانرواے رامپور) ۵ آنکھین ملین جو پاؤن پر اُس بحر حسن کے - دریا سے ملگئی مری مژگان تر کی شاخ -

آنکھین پتھرا جانا - آنکھون کا اسطرح کھلا رہجانا کہ نہ اُنمین نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتھر ہوگئین اور اسکے مختلف مقامات ہین - مثلاً -

نمبر (۱) حسرت و انتظار کی حالت مین - **جرات** ۵ کہیو صبا تغافل شعار سے پتھرا گئی ہین آنکھین ترے انتظار سے - **بحر** ۵ تمہارے منتظر کی آج یہ صورت نظر آئی - کہ پتھرائی ہین آنکھین تکتکی ہے سوئے دربان ہے - **میر** ۵ وہ سنگدل نہ آیا بہت دیکھی اُسکی راہ - پتھرا چلی ہین آنکھین مری انتظار مین - **رند** ۵ کس حسرت دیدار مین دم نکلا ہے یارب - پتھرائی ہوی ہین مری زیر کفن آنکھین -

نمبر (۲) حیرت کی جگہ - **برق** ۵ آنکھین کیا پتھرا گئین صانع کی صنعت دیکھکر - بت ہوا حیرت سے مین اُس بت کی صورت دیکھکر - **ذوق** ۵ پتھرا دیا جلوے نے ترے چشم صنم کو - چکرا دیا غمزے نے ترے طوف حرم کو -

نمبر (۳) حالت نزع مین - **قلق** ۵ آنکھین پتھرا گئین ڈھلگیا انکا - بند بندھی ہچکی اکھڑ گیا اُکھڑا - **النشا** ۵ تیرے مریض عشق کی پتھرا گئی جو آنکھ اُسکے ہر ایک مونس و ہمدم نے غش کیا -

آنکھین پٹپٹانا - شدت انتظار سے آنکھونکو صدمہ پہنچنا - فقرہ - تمہاری

راہ تکتے تکتے آنکھین پتھرا گئین۔

آنکھین پٹر پٹر مارنا۔ جلد جلد آنکھین کھولنا بند کرنا۔ عورتونکی بول چال مین۔ چار دن کی بیاہی دُلہن اور آنکھین پٹر پٹر مارتی ہے۔

آنکھین پٹم ہو جائین۔ عورتون کا کوسنا۔ اندھا ہو جائے۔ دیدے پھوٹ جائین۔ نواب مرزا شوق ؎ یا الٰہی جو جھوٹی قسمین کھائین دونون آنکھین ابھی پٹم ہو جائین۔

آنکھین پٹنا۔ (کسی پر) دیکھکر لوٹ ہو جانا۔ محسن ؎ کیسے دست حنائی پہ کیون بسمل دم دیدے۔ یہی سزا ہے کہ رویا کرین لہو آنکھین۔ اور کسیکے کلام مین اسوقت تک نہین دیکھا اور بول چال مین دل پٹنا ہے۔

آنکھین پلٹ جانا۔ نمبر (۱) مغرور ہو جانا۔ کامل ؎ وہ دیکھتا ہے اب نہین سیدھی نگاہ سے۔ دولت کا جلوہ دیکھکے آنکھین پلٹ گئین۔

نمبر (۲) بیمروت ہو جانا۔ ظفر ؎ سیدھی آنکھون سے کیون نہین ملتے کس گنہ پر پلٹ گئین آنکھین۔ ان معنی مین لکھنؤ مین نہین سُنا اور اگر ہو بھی تو قلیل الاستعمال ہے۔

آنکھین پونچھنا (بواو مجہول)۔ آنکھون سے آنسو پونچھ ڈالنا۔ ظفر ؎ ابھی ہر تار دامن کا بزنگ موج دریا ہو۔ جو چشم اشکبار اپنی ذرا دامن سے مین پونچھون۔ میر ؎ بھری آنکھین کسو کی پونچھتے جو آستین رکھتے۔ ہوی شرمندگی کیا کیا ہمین اس دست خالی سے۔ ؎ آیا تاثیر گریہ سے یار۔ ناسخ اب پونچھ ڈال آنکھین۔

آنکھین پھاڑکر (یا آنکھین پھاڑ پھاڑ کے) **دیکھنا**۔ آنکھین خوب کھول کے دیکھنا۔ غور سے دیکھنا۔ آتش ؎ سامنے جو پڑ گیا دیوانہ بیباک تھا پھاڑکر آنکھین جسے دیکھا گریبان چاک تھا۔

نمبر (۱) شوق و رغبت کیجگہ۔ اسیر ؎ دیکھا کیے چلمن کیطرف پھاڑ کے آنکھین جلوہ نظر آیا نہ کسی پردہ نشین کا۔ بحر ؎ تکتا ہی پھاڑ پھاڑ کے آنکھین وہ رات کو۔ چاند ہی کے اپنے سر سے مری جان اُتار چاند۔

نمبر (۲) حسرت کیجگہ۔ جرات ؎ چار سو دیکھون ہون جون آئینہ آنکھین پھاڑ پھاڑ میری نظرون سے جو اوجھل وہ پریوش ہے مرا۔

نمبر (۳) مصیبت مین گھبرا گھبرا کے دیکھنے کی جگہ۔ فقرہ۔ ہائے ری بیبسی چارطرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا تھا مگر کوئی اپنا نظر نہ آتا تھا۔ اور آنکھین پھاڑ کے دیکھنا بھی ہلال نے کہا ہے ؎ آنکھین پھاڑے دیکھتے ہین باغ مین تجکو بہت پھول نرگس کے اُتارون نرگس مخمور پر۔ مگر اور کہین نظر سے نہین گزرا۔

آنکھین پھٹ گئی ہین۔ دولت پا کے مغرور ہو گئے ہین۔ داغ ؎ نخوت دولت سے آنکھین پھٹ گئین قارون کی۔ کاش آنکھین پھاڑ کر انجام اپنا دیکھتا۔

آنکھین پھٹی جاتی ہین۔ (یا آنکھین پھٹی پڑتی ہین) سر اور آنکھونمین شدت سے درد ہونے کیجگہ کہتے ہین۔

آنکھین پھٹی ہوئی ہین۔ یعنی اُنہون نے بہت کچھ دیکھا ہے یہ تھوڑی سی چیز انکی نظرمین کب سماتی ہے۔

آنکھین پھرا کے رہجانا۔ تیورا کے مر جانا۔ صبا ؎ تیر نگاہ یار نے دم کر دیا فنا۔ آنکھین پھرا کے آہوئے تاتار رہگیا۔

آنکھین پھر جانا۔ نمبر (۱) مرتے دم پتلیان چڑھ جانا۔ سحر ؎ بات رکھلی مرگ نے تیرے مریض ہجر کی۔ پھر گئین آنکھین یہان روئے مسیحا دیکھکر۔

مومن ؎ کبھی کی پھر گئین آنکھین فرشتے بھی نظر آئے ۔ تمہارا منھ چھپانا
دیکھیے کیا کیا دکھاتا ہی ۔ میر ؎ رات گزری ہی مجھے نزع مین روتے روتے
آنکھین پھر جائین گی اب صبح کے ہوتے ہوتے ۔

نمبر (۲) بے مہر و بیمروت ہو جانا ۔ بے رخی کرنا ۔ سحر ؎ دیکھتے ہی یار کو
بھولا مرے خط کا جواب ۔ ایسی آنکھین پھر گئین توتا کبوتر ہو گیا ۔ جرأت ؎
پھر گئین آنکھین تمہاری اب وہ چتون ہی نہین ۔ میرے ہی چشمون کو چھپا
مجھپہ تم ہنسواؤ جی ۔ آتش ؎ سودا زدہ سے اپنے پھر جاتی ہین وہ
آنکھین ۔ مجنون سے بھی ہین وحشت شہری غزال کرتے ۔

آنکھین پھڑکانا ۔ دیدے مٹکانا ۔ سودا ؎ پھڑکاتی ہی کیا دختر رز
شیشے مین آنکھین ۔ قحبہ نہ کبھی گھر مین ہو مستور کسیکے

آنکھین پھڑوانا ۔ اندھا کر دینا ۔ اگلی حکومتون مین جابر بادشاہ بعض
مجرمونکی آنکھین پھڑوا دیتے تھے ۔ رند ؎ اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر
کیون دیکھا ۔ آنکھین پھڑواتے ہین لو اور تماشا دیکھو ۔

آنکھین پھوٹ بہنا ۔ بے اختیار آنسو جاری ہونا ۔ وزیر ؎
پھوڑے کیطرح پھوٹ بہین اور بھی آنکھین ۔ رومال ہوا ہی انہین تیر اسکا
پھاہا ۔ ؎ پھوٹ بہنے دو انہین یار کے آگے آتش ۔ دل کا احوال بھی
آنکھونکو بیان کرنے دو ۔

آنکھین پھوٹ گئین ۔ نمبر (۱) انتظار کے محل پر ۔ فقرہ ۔ کل تو آپکی
راہ دیکھتے دیکھتے آنکھین پھوٹ گئین ۔

نمبر (۲) بہت رونے کیجگہ یہ اکثر مبالغے کے طور پر کہا جاتا ہی ۔ فقرہ ۔ یہی
رات دن کا رونا ہی تو آنکھین پھوٹ جائین گی ۔ فقرہ ۔ بھائی کے غم مین
روتے روتے انکی آنکھین پھوٹ گئین ۔

نمبر (۳) کمال دیدہ ریزی کے موقع پر ۔ فقرہ ۔ سیتے سیتے ہماری تو آنکھین
پھوٹ گئین اور آپنے کہدیا اچکن اچھی نہین سلی ۔

نمبر (۴) زیادہ جاگنے کے مقام پر ۔ فقرہ ۔ کوئی آیا نہ گیا یہان رات بھر جاگتے
جاگتے آنکھین پھوٹ گئین ۔

نمبر (۵) پکانے ریندھنے کیجگہ ۔ فقرہ ۔ چولہا پھونکتے پھونکتے آنکھین پھوٹی
جاتی ہین لکڑیان جلتی ہی نہین ۔

آنکھین پھوٹین یا پھوٹ جائین ۔ کوسنے اور آنکھونکی قسم کھانے
کی جگہہ اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی ۔ رند ؎ خواب مین سوتا تھا مین یار
کے ساتھ ۔ آنکھین پھوٹین جگا دیا کسنے ۔ داغ ؎ آنکھین پھوٹین جو
کچھ بھی دیکھا ہو ۔ ابھی آتا ہون دشت ایمن سے ۔ اسیر ؎ شب تھا
دل اور تری زلف کی افشان کا خیال ۔ آنکھین پھوٹین جو نظر آئے ہون انجم
مجکو ۔ اور اسی جگہہ سامنے کی آنکھین پھوٹین بھی کہتے ہین ۔ مومن ؎
سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹین ۔ آنکھین مری سامنے کی پھوٹین ۔

آنکھین پھوڑنا ۔ نمبر (۱) اندھا کرنا ۔ سحر ؎ بس یہی علاج ان آنکھونکو
پھوڑیے ۔ چھٹ جائے تاک جھانک کا اپکا کسیطرح ۔

نمبر (۲) آنکھونکو صدمہ پہنچانا ۔ آنکھون پر زور دینا ۔ کئی جگہہ اسکا استعمال
ہوتا ہی ۔
بیفائدہ انتظار کرنے کی جگہہ مصحفی ؎ وہ نہ آئین گے دل انکا کہین
پیچھا چھوڑے ۔ مفت ہر روز کہانتک کوئی آنکھین پھوڑے ۔
بہت گریہ و زاری کی جگہہ بھی کہتے ہین کہ کیون رو رو کے آنکھین پھوڑتے ہو ۔

بہت دیدہ ریزی کا کام کرنے کی جگہہ۔ **منیر** ؎ کام کرتی رہی یہ آٹھ پہر۔ آنکھیں پھوڑی ہیں رات دن سی کر۔

پکانے ریندھنے میں مشغول ہونے کی جگہہ۔ **فقرہ**۔ قربان کی ایسی ماما کہ جب تک ہم آنکھیں نہ پھوڑیں روٹی ہی نصیب نہو (عو)

بہت جاگنے کی جگہہ۔ **فقرہ**۔ ایسا بھی کیا شوق ہے کہ آدمی رات رات بھر جاگ کے اپنی آنکھیں پھوڑے۔

آنکھیں پھیر دینا۔ مرجانا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا۔ **رند** ؎ نہ دکھا رشک مسیحا اسے ہر بار آنکھیں۔ پھیر دیگا کوئی دم میں ترا بیمار آنکھیں۔ **ولہ** ؎ حسرت دیدار نے پیدا کیا حال ردی۔ پھیر دیگا اب کوئی دم میں ترا بیمار آنکھ

آنکھیں پھیر کے چل دینا۔ کترا کے نکلجانا۔ منھ پھیر کے چلے جانا۔ **منیر** ؎ کہوں بھی ہے سبب بچکے نکلتی ہے یار کی۔ چلتا ہے آنکھیں پھیر کے توتا تفنگ کا۔

آنکھیں پھیر کر توتے کی سی۔ باتیں کرے مینا کی سی۔ یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو دراصل ہو تو بیمروت اور ظاہرداری سے لگاوٹ کی باتیں کرے۔

آنکھیں ترسنا۔ دیکھنے کی بہت آرزو ہونا۔ **برق** ؎ آنکھیں ترس رہی ہیں زیارت کیواسطے۔ دم بند ہے حضور کی خدمت سے چھوٹ کر۔ **بحر** ؎ نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند۔ ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے۔ **رشک** ؎ نامہ لکھو براسے پیمبر کبھی۔ مدت ہوئی ترستی ہیں آنکھیں برے خط۔

آنکھیں تلووں سے ملنا۔ نمبر (۱) خوشامد اور پیار سے۔ **داغ** ؎ آنکھیں ترے تلووں سے ملیں کسنے شب وصل۔ دو پھول سے نرگس کے بنے ہیں کف پا میں۔ **آتش** ؎ عشق ہے آنکھوں کو تلووں سے مجھے ملنے کا۔ پائینتی یار کی ہے میرا سرہانا شب وصل۔ **ہوس** ؎ سویا جو میرے گھر کبھی وہ مست خواب ناز۔ تلووں سے اُسکے اپنی میں آنکھیں ملا کیا۔ اور آنکھیں تلووں سے رگڑنا اور لگانا بھی کہا ہے۔ **انشا** ؎ رگڑنے دو مجھے تلووں سے اپنے ٹک تو آنکھیں تم۔ تصدق میں تمہارے جاؤں مجکو اسمیں راحت ہے۔ **جرات** ؎ آنکھیں تلووں سے لگاتا ہوں تو وہ از رہ ناز۔ سر ہٹاتا ہے پرے مار کے ٹھوکر میرا۔

نمبر (۲) قصے کہانیوں میں مشہور ہے کہ اگلے زمانے میں رانیاں اور شہزادیاں جس سے بہت ناخوش ہوتی تھیں اُسکی آنکھیں نکلوا کے اپنے تلووں سے ملتی تھیں۔ **فقرہ** (مثلاً) اگر میری بات کا تو تا صاف جواب نہ دیگا تو اس نگوڑے کی گردن مروڑ اپنے تلووں سے اسکی آنکھیں ملوں گی (فسانۂ عجائب) اور آنکھیں تلووں کے نیچے ملنا بھی کہا ہے۔ **شرر** ؎ تلووں کے نیچے ملیے نکلوا کے میری آنکھ مجرم ہوں دیکھکر تمہیں رغبت کی آنکھ سے۔

نمبر (۳) ناز معشوقانہ سے پامال کرنا۔ **ذوق** ؎ آنکھیں مری تلووں سے وہ ملجائے تو اچھا۔ ہے حسرت پابوس نکلجائے تو اچھا۔

آنکھیں تلے اوپر ہو جانا۔ نزع کیوقت پتلیاں پھر جانا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا۔ **شعور** ؎ یہ حیا چھوڑ دو اب نہ شرماؤ۔ نہ یقین ہو تو چلکے دیکھ آؤ۔ جان دیتا ہے چشم وابرو پر۔ ہوگئیں آنکھیں تک تلے اوپر۔

آنکھیں تلی ہونا۔ نظروں سے کسی بات کی آمادگی ظاہر ہونا۔ **اسیر** ؎ تیغ نگہ سے کشتہ ہوکون آکے سامنے۔ آنکھیں تلی ہوئی ہیں تمہاری ستیز پر۔

آنکھین تو ٹری ہی ہین - یہ جملہ طنز سے وہان بولتے ہین جہان کسیکو سامنے کی چیز نہ سُوجھے -

آنکھین تھک جانا - دیکھتے دیکھتے آنکھونکا گھبرا جانا - میر ع تلوار تیری برق تھی آنکھین جھپک گئین - گھوڑون کی باگین ہاتھ سے سب کے اُچک گئین ۔ بھاگین جو اضطرار سے فوجین بہک گئین - لاشونکی سیر کرتے ہوئے آنکھین تھک گئین - لوہو کی ہر چہار طرف ندیان بہین -

آنکھین تیورا جانا - آنکھونمین اندہیرا آجانا - (دوران سر یا ضعف یا چکاچوندہ سے) داغ ع خورشید میرے سامنے یا شمع طور ہے - آنکھین جو تیورا[عہ] گئین یہ کسکا نور ہے -

آنکھین ٹمٹمانا - آنکھون کا ذرا ذرا کُھلا ہونا اسلیے کہ ٹمٹمانا ذرا ذرا سی روشنی دینے کے معنی مین ہے - جیسے چراغ کا ٹمٹمانا - اس محاورے کا استعمال بیشتر بچونکی نسبت ہوتا ہے کہ اُنکی آنکھین پہلے ذرا ذرا کھلتی ہین یا نئی بیاہی دلہن کی نسبت کہ وہ حیا سے پوری آنکھین نہین کھولتی ہے اور نشے کی حالت مین بھی کہ خمار سے آنکھین بند ہوئی جاتی ہون کہتے ہین -

آنکھین ٹوٹ آنا - شدت سے آنکھونکا جوش کر آنا - محشر ع شکست دل نے رُلوایا یہان تک - کہ آنکھین روتے روتے ٹوٹ آئین -

آنکھین ٹھنڈی رہین - (عورتونکی دعا) جیسے اپنی اولاد کی خوشیان دیکھو اُنکے دیدار سے ہمیشہ آنکھین ٹھنڈی رہین -

آنکھین ٹھنڈی کرنا - نمبر(۱) اولاد یا معشوق یا سبزہ - دریا وغیرہ جن چیزون کے دیکھنے سے آنکھونمین طراوت آ جائے اور جی خوش ہو انکا دیکھنا

نمبر(۲) تسلی دینا - ہندو عورتین جب کسی غم و ماتم مین بہت روتی ہین تو پانی لگا کر اُنکی آنکھین پوچھی جاتی ہین اور اُسے آنکھین ٹھنڈی کرنا کہتے ہین - جیسے اسی محل پر مسلمان عورتون مین رومال وغیرہ سے آنسو پوچھتے اور سر پکڑ لیتے ہین

آنکھین ٹھنڈی ہونا - لازم -

آنکھین جاتی رہنا - بینائی جاتی رہنا - میر ع آنکھین جو روتے روتے جاتی رہین بجا ہے - انصاف کر کے دیکھے کوئی ستم کہان تک - داغ ع رونے سے بھی ہٹتا ہے کہین شوق نظارہ - آنکھین بھی گئین تو بھی یہ حسرت نہین جاتی -

آنکھین جلنا - نمبر(۱) آنکھونمین جلن ہونا - یہ کیفیت اکثر بخار کی شدت ضبط گریہ - اور کمال انتظار مین ہوتی ہے - فقرہ - درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہے بخار سے آنکھین جل رہی ہین - آتش ع ضبط گریہ سے جلا کرتی ہین آنکھین سچ ہے - بند ہونے سے ہے ناسور کا بہنا بہتر - وزیر ع چراغون کی طرح جلتی ہین آنکھین ہجر کی شب مین - نکلتا ہے عوض اشکونکے روغن آنکھ کے تل سے - ناسخ ع میری آنکھین جلتی ہین دم بھر نہین گر دیکھتا - کیا اثر اُلٹا ہے تیرے شعلۂ رخسار کا -

نمبر(۲) نگاہ پر کسی چیز کی گرمی کا صدمہ پہنچنا - وزیر ع یون حسن کی گرمی سے ترے جلتی ہین آنکھین - جسطرح ہو تپ سے تن بیمار مین گرمی -

آنکھین جھپکانا - جھینپنا - لحاظ سے آنکھ نیچی کرنا - گلزار نسیم ع - کہہ کر کھلے بندون جی کی تنگی - سے تنگ ہوئی وہ شوخ بنگی - آنکھین جھپکا کے دیو بولا - تو کیا کُھلی تو نے پردہ کھولا - اب نہین کہتے ہین -

آنکھین جھپکنا - نمبر(۱) بصورت متعدی - آنکھین کھولنا اور بند کرنا -

عہ دلی مین تیورانا فاعلاتن کے وزن پر اور لکھنؤ مین مفعولن کے وزن پر ہے -

جرأت۔ خدا جانے کہ ہے کس برق وش کا سامنا مجکو۔ کہین کچھ بیٹھے بیٹھے
خود بخود آنکھین جھپکتا ہون۔ مگر یہ صورت بالکل متروک ہے۔

نمبر(۲) بصورت لازم آنکھین بند ہوجانا۔ نظر کا نہ ٹھہرنا۔ (برق یا کسی اور چیز کی چمک سے) عاشق۔ برق چمکی خندۂ دندان نما سے یار کے آنکھین یہ جھپکین کہ رخ نظرون سے پنہان ہوگیا۔ برق۔ آنکھین پرتو سے جھپک جائین نہ کیون تارونکی۔ بجلیان کانون مین ہین چاند سے رخسارونکی۔

نمبر(۳) جھینپنا۔ سحر۔ عاشق سے جھپکتی ہین لجای ہوی آنکھین۔ باہر وہ کبھی شرم کے مارے نہین آتے۔

نمبر(۴) نیند آنا۔ سوجانا۔ رند۔ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین کٹ جاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے۔ میر۔ جھپکے ہے آنکھین اور جھکی آتی ہین تہت۔ نزدیک شاید آیا ہے ہنگام خواب اب۔

آنکھین جھک آنا۔ آنکھین جھپکی جانا۔ پوری نہ کھلنا۔ یہ حالت کبھی نشے کی زیادتی سے ہوتی ہے کبھی آشوب سے۔ حسن۔ اسکی جب جوش سے مستی کے جھک آئین آنکھین۔ شرم سے پھر نہ اٹھائین یہ جھکائین آنکھین۔ داغ۔ بیوجہ نہین آپکی شرمائی ہین آنکھین۔ آشوب ہے یا نشے سے جھک آئی ہین آنکھین۔

آنکھین جھکی جاتی ہین (یا جھکی پڑتی ہین)۔ شرم و لحاظ یا نشے سے نظرین نیچی ہوی جاتی ہین۔ آتش۔ شرم سے وہ شرمگین آنکھین جھکی جاتی نہین۔ رات بھاری ہوگئی ہے مردم بیمار پر۔ معروف۔ جھکی پڑتی ہین کیا آنکھین نشے مین۔ بلا ہے آج تو مخمور آنکھ ہو۔ اور شرم و لحاظ کیجگہ اور ترکیب سے بھی کہتے ہین۔ قلق۔ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین۔ دو گھڑی تک نہ چار کرین آنکھین۔ داغ۔ کل رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین۔ حجاب کب نگہ شرمسار سے اٹھا۔ برق۔ آنکھین حیا سے جھک گئین دیکھا جو میرا حال تیغ نگاہ یار کو مین نے کسا دیا۔

آنکھین چار طرف چکر مکر چلی جاتی ہین۔ جہان یہ کہنا ہوتا ہے کہ شوخی سے نگاہ ایک طرف نہین ٹھہرتی ہے نہایت شوخ دیدہ ہے وہان کہتے ہین

آنکھین چار طرف رکھنا۔ چارون طرف دیکھتے رہنا (نگرانی کے محل پر)

آنکھین چار طرف رہنا۔ لازم۔

آنکھین چرانا۔ حسینون کو گھورنا۔ حسن پرست لوگ بولتے ہین کہ چلو یار آنکھین چرا آئین۔ یعنی حسینون کے نظارے کرین۔ لکھنؤ مین سنا ہے مگر کسیکے کلام مین نظر سے نہین گزرا۔

آنکھین چڑہانا۔ یہ نذر و نیاز اور منت کا ایک طریقہ ہے جب کسیکی آنکھون مین کوی روگ ہوجاتا ہے تو مزارون اور تعزیون پر عورتین منت مانتی ہین کہ آنکھین اچھی ہوجائین تو سونے یا چاندی کی آنکھین چڑہاونگی اور کاغذ کی آنکھین کتر کے لٹکا دیتے ہین۔ مراد پوری ہونے پر سونے یا چاندی کی پتر سے (جیسی منت ہوتی ہے) دو آنکھین بنوا کے اور بعض بغیر منت مانے معمولاً بھی آنکھونکی سلامتی اور تندرستی کے لیے چڑہاتی ہین اور بعض میدے یا آٹے سے آنکھون کی شکل بناتی ہین اور انگوتل کے مزارون پر خصوصاً مدار صاحب کی درگاہ مین چڑہاتی ہین جنہین مدار صاحب کی انکھیان کہتے ہین (مثال) کامل۔ نظر مہر سے تمنے جو بلائین آنکھین۔ ہمنے درگاہ نہین چاندی کی چڑہائین آنکھین (مثال) محشر۔ چڑہاؤن گی مین آنکھین درگاہ مین۔ جو نرگس کے دیدے سلامت رہے۔

آنکھین چڑہی ہوئی ہونا - نشے یا نیند کے خمار درد سر اور بخار کی شدت یا رونے سے آنکھون کی پتلیون کا اوپر کی طرف کھنچا ہونا - ناسخ ؎ دکھا کے باغ مین آنکھین چڑھی ہوئین اپنی - وہ نشۂ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا ظفر ؎ بزم اغیار مین گرگی نہین شب بادہ کشی - کیون چڑھی ہین تری ای حور شمائل آنکھین - داغ ؎ اُس بدگمان کو نشۂ مے کا گمان ہے - آنکھین چڑھی ہوی ہین ہماری بخار سے - میر ؎ آنکھین بھی چڑہ رہی ہین منھ بھی اُتر رہا ہے کچھ رنگ اندنون مین اپنا نکھر رہا ہے -

آنکھین چلنا - جلد جلد پلکون کا جھپکنا - مسرور ؎ غیر کے ساتھ اشارہ بازی مین - آنکھین کیا جلد جلد چلتی ہین -

آنکھین چمکانا - دیدے مٹکانا - ناز اور غمزے سے آنکھون کو گردش دینا - بھوؤن کا سکنا جس سے معشوقانہ ادا اور اترانا پیدا ہو - جرأت ؎ خواہش دل جو کہی سینے تو وہ کہنے لگا - آنکھ چمکا کے بصد ناز و ادا ایسے جی - درد ؎ لن ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسے نے - آنکھین چمکاتے ہوئے جب وہ سر طور گئے -

آنکھین چُندہی ہونا - بعض لوگون کی آنکھین خلقی طور پر چھوٹی ہوتی ہین اور پوری نہین کھلتی ہین اُنہین چُندہی آنکھین کہتے ہین اور ایک مرض بھی ہے کہ آنکھین چھوٹی ہو جاتی اور پلکین گر جاتی ہین - داغ ؎ اک نظر مین اک جہان کو دیکھتا ہے آئنہ - ورنہ چُندہی کسقدر ہے حلقۂ جوہر کی آنکھ - آنکھون کی جگہ دیدے بھی کہتے ہین - جانصاحب ؎ کسی کی آنکھ پڑے خاک چُندھے دیدون پر - رسیلی اب وہ رہین انکھڑیان نہین باتی -

آنکھین چوندھیانا یا چُندھیانا - نگاہ خیرہ ہونا - آشوب چشم مین چراغ اور دہوپ کیطرف دیکھنے یا بہت چمکتی ہوئی چیز پر نظر کرنے سے آنکھ کا پورا نہ کھلنا اور جھپکنے لگنا - تسلیم ؎ چوندھیا جاتی ہین آنکھین روئے روشن کے حضور تاب لا سکتا نہین خورشید محشر دیکھکر - داغ ؎ زاہد کو ہے پھر جلوۂ دیدار کی حسرت - بجلی کی چمک دیکھکے چُندھیا گئین آنکھین -

آنکھین چھت سے (یا چھت کو) لگجانا - اوپر کیطرف ٹکٹکی بندھجانا - یہ حالت اکثر نزع کیوقت ہوتی ہے یا فکر و تردد اور حسرت و انتظار مین کہ انسان سیج مین چپکا پڑا ہوا چھت کیطرف دیکھا کرتا ہے - سحر ؎ آنکھین لگی ہین چھت کو ترا انتظار ہے - اپنا ہمین خیال دم واپسین نہین - وزیر ؎ تم رہے بام پہ یان لگ گیئن آنکھین چھت سے - رات گنتی رہی ہر ایک کڑی میری آنکھ -

آنکھین چھوٹی بڑی ہونا - دونون آنکھون کا برابر نہو نا کہ یہ ایک عیب ہے - نواب مرزا شوق ؎ دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر - ناقص ہوا چہرہ جو ہوی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھین چیر چیر کر دیکھنا - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - سودا ؎ پڑہتے تھے تم جو یہ غزل آگے جوان و پیر کے - دیکھے تھا وان تمھین ہر اک انگلی سے آنکھین چیر کے - برق ؎ چوندھیا جاتا ہے ترے سامنے پیر فلک - دیکھتا ہے عارض انور کو آنکھین چیر کے - اسکی جگہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا زیادہ بولتے ہین -

آنکھین چیر کے نمک بھرنا - نیند مٹانیکی تدبیر جیسے اس فقرے مین اب تم سوتے بہت ہو تو سہی کہ آج تمہاری آنکھین چیر کے نمک بھر دون - آتش ؎ رات انتظار یار مین جھپکین جو نیند سے - آنکھون کو اپنی چیر کے

مین نے نمک بھرا- اورآشوب وغیرہ مین آنکھین چیر کے دوا لگانا اور سفید بھرنا بھی کہتے ہین-

آنکھین خدا نے دیکھنے کو دی ہین (یا آنکھین دیکھنے کو ملی ہین) داغ ؎ اسیکے واسطے آنکھین خدا نے دین ہمکو- کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہین- ؎ دیکھنے کے سیے ای رشک ملی ہین آنکھین- اسقدر بھی نہین ہوتا ستامل ناصح- اور آنکھین خدا نے منھ پر دی ہین یہ جملہ بھی اسی جگہہ بولتے ہین- فقرہ- ذرا دیکھکر چلو خدا نے آنکھین منھ پر دی ہین-

آنکھین خون مین ڈوبنا- مارے غصے کے آنکھین لال ہونا- گلزار نسیم ؎ آنکھ اسکی بہنکے خون مین ڈوبی- مریخ بنی وہ ماہ خوبی-

آنکھین در پر لگی رہنا یا لگی ہونا- حالت انتظار مین کہتے ہین-

آنکھین دُکھنا یا دُکھنے آنا- دیکھو آنکھین آنا-

آنکھین دوچار کرنا- آنکھین ملانا- آنکھ سے آنکھ مقابل کرنا جرأت ؎ برچھیان سی گزر گئین دل سے- جون ہی اس سے دوچار کین آنکھین ظفر ؎ کھوئیگا دونون جہان سے کر کے تو آنکھین دوچار- پا گئے تھے ہم تو تیری اس نظر سے پیشتر-

آنکھین دوچار ہونا- لازم- ظفر ؎ نہ بولے منھ سے وہ اور ہم ہوئین پر جب دوچار آنکھین- رہی اک ٹکٹکی دو دو پہر دونون کی دو جانب-

آنکھین دو سے چار ہونا- اُس جگہہ بولتے ہین جہان پڑہنے لکھنے کی تعریف منظور ہوتی ہے- فقرہ- میان پڑہو لکھو گے تو آنکھین دو سے چار ہو جائینگی- یعنی جاہلون کی دو آنکھین ہوتی ہین اور پڑہے لکھونکی چار-

آنکھین دیکھتے جاتے ہین- نگاہ لڑی ہے کہ مرضی اور ارادہ کیا ہے داغ ؎ ہوتی جاتی ہے سوا بوسۂ لب کی قیمت- دیکھتے جاتے ہین وہ اپنے خریدار کی آنکھ- مسرور ؎ شرم سے آنکھین جھکائے ہین کنکھیون سے مگر دیکھتے جاتے ہین آنکھین کہ ارادہ کیا ہے-

آنکھین دیکھتے رہنا- (یا دیکھا کرنا) نمبر (۱) اطاعت پر یون تلے رہنا کہ اشارہ ہو اور تعمیل کرین- تسلیم ؎ ساتھ اشارے کے بجا لاتے ہین حکم دیکھتے رہتے ہین آنکھین یار کی-

نمبر (۲) لطف و عنایت کا امیدوار رہنا تسلیم ؎ ایکدن بھی نہ ملین شوق سے باہم آنکھین- برسون دیکھا کیے ای شوخ تری ہم آنکھین-

آنکھین دیکھی ہین- صحبت اُٹھائی ہے- تربیت پائی ہے- استعمال اُسجگہہ کرتے ہین جہان ارباب کمال سے صحبت اُٹھانے اور تعلیم پانے کا اظہار مقصود ہوتا ہے- گلزار نسیم ؎ تھا اک کحال پیر دیرین- عیسی کی تھین اُسنے آنکھین دیکھین- اسیر ؎ آنکھ اپنی کب جھپکتی ہے بہلا مریخ سے دیکھنے والے تری آنکھونکے ہین جلادہم- سوز ؎ تھین تو سوز کو پہچانو گے سبحان اللہ- کبھی دیکھی بھی ہین ای شاہ گدا کی آنکھین- ؎ کسطرح سے نہ فن شعر مین کامل ہو رند- دس برس دیکھی ہے آتش سے جب استاد کی آنکھ-

آنکھین دیوار ہو جانا- کچھ نہ سوجھنا- اثر ؎ بے ترے جب مائل گلزار آنکھین ہو گئین- کچھ نہ سوجھا باغ مین دیوار آنکھین ہو گئین-

آنکھین ڈبڈبانا- آبدیدہ ہونا- آنسو بھر آنا جرأت ؎ ڈبڈبائی ہین جو آنکھین ہر آن ایک دریا ہے کہ لہراتا ہے- میر ؎ نظر ای ابر مت آ مبادا- کہین میری بھی آنکھین ڈبڈبادین-

آنکھین ڈگر ڈگر کرنا - ضعف و نقاہت سے آنکھونمین حلقے اور ایسی حرکت ہونا جس سے ضعف ظاہر ہوتا ہو - فقرہ - چار ہی دن کے بخار مین اتنا سا منھ نکل آیا آنکھین ڈگر ڈگر کرنے لگین -

آنکھین ڈھاپنا یا ڈھانکنا - نمبر (۱) دامن یا ہاتھ سے آنکھین چھپا لینا - داغ ؎ مین اپنی آنکھین ڈہانک لون مین ہاتھ اپنے باندھ لون ڈرتے ہو کیون اگر سنو کچھ پردۂ حائل کے پاس -

نمبر (۲) شرم سے آنکھین بند کر لینا - میرحسن ؎ ہوئے جب وہ بدست دو ماہرو - لگی اُٹھنے ہونے عجب گفتگو - کہ دستے جو نرگس کے وان تھے ہزار - لگے ڈھاپنے آنکھ بے اختیار - اس محاورے کا لازم مستعمل نہین ہی -

آنکھین رگڑنا - آنکھین زور زور سے ملنا - (کسی چیز پر) فقرہ - آستانہ مبارک سے آنکھین رگڑ رگڑ کر دعائین مانگتا ہون - وزیر ؎ سمجھا ہون میں سرمہ اسے مجکو دیکھنا - آنکھین رگڑ رہا ہون تمہارے خدنگ سے -

آنکھین رو رو کے سجانا - اتنا رونا کہ آنکھون پر ورم آجائے - سحر ؎ آنکھین رو رو کے کیون سجاتے ہو - سحر آنسو نہین اثر رکھتے - قلق ؎ روتے روتے سجائی ہین آنکھین - کوہی جانے کہ آئی ہین آنکھین - اور آنکھین رو کے سجانا بھی کہا گیا ہی - صناحک ؎ جب سے اس طفل پریوش نے دکھائین آنکھین - بس مرا کچھ نہ چلا رو کے سجائین آنکھین - اور اسکا لازم روتے روتے آنکھین سوج جانا بھی مستعمل ہی -

آنکھین رو رو کے لال کرنا - بہت رونا جس سے آنکھین سُرخ ہو جائین - داغ ؎ بس فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہی - وہ روتے روتے جو آنکھونکو لال کرتے ہین - اور آنکھین رو رو کے خون کبوتر کرنا بھی کہا ہی - صبا ؎ خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین - آنکھین رو رو کے نہ کین خون کبوتر کس دن -

آنکھین روشن کرنا - کسی عزیز یا دوست کے دیدار یا کسی خوشرنگ چیز کے دیکھنے سے آنکھونکو تازگی اور طراوت دینا - رشک ؎ آنکھین روشن کرنے دو خط کو رُخ شفاف پر - صاف یہ چاہ ذقن اندھا کنوان ہو جائیگا - گلزار نسیم ؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو - مادر کے بھی چلکے آنسو پوچھو - آتش ؎ طرز نگہ ہمیشہ دکھلائین موجۂ می - شیشے مدام رکھین چشم ایاغ روشن -

آنکھین روشن ہونا - نمبر (۱) آنکھونمین نور آنا - ناسخ ؎ آنکھین روشن راہ جانان مین ہوئین - میل جو ہی سرمے کا وہ میل ہی - برق ؎ روشن آنکھین ہوئین نظارۂ عارض سے دوچند - مثل مہتاب ہی عاشق کو اثر مین خورشید - گلزار نسیم ؎ کیا پھول ہی کیا اثر ہی آمین - ہو جاتی ہین روشن اندہی آنکھین -

نمبر (۲) عزیز یا معشوق دیکھکر خوش ہونا یا کسی خوشرنگ اور لطیف چیز کو دیکھکر آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - منیر ؎ چار دیوار عناصر پہ سفیدی پھر گئی - آنکھین روشن ہو گئین تیری صباحت دیکھکر - سحر ؎ روشن آنکھین ہو گئین بنت العنب کے نور سے - عقد پروین چرخ سے اُترا کہ خوشۂ تاک سے -

نمبر (۳) چشم حقیقت کُھلجانا - معرفت پیدا ہو جانا - ناسخ ؎ یہ اندھے ہین جو کہتے ہین ہم ہی ہم ہین - جو آنکھین ہون روشن تو پھر تو ہی تو ہی - اسیر ؎ نور وحدت سے ہوئین جب سے یہ آنکھین روشن - تو ہی آتا ہی نظر جسکو نظر کرتے ہین -

آنکھین زمین سے لگجانا - نادم ہونا - شرمانا - ہندی (آنکھ نیچی ہونا)
سب؎ ہین نے کیا جو عذر و فور جلال پر - اُس مہر وش کی لگ گئین آنکھین زمین سے
مومن؎ زمین سے لگ گئین آنکھین تمہاری طرح نہین - شریک قتل ہو
گردون کو انفعال تو ہی - نکہت؎ دیکھا جو تجکو مہر نے چرخ برین سے -
مانند نقش پا لگین آنکھین زمین سے -

آنکھین سر پر ہونا - ہم مسلمانونکے اعتقاد مین ہی کہ قیامت کے دن
جو آنکھین منہہ پر ہین وہ سر پر ہونگی اور اسمین مصلحت قدرت یہ ہی کہ کسیکا خراب
حال کوئی نہ دیکھ سکیگا - وزیر؎ سر جھکا کر تجھے ای رشک پری دیکھینگے
حشر کو ہوئین گے جب دیدۂ انسان سر پر - آتش ظ؎ اپنے عریانون کا پردہ
رکھے گا وہ عیب پوش - روز محشر ہونگی چشم مردمان بالاے سر -

آنکھین سفید کرنا - ظ - آنکھون کا نور زائل کرنا - بہت رونے یا زیادہ انتظار کرنے
سے - ؎ ہی یہی گریہ تو پھر کیسی بصارت ای اسیر - ایکدن کر دینگے آنکھونکو
مرے آنسو سفید - ناسخ؎ انتظار خط نے کین قاصد مری آنکھین سفید -
سادہ کاغذ بھیجدون تحریر کی حاجت نہین -

آنکھین سفید ہو جانا - لازم - اسیر؎ آنکھین مری سفید ہوئین انتظار
سے - اب آئنہ مصاحب سرکار ہی تو ہو - ہلال؎ روتے روتے
شام غربت مین ہوئین آنکھین سفید - اب سواد دیدۂ اہل وطن درکار ہی -
رند؎ حسرت یار مین آنکھین ہوئین اسدرجہ سفید - پتلیان چھپ گئین
مکڑی کیطرح جالون سے -

آنکھین سی کھل گئین - اس جملے کا استعمال چند محل پر ہی -
نمبر (۱) آنکھونمین طراوت اور تازگی آجانیکی جگہہ - فقرہ - سبزہ زار مین پہنچتے ہی
آنکھین سی کھل گئین -
نمبر (۲) کسی بےچینی اور تکلیف سے نجات پانے اور تسکین ہو جانے کی جگہہ -
مومن؎ کچھ آنکھ بند ہوتے ہی آنکھین سی کھل گئین - جی اک بلا سے جان تھا
اچھا ہوا گیا - فقرہ - مارے درد کے بےچین تھا ڈاڑھ نکلواتے ہی آنکھین سی
کھل گئین -
نمبر (۳) کسی عمدہ چیز کے نظر آنے یا ملجانے سے حیرت اور اچنبھا ہو جانے
کیجگہہ - داغ؎ جب شباب آکر زلیخا کے دوبارہ دن پھرے - کھل گئین آنکھین سی
یوسف کی یہ عالم دیکھکر - مومن؎ روئے وہ میرے حال پہ حیران کیون
نہون - آنکھین سی کھل گئین دُر نایاب دیکھکر -
نمبر (۴) کسی چیز کی حقیقت کھلجانے اور متنبہ ہونیکی جگہہ - میر؎ کچھ قدر
مین نہ جانی غفلت سے رفتگان کی - آنکھین سی کھل گئین اب جب صحبتین
ہوئین خواب -

آنکھین سینا - نمبر (۱) پلک سے پلک سی دینا - اکثر شکاری لوگ باز وغیرہ
کی وحشت دور کرنیکو آنکھین سی دیتے ہین -
نمبر (۲) ظ - کسی چیز پر ہر وقت آنکھین لگائے رہنا - میر؎ کب تلک یہ دل
صد پارہ نظر مین رکھیے - اسیر آنکھین ہی سیے رہتے ہین دلبر کتنے -

آنکھین سینکنا - حسینون کو گھورنا - رند؎ شعلۂ حسن سے جل جاؤ
پر آنکھین سینکو - کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو - درد؎ آنکھین اہل
بزم مین سینکی ہین جنہون نے ٹک بھی - شمع کیطرح گریبان لیے تر جاتے
ہین - سحر؎ آنکھین جو سینکنے لگے ہم روئے یار سے - پتلی کا تل سپند
کیصورت چٹک گیا - مومن ظ؎ سنی جب اڑتے اڑتے یہ حکایت -

ہوئی وہ سادہ رو حیران نہایت - کہ میرا جلوہ دیکھا کیونکر اُسنے - کہان سے سینک لی چشم تر اُسنے -

آنکھین فرش کرنا یا فرش راہ کرنا - کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا بہت تواضع و تکریم کرنا - (کسیکے آنے مین) **منیر** ؎ خاکساری نے فرش کین آنکھین - سر کی پاؤن کی پرستاری - **آتش** ؎ پیچلے وحشت دل اسکے جو صحرا کی طرف - فرش آنکھونکو کرون پائے غزالان کے تلے - **ظفر** ؎ وہ قدم اپنا جہان رکھتا ہی وان زیر قدم - فرش آنکھین صورت نقش قدم کرتے ہین ہم -

آنکھین فرش ہونا یا فرش راہ ہونا - لازم - **مومن** ؎ ہی جلوہ ریز نور نظر گرد راہ مین - آنکھین ہین کسکی فرش تری جلوہ گاہ مین - **آتش** ؎ آنکھون کا عاشقون کی رہ یار مین ہی فرش - دامن پر اُسکے اُڑ کے پڑے کیا مجال خاک - **داغ** ؎ بہت آنکھین ہین فرش راہ چلنا دیکھکر ظالم - کف نازک مین کانٹا چبھ نہ جائے کوئی مژگان کا -

آنکھین قدمون پر (یا قدمون سے) **ملنا** - کبھی غایت تعظیم و ادب سے کبھی کمال اخلاص و محبت سے - **قلق** ؎ جھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمون پہ ملکے کہنے لگا - **منیر** ؎ تیرے قیدی کے قدم سے آنکھین پریون نے ملین - پاؤن کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوئی -

آنکھین قدمون تلے (یا قدمون کے نیچے) **بچھانا** - دیکھو آنکھین فرش کرنا - **بحر** ؎ مٹی ہوئے نقش پا کی صورت - آنکھین قدمون تلے بچھا کر - **ولیر** ؎ نصیب کسکے یہ عاشقون مین لقب مین وہ گلعذار بیٹھے - بچھاؤن قدمون کے نیچے آنکھین جو میری آنکھونپہ یار بیٹھے - **ظفر** ؎ اگر تو آوے گا تو جائے فرش پا انداز - مین اپنی آنکھین ترے زیر پا بچھا دون گا -

آنکھین کڑوانا - آنکھونمین خارش کی خفیف سی کیفیت پیدا ہونا کہ اُس سے آنکھونمین پانی سا بھر آتا ہی اور یہ کیفیت اکثر نیند کے خمار اور کبھی دھوئین کی تکلیف سے ہوتی ہی - **رند** ؎ خواب شیرین سے مین آگاہ نہین برسون سے - آنکھین کڑواتی ہین جب نیند ذرا آتی ہی -

آنکھین کور ہو جانا - اندھا ہو جانا - **ناسخ** ؎ کور آنکھین ہون کسی طور سے روتے روتے - اور چارہ ہی نہین دیدہ کی بیماری کا - **قلق** ؎ اشپہ مجھ ناتوان کا زور نہین - دل تو نادان ہی آنکھین کور نہین - **رند** ؎ رہے جو پیش نظر ہر گھڑی تصور یار - یہ آنکھین کور ہون ان مین سمائے گا پھر کیا -

آنکھین کھل جانا - نمبر (۱) حیران ہو جانا بھوچکا رہجانا - **داغ** ؎ فرشتے بھی دیکھین تو کھل جائین آنکھین - بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین - **صبا** ؎ وہ مرض کھوئے طبیبونکی بھی آنکھین کھل گئین - ہی مسیحا نرگس بیمار قیصر باغ مین -

نمبر (۲) آنکھین روشن ہو جانا - بینائی زیادہ ہو جانا - **بحر** ؎ کھل گئین آنکھین ترے بوٹا سے قد کو دیکھکر - میل سرمہ چشم قمری مین صنوبر ہو گیا - **اسیر** ؎ کب ہر فن مین لگی ہی شرط استعداد کی - کب کھلین سرمے سے آنکھین کور مادر زاد کی -

نمبر (۴) بصیرت پیدا ہو جانا - حقیقت کھلجانا - قدر عافیت معلوم ہو جانا - **بحر** ؎ آنکھین کھلجائین چڑھ جائے جو تو ای واعظ - شیشے عینک کے ہین یہ ساغر صہبا کیسے - **میر** ؎ کھلجائینگی پھر آنکھین جو مر جائیگا کوئی

آتے نہین ہو باز مرے امتحان سے تم **خلیل** ؎ پھر دیکھو مجھے تم چشم حقارت سے کبھی - آنکھین کھلجائین جو تمکو بھی ہو بیماری عشق -

نمبر (۴) غفلت اور بیخودی جاتی رہنا - فقرہ - لخلخہ سنگھاتے ہی آنکھین کھلگئین
مصحفی ؎ بوے پیراہن سے یوسف کی جو آنکھین کھل گئین - دیدۂ یعقوب مین کرنے لگا نظارہ رقص -

آنکھین کھلنا - نمبر (۱) جاگنا **سحر** ؎ نیند سے کھلتی ہین آنکھین یہان مین ہوتی ہین بند - صورت شب روز فرقت بھی بسر ہونے لگا - **سوز** ؎ آرام سے سوتا تھا جگایا ناحق - آنکھین کھلتے ہی ہمنے زندان دیکھا -

نمبر (۲) متنبہ اور خبردار ہونا - **رند** ؎ کھلین گی آنکھین نشہ اُترے گا - حُسن تک اوپری یہ مستی ہی -

نمبر (۳) غش جاتا رہنا - ضعف اور بیماری مین افاقہ ہونا - **اسیر** ؎ ابھی آنکھین کھلین غش سے جو آجاے شمیم مشک خال و عنبر زلف **سحر** ؎ یہ حال ناتوانی ہی کہ آنکھین - کھلین جو ایکدم تو دو پہر بند -

نمبر (۴) آنکھو نمین روشنی اور بینائی آجانا **خلیل** ؎ آنکھین کھلین نظارۂ زلف سیاہ سے - سرمے سے بیچ ہی بڑہتی ہی قوت نگاہ کی -

نمبر (۵) پیدا ہونا - دُنیا کی ہوا لگنا - **رند** ؎ مین کیا جانون چمن کہتے ہین کسکو آشیان کیسا - کھلین آنکھین تو میری آنکر صیاد کے گھر مین -

نمبر (۶) چشم خدا بین کھلجانا - معرفت پیدا ہوجانا - فقرہ - ایسے پیر کامل کے مرید ہوے کہ بیعت کرتے ہی آنکھین کھلگئین دل روشن ہوگیا - **بحر** ؎ نہ دیکھا اُسکے سوا کوئی جب کھلین آنکھین - خدا صنم کو مین سمجھا جو ہوشیار ہوا -

آنکھین کھلوانا - نمبر (۱) آنکھین قدح کرانا -

نمبر (۲) دُلہن کی آنکھین کھلوانا جو چند روز شرم سے رسم کے موافق سسرال والون کے سامنے آنکھین بند کیے رہتی ہی -

آنکھین کھلی رہگئین - نمبر (۱) سکتا سا ہوگیا - **نکہت** ؎ دیکھکر صورت سحر اُس مہر پیتوبر کی - رہگئین آنکھین کھلی آئینہ تصویر کی - **آشفتہ** ؎ آمد آمد کی خبر لائی ہی تو کسکی صبا - رہگئین آنکھین کھلی گلشن مین نرگس کی صبا -

نمبر (۲) انتظار یا حسرت مین مرجانے کیجگہ - **غافل** ؎ شوق نظارۂ قاتل جو بس از ذبح نہ تھا - کیون کھلی رہگئین میری تہ خنجر آنکھین - **تسلیم** ؎ سوتے ہی بے آس ہونا طالب دیدار کو - رہگئین آنکھین کھلین جب بند روزن ہوگیا -

آنکھین کھلی رہنا - نمبر (۱) پلک نہ جھپکنا - **میر** ؎ مجھے نیند کیسی کہ مانند انجم - کھلی رہتی ہین میری آنکھین سحر تک -

نمبر (۲) بعض آدمی اسطرح سوتے ہین کہ پوری آنکھ بند نہین ہوتی کچھ کچھ کھلی رہتی ہی - **وزیر** ؎ سوتے ہو تو چشم بد دور آنکھین رہتی ہین کھلین - فتنہ بیدار کیا ایسی ہی کھلاتی ہی نیند -

آنکھین کھلی کی کھلی رہگئین - سکتے کی حالت مین دم نکل گیا -

آنکھین کھلی ہونا - نمبر (۱) دیکھو آنکھین کھلی رہنا نمبر ۲ - **وزیر** ؎ آنکھین کھلی ہوی ہین عجب خواب ناز ہی - فتنہ تو سو گیا ہی در فتنہ باز ہی -

نمبر (۲) زندہ و سلامت ہونا - **سوز** ؎ جب تلک آنکھین کھلی ہین دُکھ یہ دُکھ دیکھے گا یار - مندگئین جب انکھڑیان تب سوز سب آنند ہین - **سحر** ؎ کھلی ہین جب تلک آنکھین زبان بند نہین - جب آسے نیند نہین پھر ہی قصہ خوان خاموش -

آنکھین کھولنا - نمبر (۱) پٹی وغیرہ آنکھون سے جدا کرنا - **ذوق** ؎

کھولدے آنکھین دم ذبح نہ دیکھون گا تجھے - پر چھری اپنی تو گردن پہ مین دیکھون چلتی -

نمبر(۲) جاگنا - فقرہ - بہت سو چکے اب آنکھین کھولو دیکھو کتنا دن چڑہ آیا -

نمبر(۳) غفلت سے چیتنا - ہوش مین آنا - مرض مین افاقہ ہونا - جرات ؎ حالت غش مین ترے ہجر مین شب سو سو بار - کھولا آنکھونکو ادہر مین اور اُدہر بند کیا - فقرہ - دوا کا حلق سے اُترنا تھا کہ لڑکے نے آنکھین کھولدین -

نمبر(۴) ہوشیار اور خبردار ہونا - آتش ؎ کھدوا ندہون سے کوئی اپنی تم آنکھین کھولو - روشنی نگہ عالم ایجاد آیا -

نمبر(۵) باز وغیرہ شکاری جانورونکی آنکھین کھولنا جو سی دی جاتی ہین - یا چمڑے کی ٹوپی بنا کے چڑہا دیتے ہین - برق ؎ مرغ دل ہو جو ہی گھونگھٹ اُٹھا دے شرم کا - آنکھین شہباز نظر کی ای ستمگر کھولدے

نمبر(۶) بعض حیوانونکے بچّون کا آنکھین کھولنا جو پیدائش کے کئی روز بعد کُھلتی ہین -

نمبر(۷) ہندوستان کی بعض قومون مین دُلہن بیاہ کے بعد چند روز تک سسرال والون کے سامنے آنکھین بند کر کے بیٹھتی ہی اس حجاب کے دور ہونے کو بھی آنکھین کھولنا کہتے ہین -

نمبر(۸) آنکھون کا قدح کرنا -

آنکھین کھونا - بینائی زائل کرنا - اندہا ہو جانا - سودا ؎ غم مین اُسکے میرزا ہرگز نہ رو - تو بہت رو رو کے آنکھونکو نہ کھو - تسلیم ؎ کھو چکا ہجر مین رو رو کے مین ای یار آنکھین - شکل تصویر ہین منہہ پر مرے بیکار آنکھین اسیر ؎ حریصون سے کہو کیا شکوہ گردون سے ہوتا ہی - عبث کھوتے ہو آنکھین سامنے اندہے کے رونے سے -

آنکھین کہین ہین دل کہین ہی - یہ جملہ کسیکی بے توجہی اور بد حواسی جتانے کو بولا جاتا ہی یعنی نظر کسی اور طرف ہی اور دہیان کہین اور - میر ؎ کیا مین بھی پریشانی خاطر سے قرین تھا - آنکھین تو کہین تھین دل غمگین کہین تھا -

آنکھین کیا پھوٹ گئی ہین - طنز سے اُسکی نسبت بولتے ہین جو صریح نافہمی کا کام کرے یا بسبب بے پروائی بے توجہی وغیرہ سے کسی کو سامنے رکھی ہوئی چیز نہ دکھائی دے - فقرہ - گٹھری سامنے رکھی ہی اور تجھے سوجھتی نہین آنکھین کیا پھوٹ گئی ہین - حضور ؎ مجھسے لاغر کے لیے اور یہ بھاری زنجیر - دیکھ کیا پھوٹ گئی ہین تری حداد آنکھین -

آنکھین کیا چرنے گئی ہین - کیا سوجھتا نہین ہی - فقرہ - کتاب سامنے رکھی ہی اور آپکو سوجھتی نہین آنکھین کیا چرنے گئی ہین - منتظر ؎ آنکھ اُن آنکھون سے چار کرتا ہی - آنکھین چرنے گئی ہین آہو کی -

آنکھین کیا مُنہہ پر نہین ہین - دیکھو اوپر کا محاورہ - منیر ؎ دو برق تجلی سے کسی اور کو دہوکا - آنکھین نہین کیا طالب دیدار کے مُنہہ پر - اور آنکھین کیا نہین ہین یا بھی کہتے ہین - میر ؎ بس ای گریہ آنکھین ترے کیا نہین ہین - کہان تک جہان کو ڈبوتا رہے گا -

آنکھین گرم کرنا نمبر(۱) غصے سے دیکھنا - اسیر ؎ جاتا ہون جب مین پیاس مین بہر تلاش آب - دریا مین آنکھین کرتے ہین مجھپر حباب گرم -

نمبر(۲) آنکھین سینکنا - گھورنا - تسلیم ؎ سرد مہری ہو چکی بیٹھو گھڑی بھر روبرو ہم بھی آنکھین گرم کرلین آتش رخسار سے -

آنکھین گڑ جانا۔ کسی چیز کو برابر تکے جانا۔ **اسیر** ؎ نظارۂ ابرو سے پھرا منھ نہ ہمارا ۔ جوہر کی طرح گڑ گئین شمشیر مین آنکھین ۔

آنکھین گڑو کے دیکھنا (یا آنکھین گڑونا) غور سے دیکھنا ۔

آنکھین گڑھے مین جا رہنا۔ آنکھون کے ڈھیلون کا اندر دھنس جانا وقت نزع ایسا ہوتا ہی۔ **تسلیم** ؎ کسنے وقت نزع کہدین گور کی دلچسپیان ۔ جا رہین آنکھین گڑھے مین پہلے جسم بیمار سے ۔

آنکھین لال کرنا۔ غصہ کرنا ۔ **رند** ؎ پھر گئی صورت مریخ نظر مین پیری لال آنکھین کیے جس وقت وہ جلاد آیا ۔ **مومن** ظش ؎ مت لال کر آنکھ اشک خون پر ۔ دیکھ اپنا لہو بہائین گے ہم ۔ اور آتش نے انھین معنون مین سرخ کرنا بھی کہا ہی ؎ غصے سے بھی کر لیجیے سرخ آنکھون کو صاحب ۔ خون بھی ہنرۂ عاشق دلگیر سے ٹپکے ۔

آنکھین لال ہونا۔ نمبر (۱) غصے کی حالت مین ۔ **داغ** ؎ سرخ آنکھین ہوئین غصے سے مجھے دیکھتے ہی ۔ نشۂ مے ہی نہین نیند کے ماتے بھی نہین ۔ **مومن** ؎ کرم جو غیر پہ دیکھا لہو اُتر آیا ۔ نہ پوچھ کیون تری آنکھین ہین بینکے نادان سرخ ۔ **رسا** ؎ غیظ مین آئے تو رندون کو لگے بہکانے ۔ زاہدون کی صفت غول ہوئین لال آنکھین ۔ **آتش** ؎ ہوئی ہین غصے سے کیا لال لال وہ آنکھین ۔ نظر پڑا ہی کبھی جو لباس ترکان سرخ ۔

نمبر (۲) نشے سے ۔ ؎ اثر پذیر طبیعت بھی شرط ہی آتش ۔ نہ کیف مے سے ہون آنکھونکی طرح مژگان سرخ ۔ **ناسخ** ؎ نشے سے لال اُسکی آنکھین ہین تو کیا لالہ کہون ۔ جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو ۔ **وزیر** ظش ؎ یہ زحل مریخ زہرہ ہین فلک تو حسن کا ۔ نشے سے ہی آنکھ سرخ اور تل سیہ مکھڑا سفید

نمبر (۳) نیند کے خمار سے ۔ **نواب** (خلد آشیان فرمانروائے رامپور) ؎ راتونکے جاگنے سے کب آنکھین تری ہین سرخ ۔ یہ لال لال ڈورے ہین واعظ خمار کے ۔

نمبر (۴) بہت رونے سے ۔ ؎ نہ کیونکر روتے روتے لال ہو جائین مری آنکھین ۔ شب فرقت مین امی تا صبح خیال روے گلگون ہی ۔ ؎ تجھ بن روئے ہو ضرور آج کسیکے لیے تم ۔ سرخ سرخ آنکھین بھی ہین اور یہی بھاری آواز

نمبر (۵) آشوب سے ۔ **جرات** ؎ کسلیے مجھسے بہانہ کرتے ہو آشوب کا ۔ سرخ ہین آنکھین تمہاری بادہ خواری کے سبب ۔

نمبر (۶) بخار کی شدت مین ۔ **سحر** ق ؎ تری چشم بیمار کی دید سے ۔ یہ تاثیر ای گل شامل ہوئی ۔ کہ نرگس ہی زرد اپنی آنکھین ہین سرخ ۔ ہوا اسکو یرقان انھین سل ہوئی

آنکھین لگانا۔ نمبر (۱) عاشق ہونا محبت کرنا ۔ **شعور** ؎ ایکدم بھی نہین دزرات مین آنسو تھمتے ۔ جان کو روگ لگا یا کہ لگائین آنکھین ۔

نمبر (۲) کسی چیز سے آنکھین چھوانا ۔ **حیدر** ؎ گدگدی ہونے لگی پاؤنمین پلکین جو چبھین ۔ جب تصور مین بھی تلوون سے لگائین آنکھین ۔

آنکھین لگائے رہنا۔ برابر دیکھتے رہنا ۔ **رشک** ؎ عکس عارض سے ہوا تھا جو دو چار آئنے مین ۔ رہتا ہی آنکھین لگائے ہوئے یار آئنے مین

آنکھین لگی رہنا یا لگی ہونا۔ لازم ۔ **صبا** ؎ ہمہ تن چشم شوق دیدمین زنجیر آسا ہون ۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیرے دروازے کے روزن سے ۔ **ناسخ** ؎ اگر اندر گلستان ہی تو باہر گلستان ہی ۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیری دیوارون کے روزن مین ۔ **میر** ؎ آنکھین لگی رہین گی برسون وہین سے ہونگی ۔ ہوگا قدم کا تیرے جس جا نشان زمین پر ۔

آنکھین لگی ہونا - (کسی طرف) ٹکٹکی بندھی ہونا - میر؎ لگی ہین ہزارون ہی آنکھین اُدہر - اِک آشوب ہی اُسکے گھر کیطرف - ناسخ؎ لوٹتے ہین خاک پہ آنکھین لگی ہین سوے بام - مرتے ہین معراج پر اُفتادگان کوے دوست - مومن؎ شام فراق خواب عدم کا ہی انتظار - آنکھین لگی ہین دولت بیدار کیطرف -

آنکھین مانگنا (یا آنکھین مانگتے پھرنا) - بینائی کا خواستگار ہونا - گلزار نسیم؎ تکیے پہ فقیر پیر اندھا - اک گوشے مین آنکھین مانگتا تھا - اسیر؎ سوجھتا خاک نہین اس رُخ روشن کے حضور - مانگتے پھرتے ہین یوسف کے خریدار آنکھین - سحر؎ نہ دکھلائے فلک میری طرح روز سیہ اُسکو - پھریگا قیس آنکھین مانگتا غول بیابان سے -

آنکھین مٹکانا - دیکھو آنکھین چمکانا - عورتون کی زبان ہی یہ محاورہ ریختی مین آتا ہی -

آنکھین مَلتے ہوے اُٹھنا - جب کوئی جاگتا ہی تو نیند کا خمار دور کرنے کو آنکھین ملتا ہوا اُٹھتا ہی - ہلال؎ آنکھین ملتے اُٹھے ہین سوکر - جادو جاگا ہی سامری کا - قلق؎ یہ سخن سُنکے دونون برق عذار - آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اکبار -

آنکھین مَلنا - نمبر(۱) سوتے سے اُٹھکر نیند کا خمار دور کرنے یا آتی ہوئی نیند ٹالنے کے لیے یا آنکھ مین کسی اور وجہ سے سوزش ہونے یا کچھ پڑجانیکی حالت مین - نصیر؎ پہنچ گئے سبھی منزل کو ہم یہان افسوس - اور ایک ہم ہی آنکھین ہی اپنی ملتے ہین - سودا؎ آنکھین ملکے جو دیکھون تو ہی اک بادلہ پوش - سر سے عرق جواہر مین ہی وہ پاؤن تلک -

نمبر(۲) عجز و محبت یا اعتقاد سے کسی چیز سے آنکھین رگڑنا - اسیر؎ ہوتا ہی جب سوار وہ مہر سپہر حُسن - خورشید و ماہ ملتے ہین آنکھین رکاب پر - غافل؎ ملین ہم کیون نہ آنکھین برگ گل سے - اسے تیر الکف پا جانتے ہین - آتش؎ دشمن و دوست پس از مرگ ملین گے آنکھین - نقش جب کا ہی مرے سنگ لحد کا تعویذ - حسن؎ اس بلبل دل کو یہ تمنا ہی شب و روز - روضے سے ملون یا شہ گلگون کفن آنکھین - شہیدی؎ کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین - کبھی گر دور بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا -

آنکھین مِلنا - نمبر(۱) آنکھین پیدا ہونا - رشک؎ میدان دل میان فضاے دو آب ہی - آنکھین ملین مجھے جمن و گنگ کی عوض -

نمبر(۲) بینائی اور بصارت حاصل ہونا - ؎ دل کیون نہ زیارت سے اسیر اپنا ہو روشن - اندھون کو ملین روضۂ شبیر مین آنکھین -

نمبر(۳) نگاہین چار ہونا - سامنا ہونا - ناسخ؎ اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بھلا - جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیے -

آنکھین مُندتے کیا دیر ہی - مرتے دیر نہین لگتی - زندگی کا کیا بھروسا ہی - میر؎ یان آنکھین مندتے دیر نہین لگتی میری جان - مین کان کھولے رکھتا ہون تیرے شتاب ہو - اب مندنا کی جگہ بند ہونا کہتے ہین -

آنکھین میچ لینا - نمبر(۱) آنکھین بند کر لینا -

نمبر(۲) شرما جانا - (بیاے معروف) معروف؎ اس ادا سے شوخ چشمی خو نے آنکھین میچ لین - دیکھتے ہی شرم سے آہو نے آنکھین میچ لین -

نمبر(۳) توجہ اُٹھا لینا - دست بردار ہو جانا - معروف؎ غیر دکھلانے لگے آنکھین اشارے سے ترے - ایسی کیون میری طرف سے تو نے آنکھین میچ لین

اب میچنا کا استعمال بالکل متروک ہے۔

آنکھین نکال کے ڈرانا۔ ناسخ ؎ چھپتا ہون جا کے کنج لحد مین شب فراق۔ تارے مجھے ڈراتے ہین آنکھین نکال کے۔

آنکھین نکالنا۔ نمبر(۱) غصے سے دیدے نکال کے دیکھنا۔ ناسخ ؎ دیکھا آنکھو نکو مین نے کسدن مجھپہ عبث نکال آنکھین۔ ذوق ؎ بغل سے لیگئے دلکو نکال کر وہ صریح۔ جو مانگا تو کہا آنکھین نکال کے کیسا۔ اسجگہ آنکھین نکال کے دیکھنا بھی کہتے ہین۔ نصیر ؎ سر حباب خاک ہے ساقی کہ بن ترے۔ دریا بھی دیکھتا ہے آنکھین نکال کے۔

نمبر(۲) آنکھو نکے ڈھیلون کا حدقے سے باہر نکالنا۔ نسیم ؎ قاتل نے بعد ذبح کے آنکھین نکال لین۔ دیکھین گے کسطرح راحت خواب مزار کیا۔ ذوق ؎ بادام دو جو بھیجے ہین بٹوے مین ڈال کر۔ ایما یہ ہے کہ بھیجدو آنکھین نکال کر۔

نمبر(۳) ظ آنکھین پیدا کرنا۔ منیر ؎ کبھی پر تو نہ دیکھے گا مرے خورشید عالم کا۔ ہزار آنکھین نکالے ٹوٹ کر آئینہ شبنم کا۔

آنکھین نکل آنا۔ نمبر(۱) دیدو نکا حدقہ ہائے چشم سے نکل پڑنا۔ گلا گھٹنے سے ایسا ہوا کرتا ہے۔ ناصر ؎ پھانسی دیکر جو گریبان نے گلا گھونٹا ہے۔ اے جنون میری نکل آئی ہین باہر آنکھین۔

نمبر(۲) لاغری سے حدقہ ہائے چشم کا گہرا ہو کر دیدون کا اُبھر آنا۔ فقرہ۔ ایسی بیماری اُٹھائی کہ صورت ہی بدلگئی آنکھین نکل آئین۔

آنکھین نکل پڑنا۔ دیکھو آنکھین نکل آنا نمبر ۱۔

آنکھین نکلی پڑتی ہین۔ دیکھو آنکھین پھٹی جاتی ہین۔

آنکھین نیچی کرلینا۔ نظر جھکا لینا۔ (شرم سے یا خوف و ادب سے) رند ؎ نیچی کر لیتے ہین شرما کر دم گفتار آنکھ۔ بات بھی کرتے نہین مجھسے وہ کر کے چار آنکھ۔ فقرہ۔ ڈر بُری چیز ہے اُنھون نے جو کچھ کہا مین نے آنکھین نیچی کر لین اور سُنا کیا۔

آنکھین نیلی پیلی کرنا۔ غصے سے دیکھنا۔ داغ ؎ نیلی پیلی کرتے ہین آنکھین جو مجھکو دیکھکر۔ ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنجور کا۔ جرات ؎ ابتو آنکھین نیلی پیلی کرتا ہے وہ شوخ۔ بزم مین تو چشم حیرت سے نہ دیکھا کر ہمین۔

آنکھین ہونا۔ نمبر(۱) چیتنا۔ تنبہ ہونا۔ فقرہ۔ پہلے سے نہ سوچے جب یہ دن دیکھا تو آنکھین ہوئین۔

نمبر(۲) بصیرت ہونا۔ میر ؎ آنکھین جو ہون تو عین ہے مقصود ہر جگہ۔ بالذات ہے جہان مین وہ موجود ہر جگہ۔ سودا ؎ جو آنکھین ہون تو ہر قطرے سے شبنم کے ہے یہ روشن۔ درین گلشن میسر نیست ترک احولی کردن۔ کہ در ہر برگ گل آئینہ دارد حسن رعنائے۔

آنکھین ہوئین چار دل مین آیا پیار۔ آنکھین ہوئین اوجھل دل مین آئی کھوٹ۔ یہ مثل وہان کہتے ہین جہان کوئی سامنے محبت ظاہر کرے اور پیٹھ پیچھے کچھ اُسکا اثر نہو۔ رنگین ؎ جہان ہوتی ہین آنکھین چار باہم۔ تو آجاتا ہے دل مین پیار باہم۔ پھر اک ذرہ جو آنکھین ہوگئین اوٹ۔ تو آجاتی ہے بس دل مین وہین کھوٹ۔

آنکھڑیان۔ آنکھ کی جمع۔ پیار سے معشوق کی آنکھونکو کہتے ہین۔ آتش ؎ ان انکھڑیون مین اگر نشۂ شراب آیا۔ سلام جھک کے کرونگا جو پھر حجاب آیا۔ قلق ؎ انکھڑیان قہر کی لگاوٹ باز۔ دلربا بات بات کا انداز

سودا ؎ خیال اُن انکھڑیون کا چھوڑ مت مرنے کے بعد از بھی - دلا آیا
جو تو اس میکدے سے مین جام لیتا جا -

انکھیارا - آنکھون والا - اندھے کی ضد -

انکھیان - آنکھ کی جمع - یہ اگلی زبان ہی - ولی ؎ سُرخ لاتی ہین نشے
بیچ جو ڈورے انکھیان - دل زخمی پہ لگاتی ہین ٹکورے انکھیان -

آنگن - ھ - انگن - س - (اسکا مادّہ اگ ہی جسکے معنی چلنا ہین) مذکر - صحن
میرحسن ؎ جو دیکھین تو شعلہ سا روشن ہی کچھ - درختون کا روشن سا آنگن
ہی کچھ -

آنو - ھ - آم (کچا) - س - (اسکا مادّہ ام ہی جسکے معنی پیٹ کا بگاڑ ہین) مونث -
پیچش ہین جو آنتون سے رطوبت بلغمی نکلتی ہی -

آنو آنا - آنو کا اجابت مین دفع ہونا -

آنو پڑنا - آنتو مین آنو پیدا ہونا -

آنو گرنا - دیکھو آنو آنا -

آنول نال - ھ - مونث - نال اُس لبنی ہی جوف دار آنت کو کہتے ہین
جو پیدا ہونے کے وقت بچے کی ناف سے لٹکی ہوی ہوتی ہی جسکی راہ سے جنین
کو غذا پہنچا کرتی ہی اور وہ ٹکیا جو تلی سے مشابہ دوسرے سرے پر اس آنت کے
ہوتی ہی اُسکو آنول کہتے ہین -

آنول نال کاٹنا - دستور ہی کہ پیدا ہوتے ہی بچے کی آنول نال کاٹ
ڈالتے ہین -

آنول نال گاڑنا - دستور ہی کہ آنول نال کاٹنے کے بعد زمین مین
گاڑ دیتے ہین اور بعض جگہہ یہ بھی معمول ہی کہ زمین مین گاڑ کر اُسپر چالیس روز تک برابر
آگ سلگائی جاتی ہی -
چونکہ پیدا ہونے کی جگہہ سے اُنس ہونا ایک فطرتی بات ہی اسلیے جب کسی کو کسی
جگہہ سے محبت زیادہ ہوتی ہی تو کہتے ہین کہ وہان کیا تیری آنول نال گڑی ہی -
مگر اب زبانو پر نال گڑنا ہی زیادہ ہی -

آنولا سار گندھک - آنولے کے رنگ سے مشابہ گندھک جو اعلے درجے
کی ہوتی ہی اور یہ قسم موسیین کے کام مین بہت آتی ہی -

آینتی پاینتی - ھ - مونث - بالین و پائین - ف - آینتی سرہانا اور
پاینتی اُسکی ضد - آینتی اتن سے مشتق ہی جو بمعنی چہرہ ہی - اور پاینتی پاد
سے مشتق جس سے متغیر ہو کر پاون بنا ہی اور تی جو دونون لفظون کے
آخر مین ہی اُسکی اصل تل یا تر ہی جسکے معنی ہین نیچے - چونکہ سرہانا سر اور چہرے کے
نیچے اور پاینتی پاون کے نیچے کی جگہہ کو کہتے ہین لہذا یہ اشتقاق قرین قیاس
ہی آینتی پاینتی کا استعمال شعرا کے کلام مین نہین دیکھا البتہ بول چال مین
خال خال استعمال ہی - فقرہ - ابھی ہماری کیا فکر ہی مین کچھ تکلف نہین آینتی
پاینتی جہان جگہہ پائین گے پڑ رہین گے اور بعض بے تکی کہانیو مین یہ فقرہ
سنا گیا ہی آینتی کی چھپڑیان پاینتی کین اور پاینتی کی آینتی - اور صرف
پاینتی کا لفظ شعرا کے کلام اور بول چال مین بکثرت مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع واو

آؤ[ع۵] - ھ - آنا مصدر سے صیغہ جمع امر حاضر - نمبر (۱) بلانے کے لیے اور واحد کی

ع۵ آؤ بر وزن فاع اور آؤ بر وزن فعلن دونون طرح درست ہی اسیر ؎ گرہی یہ پکاری آؤ آؤ -
گھبرا کیا ہی قدم بڑھاؤ - گلزار نسیم ؎ دیکھا تو کہا خضر ملے آؤ - منھ کھو کو عدم کی راہ بتلاؤ - ؎
مومن آؤ تمھین بھی دکھلا دون - سیر بتخانے مین خدائی کی - داغ ؎ آؤ ملجاؤ کہ یہ وقت نہ پاؤ گے
کبھی - مین بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاؤنگا - مگر بول چال مین فاع کے وزن پر زیادہ
ہی - اور یون ہی ہر مصدر کا صیغہ جمع امر حاضر جسمین الف کے بعد واو ہو دونون طرح مستعمل ہی
جیسے کھاؤ - لاؤ - اُٹھاؤ -

طرف بھی اس سے خطاب کیا جاتا ہی یعنی آ کی جگہ بھی آؤ کہتے ہین مگر آ مین تحقیر ہی اور آؤ مین مخاطب کی کسیقدر رعایت ملحوظ ہوتی ہی۔

نمبر(۲) چلو۔ فقرہ۔ آؤ تماشا دیکھ آئین۔

نمبر(۳) کہین حسن کلام کے لیے زائد آتا ہی۔ فقرہ۔ بیٹھے کیا کرتے ہین آؤ شطرنج کھیلین۔ فقرہ۔ جی گھبراتا ہی آؤ شعر ہی کہین۔

آواجائی لگا رکھی ہی۔ جب کوی بے ضرورت یا بے موقع بار بار کسیطرف سے کہین آتا جاتا ہی تو کہتے ہین کیا آواجائی لگا رکھی ہی۔

آؤ بوا لڑین لڑے ہماری بلا۔ مثل۔ جب کوئی چھیڑ کر لڑنا چاہے تو عورتین کہتی ہین کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک نے کہا آؤ بوا لڑین دوسری نے جواب دیا لڑے ہماری بلا۔ اُسپر جھگڑا بڑھا اور لڑائی ہونے لگی۔ بوا کی جگہ خالا اور بہن بھی بولتی ہین۔

آؤبھگت۔ ھ۔ مونث۔ خاطر و تواضع۔ گلزار نسیم ؎ صورت سے فقیر تھا بروگی۔ کی آؤبھگت سمجھکے جوگی۔

آؤبھگت سے لینا۔ خاطر و تواضع سے پیش آنا۔

اور آؤبھگت سے پیش آنا اور ملنا بھی مستعمل ہی۔

آؤبھگت کرنا۔ اخلاق و مدارات سے پیش آنا۔

آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مثل۔ کسی نفع کی امید پر اپنی گرہ سے بھی کچھ کھو بیٹھنے اور فائدے کی امید پر نقصان اُٹھانے کیجگہ عورتین بولتی ہین۔

آؤ پڑوسن لڑین۔ زبردستی اور بے سبب لڑنے جھگڑنے کے محل پر عورتین بولتی ہین کہ یہ وہی مثل ہی آؤ پڑوسن لڑین۔

آؤ بیبی گھر کا بھی لیجاؤ۔ دیکھو آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مگر اسجگہ عورتونکی بول چال کی تخصیص نہین ہی۔

آؤ تو جاؤ کہان۔ جب کسیکے غصے کی شدت کا اظہار کرنا ہوتا ہی تو یہ جملہ بولا جاتا ہی۔ فقرہ۔ صاحبزادے کی تندمزاجی کا یہ حال ہی کہ ذرا سی بات مین یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین مرچین لگ گئین کل مینے اتنی ہی بات پوچھی تھی کہ بیٹا تمکو کہان تھے یہ سنتے ہی غصے کے مارے ایسے آپے سے باہر ہوگئے کہ آؤ تو جاؤ کہان۔

آؤ جانے دو۔ لڑائی جھگڑا موقوف کرو۔ بہت غصہ اچھا نہین۔ جب کوئی کسی سے لڑتا جھگڑتا ہی یا کسی پر بہت خفا ہوتا ہی تو سمجھانے بجھانے والے کہتے ہین کہ آؤ جانے دو۔ میر ؎ قتل کیے پر غصہ کیا ہی لاش مری اُٹھوانے دو۔ جان سے بھی ہم جاتے رہے ہین تم بھی آؤ جانے دو۔

اور آؤ جانے بھی دو۔ آؤ بھی جانے دو کئی عنوان سے اسکا استعمال بول چال مین ہی۔

آوجاو۔ مونث۔ نمبر(۱) آمد و رفت۔ آنا جانا۔ فقرہ۔ یہ کیا آوجاو لگا رکھی ہی۔

نمبر(۲) چلت پھرت۔ پھرتی۔ انیس (گھوڑے کی تعریف مین) ؎ وہ گشت وہ طرارے وہ سرعت وہ آوجاو۔ صدقے تھے اس ایک پہ کل زرین کے سو بناو۔ آجائے نیند پاؤ قدم مین وہ چین پاؤ۔ جب چاہو سیر عالم امکان کی دیکھ آؤ۔

آؤ جاؤ گھر تمھارا کھانا مانگے دشمن ہمارا۔ مثل۔ بخیل کی نسبت کہتے ہین اور اسیجگہ فارسی کا یہ شعر مستعمل ہی ؎ گر جان طلبد مضائقہ نیست۔ زر مے طلبد سخن درین است۔

آؤ دیکھا نہ تاو۔ یہ جملہ اُس جگہ کہتے ہین جہان کوئی بے محل جلدی سے

بے سوچے سمجھے کچھ کہہ اُٹھے یا کوئی کام کر بیٹھے۔ فقرہ۔ اُسنے آؤ دیکھا نہ تاؤ
تڑسے اُنکے منھ پر کہدی۔ فقرہ۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ دریا مین پھاند ہی پڑا۔

آؤنہ ۔ بنہ زائد اور داخل زبان ہی۔
نمبر(۱) آؤ۔ فقرہ۔ آؤنہ تمسے کون چھپنے والا ہی۔
نمبر(۲) چلو (کسی سے مخاطب ہوکر) آؤنہ ذرا ہوا کھا آئین۔ اور کبھی اپنے نفس کیطرف خطاب کر کے کہتے ہین۔ غالبؔ کیا فرض ہی کہ سبکو ملے ایک سا جواب۔ آؤنہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی۔

آوارہ ۔ ف ۔ نمبر(۱) سرگردان۔ پریشان۔ ہرزہ گرد۔ داغؔ آوارہ کا تابوت مین لاشہ نہ رہا۔ ڈھونڈتی خلق بیابان مین پڑی پھرتی ہی۔ صباؔ ۔ آوارہ بستر کیون نہ ہے حرص ہوا مین۔ برباد ہو کیونکر نہ بگولے کی بھلا خاک۔
نمبر(۲) بدکار۔ بدچلن۔ اختر شاہ اودھ ؔ ناحق ہی وہ سخت آوارہ۔ یار ہین اُسکے اب بھی دس بارہ۔

آوارہ بنا دینا ۔ بدراہ اور بدچلن کر دینا۔

آوارہ پھرنا ۔ خراب خستہ پھرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ مومنؔ اجازت ہو تو پھر آؤن وطن مین۔ پھرون آوارہ کیون دشت محن مین۔ فقرہ۔ آپسے جدا ہو کر بیس برس آوارہ پھرا پھر جے پور مین نوکر ہو گیا۔ (عود ہندی) فقرہ۔ یہ لڑکا دن بھر آوارہ پھرا کرتا ہی۔

آوارہ رہنا ۔ سرگردان رہنا۔ بھٹکتے پھرنا۔ ظفرؔ خاک ہو کر بھی رہا آوارہ ہی مین خاکسار۔ خاک اُڑاتی ہی مری باد سحر چارون طرف۔ کیفؔ آوارہ تری راہ مین رہتی ہی ہمیشہ۔ وہ عقل جو پابند شریعت نہین ہوتی

آوارہ کرنا ۔ نمبر(۱) سرگردان اور پریشان کرنا۔ مومنؔ کیا کیا ہائے کیا آوارہ۔ بیٹھے بٹھلائے کیا آوارہ۔ ناسخؔ خاک اُڑوائی کیا جنگل مین آوارا مجھے۔ چرخ سمجھا گردباد دامن صحرا مجھے۔
نمبر(۲) بدچلن کرنا۔ بُری راہ لگانا۔ فقرہ۔ بُری صحبت نے اُسکو بھی آوارہ کردیا۔

آوارہ وطن ۔ غریب الوطن۔ مسافر۔ خلیلؔ رنج غربت کوئی آوارہ وطن سے پوچھے۔ ہوش اُڑا دیتی ہی انسانکی ہوائے غربت۔

آواز ۔ ف ۔ مونث۔ صدا۔ ندا۔ ناسخؔ چلاتے پھرین کیون نہ کہ یاد آگئی ہمکو۔ وہ نازکی رفتار وہ انداز کی آواز۔

استعمال کے مقامات

نمبر(۱) ہانک پکار کی جگہہ۔ فقرہ۔ آگے بڑھکر پکارو یہان سے آواز نہ پہنچے گی
نمبر(۲) گانے کیجگہہ۔ ناسخؔ طنبور کے تار آب ہوئے تو جو لایا۔ داؤد کی مانند ہی اعجاز کی آواز۔ فقرہ۔ کیا رسیلی آواز ہی۔
نمبر(۳) ساز اور باجونکی آواز۔ ناسخؔ گانے جو لگے میری غزل بزم غنا مین۔ پردے مین چھپی شرم سے ہر ساز کی آواز۔ رشکؔ میرے جلیس وصل مین تجھسے ہین ہمکلام۔ آواز چنگ و بربط و نے ہی صدائے عیش۔ فقرہ۔ اس ڈھول کی کیا اچھی آواز ہی۔
نمبر(۴) سودا بیچنے والونکے پکار کے بیچنے کیجگہہ۔ فقرہ۔ ابھی برف والے کی آواز سُنی تھی دیکھو تو کدھر گیا۔
نمبر(۵) فقیر کی صدا۔ میرؔ کرین تو جا کے گدایانہ اُسطرف آواز۔ اگر صدا کوئی پہچانے شرمساری ہی۔
نمبر(۶) تڑاقا۔ دھماکا۔ آہٹ۔ چرچراہٹ۔ سنسناہٹ۔ جھنکار وغیرہ۔ فقرہ۔ یہ کس چیز کے گرنے کی آواز ہوئی۔ آتشؔ اُٹھ گئے اغیار سنتے ہی مری آواز پا۔ رنگینی مجلس مین عذر لنگ ہے مجھ بزم شمع۔ رشکؔ

مضمون ہر کمان کی آواز کا یہ ہے ۔ تیری ادا و ناز کے ہین تیر لاجواب ۔
فقرہ ۔ یہ ریل کی آواز ہے یا آندہی کی ۔ وزیر ؎ آئی ہی خون کے قطرون سے
آواز آئے گھنگرو کی ۔ پھڑک جاے تماشا دیکھکر وہ رقص بسمل کا ۔ اور صرف
آواز سے اونچی آواز بھی مراد ہوتی ہے ۔ مثلاً ذرا آواز سے پڑھو ۔

صفات آواز

اِکہری آواز ۔ سُبک اور باریک ۔ بیشتر کم عمر شخص کی آواز کو کہتے ہین ۔
اونچی آواز ۔ بلند اور دور تک جانے والی ۔ تسلیم ؎ گوش گُل فریاد بیتاب نہ سُننے
کے نہین ۔ لاکھ اونچی بلبل شیدا تری آواز ہے ۔
باریک آواز ۔ مہین اور مدہم آواز ۔
بانکی آواز ۔ اچھی اور دل مین چبھنے والی آواز ۔
بجھی بجھی آواز ۔ نہایت پست اور دھیمی آواز ۔
بلند آواز ۔ اونچی اور اٹھان والی آواز ۔ ذوق ؎ اسقدر ساز طرب سازی کی
آواز بلند ۔ چھیڑین گر تار کھرج کا تو ہو پیدا دہیوت ۔ اسیر ؎ گوش دل سے ساکنان
عرش سُن لیتے ہین صاف ۔ خندۂ چاک گریبان کیا بلند آواز ہے ۔
بندھی آواز ۔ وہ آواز جو گانے والے کے قابو مین ہو اور سُر پر قائم رہے
بھٹکتی نہو ۔
بھاری آواز ۔ نمبر (۱) بڑی ہوئی آواز ۔ ؎ تجھ روئے ہو صرو یا آج کسکے لیے
تم ۔ سُرخ سُرخ آنکھین بھی ہین اور ہے بھاری آواز ۔ ناسخ ؎ نہ سُنا پر نہ سُنا
کیا ہی گران گوش ہین گل ۔ ہوگئی نالون سے آواز عنادل بھاری ۔
نمبر (۲) موٹی آواز ۔ جو خلقی بھدی ہو ۔
بھدی آواز ۔ موٹی اور بُری آواز ۔ یہ نا مطبوع باجون اور مغنیان بد آواز
کی ہجو مین بولتے ہین ۔
بھرائی ہوئی آواز ۔ اکثر نزلے کی تحریک یا گلے پر زور پڑنے سے آواز مین جو ایک
تغیر خاص ہوتا ہے اُسے آواز کا بھرانا کہتے ہین ۔
بھٹکی ہوئی آواز ۔ بے سُری اور قائم نہ رہنے والی ۔ جو صاحب آواز کے قابو
مین نہو ۔
بھنبھنی آواز ۔ منمنی آواز ۔ بھنگے کی سی آواز ۔ وہ آواز جسمین ناک سے نکلتی ہوئی
سانس کی بھی شرکت ہو ۔
بھونرا سی آواز ۔ باریک سُر کی گونجنے والی آواز ۔
بھیانک آواز ۔ وحشت خیز آواز ۔ دل پر بُرا اثر ڈالنے والی آواز جس سے ڈر
معلوم ہو اور دم گھبرائے ۔
بھیگی آواز ۔ آخر شب کو جب آواز بند ہو جاتی ہے اور سُر اور تال پر لگ جاتی ہے
اُسے کہتے ہین ۔
بیٹھی ہوئی آواز ۔ جو آواز دشواری سے نکلے ۔ اور دور تک نہ پہنچ سکے گلا
پڑ جانے سے اکثر ایسا ہوا کرتا ہے ۔ تسلیم ؎ جاتے جاتے رک گیا دیکھا
کھڑے ہو کر مجھے ۔ جب پکارا یار کو بیٹھی ہوئی آواز سے ۔
بے سُری آواز ۔ وہ آواز جو سُرون سے میل نہ کھاے ۔ اُسکو آواز خارج
از آہنگ کہتے ہین ۔
بے نمک آواز ۔ وہ آواز جسمین کچھ مزہ نہو ۔ دل پر اثر نہ کرے ۔
بے ہنگم آواز ۔ بے ڈھنگی آواز ۔ بُری آواز ۔
پاٹدار آواز ۔ پلے دار آواز ۔ دور تک جانیوالی آواز ۔ ہلال ؎ کیسے چُپ چاپ
ہین ڈوبے ہوئے اہل محفل ۔ پاٹ دار آپکی آواز ہے گویا دریا ۔ تسلیم ؎

چپکے چپکے جب کیے نالے خدا نے سُن لیے - رعد سے بڑھکر مری آواز
پتلے دار ہی -

پتلی آواز - رشک ؎ کمر کی یاد ہی بند اُڑگئی ہی شوق سے چلا - نکالی تو نے کیون
آواز اے مرغِ سحر پتلی -

پھٹی ہوئی آواز - جھر جھری اور قابو سے باہر - اکثر ڈوک مین آواز آجانے
سے پھٹ جاتی ہی یا بچپن مین زیادہ زور دیکے گانے سے بھی ایسا ہوتا ہی
اُسکو پھٹی ہوئی آواز کہتے ہین -

پیاری آواز - معنی لفظون سے ظاہر ہین -

تھکی ہوئی آواز - جو آواز گاتے گاتے یا چلاتے چلاتے کمزور ہو جائے -

ٹھکانے کی آواز - ٹھیک ٹھیک سُرون پر پہنچنے والی آواز جو بہک کر کہین سے
کہین نہو رہے -

جادو بھری آواز - موثر اور دل تڑپا دینے والی -

جھر جھری آواز - ناصاف آواز جو برابر نہ نکلے جسکا باعث اکثر کم طاقتی ہوتی ہی -

چنچنی آواز - نہایت صاف اور باریک آواز جسمین چنچناہٹ ہو اکثر بچونکی آواز
کو کہتے ہین خصوصاً جب وہ جھنجلاہٹ کی حالت مین بولتے ہین -

حسین یا خوبصورت آواز - پیاری آواز - اچھی آواز -

خوش آیند آواز - کانون کو بھلی معلوم ہونیوالی آواز - ناسخ ؎ لاکھ نغمون سے زیاد
اپنے قلم کی ہی صریر - کب یہ آواز خوش آیند مزامیر مین ہی -

دردناک آواز - پرسوز آواز - دلخراش آواز - جانگداز آواز - حزین آواز - جس آواز
مین درد بھرا ہو کہ سننے والون کا اُس سے دل دُکھے - برق ؎ کہتا
ہی میرے نالونکو سُنکر وہ طعن سے - آواز دردناک یہ کس بینوا کی ہی - میر ؎
اسد رنے عندلیب کی آواز دلخراش - جی ہی نکلگیا جو کہا اُسنے ہائے گل -
ولہ ؎ جانگداز اتنی کہان آواز عود و چنگ ہی - دل کے سے نالون کا ان
پردون مین کچھ آہنگ ہی - ناسخ ؎ ہوگیا اک رنج میری جانکو عیش وصال
آگئی جس رات آواز حزین سرخاب کی -

دلکش آواز - دلفریب آواز - دلچسپ آواز - دلکو کھینچ لینے والی کانون کو بھلی
معلوم ہونیوالی آواز - ناسخ ؎ بین کی آواز دلکش اسقدر ہوتی نہین - کر رہی
ہین سحر اُس مطرب پسر کی اُنگلیان - نصیر ؎ شہنائیونکی سنتے ہی آواز دلفریب
باشندگان چرخ کو اکدم نہ تھا قرار - تسلیم ؎ کہون کیا عالم اُس بت کا دم رقص
ادائین دلنشین دلچسپ آواز -

دُھری آواز - اکہری آواز کی ضد - دھرپتیونکی آواز اکثر دُھری ہوتی ہی -

دھیمی آواز - نرم اور نیچی آواز - تسلیم ؎ وہ گل ہی محوِ خواب ناز بلبل - ذرا
دھیمی رہے آواز فریاد -

ڈراونی آواز - مہیب آواز - خوفناک آواز - وہ آواز جسے سُنکر خوف
معلوم ہو - میر ؎ صدا جب مہیب اُسکی ہوتی بلند - جگر چاک کرتے
ہوائی پرند -

رسیلی آواز - رس بھری آواز - دلونمین تاثیر کرنے والی آواز - بچون اور
عورتونکی خوبصورت آواز اکثر سریلی اور رسیلی ہوتی ہی اور بعض گویونکی آواز مین
مشق سے رسیلا پن آجاتا ہی -

رعشہ دار آواز - وہ آواز جو تھرتھرا کر مُنہ سے نکلے ؎ رعشہ دار آواز مین اک
سحر پڑھنا شعر کا - فعل بد ایسا ہی جیسا ہی غنا تحریر مین -

سُریلی آواز - وہ آواز جسمین سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے پورے ادا ہون اور

قابو مین ہو کہین سے بہکے نہین۔

صاف آواز۔ ستھری آواز جسمین کچھ نقصان نہو رک نجاے بہک نجاے کہین سے اسمین ڈلک نہو۔

کافر آواز۔ بہت ہی عمدہ اور پیاری آواز۔

کرخت آواز۔ کڑی آواز۔ درشت اور ناگوار آواز۔

کوئل^ع^ یا پپیہے کی سی آواز۔ نہایت عمدہ اور پیاری آواز۔

کھُردری آواز۔ رسیلی آواز کی ضد۔

گری ہوئی آواز۔ پست آواز۔

گنڈے دار آواز۔ وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہ سے ٹوٹ جاے اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اُسی جگہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کرکے اسکو آخر تک پہنچا دیتے۔

لچھے دار آواز۔ مسلسل آواز۔ جو آواز کہین سے اُلجھے رُکے نہین۔

مست آواز۔ جو سننے والونکے دلونمین سرور اور نشہ سا پیدا کردے۔ بانسری اور تونبی کی آواز کی صفت مین بیشتر کہتے ہین۔

منجھی ہوئی آواز۔ مشق کی ہوئی آواز۔

موٹی آواز۔ بھدی آواز۔

نرم آواز۔ ملایم آواز۔ مہین اور باریک آواز۔

نیچی آواز۔ پست آواز۔ اونچی آواز کی ضد۔ تسلیم ؎ کچھ تو شرم عصمت پردہ نشینی کیجیے۔ آنکھین اونچی ہین تو ہین آواز نیچی کیجیے۔

ہلکی آواز۔ مدہم آواز۔

ع؎ کوئل اور پپیہا دو چڑیان ہوتی ہین جو آم کی فصل مین چہکتی ہین۔

یکسان آواز۔ دیکھو بندھی آواز۔

استعارات

آواز کی برچھی یا سنان آواز۔ تسلیم ؎ اُسنے کہین پردے مین باتین مین تڑپ رکھیا لگگئی برچھی دل ناکام پر آواز کی۔

تیر آواز۔ تسلیم ؎ تیر آواز فغان دل توڑتا ہی سنگ کا۔ خون روتا ہی عدو سُنکر مری فریاد کو۔

رشتۂ آواز یا سر رشتۂ آواز۔ اسیر ؎ وہ بیکش ہون برس جو عمر کا میری گزرتا ہی گرہ دیتا ہی ساقی رشتۂ آواز قلقل مین۔ ولہ ؎ آہ موزون تجھے گلشن مین نہ کرنی تھی اسیر مفت سر رشتۂ آواز عنادل توڑا۔

شعلۂ آواز۔ ناسخ ؎ معنی شعلۂ آواز مین خشک ہو جسکو۔ دیکھے عالم مرے نالونکی شرر باری کا۔ ذوق ؎ محتسب شعلۂ آواز سے جلجاوینگا۔ گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب۔

آواز آنا۔ آواز سنائی دینا۔ فقرہ۔ کون ہی کیسکی آواز آئی۔ ناسخ ؎۔ حشر برپا ہوگیا بے یار بزم عیش مین۔ نالۂ مطرب سے مجھے آواز آئی صور کی۔

آواز اُٹھانا۔ آواز بلند کرنا۔ زیادہ تر گانے مین اسکا استعمال ہی۔ کہتے ہین کہ آواز اُٹھاؤ یعنی اونچے سُرون مین گاؤ۔

آواز اُٹھنا۔ لازم۔ فقرہ۔ ہزار آواز اُٹھاتا ہون مگر کیا کرون اُٹھتی ہی نہین

آواز اُکھڑنا۔ تان لگانے یا اونچ لینے مین زور کھا کے آواز کا پھٹ جانا

آواز بدلجانا۔ بیماری یا اور کسی سبب سے اصلی آواز مین فرق آجانا۔ اسیر ؎ ہی اور سے اور اب تو دل زار کی آواز۔ سچ ہی کہ بدلجاتی ہی بیمار کی آواز۔

آواز بدلنا۔ اپنی اصلی آواز کو بدلکے بولنا۔ سودا ؎ جسوقت سُنائے ہین آواز

بدلگر۔ آپ کی کہا گھر میں سے کشن چند کے یان ہی۔

آواز بڑھانا۔ آواز بلند کرنا۔

آواز بڑھنا۔ لازم۔ فقرہ۔ ہر چند گلے پر زور دیتا ہوں مگر آواز نہیں بڑھتی۔

آواز بکا یا گریہ۔ رونے کی آواز۔ رشک ؎ آواز بکا سے نہیں کم نغمۂ بلبل
فرقت میں ہی گویا مجھے اندوہ سرا باغ۔ وزیر ؎ مطرب بجا سے آب ہوں گر مجھ
حزیں کے اشک۔ آواز گریہ آئے تر سے جلترنگ سے۔

آواز بگڑ جانا۔ اچھی آواز کا برا ہو جانا۔ اکثر گویوں کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ اب اسکی
آواز بگڑ گئی پہلی سی نہیں رہی۔

آواز بلند کرنا۔ چلا کے بولنا۔ اونچی آواز سے پڑھنا یا گانا۔ ناسخ ؎ تیری نگہ میں
تو سخن گو ہیں مگر کون سنے۔ کیونکر آواز کریں ہم دم بیمار بلند۔

آواز بلند ہونا۔ لازم۔ ناسخ ؎ قدر اپنی تیری صحبت سے ہی جان جان
بلند۔ آواز جیسے ہوتی ہی وقت اذان بلند۔

آواز بند کر دینا۔ آواز نہ نکلنے دینا۔ خاموش کر دینا۔ ظفر ؎ وہ قیامت ہی
مرا نالہ کہ دم میں ہمدمو۔ بند کر دوں صور اسرافیل کی آواز کو۔

آواز بند ہو جانا۔ لازم۔ اسیر ؎ سرمہ تری آنکھوں کا جو سنتے نہیں کھایا۔
کیوں بند ہی جیسے تر سے بیمار کی آواز۔ عاشق ؎ کیا خاک آہ گرم سے
گرد دل کو پھونکیے۔ خوف شب فراق سے آواز بند ہی۔

آواز پا۔ پاؤں کی آہٹ۔ مومن ؎ ہی کس کا انتظار کہ خواب عدم سے بھی
ہر بار چونک پڑتے ہیں آواز پا کے ساتھ۔ آتش ؎ اڑ گئے اغیار سنتے
ہی مری آواز پا۔ رہ گئی مجلس میں عذر لنگ سے مجبور شمع۔
آواز قدم بھی کہتے ہیں۔ مومن ؎ اپنی آواز قدم سے بھی وہ ڈر کر رات کو
مڑ کے پیچھے دیکھلے تھا ہر قدم پر رات کو۔

آواز پتانا۔ آواز کا تھرتھرانا۔ فقرہ۔ وہ کیا گائے ابھی بیماری سے اٹھا ہی
ضعف سے آواز پتاتی ہی۔

آواز پر آنا۔ پکارنے کے ساتھ ہی آنا۔ فوراً حاضر ہونا۔ بعض طیور جو آواز پر
لگے ہوتے ہیں وہ بھی آواز سنتے ہی آجاتے ہیں۔

آواز پر کان دھرنا یا رکھنا۔ کسیکی آواز سننے کو متوجہ ہونا۔

آواز پر کان لگائے رہنا یا لگائے ہونا۔ آواز سننے کا منتظر
رہنا۔ آواز سننے کیطرف متوجہ ہونا۔

آواز پر کان لگے رہنا یا لگے ہونا۔ لازم۔ سحر ؎ کان آواز قدم
پر لگے رہتے ہیں مدام۔ آنکھ دروازے کی جانب نگران رہتی ہی۔

آواز پر گولی لگانا۔ قادر اندازی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ وہ آواز پر گولی
لگاتے ہیں یعنی آواز سنکر شکار پر ٹھیک نشانہ لگاتے ہیں۔

آواز پر لگا ہونا۔ آواز یا بولی پہچانتے ہی کوئی کام کرنے کا عادی ہونا
داغ ؎ جب میں نے آہ کی ہی قیامت اٹھائی ہی۔ آواز پر ہی شورش
محشر لگی ہوئی۔ گلزار نسیم ؎ آواز پہ وہ لگی ہوئی تھی۔ آپ ان کے
ٹھاٹھ دیکھتی تھی۔ یہ محاورہ اکثر جانوروں کے لئے ہے اور مانوس ہونے کی نسبت
بولا جاتا ہی کہ جہاں آواز دی کہیں پاس چلے آئے یا بول اٹھے یا لڑنے لگے
اور اسکا متعدی آواز پر لگانا بھی مستعمل ہی۔

آواز پڑ جانا۔ زیادہ گانے چیخنے چلانے یا نزلے کیوجہ سے اور کبھی سیندور
یا سرمہ کھا جانے سے آواز کا بیٹھ جانا۔ رشک ؎ پڑ جاتی اگر سرمۂ شب
تری آواز۔ مطلب مرا ای مرغ سحر خوب نکلتا۔ اسیر ؎ صیاد ایک آہ

کی رخصت مجھے بھی دے - آواز پڑ گئی ہی مرے ہمصفیر کی -

آواز پھولنا - آواز کا بھاری ہوجانا اور صاف نہ نکلنا - یہ کیفیت بیشتر زیادہ خوشی مین ہوتی ہی - **عاشق** ؎ کان رکھکر جو سنو تم تو یہ کہہ دے آواز - میری فریاد کرن پھول بنے کانو نمین -

آواز پیدا ہونا - آواز نکلنا - **آتش** ؎ شیر کی آواز پیدا ہووے نئے کے نالے مین - میرے مدفن کی جو مٹی سے نیستان سبز ہو - **ذوق** ؎ ہوئی تبخانے سے ناقوس کی پیدا آواز - چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت -

آواز تھرانا یا آواز تھرتھرانا - ضعف یا خوف سے آواز کا کانپنا -

آواز جانا - آواز کسی حد تک پہنچنا - **میر** ؎ دل تو ہی عبث نالان یاران گذشتہ بن - ممکن نہین اب اُن تک آواز جرس جاوے -

آواز جرس - گھنٹے کے بجنے کی آواز - قافلے کے پیچھے پیچھے گھنٹے کی آواز ہوتی چلتی ہی تاکہ اگر کوئی ساتھی راستہ بھولجائے تو گھنٹے کی آواز کی رہبری سے منزل پر کارواں سے ملجاوے - ؎ وہ کب ہمپائے محمل اپنے ہونے دے ہی سودا کو - مگر دنبال آواز جرس ہووے اگر ہووے - ؎ موقوف ہوئے نالۂ دل گور مین ای ترند - منزل پہ پہنچکر ہوئی آواز درا بند -

آواز جکڑ جانا - نزلے کیوجہ سے آواز بیٹھ جانا -

آواز خندہ - وہ آواز جو ہنسی مین پیدا ہو -

آواز دب جانا - آواز کا پست ہوجانا - ؎ کیا رقیب روسیہ ہی چھیڑ ناسخ کے حضور - دبگئی آواز خر کی شیر کی آواز سے -

آواز دینا - نمبر(۱) بصورت متعدی - پکارنا - بلانا - **صفیا** ؎ چاندنی راتو نمین اکثر ترے در پر آکر - تجکو آواز ہم ای ماہ لقا دیتے ہین - فقرہ - براہ عنایت کسی خدمتگار کو آواز دیدیجیے -

نمبر(۲) لازم - صدا پیدا ہونا - **ناسخ** ؎ سیکڑون تاہین کرون پر ذکر کیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا - **وزیر** ؎ کسیکی آنکھ کے سرنے مجکو مار ڈالا ہی - نہ دے آواز گر ٹوٹے کوئی ساغر مری گل کا -

نمبر(۳) لازم - سودا بیچنے والے کا صدا دینا - فقرہ - بیرٹ والا کہان چلا گیا ابھی تو یہین آواز دیتا تھا -

آواز ڈوک مین آنا - زمانہ بلوغ مین کنٹھ پھوٹنے سے آواز بھاری ہوجاتی ہی بچپن کی سی باریک اور سُبک آواز نہین رہتی ہی اُسکو آواز کا ڈوک مین آنا کہتے ہین - **انشا** ؎ ہی اندنون مین اُنکی جو آواز ڈوک مین - تو کہر دہراہٹ اور ہی ہی نوک جوک مین -

آواز سُنانا - اس سے مختلف مطالب ہوتے ہین کہین تسکین دینا کہین مخاطب کرنا کہین کسی کہی بدی بات پر آگاہ کرنا - کہین اپنی موجودگی ظاہر کرنا وغیرہ وغیرہ - **رند** ؎ کہتا نہین مین ہو جیئے بے پردہ مہربان - آواز تو سُناؤ اگر روبرو نہو - **مومن** ؎ ہارے اُسکے دم فسون پرداز - چلتے چلتے سُنا گئی آواز -

آواز سُننا یا سُنائی پڑنا - آواز سنائی دینا کانو نمین آواز پہنچنا - ؎ آواز تو سُننے گا نہ دیکھے گا اگر کبھو - گھر اپنا اُسکے گھر کے ظفر متصل نہ تھا - **رشک** ؎ آنکھین جو دم نزع ہوئین بند کُھلے کان - آواز سُنائی پڑی یاران وطن کی -

آواز سے آواز مِلنا - نمبر(۱) سُر سے سُر ملنا - فقرہ - عجب بے لطف گانا ہی چارو نمین سے ایک کی آواز دوسرے سے نہین ملتی -

نمبر(۲) ایک آواز کا دوسری آواز سے مشابہ ہونا - **ناسخ** ؎ مگر لیلےکو

مجنون کردیا تیری محبت نے۔ کہ آواز جرس ملتی ہی آواز سلاسل سے - **اسیر** ؎ یار کی آواز سے آواز مل سکتی نہین - گوشمالی ہی ضرور اسواسطے طنبور کی -

آواز سے شگون لینا - ہندوستانمین بعض جانورونکی آواز سے نیک اور بدبات کا شگون لیتے ہین - جیسے کوے کی آواز سے کسی عزیز یا دوست کے آنیکا شگون لیا جاتا ہی - یعنی جب کسی کے آنیکا انتظار ہوتا ہی اور کوا مکان پر بیٹھکر بولتا ہی تو کہتے ہین کہ کاگا اگر آج فلان شخص آتا ہو تو اُڑ جا - اگر یہ کہنے پر کوا اُڑ جاتا ہی تو جانتے ہین کہ مسافر آتا ہی اور اگر بیٹھا رہتا ہی تو خیال کرتے ہین کہ آج نہ آئیگا - **ظفر** ؎ وہ آتے کب ہین مگر ہمنے اُنکے آنیکا - شگون سُنکے کچھ آواز زاغ لے تو لیا -

آواز صاف ہوجانا - آواز کا نقصان زائل ہوجانا - زیادہ تر اسکا استعمال گلا صاف ہوجانے کی جگہہ ہی -

آوازِ صور - صور وہ ہی جسکو حضرت اسرافیل ع بحکم خدا ے جل جلالہٗ جسوقت پھونک دینگے تو جملہ ممکنات کا نشان مٹجائیگا اور قیامت آجائیگی - **ذوق** ؎ نسیم کیا ہی کہ روضے مین تفتہ جانونکے - نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل

آوازِ غیب - الہام کی ایک قسم ہی جسمین عالم غیب سے آواز سُنائی دے -

آواز غیب سے آنا - الہام ہونا - شعرا مادہ تاریخ کیطرف اشارہ کرکے بیشتر کہتے ہین کہ آواز غیب سے آئی یا سروش غیبی نے ندا دی اور قصہ خوان کہانیون مین جس جگہہ کسیکو مصیبت کے حال مین مدد غیبی رہنما ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ غیب سے آواز آئی -

آواز کا پاٹ - آواز کی حد - آواز کی رسائی - **سحر** ؎ سمندر کے تھے پاٹ آوازون مین - وہ موجین تھین یا تار تھے سازونمین -

آواز کا پاٹ نہ ملنا - آواز کا بہت اونچا اور نہایت بلند ہونا - گانے والونکی اصطلاح مین یہ محاورہ بڑے بلند آواز گویّے کے حق مین بولا جاتا ہی - فقرہ - اس دُھرپدیے کی ایسی پلّے دار آواز ہی کہ پاٹ نہین ملتا -

آواز کا چڑھاؤ اُتار - آواز کا نیچا اور اونچا ہونا -

آواز کان پڑی نہ سُنائی دینا - زیادہ شور غل ہونیکی جگہہ کہتے ہین کہ کان پڑی آواز نہین سُنائی دیتی - **ذوق** ؎ گاہ تھی خلق اُس در پہ حیران پڑی آواز نہ تھی - گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی - **مصحفی** ؎ شب فراق یہ چلّا رہی تھی جان پڑی - سُنائی دیتی نہ آواز بھی تھی کان پڑی -

آواز کان مین آنا - آواز سُنائی دینا - **نصیر** ؎ تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان مین - اس دلِ دیوانہ نے جس سنگ پہ پہلو کیا - اور آواز کان تک جانا بھی ہی - **ناسخ** ؎ کان تک جسکے گئی لگ گئی چپکی اُسکو - سُننے مین آئی نہین ایسے اثر کی آواز -

آواز کان مین پڑنا - آواز سُنائی دینا - **صبا** ؎ غل مچائین اَرِنی کا ہم اگر ہوش سے - لن ترانی کی نہ آواز پڑے کانونمین - اور آواز کان پڑنا بھی کہا ہی - **ظفر** ؎ الٰہی کسکی یہ آواز میرے کان پڑی - کہ جس سے پھر تنِ بیجان مین میرے جان پڑی -

آواز کان مین (یا کان تک) پہنچنا - آواز سننا - سنائی دینا - فقرہ - اُسکی آواز کانون مین پہنچتے ہی مین بیچین ہوگیا - فقرہ - اللہ رے ضعف کہ اپنے آواز کان تک نہین پہنچ سکتی -

آواز کانونمین بھر گئی ہی یا بھری ہی - جب کوئی آواز زیادہ اور بار بار سُننے کا اتفاق ہوتا ہی تو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہی آواز کانونمین

آرہی ہی اور جب کسی خوش آواز کے گانے کا سمان بندھ جاتا ہی اور اُسکے اُٹھ جانے کے بعد بھی وہی اثر باقی رہتا ہی تو اسکو بھی کہتے ہین کہ ابتک وہی آواز کانو مین بھری ہوئی ہی۔ جانصاحب ؎ لحن داؤد کا رتبہ نہین جسکے آگے۔ ہی بھری کانو مین وہ ایک بشر کی آواز۔

آواز کرنا ۔ نمبر(۱) [لغت] پکارنا۔ آواز دینا۔ ناسخ ؎ صبحدم جب صحن مسجد مین اذان ہونے لگی۔ ہمنے بھی میخانے کے دروازے پر آواز کی۔ ظفر ؎ تمھارے گھر مین شب کو کسطرح ہم آئین چوری سے۔ کہ چوکیدار کھٹکا سنتے ہی آواز کرتے ہین۔ میر ؎ گلوگیر ہی ہوگئی یا وہ گوئی۔ رہا مین خموشی کو آواز کرتا۔

نمبر(۲) بندوق تمنچا چھوڑنا۔ فقرہ۔ شوق ہی تو کسی شکار پر بندوق لگاؤ خالی آوازین کرنے سے کیا فائدہ۔

نمبر(۳) توڑنا (کسی برتن کا) فقرہ۔ صاحبزادے سے روز ایک آدہ گلاس کی آواز کیا کرتے ہین۔

نمبر(۴) [لغت] فقیر کا صدا دینا۔ میر ؎ کرین تو جا کے گدایانہ اسطرف آواز۔ اگر صدا کوئی پہچانے شرمساری ہی۔ رند ؎ چلے جاتے ہین دم بخود خاموش اک صدا تیرے بینوا کرکے۔ نمبر۱ و نمبر۴ کے معنو مین زبانو پر آواز دینا ہی۔ آواز کرنا نہین بولتے ہین۔

آواز کھل جانا ۔ دیکھو آواز صاف ہو جانا۔

آواز کی اُٹھان ۔ آواز کی ابتدا (گانیوالونکی اصطلاح)

آواز کی چل پھیر یا چلت پھرت ۔ آواز کی گردش۔ آواز کی تعریف مین کہتے ہین۔ اسیر ؎ آنکھ پھرجاتی ہی چل دیتے ہین زہرہ کے حواس۔ فی الحقیقہ تری آواز مین کیا چل پھر ہی۔

آواز کی گرج ۔ بیشتر رعد اور توپ کی آواز کو گرجنا کہتے ہین۔ قلق ؎ جب صدا توپ کی گرجنے لگی۔ ڈیوڑھیون پر بھی وردی بجنے لگی۔

آواز گوش آشنا ہونا ۔ وہ آواز جسے پہلے سنا ہو۔ مسرور ؎ نالے مرے سُنکے یار بولا۔ آواز یہ گوش آشنا ہی۔

آواز گوش زد ہونا ۔ آواز سنائی پڑنا۔ آتش ؎ گوش زد ہو تو کہین کوس سفر کی آواز۔ چل کھڑے ہونگے کمر باندھکے چلنے والے۔

آواز گونجنا ۔ دیر تک ہوا مین آواز کا اثر باقی رہنا۔ اور اسکا استعمال آواز شیر و کبوتر کی نسبت زیادہ خصوصیت رکھتا ہی۔ اور یون بھی کہتے ہین کہ کیا آواز ہی سارا مکان گونج اُٹھا۔

آواز لڑنا ۔ آواز کا خوب سُر پر پہنچنا جس جگہ آواز کا لگنا بولتے ہین کہ اسکی آواز خوب لگتی ہی یعنی سُر پر خوب پہنچتی ہی اُسی جگہ اسکا بھی استعمال ہی۔

آواز لگانا ۔ اسکا استعمال چند مقام پر ہی۔

نمبر(۱) بولنا (جانور کا) سحر ؎ کوک کوئل کی غضب کرتی ہی ہلجاتا ہی دل۔ کیا ہی آوازین لگاتا ہی پپیہا متصل۔

نمبر(۲) نقیب کا بولنا۔ اور پکارتے چلنا۔ سحر ؎ رعد کیطرح سے آواز لگاتے ہین نقیب۔ جھومتے آتے ہین ہاتھی کی روش ابر بہار۔

نمبر(۳) فقیر کا صدا دینا۔ بھیک مانگنا۔ فقرہ۔ فقیر کب سے دروازے پر آواز لگا رہا ہی کچھ دے آؤ۔

نمبر(۴) گویونکا سُر بھرنا۔ تان لگانا۔ فقرہ۔ واہ میان کیا آواز لگائی ہی کہ تان سین کی روح بے چین ہوگئی۔

نمبر(۵) سودے والے کا پکار کے سودا بیچنا۔ فقرہ۔ یہ دال موٹھ والا کیا جلد باز ہی ایک آواز لگائی اور ہوا ہوگیا۔

آواز ملانا۔ سوز خوانون یا گویّونکا آکر کے باہم آواز کا برابر کرنا۔ تاکہ پستی و بلندی نہ رہے۔

آواز ملنا۔ لازم۔ ناسخ ؎ ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی۔ رگ سے آواز ملجاتی ہی جیسے ساز کی۔

آواز منھ سے نہ نکلنا۔ کسی خوف یا صدمے یا ضعف سے۔ اسیر ؎ کیا تجھسے کہے درد دل ای غیرت عیسیٰ۔ ہی ضعف نکلتی نہین بیمار کی آواز۔ فقرہ۔ وہ تو ایسا ڈر گئے کہ منھ سے آواز نہ نکلی گھگّی بندھگئی۔

آواز مین پتّی لگجانا۔ آواز کا گھرگھرانے لگنا۔

آواز مین پیچ دینا۔ تان لیتے وقت خوبصورتی سے کوی مزے کی بات گانے مین پیدا کرجانا۔

آواز مین چھریان (یا کٹاریان) بھری ہین۔ بہت موثر اور دردناک آواز ہی کہ سامعین کو تڑپائے دیتی ہی دلپر چوٹ لگتی ہی۔

آواز مین رعشہ ہونا۔ آواز کا تھرتھرانا۔ کانپنا۔ ؎ ای بحر فی الحقیقۃ کامل ہوا پنے فن مین۔ آواز مین ہی رعشہ لغزش نہین سخن مین۔

آواز مین کھٹکا ہونا۔ ایک قسم کی پراثر کیفیت آواز مین ہونا جو دلکو بہت ہی بھلی معلوم ہو اس کیفیت خاص کو گانے والونکی اصطلاح مین کھٹکا کہتے ہین صبا ؎ روح رہ رہکے تڑپتی ہی ترے گانے پر۔ چٹکیان لیتا ہی آواز کا کھٹکا دلمین۔ شعور ؎ خدا سازا ای صنم ہی وہ تری آواز مین کھٹکا۔ ادھر مین وجد مین آیا ادھر مطرب نے سر پٹکا۔

آواز مین کھنڈلے پڑنا۔ دیکھو آواز مین پتّی لگجانا۔

آواز مین لوچ ہونا۔ آواز کا ہلنا ایسی نزاکت کے ساتھ جیسے اور نازک چیزونکا لوچ ہوتا ہی۔

آواز مین نمک ہونا۔ آواز مین درد ہونا۔ ذوق ؎ شور بلبل بھی یہ رکھتا ہی نمک آج کہ گل۔ بنگیا کثرت شبنم سے نمکدان کی مثال۔

آواز نکالنا۔ مصحفی ؎ صیاد نہ چھوڑے گا تجھے زندہ قفس میچ۔ آواز جو ای مرغ گرفتار نکالی۔ فقرہ۔ ابکے آواز نکالی تو اور پٹے گا۔ (بشیتر بچونکو تنبیہاً رونے چیخنے سے روکنے کیجگہ کہتے ہین) اور اُس جگہ بھی کہتے ہین کہ ماشاء اللہ کیا گلا ہی آواز نکالتے ہی محفل کا اور رنگ ہوگیا (یعنی گانا شروع کرتے ہی سمان بندھگیا۔)

آواز نکلنا۔ منھ سے بات نکلنا۔ صدا آنا۔ آواز پیدا ہونا۔ نواب مرزا شوق ؎ غش سے فرصت جو سینے کچھ پائی۔ تن بیجان مین سب کے جان آئی۔ جب نکلنے لگی مری آواز۔ لگے سب گھر مین کرنے نذر و نیاز۔ سوز ؎ ہر مو سے مرے نکلے ہی آواز انا الحق۔ پر دل کے سوا کوئی خبردار نہین ہی۔ کیف ؎ آواز نکلتی ہی یہ گھنگرو سے تمہارے۔ پامالی عشاق کی خاطر ہی بلا رقص۔

آواز نہین چلتی۔ آواز کام نہین دیتی۔ آواز مین گانے یا پڑھنے کی طاقت نہین ہی۔

آواز ہونا۔ کسی چیز سے صدا نکلنا۔ فقرہ۔ یہ کس چیز کی آواز ہوئی۔

آوازہ۔ مذکر۔ نمبر(۱) ف۔ غلغلہ۔ شہرہ۔ دہوم۔ آتش ؎ اُن ہاتھونکی دولت سے کڑا مال ہوا ہی۔ اُن پاؤن سے آوازہ خلخال ہوا ہی۔ رند ؎

دھوم ہی چارطرف یار کی آرائش کی ۔ شور پازیب ہی آوازۂ خلخال ہی آج ۔
شہیدی ؎ سُنکے میرے مرگ کا آوازہ وحشت نے کہا ۔ اُٹھ گیا دنیا سے
وارث خانۂ زنجیر کا ۔
نمبر (۲) ف ۔ بلند آواز ۔ غل ۔ **آتش** ؎ کیا ہی جسنے کمر مین تری سوال
ای دوست ۔ ہوا ہی غیب سے آوازۂ جواب بلند ۔ **ذوق** ؎ آوازۂ دمامۂ و نوبت
سے گونج اُٹھا ۔ وہ جو سب آسمانون کے ہی اوپر آسمان ۔
نمبر (۳) ھ ۔ طعن و تشنیع ۔ بولی ٹھولی ۔ **ناسخ** ؎ باغ مین آوازِ چاک جیب گل
صاف ہم دیوانون پر آوازہ ہی ۔ **رشک** ؎ دیوانے چپ ہین مرغ گلستان
پریدہ ہوش ۔ آوازے ایسے ایسے ترے بینوا کے ہین ۔
آوازہ بلند ہونا ۔ نمبر (۱) مشہور اور نامور ہونا ۔ دھوم مچنا ۔ فقرہ ۔ انکی سخاوت کا
آوازہ تمام عالم مین بلند ہی ۔
نمبر (۲) آواز یا شور بلند ہونا ۔ مثال کے لیے دیکھو آوازہ نمبر ۲ ۔
آوازہ پہنچنا ۔ شہرہ پہنچنا ۔ **رشک** ؎ رقص مہر ای رشک مہ چشم مسیحا سے گرا ۔
تا فلک پہنچا ترا آوازۂ اعجاز رقص ۔
آوازہ پھیلنا ۔ دھوم مچنا ۔ شہرت ہونا ۔ **رشک** ؎ ای پری آوازہ تیرے
ناچنے کا پھیلے کیا چھپ گئی ہی ساز کی آواز مین آواز رقص ۔
آوازہ سُننا ۔ نمبر (۱) شہرہ سننا ۔ **میر** ؎ آوازہ ہی جہان مین ہمارا سُنا
کرو ۔ عنقا کے طور زیست ہی اپنی بنام یان ۔
نمبر (۲) طعن و تشنیع سننا ۔ فقرہ ۔ کبتک اُسکے آوازے سنا کرون مین یہ گھر ہی
چھوڑ دونگا ۔ اسجگہ جمع کے ساتھ زبانو پر زیادہ ہی ۔
آوازے پھینکنا ۔ طعنہ زنی کرنا ۔ چھیڑ کرنا ۔ **نصیر** ؎ پردۂ ابر سے
ای رعد خروشان تو نے ۔ آج آوازہ دیا تا کس پہ مجھپر پھینکا ۔ **احسان** ؎
ای رقیب آتو یہان ای تری دم کو کترون ۔ ڈھیلی آواز سے آوازہ یہ کس پر پھینکا
آوازے سُنانا ۔ طعنہ زنی کرنا ۔ چھیڑنا ۔ **جرات** ؎ مجکو در پردہ سُناتے ہو
عبث آوازے ۔ فقط آواز کے سُننے کا گنہگار ہون مین ۔
آوازے کرنا ۔ طعن کرنا ۔ طنز سے کچھ کہنا ۔ **رند** ؎ گیسوؤنکے سلسلے کا جو
ہی وہ پابند ہی ۔ کون کرسکتا ہی آوازے ترے آزاد پر ۔
آوازے کسنا ۔ دیکھو آوازے سُنانا ۔ ؎ بسان نے نصیر اب اُنکے
ہاتھون ناک مین دم ہی ۔ جہان وہ دیکھتے ہین مجکو آوازے ہی کستے ہین ۔
بحر ؎ منہ پیچھے آوازہ کستے ہین مری دستار پر ۔ ٹوکرا کبتک یہ سر عزت و توقیر کا ۔
آواگون ۔ ھ ۔ (اصل گمناگمن ہی جسکے معنی سنسکرت مین جانا آنا ۔
مرنا جینا ہین ۔ گمناگمن الٹ کر آگمن گمن ہوگیا اور اُس سے آواگون بنگیا) مذکر
ہندوؤنکا اعتقاد ہی کہ ہر جاندار مرکر کسی دوسری شکل مین پھر پیدا ہوتا ہی اُسے
آواگون کہتے ہین ۔ **بحر** ؎ اگر آواگون سچ ہی تو پھر دونون جنم لینگے ۔ سیہ گون
زلف سا پیو نگن دل پر داغ مور نہین ۔
آورد ۔ ف ۔ آمد کی ضد تکلف اور بناوٹ سے کسی بات کا پیدا کرنا ۔ جو فطرتی طور پر
طبیعت مین نہو اکثر شعر و سخن مین اس لفظ کا استعمال ہی اور جیسے آمد ایک عمدگی
ہی ویسے ہی آورد ایک نقص ہی ۔ **ناسخ** ؎ قاصد محبوب کی آمد نہین ۔
اسلیے ہر شعر مین آورد ہی ۔ **سودا** ؎ کسطرح خانۂ گردون کی بنا ہو دلچسپ
معنی اس بیت کے اکہ ہم ہین سو آورد کے ساتھ ۔
آوردہ ۔ مذکر ۔ لایا ہوا ۔ متوسل ۔ جب کوئی کسی افسر یا حاکم کے وسیلے سے
نوکر ہو تو اُس ملازم کو اُسکا آوردہ کہتے ہین ۔ **ظفر** ؎ خانۂ دل کا مرے ہی عشق

تجکو اختیار - رنج وغم ودرد والم جو ہی تمہا آوردہ ہے - فقرہ - اپنے آوردوں کے سوا کوئی
شخص ایسا نہ بچا جسکی تنخواہ مین تھوڑی بہت کمی نہ کی ہو -

آوہ - ف - مذکر - وہ بھٹی جسمین کمہار کچّے برتنون کو رکھکر پکاتے ہین -

آوہ اتارنا - بھٹی سے پکانے کے بعد برتن نکالنا -

آوہ اُترنا - لازم -

آوہ چڑہانا - بھٹی مین پکانے کے واسطے برتنوں کو چن کر آگ دینا - جان صاحب
ع چڑھائے آوے مین ہین جب کمہار نے برتن - یہ دیکھا اُسنے کہ سو پکّے
ایک کچا ہے -

آوہ چڑھنا - لازم -

آوے کا آوہ خراب ہے - پورا خاندان یا جتھے کا جتھا خراب ہے جب
کسی گھر مین یا کسی صحبت کے بہت سے لوگ کسی بُرائی مین مبتلا ہوتے ہین تو
کہتے ہین کہ آوے کا آوہ خراب ہے - آوے کا آوہ بگڑا ہوا ہے -

آوے مین ناند کھوگئی - ناند چونکہ ایک بڑی چیز ہوتی ہے رکابی پیالے
کے مثل نہین ہوتی لہذا یہ مثل اُسجگہ کہتے ہین جہان کوئی صریح خیانت کرے
اور تاویلات سے چاہے کہ الزام اپنے سر سے دفع ہو یعنی کہا جاتا ہے کہ بھلا یہ بھی
کہین ہوسکتا ہے کہ اس عذر کو کوئی مان لے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ آوے مین
ناند کھوگئی -

آوے - ھ - آنا سے مشتق - صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - لکھنؤ مین
اسجگہ آئے کا استعمال ہے ارباب دہلی نے آئے صیغہ ماضی جمع مذکر غائب سے التباس
رفع کرنے کے لیے اس واو کو اختیار کیا ہے - ظفر ع وہ خواب مین کسطرح آوے
میرے پاس - کہ جب نہ خواب بھی رنج وملال مین آوے - مومن ع
ہائے اذیت کیونکر جائے - چین نہ آوے موت نہ آوے -

آویزان - ف - لٹکا ہوا - معلق - ناسخ ع دل پُرداغ آویزان ہے اُسکی
زلف پیچان مین - نہ ہوئے ہین پھول یا لالے کے پیدا سنبلستان مین -
قلق ع نقرئی ٹٹیون مین انجم سان - قمقمے نور کے تھے آویزان - زبان پر
یہ لفظ اکثر اشتہار کے واسطے کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہے جیسے کچہری مین
اشتہار آویزان کردیا گیا ہے - صدہا اشتہار آویزان ہین -

آویزہ - ف - مذکر - ایک قسم کا زیور ہے جسے عورتین کان کی لو مین پہنتی ہین
سودا ع حسن سے کان کے آویزے مین یہ لطف کہ جون - مستعد قطرۂ
شبنم کہ پڑے گل سے ٹپک - ظفر ع کان کے آویزۂ لعلین یہ کب ہے
زلف یار - سانپ یہ پتھر چٹا ہے لیتا ہے پتھر کو چاٹ - بحر ع آویزہ بار بار لٹکتا
ہے زلف مین - افعی کا دانت بنکے ڈسے گا کہ کسے -

فصل الف ممدودہ مع ہائے ہوز

آہ - ف - نمبر (۱) کلمۂ افسوس - ع بس مین ہوتا مین پرائے نہ کبھی ای ناسخ
آہ میرا مرنے سے قابو مین اگر دل ہوتا -

صفات آہ

آتشین - آتشبار - آتشناک - ذوق ع اس سے تو اور آگ وہ بیدرد
ہوگیا - اب آہ آتشین سے بھی دل سرد ہوگیا - ناسخ ع ہجر ساقی مین بطِ مے
ہوگئی جلکر کباب - جائے قلقل ہے صراحی آہ آتشبار کھینچ - سودا ع کیا
صدا آہ آتشناک نے جوش - یہ غیرت اُسکو کہتی تھی کہ خاموش -
اثردار - صاحب تاثیر - آتش ع گوش بتان کے پردے پھٹے اُسکے
شور سے - رحمت خدا کی اپنی اثردار آہ پر - اسیر ع دوڑے ہوے وہ

آپ چلے آئینگے اکدن - ہے آہ بڑی صاحب تاثیر ہماری -

لبِ نارسیدہ - میر ؎ سدا خون دلمین تپیدہ ہوئین - کہ آہ لب نارسیدہ ہوئین

بے آواز - ناسخ ؎ سیکڑون آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا -

بے اثر - بے تاثیر - برق ؎ پتا نہ پوچھئے آوارگان الفت کا - بھٹکتے پھرتے ہین ہم آہ بے اثر کیطرح - ناسخ ؎ ضبط مین کرتا نہین آتی ہے غیرت دوستو - کیا بھلا منھ سے نکالون آہِ بے تاثیر کو -

پُردود - اسیر ؎ آہ پُر دود نے عالم کو کیا خاک سیاہ - آندھیان آتی ہین کیا کیا تہِ افلاک سیاہ -

پریشان - ناصر ؎ اگر وحشت مین نالے کھینچتا ہے چل بیابانکو - پریشانی ہوا کی دے کمک آہ پریشانکو -

پیچان - اسیر ؎ نہین فرق سر موایک ہی سانچے مین ڈھلا ہے - ہماری آہ پیچان کو تمہاری زلف پُرخم کو -

پیہم - مومن ؎ کان رکھون جو آہ پیہم پر - صدمہ نو بنو رہے دم پر -

تاب شکن - تاب گسل - (طاقت و صبر لیجانیوالی) مومن ؎ اے دل آہستہ آہ تاب شکن - دیکھ ٹکڑے جگر نہو جائے - ولہ ؎ اب کیجے آہ تاب گسل ہر جفا کے ساتھ - جب جان سے گزر گئے پھر درگزر نہو -

جانکاہ - میر ؎ علم بازی آہ جانکاہ ہے - رہے ٹوٹتے ہی علم پر علم -

جگرگداز - مومن ؎ کیا سبھی سینے جل چکے کیا سبھی دل پگھل چکے - بو سے کباب اب نہین آہ جگرگداز مین -

حسرت آلودہ - میر ؎ حسرت آلودہ آہ تھا یہ کہین - شوق کی اک نگاہ تھا یہ کہین -

خاراگداز (پتھر کو پگھلانے والی) ناصر ؎ سُنکے وہ سنگدل بھی رو دیا آہ خاراگداز کیا کہنا -

خطاکار - تسلیم ؎ سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین گنہگار سے ہم - کیا پشیمان ہین اس آہ خطاکار سے ہم -

خونچکان - خونبار - خونفشان - مومن ؎ رکھے ہے ہاتھ سینے پہ بلا ب مانتا ہے دل - نہ جبتک روئیے دو چار آہ خونچکان کیجے - ولہ ؎ کسیکی آہ کرے خونباری کسیکی چشم سے دریا جاری - ولہ ؎ خونفشان لب پہ وہ آہین باہم - حسرت آلودہ نگاہین باہم -

دردآمیز - ناسخ ؎ ساتھ آہو نکے نہ درد دل نکلجائے کہین - اسلیے ہے ضبط مجکو آہ دردآمیز کا -

دردفزا - مومن ؎ نالہ جانکاہ آئے ہے تک - دردفزا آہ آئے ہے تک

رسا - کیف ؎ جاہون تو لامکان کی مٹی خراب ہو - تمکو نہین ہے کچھ مری آہ رسا کا خوف -

زبانہ کش - مومن ؎ مین آہ زبانہ کش جو کھینچون - باندھے ہے ابھی حصار آتش

سرد - ٹھنڈی - آتش ؎ رفع حجاب یار کیا آہ سرد نے - کھولے نسیم صبح نے بند قبائے گل - رشک ؎ گریبان اور نئی اُس بت کافر کی یہ ہین - ٹھنڈی آہونکو سمجھتا ہے ہوا کے جھونکے -

سوزندہ - سوزان - سوزناک - میر ؎ کہین آگ آہ سوزندہ نہ چھاتی مین لگادیوے - خبر ہوتے ہی ہوتے دل جگر دونون جلادیوے - رشک ؎ اب فلک پر کیون نہ پہنچے آہ سوزان کا دماغ - ساکنان عرش گھبرائے مری فریاد سے

تسلیم ؎ دلمین داغ نامرادی لب پہ آہ سوزناک ۔ دو رفیق بیکسی رکھتے ہین تنہائی مین ہم۔

شب خیز۔ مسرور ؎ وصل قسمت مین نہ تھا باب اثر تک جاکر۔ آہ شب خیز مجھے اور بھی رسوا کرتی۔

شبگیر۔ مومن ؎ نہین تاب و توان آہ شبگیر۔ دعائے کردہ کی ہو جائے تاثیر۔

شرر فشان۔ پر شرر۔ شرر بار۔ آتش ؎ آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق لاکھون مکان اس سے ہزارون مکین جلا۔ مومن ؎ کھینچون مین آہ پر شرر ہر دم ۔ بزم مین اُسکو دیکھکر ہر دم۔ سودا ؎ لطف ای رشک کہ جون شمع گھلا جاتا ہون ۔ رحم ای آہ شرر بار کہ جلجاؤنگا۔

شعلہ فشان۔ شعلہ زن۔ شعلہ بار۔ ؎ آگے تو کچھ اس سے آہین گرم شعلہ فشانی تھین ۔ اب تو ہوئے ہین ہیر اک ڈھیری خاکستر کی جلکر ہم۔ مومن ؎ سے سحر شعلے اُٹھتے ہین کسطرح روکون کیا کرون ۔ جلگیا جی ضبط آہ شعلہ زن کی فکر مین ۔ ناسخ ؎ مجھ ناتوان کی ہی ہیر اک آہ شعلہ بار۔ خم گشتہ قد کمان ہی تیر شہاب کی۔

عالم سوز۔ مومن ؎ اُف رے دعوے آہ عالم سوز کے ۔ دن پھرے کس عاشق بد روز کے۔

عرش پیما۔ عرش رس۔ منتظر ؎ آج آہ عرش پیما سے یہ پایا ہی قرار۔ گرگڑا کر تو دعائین مانگ مین آمین کہون ۔ نصیر ؎ ای فلک مت ڈر اس آہ عرش رس کے بوجھ سے ۔ گنبد کہنہ نہین گرتا کلس کے بوجھ سے۔

فتنہ انگیز۔ آتش ؎ زندگی کی کونسی صورت فراق یار مین ۔ فتنہ انگیز آہ ہی ہم نالہ بلا انگیز ہی۔

فسون تاثیر۔ مومن ؎ یہ مایوسی دل و جان نالہ شبگیر تو کھینچو۔ کھینچیگا اُسکا دل آہ فسون تاثیر تو کھینچو۔

فلک پیما۔ فلک تاز۔ تسلیم ؎ ناامیدی مین ہولے عرض مطلب ہی وہی روز کہہ دیتے ہین کچھ آہ فلک پیما سے ہم ۔ مسرور ؎ وقت پیری وہ دل عاشق جانباز کہان ۔ قوت کشمکش آہ فلک تاز کہان۔

فلک رتبہ۔ مومن ؎ شعلہ آہ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ ۔ اول ماہ مین جائے آئے نظر آخر شب۔

فلک فرسا۔ ناسخ ؎ منکران آسمان کے قول کو کر دیگی راست ۔ رفتہ رفتہ ایکدن آہ فلک فرسائے دل۔

کرسی نشین۔ مومن ؎ ثوابت ہین سیارہ مثل شرر ۔ مری آہ کرسی نشین ہو چکی گرم ۔ رشک ؎ گھلا دل تفنگ مری آہ گرم سے ۔ بیجا نہین ہی اُسکا پیالہ جو بہگیا۔

موزون۔ ؎ آہ موزون تجھے گلشن مین نہ کرنی تھی اسیر۔ مفت سررشتہ آوارہ عنادل توڑا۔

ناتوان۔ ضعیف۔ انشا ؎ ادب کر حضرت جبریل کا مانع نہو مجکو ۔ تو شاخ سدرہ سے میری یہ آہ ناتوان لپٹے۔ میر ؎ لبون پر ہی نہایت ضعیف ایک آہ در و بام پر حسرتون سے نگاہ۔

نارسا۔ وزیر ؎ پہنچی نہ اُسکے کان تلک آہ نارسا ۔ کیا فائدہ زمین سے اگر تا فلک گئی۔

تشبیہات و استعارات آہ

آتش۔ مومن ؎ آتش آہ بے اثر سے مری ۔ آسمان گلشن خلیل ہوا

نکلی - ؎ آہ کی انگلی اٹھا کر کونسی شب اے نصیر - مہ جبین کے ہجر مین گننے
سے ہم تارے چھٹے -

تجلی - صاعقہ - رشک ؎ ایام فراق ہین کہ برسات ہے آنکھین ابر آہین بجلیان
ہین - ناسخ ؎ کسکو کہتے ہین خدا جانے تجلی اے کلیم - صاعقے کرتے ہین
مجھپر آہ بے تاثیر کے -

برچھی - میر ؎ مجھے آہ اک اسکے دل کی لگی - کہے تو کہ سینے مین برچھی لگی -

بلم - نصیر ؎ تیغ ابرو کی صفائی کیا دکھاتے ہو میان - پاس اپنے آہ کا
بھی ایک بلم اور ہے -

تیر - خدنگ - ؎ دل بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بد بین مین - فلک پر ذوق
تیر آہ گر مارا تو کیا مارا - مومن ؎ ہماری جان تجھ بن شب دل ناکام لیتا تھا
خدنگ آہ سے تیر قضا کا کام لیتا تھا -

تیر انداز - ناسخ ؎ کچھ رقیبونکی عداوت سے نہین دہشت مجھے - نالہ برق
انداز ہے اور آہ تیر انداز ہے -

تیغ - اسیر ؎ اے تیغ آہ رنج نہ دے یہ شب وصال - پہلے سے سر گردن
مرغ سحر تراش -

چھڑی - نصیر ؎ بینوا یانہ تری زلف کے کوچے مین یہ دل - آہ کی
لیکے چھڑی شام و سحر پھرتا ہے -

خط شعاع - برق ؎ بے پردہ پیش مہر جو وہ رشک حور ہو - خط شعاع
آہ دل ناصبور ہو -

دود - ناسخ ؎ مین نے دیکھی رات بدلی مین جو بجلی کی چمک - دود آہ و
نالۂ شبگیر کا دہوکا ہوا -

زنجیر - رشک ؎ یاقوت کے ٹکڑے ہین شرارے نہ سمجھئے - نالون سے
ہوئی آہ کی زنجیر مرصع -

سرو - شمشاد - رشک ؎ نخل بے سایہ سرو آہ ہے ایک - یون تو ہوتے ہین
سایہ دار درخت - میر ع - نالہ بلبل غنچہ غم شمشاد آہ دلفگار -

سنان - منتظر ؎ خبر کیجیو اے آسمان آہ کی - قیامت کریگی سنان
آہ کی -

سیخ - ناسخ ؎ فرقت کی بیکشی مین جو ساقی گزک نہین - بے لینگے
لخت دل کو بھی ہم سیخ آہ سے -

شرر - شرارہ - برق ؎ شرارے آہ سوزان کے فلک پر اڑکے جاتے ہین
علوئے عشق نے تارا بنایا میرے جگنو کو -

شعلہ - رشک ؎ سپہر ہوا سقف فلک جلنے کا لوگونکو یقین - پھر نکلتا ہے
مرے سینے سے شعلہ آہ کا -

شمع - سودا ؎ بزم غم خون جگر پر مرے مہمان تھی رات - آہ سرگرم
مری شمع شبستان تھی رات - صبا ؎ وہ بت راہ پر آگیا رات کو - مری آہ
شمع ہدایت ہوئی -

شہاب ثاقب - اسیر ؎ ابلیس خو رقیب اگر ہے تو غم نہین - آہ رسا سے رکھتے
ہین تیر شہاب ہم -

شہتیر - احسان ؎ اٹھے ہے شور محشر بیٹھے ہے سقف گردون - گر آہ کا
ابھی ہم شہتیر کھینچتے ہین - یہ تشبیہ مبتذل ہے -

صرصر - نسیم - ہوا - اسیر ؎ چاہتی ہے ہجر مین صرصر ہماری آہ کی - ایک ہی جھونکے
مین اڑجا سے دہوان افلاک کا - ناسخ ؎ نسیم آہ کے جھونکے سے

کھولدون دم مین - بھرا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو - صبا ؎ ایسی ہوا چلی مری آہونکی رات کو - سب آسمان پہ خرمن انجم بکھر گیا -

فتیلہ - آتش ؎ آہ کا اپنی فتیلہ نہین کس رات جلا عمل حُب کی بہت ہمنے بھی دعوت دی ہی - ذوق ؎ پھر دلمین آہ سرد ہوی میرے جوشزن - لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا -

قوس قزح - صبا ؎ دل ہمارا کشتۂ نیرنگ ہی - آہ مین قوس قزح کا رنگ ہی -

کلک - ذوق ؎ گر کلک آہ کو پھیرونین تو سُرمہ دود دل سے پھر سب صفحہ ماہ منور کا جون سینۂ باز منقش ہو -

کلید - برق ؎ دعاے وصل شب غم مین مستجاب ہوئی - خدنگ آہ کلید در قبول ہوا -

کمند - اسیر ؎ اُسطرف دام ادہر آہ رسا کی ہی کمند - آپ پھنسنے کو پھنسانے مجھے صیاد آیا -

کوڑا - آتش ؎ کاسے کو سون نظر آتی ہی دلا منزل گور - آہ کا ابلق ایام کو کوڑا دکھلا -

گرد باد - ناسخ ؎ عالم نہ اپنی آہ مین ہو گرد باد کا - تودے ہمارے دلمین ہین گرد ملال کے -

مد - آتش ؎ ہنووے گوش زد یار تو تعجب ہی - قد بلند سے کوتاہ مد آہ نہین -

مصرع - مصحفی ؎ سنتے ہی لوٹ گئے عرش برین پر قدسی - مصرع آہ کے مضمون کی تاثیر تو دیکھ -

ناوک - میر ؎ جگر کی سپر پھوٹ جانے لگی - بلا توڑ ہی ناوک آہ کا -

نخل - صبا ؎ ہم نخل آہ سے چمن روزگار مین - باندہا کیے ہوا پہ پُرنشو و نماے رنج -

نشان - علم - ناسخ ؎ ساتھ اشکونکے دود آہ نہین ہین مری فوج کے نشان سیاہ - صبا ؎ ضبط سے خاک گون ہو علم آہ ای دل - فوج اشک آسے تو روکے صف مژگان کیونکر -

ہوائی - (آتشبازی کی قسم) سودا ؎ سر چھاتی نقارے ہین فریاد و فغان شہنائی ہی - سوز جگر ہی آتشبازی ہر اک آہ ہوائی ہی -

آہ - نمبر (۲) کسی تکلیف سے کراہنے کی صدا - فقرہ - بیمار و نکی آہ آہ سے رات بھر نیند نہین آتی ہی -

آہ آہ رہنا - ہاے ہاے ہوتی رہنا - کراہتے رہنا - کیفی ؎ تمام شب کوئی لیتا ہی چٹکیان دلمین - فراق یار مین کیونکر نہ آہ آہ رہے - صبا ؎ بسر ہو وضع سے غم ہو کہ اسمین شادی ہو - نہ آہ آہ رہے اور نہ قاہ قاہ رہے -

آہ آہ کرنا - کراہنا - ؎ عشق مزہ مین کرتے ہو کیون کیف آہ آہ - بر مار ہا ہی دل کوی نوک سنان سے کیا - اسیر ؎ ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے - اب کرتے ہین آہ آہ شیشے - وزیر ؎ وہ عندلیب ہون فریاد میری سُن سُنکر - چٹک کے غنچۂ گل آہ آہ کرتے ہین -

آہ اُٹھنا - دلسے آہ نکلنا - معروف ؎ سرد مہری سے تری میرے دل افسردہ سے - جز دم سرد ا بتو آہ آتشین اُٹھتی نہین -

آہ اللہ - زیادہ تر عورتین یہ جملہ زبان پر لاتی ہین - رنگین ؎ ایسے ظالم کو

دل دیا ہے۔ آہ اللہ کیا کیا ہے۔

آہ میرے اللہ اور ہائے اللہ بھی کہتے ہین۔

آہ بھر کر رہجانا۔ ضبط غم کرنا۔ کلیجا تھام کے رہجانا۔ میر ؎ سرگزشت اپنی سب ہی حیرت احباب کا۔ جس سے دل خالی کیا وہ آہ بھر کر رہگیا۔

آہ بھرنا۔ آہ کرنا۔ ؎ مومن اُس بت کو دیکھ آہ بھری۔ کیا ہوا لاف دینداری آج۔ ؎ آہین بھرتے ہین صبا آپ خدا خیر کرے۔ اس ہوا سے چمن زیست خزان ہوتا ہی۔

آہ پڑنا۔ صبر پڑنا۔ ظالم پر آہ مظلوم سے کوئی صدمہ پہنچنا۔ ناسخ ؎ آہ پڑجائے الٰہی تجھ پہ مجھ مخمور کی۔ محتسب تو نے صراحی کیا ہی چکنا چور کی۔ رشک ؎ پڑگئین آہین ہماری وہ مسین بھیگی نہین۔ چار بوسے نہ دیے اس نے ہوا چار ابرو۔

آہ جگر۔ ظفر ؎ جان لب پر آگئی آہ جگر سے پیشتر۔ راہبر منزل پہنچا راہبر سے پیشتر۔

آہ روکنا۔ آہ کا ضبط کرنا۔ رند ؎ ضبط نالے کو کرون ہر دم کہ روکون آہ کو۔ مجھسے اب چھپتی نہین کبتک چھپاؤن آہ کو۔ بحر ؎ رو کی تہین گرم آہین ایک لحظہ عمر بھر ہین۔ ہین آجتک پھپھولے اپنے دل و جگر مین۔

آہ سرد بھرنا۔ ٹھنڈی سانس لینا۔ وزیر ؎ مین نے جو آہ سرد بھری اُسنے ہنس دیا۔ گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی۔

آہ سر کرنا۔ آہ بھرنا۔ میر ؎ اُسکے مُنھ پر پڑی جو اُسکی نگاہ۔ ناامیدی کے ساتھ سر کی آہ۔ اب یہ متروک ہی۔

؏ آہ کو دل ہی سے علاقہ ہی مگر یون بھی کہا ہی اسلیے لکھدیا۔

آہِ شب۔ وہ ہائے کا نعرہ جو دردمند کے دل سے رات کو نکلے۔ مومن ؎ سوتے سے اُٹھ کر آئے ہین یار بہ نہ جائین وہ۔ شرمندہ آہ شب سے دعائے سحر نہو۔

آہ صد آہ۔ افسوس صد افسوس۔

آہ کا نعرہ مارنا۔ زور سے آہ کرنا۔ فقرہ۔ یہ سنتے آہ کا نعرہ مارکہ دل بھر آیا۔

آہ کرکے رہجانا۔ آہ بھر کے رہجانا۔

آہ کرنا۔ آہ منھ سے نکالنا۔ کراہنا۔ وزیر ؎ جو دیکھے سرو تو ہی گل ہوا مجھے تاب۔ ترے فراق مین گلشن بھی آہ کرتے ہین۔

آہ کھینچنا۔ آہ کرنا۔ نصیر ؎ تاب کیا ہی جو تجھے اور نظر سے دیکھے۔ کھینچکر آہ کرون چشم قمر مین تنکا۔ داغ ؎ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے۔ ہے اور آہ سرد دل پُر ملال کھینچ۔ ناسخ ؎ ہجر ساقی مین بطِ مے ہوگئی جلکر کباب۔ جائے قلقل ہی صراحی آہ آتشبار کھینچ۔

آہ لینا۔ کسیکو ستا کے اُسکے وبال مین پڑنا۔ نسیم لکھنوی ؎ ایجان دل جلا کے نہ لیجے کسیکی آہ۔ آنچ آتی ہی جو آگ سے شعلا اُٹھائیے۔

آہ مردان نہ اُوہی زنان۔ محض نکمے آدمی کی نسبت کہتے ہین۔

آہ نکالنا۔ آہ کرنا۔ (دل۔ سینہ۔ جگر۔ لب۔ منھ۔ انہین سے کسیکا ذکر اس محاورے کی تکمیل کے واسطے ضرور ہی چنانچہ اشعار مثال سے پیدا ہی۔ ظفر ؎ آہ آتشبار کیا نکلے دل پُر داغ سے۔ ہمنے روشن کی ہی یارو یہ چراغ گل سے شمع۔ ولہ ؎ نکالینگے ترے تفتہ جگر جو آہ سینے سے۔ تو کرکے اُسکو آتو دو دشمن زارون مین نکالینگے۔ آتش ؎ نکلی لبون سے آہ کہ گردون نشانہ تھا۔ گویا کہ تیر جوڑے ہوے تھے کمان مین ہم۔

آہ نکلنا - لازم -

آہ نہ آئے - ذرا افسوس نہو - نواب مرزا شوق ؎ رحم تجھپر خدا گواہ نہ آئے - تیرے پرزے کرین تو آہ نہ آئے - قلق ؎ پیسے پر رکھکے بوٹیان گر اُڑا تو ذرا میرے ولکو آہ نہ آئے -

آہ نیم شب - وہ آہ جو آدھی رات کو دردمند کے دلسے نکلے یہ وقت زیادہ قبولیت دعا کا ہی - مومن ؎ ہوئے بیخواب آہ نیم شب سے تو لگے کہنے - کہ سوتونکو جگا دیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو -

آہ و بکا - رونا پیٹنا - واویلا - کیف ؎ روز کہتے تھے جو غزلین وہ زمانہ گزرا - ابتو ہی آہ و بکا شعر و سخن کے بدلے -

آہ وزاری - دیکھو آہ و بکا - رشک ؎ آہ وزاری کے سوا کچھ بھی نہ سوجھا ہجر مین - تیرگی ایسی خدا نے دی شب دیجور کو -

آہ وزاری کرنا - رونا دھونا - ؎ کردیا راز اپنا ظاہر سب پہ تو نے ای ظفر - دل لگا کر کوئی کرتا آہ وزاری یون بھی ہی -

آہ و فغان - نالہ و فریاد - رشک ؎ جو بچھوں باغ دھر مین ہی شش گوش ہی - بلبل کے شور آہ و فغان مین اثر نہین - ظفر ؎ اپنا اثر دکھائے اگر عشق جانگداز - کر ڈالے کوہ کو مری آہ و فغان گداز

آہ و فغان کرنا - گریہ وزاری کرنا -

آہا یا آہاّ - ھ - تعجب اور خوشی ظاہر کرنے کا کلمہ - فقرہ - آہا آپ یہان کیونکر آگئے - فقرہ - آہا کیا چٹپٹے کباب ہین - اور اہا الف مقصورہ سے بھی بول چال مین ہی -

آہار - ف - نشاستے وغیرہ کی لیئی پکا کے کاغذ اور وصلیون پر پھیرتے ہین - اور خشک ہوجانے کے بعد مہرے سے رگڑتے ہین تاکہ حرف خوب چمکین - اور قلم روان ہو اور اُٹھانا چاہین تو حرف صاف اُٹھ آئین - اب ہار بحذف الف بول چال مین زیادہ ہی -

آہار مُہرہ - آہار دیکر مُہرے سے رگڑنے کو کہتے ہین -

آہٹ - ھ - (اسکی اصل آہت معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کسی چیز پر کسی چیز کا پڑنا ہین - اسی سے آہٹ پاؤنکی آواز کے معنو نمین مستعمل ہو گیا) مونث - آواز پا - ف - اسیر ؎ یہ اتحاد ہی ٹوٹا کبھی جو ہجر مین دل یقین ہوا مجھے اُسکے قدم کی آہٹ کا - مصحفی ؎ شور محشر نکرے کیونکہ اُسے جھکے سلام - دیوے مُردونکو جگا پاؤنکی اُسکے آہٹ - اور آواز پا کے علاوہ اور آواز اور کھٹکے کو بھی کہتے ہین - میر ؎ کیا لڑکے دلّی کے ہین عیار اور نٹ کھٹ دل لیتے ہین یون کہ ہرگز ہوتی نہین ہی آہٹ قلق ؎ کان پردے سے خود لگائے رہی - ڈر سے آہٹ کے دم چُرائے رہی -

آہٹ پانا - آہٹ معلوم ہونا - قلق ؎ پاؤنکی آہٹ اُسنے کچھ پائی روشنی بھی اُسے نظر آئی - انشا ؎ غرض وہ شوخ میری پا کے آہٹ لگی دکھلانے اپنی چُلبلاہٹ -

آہٹ سننا - آہٹ پانا - سحر ؎ بچھا یا کمرے مین فرش جھٹ پٹ درست کی سیج کی سجاوٹ سُنی جو مین نے کسیکی آہٹ گمان گزرا کہ یار آیا - ؎ تاک کے سائے مین آکر بیٹھ پائین باغ مین بلبلین ہین سنکے انشا تیری آہٹ بولتی

آہٹ لینا - کسی آواز یا کھٹکے کی شناخت اور تمیز کرنا - فقرہ - ذرا آہٹ تو لو یہ کسکی آواز ہی -

آہر جاہر - ھ - آمد و رفت - ف -

آہر جاہر لگانا - بار بار آنا جانا -

آہر جاہر لگنا - لازم -

آہستہ - ف - ٹھہر ٹھہر کر - سہولت سے - نرمی سے - چپکے سے - رند ؏

وہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ ای نسیم - آنچل نہ روے یار سے جاوے کہین الٹ

داغ ؏ زلف آہستہ جھٹکے مزاجی ڈرتا ہی - دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے

قلق ؏ اُسنے آہستہ پاس جاکے کہا - کیون یہ تم روتے ہو سبب ہی کیا -

گلزار نسیم ؏ آہستہ بھرا دہ سرو بالا - سایہ بھی نہ اُس پری پہ ڈالا - اور آہستہ آہستہ

تکرار کے ساتھ بھی کہتے ہین - اور اس صورت مین رفتہ رفتہ کے مقام پر بھی استعمال

ہوتا ہی - سوز ؏ مری آنکھون سے اب تھمتا نہین ہی اشک اک پل بھی

یہ زخم آہستہ آہستہ ہوا اک چور کیا کیجے -

آہستگی - ف - مونث - سہولت - نرمی -

آہن طش - ف - مذکر - لوہا - ھ - آتش ؏ زرہ جسبدن سے ہی قاتل گلے ہین تونے

ڈالی ہی - طلاؤ نقرہ کو اک رشک ہی اقبال آہن پر -

آہن دل طش - سنگدل - سخت دل - مجازاً ظالم و معشوق - سوز ؏ نہین کچھ

سوز دل سہتا اُس آہن دلکی خاطر مین - زبان شمع کی تقریر کو گلگیر کیا سمجھے -

آتش ؏ آہن دلون سے چشم کرم ہی خیال خام - کرتا ہی سبز نخل کو آب تبر کہان

آہن رُبا طش - ف - مذکر - سنگ مقناطیس - چمک پتھر - (وہ پتھر جو لوہے کو

اپنی طرف کھینچ لیتا ہی) ناسخ ؏ خنجر سفاک کو کیا میری گردن چھوڑدے -

جو کہ ہوا آہن ربا کسطرح آہن چھوڑدے - خلیل ؏ دل اُڑکے آپ پھنستا ہی

اسیری کشش - آہن ربا کا جذب ہی زلف دوتا کے جال مین -

آہنگر طش - ف - لہار - ھ - ناسخ ؏ بیڑیان سی بیڑیان توڑی ہین مین نے

ای جنون - جاے آہن ا تو سیم و زر ہی آہنگر کے پاس ظفر ؏ اور سودا ہوگا

افزون یاد آئیگی وہ زلف - لاؤ مت آہنگر و زنجیر میرے روبرو -

آہنی ع (یا آہنین) ف - لوہے کی بنی ہوئی چیز - جیسے آہنی پل -

آہنی صندوق - ؏ پار اُترے خوب دریاے وفاداری سے ہجر - خنجر جلاد

تمکو آہنی پل ہوگیا - رشک ؏ سخت جانی نے کیا تن کو حصار آہنین -

آج تیرے تیر کا دیکھین گے ای خونخوار توڑ -

آہنی قلم - لوہے کا قلم - بعض لوگ انگریزی قلم کو کہتے ہین - جرات ؏ دلا دیوانہ

ہی وہ تو کہ کلک آہنی لیکر - زمانے مین لکھین سب نام ہر زنجیر پر تیرا -

آہنگ طش - ف - نمبر (۱) الاپ - نغمہ - انشا ؏ رہا ہی ہوش کچھ باقی اسے

بھی اب نظر سے جا - یہی آہنگ ای مطرب پسر تک اور چھیڑے جا - ذوق

؏ ذوق مستی سے ہی طاؤس چمن مین رقاص - شوق آہنگ سے ہی سرو پہ

قمری قوال - ناسخ ؏ اُٹھ چلے صبح شب وصل آپ سنکر زمزمہ - نام رکھا جغد

ہمنے مرغ خوش آہنگ کا -

نمبر (۲) قصد - ارادہ - درد ؏ ہر دم دل بیتاب مراد درد کرے ہی - جون نغمہ

نکل آنے کا آہنگ ہوا پر - سودا ؏ ہوی گرمی سے ڈولی کی وہ جب تنگ

کیا اُسنے ہوا کھانے کا آہنگ -

آہو طش - ف - ہرن - ھ - اسیر ؏ کیا رام ہوا ریار کا پیچھا کرے کوئی -

آہو کی چوکڑی کا ہی عالم شلنگ مین -

آہو چشم - ف - مذکر - معشوق کو کہتے ہین - رشک ؏ یار جانی ہوا وہ آہو چشم

یعنی ہمنے ہرن شکار کیا - اور آہو نگاہ بھی کہتے ہین - ؏ ظفر مجکو جو وہ آہو نگہ

ع آہنی مین صرف یاے نسبت ہی اور آہنین مین یا دونون دو نسبت کے واسطے ہین -

آنکھیں دکھاتا ہی۔ دلِ وحشی کو میرے اور وحشت دونی ہوتی ہی۔

آہو کا کالا ہونا۔ ہرن کا سیاہ ہوجانا۔ کنوار کی سخت دہوپ مین ہرن کالا ہوجاتا ہی۔ ناسخ ؎ گرمیٔ رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار۔ دہوپ کی شدت سے آہو کالا ہو جائیگا۔

آہو گیر۔ ف۔ نمبر(۱) صفت۔ عیب جو۔ ذوق ؎ سنوارتی ہی جو شام اپنی زلف مشکین کو۔ سواد مشک ختن پر ہی لاکھ آہو گیر۔ وزیر ؎ بندہ گیا ہی غیر سے مضمون غزال چشم کا۔ اسمین اب شاخین نکالے کہدو آہو گیر کو۔

نمبر(۲) ہرن کو گرفتار کرنے والا۔ صیاد۔ ناسخ ؎ کچھ نہین پروا مجھے دشمن اگر ہی عیب جو۔ خوف کیا شیر نیستان کو ہی آہو گیر کا۔

آہوے حرم۔ مکہ معظمہ کے ہرن۔ بحکم شریعت اسلام اطراف کعبہ مین مقامات معین عـ تک شکار کھیلنا حرام ہی اسلیے آہوے حرم جب کہتے ہین تو یہ خصوصیت صید سے محفوظ ہونے کی ملحوظ ہوتی ہی۔ رند ؎ خانہ دوست سمجھکر کیے کعبے کے طواف۔ قیس آہوے حرم کو سگ لیلے سمجھا۔ ہلال ؎ غصے کی آنکھوں سے ای صیاد دیکھے گا جو تو۔ بھاگ کر ہر شیر آہوے حرم ہو جائیگا۔

آہوے فلک۔ ف۔ آفتاب سے کنایہ ہی۔ صبا ؎ دام تزویر مین کیونکر دل روشن ہو اسیر۔ آہوے چرخ ہو نہین صید فگن کیا روکین۔

فصل الف ممدودہ مع یاے تحتانی

آیا۔ نمبر(۱) ف۔ آنا مصدر سے صیغہ ماضی۔ اسیر ؎ بال کھولے جو وہ شمشاد پر پری زاد آیا۔ قمریاں باغ مین چلائین کہ صیاد آیا۔ کبھی یہی آیا کسیکے پکارنے پر جواب مین حاضر ہوا کی جگہ بولتے ہین۔ کبھی کوئی کسیکو بلائے اور اُسے آنے مین کچھ دیر ہوجائے تو کہتے ہین "آیا"۔ کبھی دہمکانے اور ڈرانے کی جگہ بھی بولتے ہین کہ آکے تجھسے سمجھتا ہون۔ ذوق ؎ لگای زلف کو شانے نے جو انگلی پکارا دل۔ یہ گستاخی بھلا رہ تو سہی او بے ادب آیا۔

نمبر(۲) پرتگیزی۔ مونث۔ وہ عورت جو انگریزونکے بچونکی نگرانی کرتی کھلاتی اور [illegible]تی ہی یا میم صاحب کو کپڑے پہناتی اور خدمت کرتی ہی۔ اصل مین یہ لفظ سنسکرت کا معلوم ہوتا ہی کیونکہ آیہ سنسکرت مین اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتونکی نگہداشت کرے اسلیے سنسکرت کے قاعدے سے جب اسکی تانیث کیگئی تو آیا ہوگیا۔ جیسے گنگ مذکر ہی اسکی تانیث الف بڑہا کے گنگا ہوگئی۔

نمبر(۳) ف۔ کلمہ استفہام۔ کچھ پوچھنے کے لیے۔ انشا ؎ کعبے کا کرون طوف کہ بتخانے کو جاون۔ کیا حکم ہی مجکو بہ ارشاد مرے حق مین بھی کچھ ہوئیگا آیا ای پیر طریقت۔

آیا بندہ آئی عـ روزی گیا بندہ گئی روزی۔ مثل۔ یعنی رزق ہر شخص کا اُسکے ساتھ ہی جس گھر مین جتنے لوگ ہین پروردگار نے رزق بھی اتنا ہی اُتارا ہی اور آدمیون کی کمی بیشی کے ساتھ رزق کی بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہی۔

آیا رمضان بھاگا شیطان۔ مثل۔ چونکہ روزے کی حالت مین نفس مضمحل ہوجاتا ہی اور شرارت سے باز رہتا ہی اسواسطے اس مثل کا وہان

عـ کعبے کی جانب مشرق چھ کوس اور جانب جنوب بارہ کوس اور جانب مغرب اٹھارہ کوس اور جانب شمال چوبیس کوس تک شکار کھیلنا جائز نہین۔

عـ افواہ ہی کہ ایک بادشاہ نے خزانہ بڑہانے کے خیال مین تخفیف شروع کردی اُسیدن رات کو خواب مین دیکھا کہ کچھ لوگ خزانے سے توڑے اُٹھاے لیے جاتے ہین پوچھا کہ یہ روپیہ تم لوگ کیون اور کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جہان ملازمان تخفیف شدہ جائینگے اب جسجگہ وہ لوگ جائین گے اُنکا رزق وہان اُنکو پہنچایا جائیگا۔ بادشاہ نے صبح اُٹھتے ہی تخفیف موقوف کردی۔

استعمال کرتے ہین جہان کسی عمدہ اور نیک آدمی کے آنے سے بد اور شریر اُٹھنے لگتا ہی اور بیشتر مذاق سے جب کسی بے تکلف دوست کے آنے پر دوسرا صحبت سے اُٹھتا ہی تو کہتے ہین۔

آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا۔ مثل۔ (عو) غافل اور بے فکر عورت کی نسبت بولتے ہین کہ چیز ضایع اور برباد ہو گئی مگر اسکو کچھ خبر نہین اپنے حال مین مست ہی۔

آیا گری کرنا۔ آیا کا پیشہ کرنا۔

آیا گیا۔ آنے جانے والا۔ وارد۔ صادر۔ جیسے کچھ تو آئے گئے کا خیال کیا کرو۔ آئے گئے کی خاطر کرنا ہی پڑتی ہی۔

آیت۔ ع۔ مونث۔ جمع۔ آیات۔ (عربی کے قاعدے سے) آیتین (اُردو کے قاعدے سے)

نمبر (۱) قرآن شریف کا جملہ۔ جیسے قل ہو اللہ احد۔ رشک ۵ قرآن رہے یا رہی یا تین ہین آیتین۔ جلدِ عذار جلدِ کلام مجید ہی۔

نمبر (۲) وہ گول نشانی (○) جو قرآن مجید مین جا بجا ٹھہرنے کیلیے لکھی ہوتی ہی۔

آیاتِ مُتشابہ۔ اسکی تعریف حنفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ باری تعالے اور حضرت رسول اللہ صلعم کے سوا دوسرا شخص مراد آیت پر واقف نہوا امید معرفت بالکل منقطع ہو فقط اعتقاد حقیقت معنی ضروری ہی شافعیہ اور معتزلہ یہ تعریف کرتے ہین کہ باری تعالے اور رسول اللہ صلعم اور دیگر علماے راسخین فی العلم اُسکی تاویل اور مراد سے واقف ہون۔ منشا ان دو اختلافون کا یہ ہی کہ آیہ ہی لَا یَعلَمُ تَاوِیلَہٗ اِلّا اللّٰہُ وَالرّاسِخُونَ فِی العِلمِ یَقُولُونَ آمَنّا بِہٖ مین حنفیہ کے نزدیک الا اللہ پر وقف ہی اور شافعیہ اور معتزلہ وقف نہین مانتے۔

آیاتِ مُحکم۔ اُس آیت کو کہتے ہین جسمین احتمال نسخ و تبدیل کا باقی نرہے اسکی دو صورتین ہین۔ ایک وہ کہ اُس آیت کی دلالت ایسے معنون پر ہو کہ کسی حالت مین اُن معنون کا منسوخ ہونا ممکن نہو۔ جیسے وہ آیات جو دال ہین باری تعالے کی توحید اور صفات پر اس محکم کو محکم بعینہ کہتے ہین۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ یا اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ۔

دوسرے وہ کہ ابتداے نزول سے انتہاے عمر رسول اللہ صلعم تک اُسپر عملدرآمد رہا ہو۔ اسکو محکم لغیرہ کہتے ہین۔ آیات منسوخہ کے علاوہ کل قرآن اُسکی مثال ہو سکتا ہی۔

آیت (یا آیہ) آنا۔ آسمان سے آیت اُترنا۔ اسیر ۵ نکلا نہین ہی مصحفِ عارض پر اُسکے خط۔ آیا ہی اپنی شان مین آیہ عذاب کا۔

آیت (یا آیہ) اُترنا۔ آیہ آنا۔ ناسخ ۵ چشمِ زاہد مین ہون گو خوار گناہون سے مگر۔ مغفرت کا تو مری شان مین آیا اُترا۔

آیتِ سجدہ۔ قرآن شریف کی وہ آیت جسکو سُنکر یا پڑھکر سجدہ کرنا واجب ہی ناسخ ۵ کیا سجدہ کین دیکھا جب سے تیرے مصحف رُخ کو۔ نہین کم سجدہ کی آیت سے رتبہ بیت ابرو کا۔

---

۵ نقل ہی کہ حضرت امیر خسرو ایک روز کہین جاتے تھے راہ مین پیاسے ہوے ایک کنوئین پر پنہارنون کو پانی بھرتے دیکھا اُنکے پاس گئے اور جاکر اُنسے پانی مانگا اُنمین سے ایک انہین پہچانتی تھی اُسنے ساتھ والیون سے کہا یہ خسرو ہی جسکے گیت سب گاتے ہین پھر آپس مین صلاح کر کے اُنسے ایک نے کہا کہ ایسی انمل کہدے جسمین کھیر کا ذکر ہو تو پانی پلاؤن۔ دوسری نے چرخے کو کہا تیسری نے ڈھول کو چوتھی نے کتے کو انہون نے یہ انمل کہدی۔ کھیر پکائی جتن سے چرخا دیا جلا۔ آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا
یہ آخر مصرع اپنے معنی کی مناسبت سے مثل کیطرح مشہور ہو گیا۔

آیت لا - اسکی دو صورتین ہین - ایک وہ لا جو بغیر اُس چھوٹے دائرے کے ہو جسکو مجازاً آیت کہتے ہین - یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی جہان وقف ناجائز ہو اگر اچانک اُس علامت پر سانس ٹوٹ جاے تو پھر ماقبل کی آیت کو مابعد کی آیت سے ملا کر پڑھین - دوسرے وہ لا کہ دائرۂ علامت آیت پر لکھا ہو یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی کہ قاریون کے نزدیک اُسین وقف سے وصل اولے ہو - لیکن محدثین اور فقہا وقف اور وصل کو یکسان جانتے ہین -

آیت مطلق - مجازاً اُس علامت وقف کو کہتے ہین - جہان آیت ماقبل علامت کا وصل آیت مابعد علامت سے مستحسن نہو - وجہ یہ ہی کہ یہ علامت دال ہی کہ آیت سابقہ کے معنی کو آیت لاحقہ سے ربط نہین ہی -

آیت (یا آیہ) نازل ہونا - آیہ اُترنا - **وزیر** ؎ شوق سے حکم کرے سجدے کا پیغمبر حسن - آیتین سجدے کی نازل ہوئین ابرو ہو کر -

آیت وحدیث ہی - آیت وحدیث کی برابر ہی - یہ دونون جملے اُس جگہ بولے جاتے ہین جہان کسیکی بات کی بزرگی جتانا ہو کہ اُسپر عمل کرنا ضرور ہی - فقرہ - مرید کو پیر کی بات آیت وحدیث کے برابر ہی اور طعن کے محل پر بھی بولتے ہین کہ اُنکا کہنا کیا آیت وحدیث ہی یعنی تعمیل اُسکی کچھ فرض نہین ہی -

آیے - ع - مذکر - جمع آیے - (اُردو کے قاعدے سے) دیکھو آیت نمبر ا - **صبا** ؎ بتون کے داغ محبت سے وہ سیہ دل تھا - ہوا مرے لیے آیہ عذاب کا پہاہا - **رشک** ؎ تو وہ ہی مصحف ناطق کہ وصف بچ رہتا - کرور آیے اگر تیری شان مین آتے -

آیۂ رحمت - قران شریف کی وہ آیت جسمین رحمت باری تعالے کا مذکور ہو جب کسیکی صفت مین کہتے ہین تو موصوف کی رحیم مزاجی مراد ہوتی ہی - **رشک** ؎ حرز جان قوت دل آیۂ رحمت سمجھون - ہاتھ آجاے جو بازوے بتان کا تعویذ **قلق** ؎ صاحب خلق حامی اُمت - شافع حشر وآیۂ رحمت -

آیندہ - ف - نمبر (۱) آمدن مصدر سے صیغہ اسم فاعل - آنے والا - **صبا** ؎ سال آیندہ نہوگا یہ بھی عالم دیکھنا - وہ کہان سال گزشتہ کی بہار ایکے برس نمبر (۲) آگے - پھر کبھی - دوبارہ - فقرہ - جو کچھ کہنا تھا ہمنے کہدیا - آیندہ تم جانو تمہارا کام جانے - فقرہ - خیر ابکے تو قصور معاف کر دیا آیندہ ایسا نکرنا -

آیندہ کو - آگے کو - زمانہ آیندہ کے لیے - فقرہ - جو مکان بن چکے ہین اُنہین ڈہا دو آیندہ کو ممانعت کا حکم سنا دو - (عود ہندی)

آئی - قضا - موت - جیسے یا اللہ اُسکی آئی مجکو آجاے - **میر** ؎ گلی مین اُسکی رہا جاکے جو کوئی سو رہا - وہی تو جاوے ہی وان جس کسو کی آئی ہو -

آئےع - ہ - آنا سے مشتق - نمبر (۱) صیغہ ماضی جمع مذکر غائب - **صبا** ؎ وہ دیوانے ہین جب دم بھر بٹھایا ہے یہان ہمکو - پریرو غل مچاتے خانۂ زنجیر مین آئے نمبر (۲) صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - **قلق** ؎ دیدوا دید ادہر بھی ہو جاے - ہم تلک بھی یہ دور جام آئے -

آئے آم جاے لبیدا - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ کسی طرح مطلب اور مقصود حاصل ہو چاہے کچھ ہی کیون نہ صرف ہو جاے

آئی بات کا روکنا ذہن کند کرتا ہی - یا لوگونکو جب کسی پر کوئی پھبتی یا

ع آے بروزن فاع اور آئے بروزن فعلن دونون طرح درست ہی - **قلق** ؎ لب پہ جُرأت کی جب حکایت آے - دل نامرد مین حرارت آے - (مضارع) **ولہ** ؎ - بولی کیا آپ کیا چلے تم ہاے - کچھ تواضع بھی ہم نکرنے پاے - (ماضی) **صبا** ؎ اثر ایسا کہان سے نالۂ شبگیر مین آئے - کہ جس سے فرق چرخ آسمان پیر مین آئے (مضارع) **بحر** ؎ سنگ اسود کو جو دیکھا تو صنم یاد آیا - سید ہے کعبے سے جو اُٹھے تو کلیسا آئے - (ماضی)

اور کسی طرح کی شوخی سوجھتی ہی تو اُسوقت کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اب ضبط نہین ہو سکتا اور کبھی اسیقدر کہتے ہین کہ یار و اب ذہن کند ہوتا ہی یعنی رُکا نہین جاتا اور رُکتا ہون تو ذہن کند ہوتا ہی۔

آئے بائے کھاٹ کے پائے - واہیات بے معنی باتین فصحا اِسکی جگہ آئین بائین شائین بولتے ہین۔

آئی بلا ٹالنا۔ آئی بلا سر سے ٹالنا - آئی ہوئی آفت یا مصیبت دور کر دینا۔ داغ ؎ جو سر مین زلف کا سودا تھا سب نکال دیا۔ بلا ہون مین بھی کہ آئی بلا کو ٹال دیا۔ آتش ؎ شام شب فراق سے پہلے موے جو لوگ آئی ہوئی بلا گئے سر پر سے ٹال کے۔

آئی بلا ٹلنا۔ آئی بلا سر سے ٹلنا - لازم۔

آئے پیر بھاگے پیر - یعنی بدون سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہین اور انکی صحبت سے پرہیز کرتے ہین۔ (خباثت سے مراد ہی)

آئی پر نہین چوکتے - یہ جملہ حاضر جواب کی نسبت کہتے ہین جو ضبط نکر سکے اور دلمین جو بات آئے بیدھڑک کہ بیٹھے۔

آئے بیر بھاگے بیر مثل - یعنی نیکون کے سامنے بدون کی کچھ نہین چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہین۔

آئی تو رماہی نہین تو خالی چارپائی مثل - بدچلن اور اوباش لوگ بولتے ہین معنی ظاہر ہین۔

آئی تو روزی نہین تو روزہ۔ آیا تو نوش نہین تو فراموش - یہ مثلین متوکل اور صابر کی نسبت بولی جاتی ہین یعنی توکل پر گزران ہی کچھ ملگیا تو کھا پی لیا نہین تو صبر و شکر کیے بیٹھے ہین۔

آئے تو کیا آئے - یہ جملہ بیشتر وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ دم بھر ٹھہر کر چلتے ہوئے - ایسے آنے سے نہ آنا اچھا تھا اور کبھی کے ساتھ بھی بولتے ہین کہ آئے بھی تو کیا آئے۔ ؎ وہ جو آئے بھی تو کیا آئے نہ دم بھر ٹھہرے - ای ظفر رہگئے ارمان تو جی کے جی مین۔

آئی تھی آگ کو رہگئی رات کو مثل - (عو) بیغیرت اور بے حیا عورت کی نسبت کہتے ہین جسکو بدچلنی کے لیے ذرا سا حیلہ کافی ہو۔

آئے تھے ہر بھجنے کو اور اوٹنے لگے کپاس - یہ مثل اُس محل پر بولتے ہین کہ آدمی قصد تو کسی اچھے کام کا کرے اور کوئی ذلیل سا واہیات کام کرنے لگے۔

آئی ٹلجانا یا آئی ہوئی ٹلجانا - آفت اور بلا کا پہنچکر رُک جانا فقرہ - خدا کی قدرت سے یہ آئی بھی ٹلجائیگی۔

آئے دن - ہر روز - تیسون دن - ہمیشہ - بحر ؎ آئے دن یار کی صورت کا تماشائی ہی - آئنہ بھولگیا میری طرح گھر اپنا۔

آئے کا آیا - آنے مین کچھ دیر نہین - کوئی دم مین آنیوالا ہی فقرہ - وہ تو آنے کا آیا ہی ذرا دیر اور توقف کرو - لکھنؤ مین اسجگہ آیا سمجھو بولتے ہین۔

آئے کی خوشی نہ گئے کا غم مثل - بے پروائی اور استغنا کے محل پر بولتے ہین یعنی نہ کسی چیز کے حاصل ہونیکی خوشی ہوتی ہی نہ کسی چیز کے جاتے رہنے کا ملال ہوتا ہی - اور کبھی ایسی بے حقیقت اور حقیر چیز کی نسبت بھی کہتے ہین جسکے ملنے سے کوئی نفع ہو نہ جاتے رہنے سے ضرر۔

آئے گا تو اپنے پاؤن سے جائے گا کسکے پاون سے - یعنی آ[illegible]

؎ ع رماہ مزے اُڑانا - استعمال مین لانا۔

توچلا آئے گا نرنکل کیونکر جائے گا۔ جب کسیکو دعوے ہوتا ہی کہ دشمن اگر مجھے ملجائے تو ہرگز نکلنے نہ دون وہان یہ جملہ بولا جاتا ہی۔

آئے گا کُتّا تو پاوے گا ٹکّا۔ مثل۔ یعنی بے دوڑ دھوپ اور کوشش ومحنت کے کوی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا۔

آئے گئے کا سودا۔ کمال آمادگی مرگ۔ داغ ؎ دیکھ کتے ہین اسے آئے گئے کا سودا۔ ہم ترسے آتے ہی سو جان سے قربان گئے۔ یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین سُنا داغ دہلوی سے معلوم ہوا کہ حالت مرگ و نوبت اخیر کو دلّی والے کہتے ہین۔

آئی گئی میرے ماتھے۔ سارا الزام سارا غصہ میرے ہی سر۔

آئی گئی ہوگئی۔ نمبر(۱) جب کوئی چیز رہن رکھی جاتی ہی اور مدت تک رہن رہنے اور سود نہ پہنچنے سے اصل قیمت کی برابر یا اُس سے زیادہ زر رہن اور سود ہوجاتا ہی تو راہن شئی مرہونہ سے دست بردار ہوجاتا ہی اور مرتہن اصل اور سود کے عوض آپ لے لیتا ہی اُسے آئی گئی ہوگئی کہتے ہین اور کبھی وعدے پر فک رہن نہونے سے بھی ایسا ہوتا ہی۔

نمبر(۲) بھولگئی۔ رفت وگزشت ہوگئی۔ جیسے وہ بات آئی گئی ہوگئی۔ اور اسکو آئی گئی ہوئی بھی کہتے ہین۔

آئے مل جی آئے۔ جب کسیکو بنیون کی سی وضع اور اول جلول قطع سے آتے ہوئے دیکھتے ہین تو مذاق سے کہتے ہین یعنی آپکی دھج دیکھیے کس شان سے چلے آتے ہین۔

آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا جلا۔ مثل۔ یہ اُس محل پر بولتے ہین جب کوئی بے پروا اور آزاد منش اپنی چیز ضایع کر دینے کی کچھ پروا نکرے۔

آئے میر بھاگے پیر۔ مثل۔ جہان اعلے پہنچا پھر ادنے اسکے آگے نہین ٹھہر سکتا۔

آئے نہ آئے برابر۔ یہ جملہ اُسوقت کہتے ہین جب کسی شخص کے آنے کا کوئی حاصل نہو یا سفر سے آئے اور ملاقات نکرے ادہر اُدہر رہے یا آتے ہی چلدے۔

آئی نہ گئی کون ناتے بہن۔ مثل۔ (عو) جب کوئی بغیر جان پہچان کے اپنا رسوخ ظاہر کرے اسکو کہتی ہین اور فصحا کون ناتے کیجگہ کس رشتے بولتے ہین۔

آئی نہین ٹلتی یا آئی ہوئی نہین ٹلتی۔ جملہ قضا نہین رکتی۔ موت اپنے وقت پر بغیر آئے نہین رہتی۔ بحر ؎ حال پر ہی تھین لازم تھی ضرور آناتھا۔ فرض کر دم مری آئی ہوئی کیا ٹلجاتی۔

آئے ہو تو گھر سے چلو۔ ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین یہ ایک اشارہ ہی کہ جب مسافر کے قتل کا حکم دینا ہوتا ہی تو یہ جملہ زبان پر لاتے ہین جو لوگ کہ مسافرونکے قتل پر متعین ہوتے ہین وہ اشارہ پاتے ہی اُسکا کام تمام کر دیتے ہین ایسے اشارے کو اُنکی زبان مین جھرنی کہتے ہین۔

آئے ہوش (یا حواس) جانا۔ بدحواس ہوجانا۔ (گھبراجانے یا زیادہ خوف خواہ شدت غم وتردد کی حالت مین) بحر ؎ اب آئے ہو تو نہ رخصت کی بات چیت رہے۔ خدا کے واسطے جاتے ہین ہوش آئے ہوئے۔ اور ہوش وحواس کی جگہ عقل بھی کہتے ہین۔ داغ ؎ بات دلکی نہ لب تک آتی تھی۔ فکر مین آئی عقل جاتی تھی۔

آئے ہوش (یا حواس) کھونا۔ بدحواس کر دینا۔ بحر ؎ ہوش آئے ہوئے کھوتی ہی یہ مژگان کی جھپک۔ دل کو تڑپاتی ہی ہر بار یہ چتون نظر۔

آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔ مثل
جس شخص کی عادت نہ بدلے اُسکی نسبت کہتے ہین کہ وہ بہلا اپنی یہ عادت کاہے
کو چھوڑینگے آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔

آئین۔ ف۔ مذکر۔ قانون۔ دستور العمل۔ قاعدہ۔ رسم و رواج۔ کیف ؎ واہ کیا
لوگ ہین کیا حکم ہی کیا آئین ہی۔ شہر سے بادہ فروشون کی دکان دور رہے۔
قلق ؎ جمع ارکان سلطنت تھے تمام۔ حسب آئین کیا ادب سے سلام۔
گلزار نسیم ؎ کھویا تجھے تیری آرزو نے۔ جا تیری سزا یہی کہ تو نے۔ کی ہی
حرکت خلاف آئین۔ پتھر کا ہو نصف جسم پائین۔

آئین جاری کرنا۔ ضابطہ مقرر کرنا۔ آتش ؎ نئے ہر سال سر کا جنون سے
داغ ملتے ہین۔ بہار گل کیا کرتی ہی جاری تازہ آئین کو۔

آئین جاری ہونا۔ لازم۔

آئین ہوجانا۔ دستور اور رسم و رواج ہوجانا۔ قاعدہ اور قانون ہوجانا۔ فقرہ۔
جو حاکم نے فیصلہ کیا وہی آئین ہوگیا۔

آئین بائین شائین۔ مونث۔ ذٹل۔ بے معنی مہمل بات۔ بے ٹھکانے
بے سر پاؤن کی بات۔

آئین بائین شائین اُڑانا۔ بیہودہ بکنا۔ بے سر و پا باتین کرنا۔

آئین بائین شائین بکنا یا کہنا۔ بے معنی مہمل بات کہنا جو سمجھ مین
نہ آئے فقرہ۔ خدا جانے کیا آئین بائین شائین بکتا ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا فقرہ۔
ذرا سمجھ کر بات کہو یہ کیا آئین بائین شائین کہے چلے جاتے ہو۔

آئین بی عاقلہ سب کا مومنین داخلہ۔ مثل۔ (عو) اُس جگہ
بولتی ہین جب کوئی کسی ایسے کام مین دخل دے جس سے ناواقف ہو۔

آئینہ یا آئنہ ؏ -ف- مذکر- مرآۃ -ع- درپن -ھ- (اصل آہنہ جو آہن اور ہا
نسبت سے مرکب ہی) آہنہ سے آئنہ ہوجانے کی وجہ یہ ہی کہ ہاے ہوز بعض الفاظ
فارسی مین ہمزہ ملینہ سے بدلجاتی ہی جیسے اندام کہ اصل مین ہندام تھا اور رائگان
کہ اصل مین راہگان تھا۔ چنانچہ چار آئینہ جو ایک آہنی لباس جنگ تھی آہن ہی کے
باعث سے اُسکا یہ نام رکھا گیا۔ نمبر (۱) مُنھ دیکھنے کا شیشہ۔ ذوق ؎
خاک آئینے سے ہی نام سکندر روشن۔ روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا۔

صفات

اندھا۔ ناسخ ؎ چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر۔ ہوگیا اندھا
نہین آتا نظر آئینے کو۔

تصویر نما۔ غالب ؎ معلوم ہوا حال شہیدان گزشتہ۔ تیغ ستم آئینۂ
تصویر نما ہے۔

؏ کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ سکندر اعظم نے اسے ایجاد کیا تھا جب سکندر نے حکیمون سے
اپنی راے ظاہر کی کہ ہم ایک ایسی چیز بنانی چاہتے ہین جسمین ہر چیز کا عکس دکھلایا کرین تو
اُنھون نے معدنیات سے اسکو بنانا چاہا مگر جب اس سے مطلب حاصل نہوا تو سکندر کی
تدبیر سے رستم لُہار نے فولاد سے یہ کام لیا اور لوہے کو ایسی جلا دی کہ اُسمین ہر چیز
کا عکس دکھائی دینے لگا صرف اتنی کسر رہی کہ اگر لوہے کا ٹکڑا جو چھوٹا ہوتا تھا تو آئینہ
چھوٹی شکل دکھائی دیتی تھی اور جو لمبا ہوتا تھا تو لمبی۔ مگر اخیر کو جب گول آئینہ بنایا تو یہ
سب دقتین جاتی رہین اور ہر چیز جون کی تون دکھائی دینے لگی جب یہ آئینہ سکندر
کے حسب منشا تیار ہوگیا تو اُسنے بڑا جشن کیا اور اُسمین اپنی صورت دیکھکر پشت آئینہ کو
بوسہ دیا۔ آگے لوہے ہی کا آئینہ بنا کرتا تھا۔ دو تین صدی سے جب کانچ دریافت ہوئی
اور وہ بآسانی کام دینے لگی تو اسکا رواج جاتا رہا مگر بعض بعض لوگون کے یہان اب بھی
پڑا ہوا ہی اور اسکی تمثیل دبکیون کے ہتوڑے سے جو بہت شفاف اور چمکیلا ہوا ہوتا ہی خوب سمجھ
مین آسکتی ہی (ارمغان)

حبابی۔ میر ؎ حباب نہین تھی جو چراغون کی تاب۔ حبابی تھا آئینہ جون سطح آب۔

حیرتی۔ میر ؎ مُنہ تکا ہی کرے ہی جس تس کا۔ حیرتی ہی یہ آئنہ کسکا۔

روسیہ۔ میر ؎ روسیہ آئنے سے تمکو فراغت ہی نہین۔ سرمۂ تیرہ درون سے کہین فرصت ہی نہین۔

سادہ لوح۔ اسیر ؎ سادہ لوح آئنہ گستاخ جو ہی ہونے دو۔ تم نہو چین بجبین دور کرو جاہل ہی۔

شوخ چشم۔ اسیر ؎ شوخ چشمی آئنے کی کب گوارا ہی اُسے چُن دیے جسنے سکندر سیکڑون دیوارین۔

سودار۔ ناسخ ؎ یاد گیسو مین جو دیدے مارتا ہی آپ کو۔ ہو گیا سودار سب مانند گیسو آئنہ۔

تشبیہات

آفتاب۔ ناسخ ؎ نگہ ٹھہرتی نہین اپنے عکس پر اُسکی۔ شعاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا۔

چاند۔ ناسخ ؎ تو وہ ہی خورشید تابندہ کہ تیرے عکس سے۔ بنگیا مثل مہ تابان شب تار آئنہ۔

چشم۔ چشم شوق۔ صبا ؎ چشم آئینہ رہے دور سے کب تک نگران۔ دانت زلفون پہ لگائے رہے شانہ کب تک۔ اسیر ؎ ہی محو جلوۂ رُخ جانان ہر آئنہ۔ بند اپنی چشم شوق کرے کیونکر آئنہ۔

چشم پُر آب۔ ذوق ؎ برنگ آئنہ چشم پُر آب ہے میری۔ گرا نہ اشک کیا پاس آبرو میرا۔ ؎ چشم پُر آب سے سودا کی نہ ٹپکا کبھو اشک۔ صورت آئنہ کچھ دیدۂ تر اسکا ہی۔

چشمہ۔ جوئے آب۔ ذوق ؎ چشمۂ آئینہ مین کب تر ہوا پائے نگاہ۔ سطح جاتے ہین دیکھا پاکدامن آب مین۔ ؎ دیکھا دم تزئین جو مُنہ اُس حور نے ای رشک۔ آئینہ ہوا چشمۂ کوثر سے زیادہ۔ ناسخ ؎ دل ہی اپنا ہو گیا کیا کیا تیرے آگے آب آب۔ جب ہوا تیرے مقابل بنگیا جو آئنہ۔

دیدۂ حیران۔ ناسخ ؎ کون وہ دل ہی جو محو رُخ جانان نہوا۔ کون آئینہ ہی جو دیدۂ حیران نہوا۔

سدّ سکندر۔ رشک ؎ اُس بادشاہ حسن کی تزئین تو دیکھیے۔ ہر آئنے کو سدّ سکندر بنا دیا۔

صفحۂ باطل۔ اسیر ؎ کور باطن قدر کیا سمجھین مرے دیوان کی۔ صفحۂ باطل ہی دست بے بصر مین آئنہ۔

قلعۂ فولاد۔ اسیر ؎ آئنے مین عکس اُسکا دیکھکر سمجھے یہ ہم۔ ہی پری شیشے کے بدلے قلعۂ فولاد مین۔

گرداب۔ ناسخ ؎ ہون وہ سرگشتہ جو دیکھا مین نے مُنہ اپنا کبھی۔ آئنے مین صاف صورت ہو گئی گرداب کی۔

لوازم و خواص

آئینے کا بال۔ رشک ؎ زلف بتان کے شوق مین ہستی وبال ہی۔ یاد کرسے آئنہ دل مین بال ہی۔

جوہر۔ نصیر ؎ اپنی صورت جو ہوا دیکھکے وہ دیوانہ۔ جوہر آئنہ سب بنگئے زنجیر کے پیچ۔

؎ ٹٹی کے شیشے کا آئنہ جسمین دل نہو۔

چوکھٹا- ناسخ ؎ پڑتے ہی عکس رخ جانان کے ہی تشبیہ تمام وہ چوکھٹے کو ہاتے سے آئینے کو مہتاب سے-

زنگ- ناسخ ؎ کدورت اپنے جوہر کی نظر آتی ہی لوگونکو- تماشا ہی کہ اُلٹے آئینے مین زنگ ٹھہرایا-

زنگار- میر ؎ اُس آئنے کی مانند زنگار جسکو کھاوے- کام اپنا اُسکے غم مین دیدار تک نہ پہنچا-

آئینے کی حیرت- مومن ؎ مجکو کیا کام کہ آئینے کی حیرت دیکھون- دیکھ تو آئنہ اور مین تری صورت دیکھون-

دیوار ؏- ناسخ ؎ ہوگئے عریان حضور اُسکے غضب تمنے کیا غش سے گر پڑا اگر پایا نہ دیوار آئنہ-

فریم- ناسخ ؎ ترے رخسار تابان کا کبھی جو عکس پڑتا ہی- فریم آئینے کی (چوکھٹا) بنتی ہی ہالہ ماہ کامل کا-

آئینہ- نمبر(۲) شاہد- ظاہر کرنیوالا- آتش ؎ قرار اسکو نہین آتا ہماری بیقراری سے- زمانہ آئینہ ہی اپنے احوال دگرگون کا- برق ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے- آئینہ مین فراق مین ہون اپنے حال کا-

نمبر(۳) حیران- ششدر- تصویر- بے حس وحرکت- صبا ؎ چشم وا رہگئی دیکھا جو طلسمات جہان- آئنہ بنگئے ہم محو تماشا ہوکر- اور تشبیہاً بہت صاف شفاف اور مجلے چیز کو بھی آئینہ کہتے ہین- ؎ آج ای ناسخ ہون مین اسکندر ملک سخن- ہین صفا سے لفظ ومعنی سے سب اشعار آئنہ- فقرہ- پھول (کا) برتن مانجنے سے آئینہ ہوجاتا ہی-

نمبر(۴) ظاہر- عیان- اسیر ؎ زنگ یکرنگی دورنگی نے کیا آئنہ- رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی-

آئینہ اُلٹا دکھانا- جب عورتین کسی کا خوب بناو سنگار کرتی ہین تو ٹوٹکے کے طور پر دفع نظر بد کے لیے اُسکو آئینہ اُلٹا کرکے دکھاتی ہین گلزار نسیم ؎ روح افزا کا سنگار کرکے- محو اُسکی ہوی جو پیار کرکے- اُلٹا قسمے آئنہ دکھایا- خط بھی وہ کاکلون کا سایا-

آئینہ اندھا ہوجانا- جب آئینہ اسقدر زنگ آلودہ اور خراب ہوجاتا ہی کہ اُسمین صاف صورت نہین نظر آتی تو اُسے اندھا کہتے ہین ناسخ ؎ چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر- ہوگیا اندھا نہین آتا نظر آئینے کو-

آئینہ اندھے کو دکھانا- چونکہ اندھے کو آئینہ دکھانے کا کچھ حاصل نہین ہی لہذا اُسکو کہتے ہین جہان کوئی کسی بے ہنر ناشناس کے سامنے اظہار ہنر کرے یا اُسکو نصیحت کرے جسمین نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہو-

آئینہ باطن- صاف دل- صاف باطن-

آئینہ بنادینا- نمبر(۱) حیران کردینا- ناسخ ؎ نہ کچھ بھی راہ وحیرت مین رہجاتے ہین چلنے سے- تری رفتار آئینہ بنادیتی ہی جیحون کو-

نمبر(۲) قلعی کرنے یا مانجنے وغیرہ سے چمکا دینا-

آئینہ بنجانا- لازم- نمبر(۱) قلق ؎ فرط حیرت سے وہ بت دلگیر آئنہ بنگیا پے تصویر-

---

؏ دیوار اسکے لوازم مین آسواسطے لکھا گیا کہ پشت بہ دیوار آئینہ لگاتے ہین-

بر(۲) رندؔ جو کرین ہم وصف زیبا ہی صفاے قلب کا۔ آئنہ دیکھا ہی
ہمنے دلکو بنجاتے ہوئے۔ ناسخؔ کیا صفاے پیکر دلدار کی تاثیر ہی
ر وہ لگ بیٹھے وہین بنجاے دیوار آئنہ۔

ئینہ بیمار کو نہین دکھاتے یا آئینہ بیمار کے آگے نہین لاتے
یمار کو اس خیال سے آئینہ نہین دکھاتے ہین کہ اپنی زار حالت دیکھکر اُسے اور بھی
صدمہ پہنچیگا۔ ناسخؔ سامنے آنکھونکے آئینہ بہت رکھا نہ کر۔ ای صنم
ہجاتے ہین کم بیش بیمار آئنہ۔

ئینہ تمثال۔ کنایۃً معشوق و رخسار معشوق۔ ظفرؔ۔
خط نہین رُخ پہ ہی اُس آئنہ تمثال کے سبز۔ آئنہ نیچے ہی طوطی کے
پر و بال کے سبز۔

ئینہ جڑنا۔ آئنہ نصب کرنا۔ بہت صاف اور شفاف کرنا۔ چمکا دینا
فقرہ۔ کیا قلعی کی ہی گویا در و دیوار مین آئینے جڑ دیے ہین۔ اسیرؔ۔
پر تو افگن جب سے دریا مین ہی وہ روے صبیح۔ جڑ دیا ہی آئنہ دیوار
موج آب مین۔

ئینہ حلب۔ حلب ایک شہر کا نام ہی وہان کا ائینہ بہت مشہور ہی۔
آتشؔ رُخسار صاف چاہیئے نظارے کے لیے۔ آئینہ ہو حلب کا
دیا ہو فرنگ کا۔

ئینہ خانہ۔ وہ مکان جسمین چار طرف آئینے لگاے گئے ہون کہ جدہر
آنکھ اُٹھے آئینے ہی نظر آئین۔ آتشؔ نظر آتی ہین ہر سو صورتین ہی
صورتین مجکو۔ کوی آئینہ خانہ کارخانہ ہی خدائی کا۔ غالبؔ۔
مدعا محو تماشاے شکست دل ہی۔ آئنہ خانے مین کوی لیے جاتا ہی مجھے

آئینہ دار۔ ف۔ آئینہ رکھنے اور دکھانے کی خدمت جس سے متعلق ہو۔
اسیرؔ بن بنکے چلے جو وقت رفتار طاؤس ہوا اُسکا آئنہ دار۔ سحرؔ
تیرے مجرے کے لیے آتا ہی روز ای شاہ حسن۔ آئنہ دار و نین لکھلے
خط و خال آفتاب۔

آئینہ داری۔ مشاطگی۔ آئینہ دکھانے کی خدمت۔ رشکؔ آپ
مجکو خدمت آئینہ داری دیجیئے۔ جانیے ای جان جان تصویر پشت آئنہ۔
سحرؔ اُسکے جلوے سے ہون محروم کثافت کے سبب۔ صاف دل
ہو تو مجھے آئنہ داری ہو جاے۔

آئینہ دکھانا۔ اسکی کئی صورتین ہین۔ یعنی مشاطہ بناو سنگار کرنے کے
بعد اور خدام امرا کو ہر روز صبح کیوقت اور حجام خط بنانے کے بعد یا تیوہار ون
مین اپنے ججمانون کو آئینہ دکھاتے ہین۔ اور بعض مسلمان عورتون مین
آگے یہ رسم تھی کہ جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا تھا تو اُسکی پیٹھ کو
آئینہ دکھاتی تھین اور یہ ٹوٹکا اسلیے تھا کہ مسافر خیریت سے پھر گھر
آئے۔ (جیسا کہ فارس مین سفر کے وقت آئینے پر پانی ڈالنے کا
دستور ہی)

آئینہ ڈھالنا۔ آئینہ بنانا۔ آئینہ تیار کرنا۔ رشکؔ ڈھالے تصور رُخ روشن کیے
آئنے۔ آئینہ گر ہین حیرتی اختراع دل۔

آئینہ رخ۔ آئینہ رو۔ آئینہ رخسار۔ معشوق و حسین سے کنایہ ہی۔
وزیرؔ ان آئنہ رخون کا نظارہ کیا کرے۔ دیوانہ ہی بناے جو آئینہ
سنگ سے۔ خلیلؔ وصف خط کیا کرون اُس آئنہ رو کے آگے
کیا سناؤن مین سکندر کو سکندر نامہ۔ منہ لگ نہ ظفر

اُسکے وہ کھڑ بیٹھتا ہی صاف - جو آئے ہی اُس آئینہ رخسار کے مُنھ مین خ

آئینہ ساز۔ آئینہ بنانے والا۔ ناسخ ؎ کرتے ہین آئینہ ساز آئینے روشن خاک سے ۔ ملگئے ہین جو ہزارون رو سے روشن خاک مین ۔

آئینہ سامنے رکھکے طوطی پڑہانا۔ طوطی پڑہانے والے طوطی کے سامنے آئینہ رکھکر آواز دیتے ہین وہ اپنی تصویر کو آئینے مین بولتا ہوا سمجھکر بولنے لگتا ہی اور پڑہانے والے کی آواز پر بہت جلد سدہ جاتا ہی اور کہتے ہین کہ جو طوطی کبھی نہ بولتا ہو جب آئینہ اُسکے سامنے رکھا جاتا ہی اپنے عکس کو بمقابل جان کے بولنے لگتا ہی۔ ؎ مین وہ طوطی نہین گویا کرے آئینہ جو مجکو۔ وزیر الطاف ایزد سے یہ میری خوش بیانی ہی۔

آئینہ سامنے سے نہ ہٹنا۔ محو آرایش و زینت رہنا۔ ہر وقت بناو سنگار مین مصروف رہنا۔ قلق ؎ اُس بُت شوخ کا اللہ رے شوق زینت ۔ آئنہ سامنے سے اتنو نہین ہٹتا ہی۔

آئینہ سکتے مین دکھانا۔ سکتے کی حالت مین امتحان مرگ و زیست کے لیے اطبا سکتے والے کے چہرے کے پاس لاکر آئینہ دکھاتے ہین اگر اسکی سانس سے کچھ غبار آئینے پر پڑکر محسوس ہوتا ہی تو جانتے ہین کہ ابھی زندہ ہے۔ مومن ؎ کوئی کہتا ہی یہ سکتا ہی نظر نہین ہماری تو۔ کئی بار ہم مفتون نے لاکے آئینہ دکھایا ہی۔

آئینہ سیما۔ معشوق سے کنایہ ہی۔ ناسخ ؎ عکس میرے داغ سودا کا سویدا بنگیا۔ یعنی اس آئینہ سیما کا ہی پہلو آئنہ۔

عہ پیشانی۔

آئینہ صفر مین دیکھنا۔ بعض اہل اسلام ماہ صفر کا چاند دیکھکر آئینہ د[کھنا] مبارک سمجھتے ہین۔ ناسخ ؎ دیکھتا ہون مین فقط آئینہ رخسار یار۔ [...] ہی اک جہان ماہ صفر آئینے کو سجدہ۔ ای چرخ چاند دیکھکے مُنھ کسکا دی[کھیے] آئینہ رو نہین ہی ہلال صفر نہو۔

آئینہ عذار۔ معشوق سے کنایہ۔ سحر ؎ اسقدر بھی نہو کج خلق وہ آئینہ [عذار] صاف مُنھ پر تو رہے دل مین کدورت رکھے۔

آئینہ قدآدم۔ بڑا آئینہ۔ قد انسان کی برابر آئینہ جسمین پورے قد [...] نظر آئے ایسے آئینے کوٹھیون اور محلون مین آرایش کے لیے لگ[...] ہین۔ صبا ؎ سج دیا حیرت عشاق نے اُس بت کا مکان۔ قد[...] ہین لگے آئینے دیوارون مین۔

آئینہ کر دینا۔ نمبر (۱) ظاہر کر دینا۔ اسیر ؎ ہون مین حیران کیا جلیہ[...] بٹھاتے ہو مجھے۔ آئنہ کر دیگا میرا حال سب مین آئنہ۔

نمبر (۲) چمکا دینا۔ مانجھ کر یا قلعی وغیرہ سے۔

آئینہ گر۔ آئینہ ساز۔ مومن ؎ تیری غفلت سے یہ حالت ہی کہ اب[...] ترک آئینہ گری آئنہ گر کرتا ہی۔

آئینہ لگانا۔ آئینہ نصب کرنا۔ آئینہ جڑنا۔ ناسخ ؎ طاق کعبہ[...] کھینے آئنہ۔ یا جبین صاف ہی یہ ابروے خمدار پہ سحر[...] لگائے گئے جھاڑ آئینے۔ چلمنین سبز بندھین پردے گلابی گلنار[...]

آئینہ لگنا۔ لازم۔ آتش ؎ دکھلا رہی ہی دلکی صفا دو جہان[...] کیا آئنہ لگا ہوا اپنے مکان مین ہی۔

آئینہ ہر وقت سامنے رہنا۔ بناو سنگار مین مصروف[...]

رند ؎ دھرا ہی رہتا ہی آئینہ روبرو ہر وقت - پسند آپکو بھی اپنی کیا ادا آئی
آئینہ ہونا - صاف اور شفاف ہونا - ؎ آج ای ناسخ ہو نہین اسکندر ملک سخن
ہین صفائے لفظ و معنی سے سب اشعار آئنہ -

نمبر (۲) ظاہر ہونا - کھل جانا - بحر ؎ کسیکو علم نہین استخوان شناسی کا
بشر کے عیب و ہنر آئنہ ہین شانے ہین -

نمبر (۳) حقیقت نما ہونا - برق ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے
آئینہ ہین فراق مین ہون اپنے حال کا -

آئینے مین بال آجانا یا پڑجانا - کسی ضرب یا صدمے سے آئینے
مین خفیف سا شکست کا خط نمودار ہونا - آتش ؎ خط کے یہ رونگٹے
نہین رخسار یار پر - بال آگئے ہین آئنہ آفتاب مین - وزیر ؎ رونگٹے
کب ہین ان آئینون مین ہین پڑ گئے بال - ہاتھ زانو پہ کبھی یار نے دے مارے ہین

آئینے مین چاند دکھانا - جب آئینہ چاند کے سامنے لاتے ہین تو
چاند کی پوری تصویر آئینے مین اتر آتی ہی بچے یہ سمجھکر کہ آئینے مین چاند نکلا ہی
بغور دیکھتے ہین اکثر عورتین بچونکو رونے اور ضد کرنے کیوقت یہ تماشا دکھلا
کر بہلا لیتی ہین -

آئینے مین چاند دیکھنا - اکثر عید کے مشتاق اُنتیسوین رمضان کو
دوپہر کیوقت زیر آسمان ایک طشت مین پانی بھرتے اور اُسمین آئینہ رکھکر
آفتاب کے قریب دیکھتے ہین اگر چاند ۱۲ درجے آفتاب سے تجاوز کر چکا ہی تو
نظر آجاتا ہی اور کبھی صرف پانی طشت مین بھرکر دیکھتے ہین -
آتش ؎ ابرو کا تیرے دیدۂ تر مین رہا خیال - دیکھا کیے ہلال کو
ہم طشت آب مین -

آئینے مین منھ تو دیکھو - یہ جملہ بے تکلفی مین طنزاً اُسوقت کہتے ہین جب
کوئی شخص کسی بات کا دعوے یا ارادہ کرے اور اُسکی قابلیت نرکھتا ہو یا کسی
ایسی چیز کا سوال کرے جو اُسکے مرتبے اور لیاقت سے بڑھکر ہو -
یعنی تم اس قابل نہین ہو اپنی صورت دیکھو اور اس حوصلے کو دیکھو - اور
کبھی کسیکی حالت زار دیکھکر سمجھانے کے طور پر کہتے ہین کہ کسقدر
چہرہ اُتر گیا ہی زرد ہو گئے ہو ذرا آئینے مین اپنا منھ تو دیکھو - اور آئینے
مین صورت تو دیکھو - آئینہ لیکے منھ تو دیکھو یہ سب بولتے ہین -
آتش ؎ چاند کے اوپر نہین پڑتی کسی صورت سے خاک منھ تو دیکھین
لیکے یوسف کے برادر آئینہ - ظفر ؎ مین نے کہا جی چاہتا ہی یون
آج بھڑا دون منھ سے منھ - کہنے لگے وہ آئنہ لیکر اپنا منھ تو دیکھو تم -
کیف ؎ ہم نہ کہتے تھے نہ زلف و عارض جانانہ دیکھ - آئنہ تو لیکے
صورت ای دل دیوانہ دیکھ - گلزار نسیم ؎ رحم اپنی جوانی پہ ذرا کر -
منھ دیکھ تو آئنہ منگا کر - صورت تری زار ہو رہی ہی - گل ہو کے تو
خار ہو رہی ہی - قلق ؎ آپ کو کچھ نہین خیال اپنا - دیکھو آئینے مین
تو حال اپنا -

رب اختم بالخیر